مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (ابوداود)

اثباتِ ختم نبوت اور ردِ مرزائیت کے موضوع پر عجیب و غریب مدلل کتاب

شفاعت و شہادت کی آیات سے استدلال

قبر و حشر کی احادیث سے دلائل

تالیف

مولانا محمد سیف الرحمن قاسم

فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم (گوجرانوالہ)
جامعہ ام القریٰ (مکہ مکرمہ)

نت نئی علمی ابحاث

اسلامی اعمال سے استدلال

صراطِ مستقیم کی وضاحت

مرزائی اعتراضات کے جوابات

کلمہ طیبہ اور ہر سورت سے دلائل

حضرت نانوتوی کی خدمات کا تعارف

ناشر جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

اثبات ختم نبوت پر اور ردمرزائیت پر عجیب وغریب مدلل کتاب

آیاتِ ختم نبوت

جمع وترتیب

احقر عباد اللہ تعالیٰ: محمد سیف الرحمٰن قاسم

عُفِیَ عَنہُ

ناشر: جامعة الطیبات للبنات الصالحات

محلّہ کنور گڑھ گلی نمبر ۴ کالج روڈ گوجرانوالہ فون 0333 8150875

نام کتاب : آیات ختم نبوت
جمع وترتیب: بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم عفی عنہ
طبع اول: رمضان ۱۴۲۹ھ مطابق ستمبر ۲۰۰۸ء
تعداد: ۵۰۰
ناشر: جامعة الطيبات للبنات الصالحات
گلی نمبر ۴ محلّہ کنور گڑھ کالج روڈ گوجرانوالہ

لاہوری مرزائی یہ تاثر دیتے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مجدد مانتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ لاہوری مرزائی بھی قادیانی کو نبی مانتے ہیں وہ اس طرح کہ احادیث میں عیسی علیہ السلام کی آمد کا جو ذکر ہے لاہوری مرزائی بھی کہتے ہیں کہ ان احادیث میں عیسی سے مراد قادیانی ہے اس طرح ان لوگوں نے قادیانی کو حضرت عیسی علیہ السلام کہہ کر اس کو نبی مان لیا۔

قادیانی مرزائی کہتے ہیں کہ ہم دیگر انبیاء کے ساتھ قادیانی کو بھی نبی مانتے ہیں اگر چہ یہ نظریہ بھی ان کے کافر ہونے کیلئے کافی تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سوائے جھوٹے قادیانی کے کسی کو اللہ کا نبی نہیں مانتے وہ اس لئے کہ جن نصوص سے انبیاء کرام کی نبوت کا ذکر ہے قادیانی ان سب کو اپنے لئے کہہ رہا ہے تو جب یہ ساری نصوص قادیانی کیلئے ہوں تو کسی اور ہستی کو نبی ماننے کی کونسی دلیل رہ گئی

مرزا قادیانی کہتا ہے دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا...... میں آدمؑ ہوں میں نوحؑ ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں میں یعقوب ہوں میں اسماعیل ہوں میں موسی ہوں میں داود ہوں میں عیسی بن مریم ہوں میں محمدﷺ ہوں (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۲۱ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

فہرست چیدہ چیدہ مضامین کتاب ’’آیات ختم نبوت‘‘

فہرست کتاب ''آیات ختم نبوت''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

ہندوستان کے علاقہ چاندا پور ضلع شاہجہانپور میں ایک بڑا سرمایہ دار جاگیر دار ہندو تھا جس کا نام تھا منشی پیارے لال اس کی ایک یورپین پادری نولس سے دوستی ہوگئی اس کی باتیں سن کر اس کا دل عیسائیت کی طرف مائل ہوا تو اس کے ہندو دوستوں نے اس کو مشورہ دیا کہ آپ اپنی زمینوں میں ایک مذہبی مباحثہ رکھیں جس میں مختلف مذاہب کے علماء کو بلا کر مذہبی مناظرہ کروائیں اس نے مسلمانوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کو اس کے لئے دعوت دی۔ اہل علاقہ کے مسلمانوں کو بڑا فکر لگا انہوں نے جن علماء کو اس کے لئے بلایا ان میں سرِ فہرست حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ تھے (مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۰،۱۱)

اس جگہ دو مرتبہ مباحثہ ہوا پہلا مباحثہ ۱۳۹۳ھ کو دوسرا مباحثہ ۱۳۹۴ھ کو۔ دونوں مرتبہ حضرت نانوتویؒ انتہائی کامیابی کے ساتھ لوٹے۔ ان مباحثوں کی باقاعدہ روئیداد چھپی پہلے مباحثہ کی روئیداد کا نام ہے میلہ خدا شناسی دوسرے کی روئیداد کا نام ہے مباحثہ شاہجہانپور۔ خود حضرت نانوتویؒ نے وہاں جانے سے قبل ایک تحریر لکھی جو حجۃ الاسلام کے نام سے طبع ہوئی۔ ان مباحثوں میں کئی باتیں قابل غور ہیں۔

۱) بریلی اور اس کے اطراف کے مسلمانوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ آپ کو اس میں شمولیت کی دعوت دی۔ (میلہ خدا شناسی ص ۸،۹ سوانح عمری ص ۱۵ طبع مکتبہ رشیدیہ لاہور)

۲) مسلمانوں نے آپ کو کفر کے مقابلہ میں اسلام کو سچا ترجمان تسلیم کیا

۳) کافروں نے بھی آپ کو مسلمانوں کا بڑا عالم مانا۔

۴) آپ کی جیت کو اسلام اور مسلمانوں کی جیت مانا گیا۔

۵) آپ نے ان مباحثوں میں جابجا عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کیا اور یہ ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہ ہوگا اب نجات صرف اور صرف نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے میں اور آپ کی اتباع میں ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ حضرت نانوتویؒ نہ صرف یہ کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانتے تھے بلکہ آپ اس عقیدے کے بہت بڑے مبلغ تھے۔حضرت کی مکمل عبارات ان شاء اللہ کتاب ''نبی الانبیاء ﷺ'' میں دی جائیں گی اور اگر اللہ نے چاہا تو اس نام کے ساتھ الگ بھی شائع کی جائیں گی

''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت''

آپ کی وفات کے بعد مرزا قادیانی کا فتنہ اٹھا قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا پوری امت نے قادیانی پر کفر کا فتوی لگایا۔کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ایسا ٹھوس عقیدہ ہے جس میں امت مسلمہ نے کبھی اختلاف نہ کیا ایک دن راقم نے ایک مرزائی قاضی محمد نذیر کی ایک چھوٹی سی کتاب دیکھی جس کا نام تھا ''احمدیت پر اعتراضات کے جوابات''
راقم کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت اور دکھ ہوا کہ اس مرزائی نے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کے جاری ماننے والوں میں بعض اکابر کے ساتھ حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کا ذکر بھی کیا اور ان کی مشہور کتاب تحذیر الناس سے ایک عبارت بھی پیش کی ہے۔(دیکھئے احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۰) حالانکہ یہ عقیدہ ایسا ہے جس میں کبھی اختلاف ہوا ہی نہیں وہ کونسا مسلمان ہے جو ختم نبوت کا قائل نہ ہو۔(ان حضرت کی وہ عبارات اور ان کے صحیح معنی ان شاء اللہ سورۃ احزاب سے دلائل ختم نبوت کے ضمن میں ذکر ہوں گے)

مرزائیوں کے اس الزام کا جواب اتنا ہی کافی تھا کہ تحذیر الناس سے کئی سال بعد یہ شاہجہانپور میں یہ مباحثے ہوئے ہیں چنانچہ تحذیر الناس پہلی مرتبہ مطبع صدیقی سے ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۳ء کو چھپی (حاشیہ قاسم العلوم ص ۸۴ از پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی) جبکہ شاہجہانپور کا پہلا مباحثہ ۱۲۹۳ھ کو ہوا۔اگر بالفرض حضرت نانوتویؒ عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہوتے تو اول تو مسلمان

آپ کو اس میں دعوت ہی نہ دیتے دوسرے جب آپ نے وہاں عقیدہ ختم نبوت کو بیان کیا اس وقت عیسائی یا ہندو کہہ دیتے کہ تم تو اس کے قائل ہی نہیں۔ان میں پنڈت دیانند سرسوتی بھی تھا جو بعد میں بھی آپ سے خط و کتابت کرتا رہا مقابلے سے بھاگتا رہا مگر تحذیر الناس کی عبارات کو نہ چھیڑا۔ بلکہ حضرت نانوتویؒ کو مسلمانوں کا بڑا عالم تسلیم کرتا رہا (دیکھئے انتصار الاسلام ص ۳) آپ کے نام خطوط میں لکھتا تھا پیشوائے دین اسلام مولوی محمد قاسم صاحب (دیکھئے قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ص ۳۸۸)

اس لئے حضرت نانوتویؒ کو ختم نبوت کا منکر کہنا بالکل باطل اور بے بنیاد بات ہے۔اس کے باوجود راقم الحروف مناسب جانا کہ حضرت نانوتویؒ کی ایسی عبارات کی مفصل توضیح کردے تا کہ کسی شخص کو حضرت پر ایسا الزام لگانے کی جرات نہ ہو اور ان کی اس موضوع پر خدمات کو اجاگر کرے اس سلسلے کی کڑی یہ ایک کتاب بھی ہے۔

راقم الحروف اپنی اس کاوش کا

انتساب

عقیدۂ ختم نبوت کے عظیم مجاہد حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام کرتا ہے اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمیں بھی عقیدۂ ختم نبوت کے مبلغین کے خدام میں شامل فرمائے آمین

فقط

بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم عفی عنہ

جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات

۴ کنور گڑھ کالج روڈ گوجرانوالہ پاکستان

۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ ۲۸ مئی ۲۰۰۸ء

عرضِ حال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ! أَمَّا بَعْدُ ،

''حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں'' یہ عقیدہ اسلام کے ان بنیادی اور ٹھوس عقائد میں ہے جو قرآن وحدیث کی قطعی نصوص سے ثابت ہیں ہر دور کے مسلمان کا اس پر اجماع رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی نہ ماننا کفر ہے۔

عام لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآن پاک سے نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کی دلیل صرف یہ ایک آیت کریمہ ہے '' مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا '' (سورۃ الاحزاب:۴۰)(محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے) جبکہ علماء کرام نے اور بہت سی آیات سے اس موضوع پر استدلال کیا ہے مفسرِ قرآن مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ سابق مفتی دار العلوم دیوبند حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰی نے اپنی کتاب هَدِيَّةُ الْمَهْدِيِّيْن فِيْ آيَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْن میں ۳۳ آیات سے نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر استدلال کیا ہے (دیکھئے هَدِيَّةُ الْمَهْدِيِّيْن فِيْ آيَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْن ص۶۳)۔ اور مفتی صاحب نے اپنی دوسری کتاب ''ختم نبوت کامل'' میں ایک سو آیات ذکر کی ہیں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اور آپ کا آخری پیغمبر ہونا آپ کے بعد کسی نبی کا دنیا میں مبعوث نہ ہونا اور ہر مدعی نبوت کا کاذب وکافر ہونا ایسا مسئلہ ہے جس پر صحابہ کرام سے لے کر آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع واتفاق رہا ہے اس لئے ضرورت نہ تھی کہ اس پر کوئی تفصیلی بحث کی جائے لیکن قادیانی فرقہ نے اس مسئلہ میں مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے بڑا زور لگایا ہے سینکڑوں چھوٹی بڑی کتابیں شائع کر کے کم علم لوگوں

کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے احقر نے اس مسئلہ کی پوری تفصیل ایک مستقل کتاب ''ختم نبوت'' میں لکھ دی ہے جس میں ایک سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث اور سینکڑوں اقوال و آثار سلف و خلف سے اس مسئلہ کو پورا واضح کر دیا ہے اور قادیانی دجل کے شبہ کا مفصل جواب دیا ہے
(معارف القرآن ج ۷ ص ۱۶۳،۱۶۴)

کتاب ''نبیٌ الانبیاء ﷺ'' کا تعارف:

راقم الحروف نے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی تشریح و توضیح اور حضرتؒ کے دفاع کے سلسلہ میں ایک کتاب شروع کی جس کا نام رکھا ''نبیٌ الانبیاء ﷺ''۔ اور یہ نام اس لئے رکھا کہ پوری تحذیر الناس کا خلاصہ حضرتؒ کی یہ عبارت ہے۔'' غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں بنی الانبیاء بھی ہیں'' (تحذیر الناس ص ۴ مطبع قاسمی دیوبند)

اس کتاب میں حضرتؒ کے بیانات اور حضرت کی تحریرات سے ایسی عبارات کو جمع کرنے کا موقع ملا جن میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کی شان یا آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا ذکر کیا اس دوران اس عاجز نے ایک مقام پر اللہ کے فضل و کرم سے یہ عبارت لکھ دی۔

''غور کریں پنڈت دیانند سرسوتی نے اس وقت نبی کریم ﷺ کی شخصیت یا نبوت یا ختم نبوت کے بارے میں سوال نہ کیا مگر نبی کریم ﷺ کا یہ دیوانہ بہانے بہانے سے نبی کریم ﷺ کی افضلیت اور آخری نبی ہونے کو نئے نئے طریقوں سے بیان کرتا ہے جَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ۔ اور آج طلبہ سے کہا جاتا ہے کہ قادیانیوں سے اجرائے نبوت پر بات نہ کرنا مرزا غلام احمد قادیانی کے کردار پر ہی بات کرنا۔ حضرت نانوتویؒ کی کتابوں سے تعلق کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ مرزائیوں سے اس موضوع پر بات کرنا نہ صرف آسان بلکہ نہایت دلچسپ ہو جائے گا۔ اور کوئی مرزائی ان شاء اللہ بھول کر بھی اجرائے نبوت کے

موضوع پر بات کرنے کا نام نہ لے گا۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ"

کتاب "آیات ختم نبوت" کا تعارف:

اس کے کچھ دنوں بعد عید الاضحیٰ ۱۴۲۶ھ کی تعطیلات میں ختم نبوت کی دلیل بننے والی آیات کو تلاش کرنے کی نیت سے قرآن پاک کو دیکھنے کا شرف ملا تو پتہ کہ قرآن پاک کی بیسیوں نہیں سینکڑوں آیات عقیدہ ختم نبوت کو ثابت کرتی ہیں چنانچہ اس عاجز نے قرآن پاک کا ایک نسخہ لے لیا اور ایسی آیات کیلئے پینسل کے ساتھ حاشیہ میں نشان لگا دیئے تا کہ کتاب " نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ ﷺ" میں جہاں ختم نبوت کے قرآنی دلائل دیئے جائیں وہاں ان آیات کو لکھا جائے۔

گذشتہ سال کچھ طالبات جو عالیہ کر چکی تھیں راقم نے سوچا کہ اُن کو آیـــاتِ ختمِ نبـــوت کا دورہ کروادوں تا کہ اس طرح یہ آیات یک جا ہو جائیں چنانچہ ان کو چند دنوں میں یہ دورہ کروادیا ان طالبات نے بڑی محنت اور دل لگی کے ساتھ ان آیات کو اور وجہ استدلال کو کاپی میں لکھ لیا ثانویہ خاصہ کی طالبات کو بھی یہ دلائل سنائے جاتے وہ بھی بہت محظوظ ہوتیں۔ پھر اللہ کی توفیق سے ان کی کمپوزنگ کی گئی ابتدائی نظر ثانی کا شرف جامعہ کی رئیسۃ المعلمات کو حاصل ہوا اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمات کو قبول فرمائے آمین میں سمجھتا ہوں کہ ان سب خواتین کی یہ بڑی خوش نصیبی ہے جن کو دورانِ تعلیم شانِ رسالت اور اسلام کے اس قطعی عقیدے کی خدمت نصیب ہوئی اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائے اور آخرت میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور معیت نصیب فرمائے آمین۔

کتاب "نبی الانبیاء ﷺ" کی طباعت میں تاخیر ہوئی تو سوچا کہ "آیـاتِ ختم نبـوت" کو الگ نام دے کر پہلے شائع کر دیا جائے اس کتاب میں سورت اور آیت کا حوالہ دے کر طریق استدلال دیا جائے گا چونکہ مسئلہ واضح ہے عقیدہ قطعی ہے اس لئے غیر صریح استدلال بھی قطعاً مضر نہیں ہے۔ کیسی عجیب بات ہے کہ اس موضوع پر قرآنی استدلال کو سمجھنے کیلئے مقدمہ

میں سب سے پہلے حضرت نانوتویؒ ہی کے کلام سے رہنمائی مل رہی ہے اس کے بعد بھی جا بجا حضرت کے کلام سے استفادہ کیا جائے گا۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ یہ دلائل دراصل کتاب "نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ ﷺ" کا حصہ ہے ان شاء اللہ اس کے اندر بھی اس کو شائع کیا جائے گا اُس کتاب میں اللہ نے چاہا تو "احادیث ختم نبوت" پر اسی انداز میں کام کیا جائے گا۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ۔ "احادیث ختم نبوت" کو ان شاء اللہ الگ بھی شائع کیا جائیگا۔

اس کتاب "آیاتِ ختمِ نبوت" میں ردِ مرزائیت کے بارے میں ان شاء اللہ عجیب وغریب مواد ملے گا اور ضمنی طور پر صاحبِ ذوق کو ان شاء اللہ بہت سی نرالی ابحاث نظر آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

سیرۃ النبی ﷺ سے ختمِ نبوت کے شواہد:

جب "آیاتِ ختمِ نبوت" کو شائع کرنے کا ارادہ بنا تو سوچا کہ اس کے ساتھ ختم نبوت کے موضوع پر تقریریں بھی لگا دی جائیں جیسا کہ کتاب "نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ نماز" کے ساتھ اردو عربی تقاریر دی گئی ہیں۔ اب تقاریر کیسی ہوں تو جیسے یہ کتاب اپنے موضوع پر منفرد ہے اسی طرح وہ تقاریر بھی منفرد ہونی چاہئیں اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم شامل حال ہوا اور نبی کریم ﷺ کی سیرۃ سے ختم نبوت کے شواہد جیسے نایاب موضوع پر مشتمل ایک تقریر تیار ہوگئی۔ یہ تقریر اردو، عربی اور انگریزی زبان میں خواتین کے پروگراموں میں طالبات سے کروائی بھی گئی۔

اس تقریر کی اہمیت:

یہ تقریر ختم نبوت کے موضوع پر کی گئی تقاریر سے مختلف ہے اس میں بیس کے قریب قرآنی آیات، چالیس کے قریب نبی کریم ﷺ کی احادیث ہیں اس میں سیرۃ النبی ﷺ سے ایسے شواہد دیئے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس کی

ضرورت اس لئے بھی ہے کہ مرزائی ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے عنوان سے کتابیں لکھ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر الدین محمود اور لاہوری مرزائیوں کے سربراہ محمد علی کی اس موضوع پر کتابیں راقم کے پاس بھی موجود ہیں لاہوری مرزائیوں کے سربراہ کی کتاب کا نام ہے ''سیرۃ خیر البشر'' اور مرزا قادیانی کے بیٹے کی کتاب کا نام ہے ''سیرۃ خیر الرسل''۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت چونکہ ختم نبوت کی دلیل ہے اس لئے ختم نبوت کے منکرین کو سیرۃ النبی ﷺ کے عنوان پر کچھ لکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اس تقریر کی خصوصیت:

یہ تقریر کیا ہے؟ اللہ کے فضل و کرم سے ختم نبوت کے مضبوط دلائل کی ایک عجیب وغریب عام فہم دستاویز ہے جس میں بہت سے عجیب وغریب مخفی دلائل سامنے آگئے ہیں **اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ** میں نبی کریم ﷺ کی سیرۃ کلمہ طیبہ اور اسلامی اعمال مثلاً وضو نماز اذان اقامت وغیرہ سے عقیدۂ ختم نبوت کو ایسے آسان انداز سے ثابت کیا گیا کہ یہ عقیدہ ہر شخص کو سمجھ آجائے اور ان اعمالِ صالحہ کا شوق بھی پیدا ہو۔ اس تقریر کے بعد دلائلِ ختمِ نبوت کا ایک عظیم باب کھلتا ہے اور ختم نبوت پر دلالت کرنے والی آیات واحادیث میں ایک بڑا اضافہ نظر آتا ہے۔ ''آیاتِ ختمِ نبوت'' میں اس سے بھی زیادہ مواد ہے اور کتاب ''نبی الانبیاء ﷺ'' کی اہمیت اپنی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمانِ حقیقی کی حلاوت نصیب فرمائے۔

مناظر کے ساتھ شواہد کی اشاعت:

کتاب ''نبی الانبیاء ﷺ'' اور پھر'' آیاتِ ختمِ نبوت'' میں تاخیر کی وجہ سے ارادہ بنا کہ فوری طور پر اس تقریر کو شائع کیا جائے تا کہ جتنی جلدی ہو سکے یہ دلائل مسلمانوں کے سامنے آجائیں اس سے قبل جامعۃ الطیبات سے ''دعاؤں کا حسین گلدستہ'' نامی کتاب شائع ہو چکی تھی جس میں بچوں کے لئے ہر دعاء کے ساتھ ایک خوبصورت منظر دیا گیا تھا دل چاہا کہ اس تقریر کو بھی

اس انداز میں شائع کیا جائے اللہ کا خاص فضل وکرم ہوا کہ ہماری اس مراد کو اس نے پورا کیا نرالے
خوبصورت انداز کے ساتھ بتیس صفحات میں یہ تقریر کتابی شکل میں سامنے آئی، ہر صفحے میں نئی
دلیل ہے، موضوع کے مطابق اس کے ساتھ منظر دیا ہوا ہے ایک سرخی منظر کے اوپر ایک نیچے ہے
موضوع صفحے کے اندر اندر پورا ہوا نہ صفحے میں خالی جگہ رہی اور نہ ہی مضمون اگلے صفحے پر گیا پھر ہر
صفحے کے آخر میں درود شریف بھی ہے۔ایک صفحہ سوالات پر مشتمل ہے آخر میں مرزائیوں سے گفتگو
کرنے کے آسان طریقے بھی دیئے گئے ہیں۔۔اسے ''گلدستہ ختم نبوت'' کے نام سے شائع کیا
گیا اور جب یہ محسوس کیا کہ نام سے کتاب کا موضوع پورا واضح نہیں تو اس کا نام بدل دیا گیا اب
اس کا نام یہ ہے

''شواهدِ ختمِ نبوة مِنْ سيرةِ صاحبِ النُّبُوَّة''

یعنی

''عقیدۂ ختم نبوۃ سیرۃ النبی ﷺ کی روشنی میں''

الحمدللہ یہ مختصر کتاب اردو انگریزی اور عربی زبان میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس
کی اہمیت اور افادیت کے پیشِ نظر قدرِ توضیح کے ساتھ اس کتاب میں بھی اس تقریر کو رکھا گیا
ہے۔

<u>والد صاحب حفظہ اللہ کی تربیت کے اثرات:</u>

حضرت والد گرامی قدر حاجی عبدالحمید صاحب مَتَّعَنَا اللّٰهُ بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ کا سایہ اللہ
تعالیٰ ہم پر قائم دائم رکھے اس عاجز کی تعلیمی سرگرمیوں میں اساتذہ اور مشائخ کا فیض تو شامل ہے
ہی سچی بات یہ ہے کہ حضرت والد گرامی قدر مدظلہ العالی کی تربیت کا اس میں بڑا دخل ہے
زمانہ طالب علمی میں فجر کے بعد درس قرآن میں کبھی دائیں بائیں بات نکل جاتی تو والد صاحب
سختی سے فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کو قرآن سناؤ اور یہ بھی کہا کرتے تھے کہ ہمارے والد صاحب

یعنی اس عاجز کے داداجان جناب مولوی اسماعیل صاحبؒ المتوفی (۲۲/۳/۱۹۵۳ء) کے پاس ایک حمائل شریف ہوتی تھی اس کو کھول کر لوگوں کو قرآن سنایا کرتے تھے۔

ہمارے دادا جی نوراللہ مرقدہ کی خدمات:

والد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ایک مرتبہ علاقے میں مرزائی آگئے خطرہ تھا کہ اثر ورسوخ والے لوگ ان سے متاثر ہوجائیں گے بلکہ کچھ لوگوں نے اس دن مرزائیت قبول کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا اور جلسے میں اس کا اعلان کرنا تھا انگریز کا زمانہ تھا علاقے کے مولوی صاحب پریشان تو بہت تھے مگر انہوں نے کبھی کسی سے مباحثہ نہ کیا تھا ہمارے دادا جی مولوی محمد اسماعیل صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب سے لے کر مرزائیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور جب مرزائی مبلغ تقریر کے لئے بیٹھا تو مرزائیوں کی کتابوں سے یہ ثابت کیا کہ مرزا قادیانی میں کئی ایسے عیوب تھے جن سے انبیاء کرام پاک ہوا کرتے ہیں(۱) اس پر وہ مرزائی مبلغ یہ کہہ کر بھاگ

---

(۱) مثلاً مرزا قادیانی کو مالیخولیا کی بیماری تھی اس کو مراق کے دورے پڑتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو سب سے پہلے مراق کا دورہ اس کے بیٹے بشیر احمد کی موت کے بعد (۱۸۸۸ء کے بعد) پڑا۔ مرزائیوں کی کتاب سیرۃ المہدی ج ا ص ۱۳ میں ہے ’’بیان کی مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی والد صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا رات کو سوتے وقت آپ کو اچھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی مگر یہ دورہ خفیف تھا والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے مگر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہ رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی (سیرۃ المہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی) بحوالہ ردقادیانیت کے زریں اصول ص ۱۷۷)

نکلا کہ یہاں لڑائی کا خطرہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی پھر حضرت دادا جی رحمہ اللہ تعالیٰ کی جرات سے ہزاروں مسلمانوں کا ایمان سلامت رہا۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ رَحْمَةً وَاسِعَةً .

ہم نے اپنے بڑوں سے سنا کہ گوجرانوالہ گھنٹہ گھر کے پاس علماءِ دیوبند کی ایک مسجد پر اہل بدعت نے قبضہ کرلیا اس سے تھوڑے فاصلے پر گندے پانی کا ایک تالاب تھا دادا جی مرحوم کو خواب آیا کہ وہاں بچے قرآن پاک پڑھ رہے ہیں بیدار ہونے کے بعد دادا جی نے اپنے بیٹوں کو لیا اور اس کے کنارے مٹی ڈلوا کر نمازیں شروع کر دیں دادا جی کی رہائش کچھ فاصلے پر تھی نیز وہ باضابطہ عالم نہ تھے اس لئے مسجد کی مستقل آبادی کیلئے مفسر قرآن حضرت صوفی عبدالحمید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فاضل دارالعلوم دیوبند (المتوفی ۱۶ اپریل ۲۰۰۸ء) جو ان دنوں مطب چلاتے تھے لایا گیا۔حضرت صوفی صاحبؒ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا مسجد کی تعمیر و ترقی ہوئی مدرسہ نصرۃ العلوم شروع ہوا اسی مدرسہ میں امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم نے سالہا سال دورۂ حدیث اور دورۂ تفسیر کروایا۔راقم الحروف کو بھی اس مدرسہ میں دورۂ حدیث اور دورۂ تفسیر کا شرف حاصل ہوا۔شیخین کی برکت سے اس مدرسہ نے پاکستان کے صف اول کے تعلیمی تحقیقی اور تصنیفی مراکز میں نمایاں مقام حاصل کیا۔حضرت صوفی صاحبؒ کی علالت کے بعد اس مدرسہ کا اہتمام حضرت کے بڑے صاحبزادے استاذ العلماء حضرت مولانا حاجی فیاض خان سواتی مدظلہ العالی کے پاس ہے اور اس کے ناظم حضرت کے دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا ریاض خان سواتی مدظلہ ہیں۔اللہ تعالیٰ اس مدرسہ اور اہل حق کے تمام دینی مدارس کو آباد رکھے اور ان کو دشمنوں کے شر سے اور نظر بد سے محفوظ رکھے آمین۔

فقط

بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم

غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ وَسَتَرَ عُيُوْبَهٗ

۲۴ مئی ۲۰۰۸ء — جامعة الطيبات للبنات الصالحات گوجرانوالہ

﴿مقدمة﴾

﴿فصل اول: قرآن کا وجود ختم نبوت کی دلیل ہے﴾

چونکہ اس کتاب کی تالیف بانی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی ۱۲۹۷ھ) کی کتاب پر کام کرنے کی برکت سے ہوئی اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کتاب کے شروع میں حضرت نانوتویؒ کی ذکر کردہ دلیل کو پیش کیا جائے حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔(۱)

"دوسرے نبیوں کی نبوت حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے فیضیاب ہے اور آنحضرت ﷺ کی نبوت دنیا میں دوسروں کی نبوت سے فیض یاب نہیں ہے پس جیسا کہ چاند کی چاندنی سورج سے ہے اور آفتاب کا نور کسی اور نور سے نہیں بلکہ اور کسی سے حصولِ فیض کا معاملہ ہی ختم ہو گیا اسی طرح دوسروں کی نبوت اور نبی آخر الزمان سمجھنا چاہئے جب صورتحال یہ ہو تو پھر کسی اور نبی کا سرور عالم ﷺ کے بعد آنا خود بخود ممنوع ہو جاتا ہے اور باقی نہیں رہتا۔ جس طرح سورج نکلنے کے بعد نورِ شفق کے ختم ہونے تک چاند اور ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی اسی طرح

---

(۱) حضرت کی فارسی عبارت یوں ہے

نبوت دیگراں مستفاد از حضرت محمدی است ﷺ ونبوت آنحضرت ﷺ در عالم اسباب مستفاد از نبوت دیگراں نیست پس چناں کہ نورِ قمر از آفتاب است ونورِ آفتاب از نورِ دیگر نیست بلکہ قصہ استفادہ اختتام یافت ہمچنیں نبوت دیگراں ونبوت نبی آخر الزمان را باید شناخت ﷺ وچون این چنیں باشد آمدن نبی دیگران بعد آں سرور عالم ﷺ خود ممنوع بود۔ بعد طلوع آفتاب تا غروب نور شفق چناں کہ حاجت نور کواکب ونور قمر نیفتہ ہمچنیں بعد طلوع ایں آفتاب نبوت تا بقاء نور کلام اللہ کہ از فیوض اوست ومشابہ نور شفق است حاجت نور نبوۃ دیگراں نباشد (قاسم العلوم مترجم ص ۵۶)

اس آفتاب نبوت محمدی ﷺ کے طلوع ہونے کے بعد قرآن شریف کے نور باقی رہنے تک کہ آپ کے فیوض میں سے ہے اور نور شفق کے مشابہ ہے دوسروں کی نبوت کے نور کی ضرورت نہیں رہتی ''(قاسم العلوم مترجم ص ۵۶)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی تائید حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے بلکہ یوں کہئے کہ حضرت نانوتویؒ کے کلام کا ماخذ حدیث نبوی ہے حضرت امام بخاریؒ فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ اِلَّا أُعْطِیَ مِنَ الْآیَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِی أُوْتِیْتُهُ وَحْیًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَیَّ فَأَرْجُوْ أَنْ أَکُوْنَ أَکْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ (بخاری مع فتح الباری ج۹ص۳)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بھی نبی ہوا اس کو ایسا معجزہ دیا گیا کہ انسان اس پر ایمان لے آئے اور مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ تو وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجی ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے پیروکار یعنی میری امت سب سے زیادہ ہوگی''۔

حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ **اَلْمُرَادُ أَنَّ مُعْجِزَاتِ الْاَنْبِیَاءِ انْقَرَضَتْ بِانْقِرَاضِ أَعْصَارِهِمْ فَلَمْ یُشَاهِدْهَا اِلَّا مَنْ حَضَرَهَا وَمُعْجِزَةُ الْقُرْآنِ مُسْتَمِرَّةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ** (بخاری مع فتح الباری ج۹ص۷)''مراد یہ ہے کہ دیگر انبیاء کے معجزات ان کے زمانے کے کے جانے کے ساتھ ختم ہو گئے ان کا مشاہدہ وہی لوگ کر سکے جو اس وقت موجود تھے اور قرآن پاک کا معجزہ قیامت تک باقی ہے''۔

﴿فصل دوم: ارکان اسلام سے ختم نبوت کا ثبوت﴾

ارکان اسلام (کلمہ شہادت، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج) سب ہی ختم نبوت کی دلیل ہیں پہلے ایک مشہور حدیث سے اس مضمون کو ثابت کیا جاتا ہے پھر حضرت نانوتویؒ کے کلام سے اس کی

تائید ذکر کی جائے گی۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ أَن لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰـهِ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ﴾(بخاری حدیث رقم ۸ مسلم کتاب الایمان حدیث رقم ۱۶) ترجمہ:''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے گواہی اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

کلمہ طیبہ سے ختمِ نبوت کی دلیل:

یہ حدیث پاک ختم نبوت کی روشن دلیل ہے۔ وہ اس طرح کہ اس میں حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی کا ذکر ہے کسی اور کو آنا ہوتا تو اس کی صراحت یا اس کا اشارہ اس کے ساتھ ضرور ہوتا۔ مسلمان جب تک اس شہادت پر قائم ہیں اسلام کا پہلا رکن ان کے پاس موجود ہے کسی نئے مدعی نبوت کو نہ ماننے سے ان ارکان میں کوئی نقص یا خلل واقع نہیں ہوتا اس لئے کسی نئے مدعی نبوت کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ جھوٹے نبی کو ماننے سے انسان ایمان سے محروم ہو جائیگا اور ایمان ہی تو وہ قیمتی دولت ہے جس کے ساتھ آخرت کے دائمی عذاب سے نجات ملتی ہے۔

نماز سے ختمِ نبوت کی دلیل:

حدیث پاک میں اسلام کا دوسرا رکن نماز کو بتایا اور نماز میں کہا جاتا ہے ﴿أَشْهَدُ أَن لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﴾ یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی نبوت کی گواہی دی جاتی ہے اور یہ بات عنقریب آجائیگی کہ بیت اللہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے نماز میں اس کی طرف رخ کرنا ختمِ نبوت کی دلیل ہے اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو

اذان، اقامت اور نماز کے ذریعے حضرت محمد ﷺ ہی کی رسالت کا اعلان نہ کرایا جاتا اور نہ ہی رخ کرنے کیلئے آپ ﷺ کے پسندیدہ قبلہ کا انتخاب کیا جاتا۔

حج سے ختمِ نبوت کی دلیل:

حدیث پاک میں اسلام کا ایک رکن حج کو بتایا۔ سب جانتے ہیں کہ حج بیت اللہ کا کیا جاتا ہے۔ حج کی نسبت خانہ کعبہ کی طرف ہے ارشاد فرمایا ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آل عمران آیت نمبر ۹۷) ''اور اللہ کے لئے لوگوں کے اوپر حج کرنا ہے اس گھر کا جو قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ چلنے کی''

نیز فرمایا ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۵۸) بے شک صفا مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں سو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان کے چکر کاٹے''

نیز حج و عمرہ میں احرام اور طواف کے ساتھ دو دو رکعت پڑھی جاتی ہیں اور قعدہ میں مذکورہ بالا کلمۂ شہادت ﴿أَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ پڑھا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اسلام کا یہ رکن بھی ختمِ نبوت کی گواہی دیتا ہے۔

زکوۃ اور روزے سے دلیلِ ختمِ نبوت:

زکوۃ اور روزہ سے ختمِ نبوت پر استدلال ایک تو یوں ہے کہ حضرت نانوتویؒ کے کہنے کے مطابق چار ارکانِ اسلام میں اصل نماز اور حج ہے، زکوۃ نماز کا مقدمہ اور روزہ حج کی تیاری ہے اور نماز اور حج ختمِ نبوت کی دلیل ہیں تو یہ زکوۃ اور روزہ عقیدۂ ختمِ نبوت کی فرع ہوئے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے کلام کا خلاصہ یوں ہے کہ کلمہ طیبہ کے بعد ارکان اسلام چار ہیں نماز، روزہ، حج اور زکوۃ مگر دو ارکان (نماز اور حج) اصل ہیں اور دو (زکوۃ اور روزہ) ان کے تابع چنانچہ نماز اصل ہے اور زکوۃ اس کے تابع کیونکہ نماز کا تعلق براہ راست حق تعالیٰ سے

ہے اور وہ اس کے دربار کی حاضری اور اس کی تعظیم اور اس سے عرض معروض کا نام ہے اور زکوۃ کا تعلق بلا واسطہ محتاجوں اور فقراء سے ہے پس نماز کے مقابلہ میں زکوۃ ایسی ہے جیسے کوئی بادشاہ اہل دربار کو اپنے دربار میں پانچ وقت حاضری کا حکم دے اور یہ بھی حکم دے کہ ہماری طرف سے جو انعامات وصلات تم کو وقتاً فوقتاً ملے ہیں کچھ ہماری غریب رعایا کو بھی دو جو دربار کے راستہ میں خیرات کے موقع پر بیٹھ جاتے ہیں سو ظاہر ہے کہ حاضریٔ دربار مقصود ہے اور صدقہ خیرات اس کے تابع، یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے تقریباً ہر جگہ قرآن میں زکوۃ کو نماز کے بعد بیان فرمایا ہے کسی جگہ فرمایا ﴿یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ﴾ اور کہیں فرمایا ﴿ أَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ آتُوا الزَّکٰوۃَ﴾

اس طرح حج کا تعلق براہِ راست حق تعالیٰ سے ہے کیونکہ اس میں محبوب کے درِ دولت پر حاضر ہوکر اپنے عشق ومحبت کا اظہار ہے اور روزہ ان نفسانی خواہشات کو توڑتا ہے جو اس عشق ومحبت سے مانع ہیں اور اس سے پیدا ہونے والی خامیوں کو دور کرتا ہے اسی لئے روزے تیس یعنی پورے مہینے کے مقرر کئے گئے اور حج کا وقت رمضان کے بعد سے شروع کیا گیا کیونکہ ذوالحجہ سے رمضان تک دس مہینے ہوتے ہیں پس ہر مہینے کے لئے تین مسہل روزے تجویز کئے گئے اس ان سب کو ایک مہینہ میں (یعنی رمضان میں) جمع کردیا گیا کہ تیس روزے فرض کردیئے گئے تاکہ دس مہینوں میں جس قدر نفسِ امارہ کی وجہ سے عشق ومحبت کے جذبات میں خامی اور خلل آگیا ہے ان روزوں سے اس کی تلافی ہوجائے اور وہ اس قابل ہوسکے کہ محبوب کے درِ دولت پر حاضر ہوکر صحیح طور پر اپنی محبت کا اظہار کرسکے اور جب رمضان کے روزوں سے وہ حاضری کے قابل ہوگیا تو اب یکم شوال سے اس کو اجازت ہوئی کہ اب آؤ اور آکر اپنی محبت کا اظہار کرو یعنی اس وقت سے حج کا وقت شروع ہوگیا اور اس کی ایسی مثال سمجھو جیسے بادشاہ اپنے اہل دولت کو جشنِ شاہی کی شرکت کے لئے دعوت دے اور اس کے ساتھ یہ بھی حکم دے کہ سب لوگ خوب نہا دھوکر اور اعلیٰ خوشبوئیں لگاکر اور عمدہ پوشاکیں پہن کر غرض پوری طرح شرکت جشن کے قابل ہوکر شریک جشن

ہوں سو ظاہر ہے کہ اصل چیز شرکتِ جشن ہے اور باقی امور اس کے تابع، جب یہ بھی ذہن نشین ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ نماز اور حج ارکان مقصودہ ہیں اور زکوۃ اور روزہ ان کے تابع الخ (ازاروح ثلاثہ ص ۲۴۲،۲۴۳)

جب ارکانِ اسلام ختم نبوت کی دلیل ٹھہرے تو جتنی آیات واحادیث ارکان اسلام (نماز روزہ زکوۃ اور حج) کیلئے ہوں گی ان کو ختم نبوت کے اثبات کے لئے پیش کرنا بالکل بجا ہوگا۔

نماز اور زکوۃ عقیدۂ ختم نبوت کی فرع ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ فَاِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً فِیْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِیَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِیْ فُقَرَائِهِمْ (بخاری طبع کراچی ج ا ص ۱۸۷)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں

اِنَّکَ تَأْتِیْ قَوْمًا أَهْلَ الْکِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَاِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِیَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ متفق علیه (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۵)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو

آپ نے فرمایا تھا کہ تو اہل کتاب کی ایک قوم کی طرف جا رہا ہے ان کو دعوت دے کہ وہ لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دیں اگر وہ اس میں آپ کی اطاعت کر لیں (یعنی اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دے دیں) تو ان کو بتا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس میں تیری بات مان لیں تو ان کو بتا کہ اللہ نے ان پر ایک صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان کے غریبوں پر لوٹا دیا جائے گا پھر اگر وہ تیری اس میں اطاعت کر لیں تو ان کے عمدہ مالوں سے بچ اور مظلوم کی بد دعا سے بچ اس لئے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے''۔

دیکھا آپ نے نماز اور زکوۃ کی فرضیت ہی تب ہوتی ہے جب حضرت محمد ﷺ کی نبوت ورسالت کا اقرار کیا جائے کسی اور نبی کا یہاں بھی کوئی ذکر نہیں، معلوم ہوا کہ جو نبی ﷺ کے بعد کسی اور کی نبوت کا قائل ہے اس سے نہ زکوۃ لی جائے گی نہ اس کو زکوۃ دی جائے گی۔ پھر نماز سے پہلے ایک مرتبہ کلمۂ اسلام کافی ہے جس کو پڑھ کر انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے جبکہ زکوۃ کی فرضیت کے لئے یہ کلمہ کم از کم دو مرتبہ ضروری ہے ایک اسلام میں داخل ہوتے وقت دوسرے جب انسان نماز میں اس کو پڑھتا ہے کہتا ہے أَشْھَدُ أَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کیونکہ اس حدیث پاک میں زکوۃ کی فرضیت بتانے سے قبل ان کے نمازی ہونے کا ذکر ہے کہ جب وہ نماز پڑھنے میں اطاعت کر لیں تو ان کو زکوۃ کی فرضیت کا بتانا۔ پھر اس حدیث میں یہ تو بتایا کہ جب وہ زکوۃ دینے لگیں تو اونٹ وغیرہ کی زکوۃ میں درمیانے درجہ کا جانور لینا اعلیٰ لے کر ظلم نہ کرنا۔ مگر اس حدیث میں یہ نہ بتایا کہ فلاں موقعہ پر کوئی اور نبی بھی آئے گا اس کی بھی اطاعت کرنا۔ الغرض یہ حدیث کئی وجہ سے ختم نبوت کی دلیل ہے۔ لہذا زکوۃ نہ مرزائی سے لی جائے نہ اسے دی جائے اگر چہ وہ کتنا ہی غریب ہو۔ اگر ان کی کوئی تنظیم زکوۃ کی وصولی یا تقسیم کا کام کرے تو اس سے مسلمانوں کو مکمل بائیکاٹ ضروری ہے۔ مرزائی نہ مسجد بنائیں نہ ان کا مسلمانوں کی مسجد میں کوئی حق ہے

روزے کا عقیدۂ ختم نبوت سے تعلق:

روزے کے حکم سے ختمِ نبوت کا ارتباط ایک تو اس طرح ہے کہ روزہ اس ماہ کا فرض ہوا جس میں قرآن نازل ہوا اور قرآن کریم کی حفاظت ختمِ نبوت کی دلیل ہے اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا اور اس پر وحی بھی نازل ہوئی ہوتی تو روزے اس مہینے کے بھی دیئے جاتے نیز روزے کی فرضیت والی آیت میں فرمایا﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ ﴾(البقرۃ آیت نمبر۱۸۳)''اے لوگو جو ایمان لائے لکھا گیا تم پر روزہ جیسا کہ لکھا گیا تم سے پہلوں پر'' ایک تو اس میں ایمان والوں کو روزے کا حکم دیا گیا اور ایمان ویسا ہی قابل قبول ہے جیسے صحابہ کا تھا ارشاد فرمایا﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾(البقرۃ آیت نمبر۱۳۷)''اگر وہ ایمان لائیں جیسے تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے''۔اور صحابہ کرام تو نبی ﷺ کو خاتم النبیین ہی مانتے تھے جیسا کہ عنقریب آرہا ہے معلوم ہوا کہ روزے کا حکم ختم نبوت کا عقیدہ رکھنے والوں کے لئے ہی ہے نیز اس آیت میں فرمایا گیا کہ روزے کا حکم ایسے جیسے پہلوں کو دیا گیا بعد والے کسی کو کوئی ذکر نہیں اگر بعد میں کسی نبی نے آنا ہوتا تو کہیں کسی انداز میں تو اس کا ذکر ہوتا۔

منکرینِ ختمِ نبوت کے اعمال بیکار ہیں:

حاصل یہ کہ اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر ہے وہ ساری کی ساری ختم نبوت کی محکم دلیل ہیں۔مرزائی ان ارکان سے دستبردار ہو جائیں اور اگر ان سے دستبردار نہیں ہوتے تو بھی ان ارکان سے ان کو آخرت میں کچھ حاصل نہ ہوگا۔وہ اس کا مصداق ہوں گے﴿اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴾(الکہف آیت نمبر۱۰۴)(وہ لوگ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں ضائع ہوگئی اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں) دوسری جگہ فرمایا﴿کَذٰلِکَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ وَمَا

هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴾(البقرۃ آیت نمبر۱۶۷)(اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کوان کے اعمال حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ لوگ آگ سے نکلنے والے نہیں ہیں)

حضرت نانوتویؒ کے کلام سے استشہاد کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں اب آئندہ جتنے دلائل آئیں گے یوں سمجھئے کہ وہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق ہیں اور حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی تائید ان کو حاصل ہے۔اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں ہمیں اپنے مقبول ومقرب بندوں کا ساتھ نصیب فرمائے آمین۔اس کے بعد اگلے صفحے سے حسبِ وعدہ وہ تقریر دی جاتی ہے جس کا موضوع ہے سیرۃ النبی ﷺ سے ختم نبوت کے دلائل۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسری فصل

ختم نبوت کے موضوع پراردو تقریر

" شَوَاهِدُ خَتمِ النُّبُوَّةِ مِنْ سِيرَةِ صَاحِبِ النُّبُوَّةِ ﷺ"

یعنی

''عقیدۂ ختم نبوۃ سیرۃ النبی ﷺ کی روشنی میں''

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفىٰ ، وَسَلَامٌ عَلىٰ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفىٰ! أَمَّا بَعْدُ ، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ فِي الْكَلَامِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:۴۰) ''محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ سب کچھ جانتے ہیں'' وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (ابوداودج۲ص۲۴۲) میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

صاحب صدر معزز مہمانان گرامی قدر معزز اساتذہ کرام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

آپ سب کا شکر یہ کہ تم نے اس بابرکت پاکیزہ منفرد یکتا بلکہ برکت ورحمت سے بھری مجلس میں حاضر ہو کر ہمیں شرف بخشا ایسی محفل جو اپنے موضوع میں یکتا ہے۔ یہ تقریر اس بات کے ارد گرد گھومتی ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کے ساتھ کس طرح جڑا ہوا ہے۔ کچھ دلائل اس کے علاوہ بھی دیئے جائیں گے یہ حقیقت یہ کہ مسلمانوں کا ختم نبوت پر اس

وقت سے ایمان ہے جب سے کہ وہ اسلام میں داخل ہوئے۔اس بارے میں کچھ دلائل پیش خدمت ہیں غور سے سماعت فرمائیں اور مناسب آواز کے ساتھ آپ بھی میرے ساتھ ساتھ درود شریف پڑھتے جانا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

پہلی دلیل:

نبی آخر الزمان ﷺ کا انتظار

اہل کتاب آخری نبی ﷺ کے وسیلے سے دعا کرتے تھے

اُس زمانے میں اہل کتاب آخری نبی کے آنے کا انتظار کرتے تھے ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴾ (البقرة:٨٩) اور جب ان کے پاس وہ کتاب آئی جو اس کی تصدیق کرتی تھی جو ان کے پاس ہے اور وہ اس سے پہلے فتح مانگا کرتے تھے کافروں پر تو جب آئی ان کے پاس وہ جس کو انہوں نے پہچانا تو اس کا انکار کیا پس لعنت ہے کافروں پر۔

علماء تفسیر نے یہ بات ذکر کی کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ کا معنی یہ ہے کہ وہ کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے کہا کرتے تھے ﴿ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوْثِ آخِرَ الزَّمَانِ ﴾ (اے اللہ ہماری ان پر مدد فرما یا اس نبی کی برکت سے جس کو آخری زمانہ میں بھیجا جائے گا) (دیکھئے تفسیر جلالین ص ١٩)

مفتی اعظم مفتی محمد شفیعؒ لکھتے ہیں یہودی حضرت خاتم الانبیا ﷺ کا ساتھ دینے کی نیت سے شام سے مدینہ آئے تھے ان کو پتہ تھا کہ آپ ﷺ ہجرت کرکے مدینہ آئیں گے لیکن حسد کر گئے کہ آپ ﷺ ان کے خاندان سے نہیں (معارف القرآن ج ٧ ص ٧٠٧ ، ج ٨ ص ٣٥٨)

اور جب یہود کو اول دن سے پتہ تھا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں تو لامحالہ نبی ﷺ کو بھی شروع نبوت سے اپنے خاتم النبیین ہونے کا علم تھا اب ختم نبوت کا عقیدہ نبی ﷺ پر ایمان لانے سے کیسے جدا ہوسکتا ہے جبکہ یہ عقیدہ نبی ﷺ کی آمد سے قبل ہی معروف تھا۔ نبی کریم ﷺ کے بعد امت کو اول تو تیس کذابین کا خطرہ رہا ان کے بعد جب دجال آئے گا تو عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کریں گے کسی نئے نبی کا انتظار اس امت کو کبھی نہ ہوا۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا　　　عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

دوسری دلیل:

وضو ختم نبوت کی دلیل ہے

وضو کے بعد کلمہ شہادت سے جنت میں داخلہ

جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو۔ اور جس دن پہلی وحی نازل ہوئی اسی دن نبی کریم ﷺ کو نماز اور وضو کا طریقہ سکھایا گیا (مسند احمد ج۴ص۱۶۱ مشکوٰۃ ص۴۳) قرآن پاک کی سورۃ النساء اور سورۃ المائدۃ میں وضو کا حکم موجود ہے۔ اور وضو کے فضائل و مسائل پر تو اچھی خاصی احادیث پائی جاتی ہیں۔

اور وضو ختم نبوت کی بڑی مضبوط دلیل ہے وہ اس طرح کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد کہے ﴿أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو (مسلم طبع ہند ج۱ص۱۲۲، مسلم بتحقیق فواد عبد الباقی ج۱ص۲۱۰) اور وضو جیسے آپ ﷺ کے زمانے میں تھا آج بھی ہے اور وضو کے بعد اس کلمہ شہادت کو پڑھنے کی فضیلت جیسے اس زمانے میں تھی آج بھی ہے۔ اگر نبی ﷺ کے بعد کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو پھر وضو کے بعد کوئی ایسا کلمہ دیا جاتا جس میں آنے والے نبی کا بھی ذکر ہوتا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی تو نیا آجائے مگر جنت میں داخلہ اس کی نبوت کی

شہادت کے بغیر ہو جائے جنت میں داخل ہونے کیلئے اس پر ایمان لانا ضروری نہ ہو؟ ہر مسلمان جانتا ہے کہ کسی کو نبی اس لئے مانا جاتا ہے کہ اگر نبی نہ مانیں تو دوزخ میں جانا پڑے گا اور یہ بات سمجھ آ گئی کہ جنت میں جانے کے لئے نبی کریم ﷺ کی نبوت کی شہادت کافی ہے۔قادیانی کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مرزائی کہہ دیتے ہیں کہ ہم قادیانی کو ظلی بروزی نبی مانتے ہیں مستقل نبی نہیں مانتے ارے یہ تو بتاؤ اس کو مان کر ملتا کیا ہے؟ اگر جنت کیلئے ماننا ہے تو جنت تو اس کو مانے بغیر مل رہی ہے اور اگر کوئی اور مقصد ہے تو واضح کرو مگر اتنی بات یاد رکھو کہ جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں اور جنت کے آٹھوں دروازے تو باوضو ہو کر حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی گواہی دینے والوں کے لئے کھلتے ہیں قادیانی کو ماننے والوں کے لئے جنت کا کوئی دروازہ نہیں بچا البتہ دوزخ کے ساتوں دروازے باقی ہیں جس کو چاہیں منتخب کر لیں وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

تیسری دلیل:

نماز سے ختم نبوت پر استدلال

نماز میں نبی ﷺ کی رسالت ہی کا ذکر ہے

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب پہلی وحی نازل ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھایا (مسند احمد ج ۴ ص ۱۶۱ مشکوۃ ص ۴۳)

نماز سے ختم نبوت پر استدلال اس طرح ہے کہ نماز میں درج ذیل کلمہ شہادت پڑھنے کا نبی ﷺ نے حکم دیا ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ (بخاری طبع کراچی ج ۱ ص ۱۱۵، بخاری بتحقیق فؤاد عبدالباقی ج ۱ ص ۲۶۹، مسلم ج ۱ ص ۱۷۳،۱۷۴ طبع ہند مسلم بتحقیق فؤاد عبدالباقی ج ۱ ص ۳۰۲،۳۰۴) اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو

اللہ تعالیٰ وضواور نماز کے ذریعے آپ کی نبوت کا اعلان نہ کرواتا اور یا ایسے وضواور نماز کو دنیا سے اٹھا دیتا جس میں آپ ﷺ کی نبوت کا اعلان ہے بعد میں آنے والے کا نہیں اور یا اللہ تعالیٰ ایسا کلمہ عطا فرماتے جس میں آنے والے کا بھی ذکر ہوتا۔ حاصل یہ کہ کلمہ اور درود شریف پر مشتمل نماز ختم نبوت کی روشن دلیل ہے۔ قادیانی کہتے ہیں ہم مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتے ہیں ہم کافر کیسے؟ ظالمو! یہ نماز ہی تو تمہارا رد کررہی ہے۔ جس طرح فجر کی دو کی جگہ تین رکعتیں پڑھنے والا گمراہ ہے اسی طرح نماز میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ کہنے کے بعد مسیلمہ کذاب یا قادیانی کو نبی ماننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلىٰ حَبِيْبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

چوتھی دلیل:

اہل مدینہ کا قبول اسلام

اہل مدینہ حضرت محمد ﷺ کو نبی آخر الزمان سمجھ کر ایمان لائے

ایام حج میں نبی کریم ﷺ کی ملاقات اہل مدینہ سے قبیلہ خزرج کی ایک جماعت سے ہوئی آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ وہ لوگ یہودیوں سے ایسے نبی کی خبر سنا کرتے تھے جس کا زمانہ قریب آچکا ہے بلکہ یہودی ان لوگوں کو ڈراتے اور کہتے کہ عنقریب نبی آخر الزمان تشریف لائیں گے ہم ان کے ساتھ مل کر تمہیں عاد اور ارم کی طرح ماریں گے۔ نبی ﷺ کی دعوت سن کر اس جماعت کے بعض افراد کہنے لگے اے قوم تمہیں پتہ ہے اللہ کی قسم یہ وہی نبی ہیں جن کا نام لے کر یہودی تم کو ڈراتے ہیں یہودی تم سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئیں ان لوگوں نے نبی ﷺ کی بات کو مان لیا اور آپ پر ایمان لے آئے (السیرۃ النبویۃ للندوی ص ۱۵۳،۱۵۵)

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اہل مدینہ جب نبی ﷺ پر ایمان لائے تو اس عقیدے کے ساتھ ایمان لائے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اگر انصار کا یہ کہنا

درست نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی اس سے منع کر دیتے بلکہ نبی ﷺ خود اس سے روک دیتے۔ اور یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ آج بھی کسی شخص کا اسلام اس وقت تک قبول نہیں جب تک وہ جناب نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہ مانے۔ اگر کوئی ہندو کسی مرزائی کے کہنے سے کلمہ اسلام پڑھے مگر قادیانی کو نبی مانے یا اس کے کفریات پر مطلع ہونے کے باوجود اسے مجدد کہے تو ایسا شخص بدستور کافر ہی رہے گا اس کی مثال ہے جیسے کوئی ہندو سکھ مذہب اختیار کر لے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

پانچویں دلیل:

واقعہ معراج ختم نبوت کی دلیل

معراج کی رات تمام انبیاء کرام موجود تھے قادیانی نہ تھا

معراج کا واقعہ ختم نبوت کی بڑی وزنی دلیل ہے اس لئے کہ تمام انبیاء کرام اس رات بیت المقدس لائے گئے اور نبی کریم ﷺ نے امام بن کر ان کو نماز پڑھائی (نسائی طبع بیروت ج اص ۲۲۲، ابن کثیر ج ۳ ص ۳۹) اور وہاں نہ مسیلمہ کذاب تھا نہ اسود عنسی جیسا کہ وہاں قادیانی بھی نہ تھا۔ بیت المقدس میں نماز پڑھنا نبی ﷺ کی افضلیت کی بھی دلیل ہے اس لئے کہ اگر آپ ﷺ انبیاء کرام کو مسجد حرام میں نماز پڑھاتے تو کہا جا سکتا تھا کہ میزبان ہونے کی حیثیت سے نماز پڑھائی۔ آپ بیت المقدس میں دیگر انبیاء کے گویا مہمان تھے وہاں امام بننے سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ باقی انبیاء سے افضل بھی ہیں اور ان کے حاکم بھی کیونکہ حاکم امامت کا میزبان سے زیادہ حقدار ہوتا ہے (شرح مسلم للنووی طبع ہند ج اص ۲۳۶، فقہ حنبلی کی کتاب الروض المربع ج اص ۷۲) مولانا محمد قاسمؒ (المتوفی ۱۲۹۷ھ) نے کیا خوب ارشاد فرمایا

''غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں نبی الانبیاء بھی ہیں'' (تحذیر الناس ص ۴)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہاری موجودگی میں محمد ﷺ تشریف لائیں تو تمہیں ان کی پیروی کرنی ہوگی'' (تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۲۵۲

تا۲۵۴)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا　　عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

چھٹی دلیل:

انبیاء کی موجودگی میں ختم نبوت کا اعلان

نبی کریم ﷺ کی امت آخری امت ہے

شب معراج حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی ﷺ کو خطاب کر کے فرمایا اے بیٹے تیری آج رات اپنے پروردگار سے ملاقات ہوگی اور تیری امت سب سے آخری اور سب سے بڑی امت ہے (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۸) اس امت کا سب سے آخر امت ہونا اس کی واضح دلیل ہے کہ اس امت کے نبی سب سے آخری نبی اور سب رسولوں کے خاتم ہیں ﷺ۔

اس رات آپ ﷺ نے سب انبیاء کی موجودگی میں اپنے فضائل ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے ذکر کو بلند کیا اور مجھے فاتح اور خاتم بنایا۔ حافظ ابن کثیرؒ نے اس کی شرح یوں کی ہے کہ نبی کریم ﷺ خاتم ہیں نبوت کے ساتھ، یعنی آپ آخری نبی ہیں اور فاتح ہیں شفاعت کے ساتھ، یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت آپ ہی کریں گے (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۱، ۳۲)

اس مضمون کی تائید ایک صحیح حدیث سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی مجھے جامع کلمات دیئے گئے، رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، میرے لئے غنیمت کے مال کو حلال کیا گیا، میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دیا گیا، مجھے ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور میرے ساتھ انبیاء کو ختم کر دیا گیا (مسلم طبع ہند ج ۱ ص ۱۹۹ مسلم بتحقیق محمد فؤاد عبد الباقی ج ۱ ص ۳۷۱ حدیث ۵۲۳، مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۶۰۰، ۱۶۰۱)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا　　عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

سا تویں دلیل:

اذان وا قامت کے کلمات دلائل ختم نبوت

اذان وا قامت میں نئے نبی کا کوئی ذکر نہیں

ہجرت کے پہلے سال ایک صحابی حضرت عبداللہ بنِ زیدِ بنِ عبدِ رَبہّ رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان وا قامت سکھائی گئی آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ سچا خواب ہے انہوں نے حضرت بلال کو اذان سکھائی اور کون نہیں جانتا کہ اذان وا قامت میں یہ کلمات بھی کہے جاتے ہیں﴿ أَشْهَدُ أَن لَّااِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ﴾(ابوادود طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور ج ۱ص ۸۳تا ۸۶ ابوداود بتحقیق محمد محی الدین عبدالحمید ج ۱ص ۱۳۴ تا ۱۴۰ رقم ۴۹۸ تا ۵۰۷)

اذان وا قامت کے ساتھ پوری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی ﷺ کی رسالت کا اعلان ہورہا ہے مسیلمہ کذاب بھی یہی اذان دلواتا تھا(معارف القرآن ج ۲ص ۵۲۲)اگر نئے نبی کو آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسی اذان کو نہ پھیلنے دیتا جس میں آنے والے نبی کا ذکر ہی نہیں۔اگر اللہ نے اس کو نبی بنایا ہوتا تو اس کے نام کی اذان بھی دیتا۔کتنی عجیب بات ہے کہ مرزائیوں کے چینل سے بھی جو اذان ہوتی ہے اس میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ہے قادیانی کا نام نہیں۔ مسلمانو اذان دیتے وقت ختم نبوت کے عقیدے کو پھیلانے کی اور مرزائیت کی تردید کی نیت بھی کروگے تو زیادہ ثواب پاؤ گے۔کتنے خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ اذان دیتے ہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلىٰ حَبِيْبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

آٹھویں دلیل:

اذان وا قامت کا جواب ختم نبوت کا پتہ دیتا ہے

اذان وا قامت کے جواب میں کلمہ شہادت ہی پایا جاتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جب مؤذن نے کہا اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ تو تم میں سے

کسی نے کہا اَللّٰہُ أکْبَرُ اَللّٰہُ أکْبَرُ پھرموذن نے کہا أَشْھَدُ أَن لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تواس نے کہا أَشْھَدُ أَن لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھرموذن نے کہا أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ تواس نے کہا أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ پھرموذن نے کہاحَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ تواس نے کہا لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھرموذن نے کہاحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تواس نے کہا لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھرموذن نے کہا اَللّٰہُ أکْبَرُ اَللّٰہُ أکْبَرُ تواس نے کہا اَللّٰہُ أکْبَرُ اَللّٰہُ أکْبَرُ پھرموذن نے کہا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صدق دل سے اس نے کہا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ توجنت میں داخل ہوگا'' (مسلم ج اص ۱۶۷، ابوداود مع بذل المجھو دج اص ۳۰۱) اقامت کا جواب بھی اسی طرح ہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں أَقَامَھَا اللّٰہُ وَأَدَامَھَا کہاجائے (ابوداود مع بذل المجھو د ج اص ۳۰۱،۳۰۲) اذان کے بعد درودشریف میں اوراذان کے بعد کی دعاؤں میں حضرت محمد رسول اللہ کا ہی ذکر ہے (دیکھئے مسلم طبع ہند ج اص ۱۶۶، ۱۶۷) چندروایات درج ذیل ہیں

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْھَدُ أَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَ بِالْاِسْلامِ دِیْناً غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ (مسلم ج اص ۱۶۷)''جس نے اذان کوسن کرکہا أَشْھَدُ أَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَ بِالْاِسْلامِ دِیْناً (اس کا ترجمہ یوں ہیں: گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کو رب مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہوں) اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص o سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلاۃً صَلّٰی

اللّٰـهُ عَـلَيْهِ عَشْراً ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَـادِ اللّٰـهِ وَ أَرْجُـوْ أَنْ أَكُـوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ ﴾ (مسلم ج۱ص۱۶۶) ''جب تم مؤذن کی اذان سنوتو تم بھی اسی قسم کے الفاظ جواب میں دہراؤ پھر آخر میں مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعاء کرو کیونکہ وہ ایک مرتبہ (مقام) ہے جنت میں وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کے لئے ہوگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں گا پس جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعاء مانگی اس کیلئے میری شفاعت ضرور ہوگی''۔اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد پہلے درودشریف پڑھا جائے پھر دعاء وسیلہ مانگی جائے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص اذان سننے کے بعد یہ دعا کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی ﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْـوَةِ التَّامَّةِ وَ الـصَّـلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ ﴾ (بخاری ج۱ص۸۶)۔

الغرض اذان واقامت کے جواب اوراذان کے بعد کی دعاؤں میں کسی اور کا ذکر نہ ہونا ختم نبوت کی مضبوط دلیل ہے۔مسلمانو! اذان واقامت اوران کے جواب کا اہتمام کرو اور مرزائیت کی تردید کے لئے دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیا کرو ان شاء اللہ ایمان سلامت رہے گا اور دنیا سے جاتے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نویں دلیل:

تحویل قبلہ ختم نبوت کی وجہ سے ہوا

خانہ کعبہ خاتم النبیین ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے

مسلمان کی زندگی میں قبلہ کی بہت اہمیت ہے نماز،اذان،اقامت،نماز جنازہ قبلہ رخ ضروری۔ پیشاب قبلہ رخ کرنا مکروہ۔موت کے بعد مسلمان کو قبلہ رخ دفنایا جاتا ہے اس طرح تمام مسلمان موت کے بعد بھی امت واحدہ بن جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ خانہ کعبہ نبی ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے اور آپ نے مکہ کو بزورِ بازو فتح کیا ہے بخاری شریف میں ہے آپ ﷺ پسند فرماتے تھے کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **قَدْ نَرىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ** (البقرۃ:۱۴۴) تو آپ خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے لگے (بخاری ج ا ص ۵۷ طبع کراچی) مفسرین نے لکھا ہے کہ پہلی آسمانی کتابوں میں تھا کہ آخری نبی ﷺ دو قبلوں والے ہوں گے اور ان کا قبلہ بالآخر خانہ کعبہ ہو جائے گا (تفسیر عثمانی ص ۲۹ ف ۱۰) معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا اس کو اس کعبہ کی طرف رخ کرنے کا کوئی حق نہیں۔منکرِ ختم نبوت کافر ہے قبر میں اس کا رخ خانہ کعبہ کی طرف سے پھیر دیا جائے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

دسویں دلیل:

غزوہ بدر سے ختم نبوت کی دلیل

بدر کی دعا امت محمدیہ کو آخری امت بتاتی ہے

غزوہ بدر کفر کے خلاف اسلام کی پہلی فیصلہ کن جنگ ہے قرآن پاک نے اس کو یوم الفرقان یعنی فیصلے کا دن فرمایا (الانفال آیت نمبر ۴۱) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مشرکینِ مکہ ایک ہزار ہیں اور آپ کے اصحاب تین سو سے کچھ زائد ہیں تو آپ ﷺ نے قبلہ رو ہو کر بارگاہِ خداوندی میں دعاء کے لئے ہاتھ پھیلا دیئے ﴿**اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَّنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ**﴾ (اے اللہ تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا اس کو پورا فرما اے اللہ اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر زمین میں

تیری پرستش نہ ہوگی)(مسلم ج۲ص۹۳طبع ہند مسلم تحقیق محمد فؤاد عبد الباقی ج۳ص۱۳۸۳، ۱۳۸۴رقم ۱۷۶۳)اس دعا میں یہ نہ فرمایا کہ دوسرے نبی کے آنے تک عبادت نہ ہوگی بلکہ عبادت کی نفی کو عام رکھا۔پتہ چلا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

گیارھویں دلیل:

غزوہ احد سے ختم نبوت پر استدلال

نبی کریم ﷺ ہی کی اتباع کا حکم

جنگ احد کے دن نبی کریم ﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر پھیلی تو منافق کہنے لگے ﴿قُتِلَ مُحَمَّدٌ فَالْحَقُوْا بِدِیْنِکُمُ الْاَوَّلِ﴾ (محمد ﷺ شہید ہو گئے اس لئے اپنے پہلے دین یعنی کفر وشرک کو اختیار کرلو)(زاد المسیر ج۱ص۴۶۹)اس پر یہ آیت نازل ہوئی" وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَائِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلیٰ أَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَّسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ "(آل عمران آیت۱۴۴) ترجمہ:"اور محمد تو رسول ہی ہیں تحقیق ان سے پہلے بہت سے رسول ہو گزرے کیا پھر اگر وہ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم لوگ اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو کوئی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے تو اللہ کو کوئی نقصان نہیں دے سکتا اور اللہ تعالیٰ عنقریب شکر کرنے والوں کو صلہ عطا کرے گا" اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نبی ﷺ کے دین کو مضبوطی سے پکڑنے کا تاکیدی حکم دیا مستقبل میں کسی نئے نبی کے آنے کی اطلاع نہ دی معلوم ہوا آپ آخری نبی ہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

بارھویں دلیل:

بادشاہوں کے نام خطوط ختم نبوت کی دلیل

آپ کا مکتوب مبارک کہ میں سب لوگوں کے لئے رسول ہوں

آپ نے صلح حدیبیہ کے بعد بہت سے بادشاہوں کو خطوط لکھے ان کو ایمان لانے کا حکم دیا کسریٰ کے نام خط میں آپ نے فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے فارس کے حاکم کسریٰ کے نام۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی اور اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا اور اس کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں تجھے اللہ کے حکم سے بلاتا ہوں کیونکہ میں سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں تا کہ ڈراؤں اس کو جو زندہ ہو اور ثابت ہو جائے بات کافروں پر لہذا اسلام لے آ سلامت رہے گا (تاریخ طبری ج ۲ ص ۶۵۴، ۶۵۵) یہ پیارا خط ختم نبوت کی دلیل اس لئے کہ اگر آپ کے بعد کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ میں سب انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے قُلْ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (اعراف ۱۵۸) کہہ دیجئے اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

تیرھویں دلیل:

ختم نبوت کا قرآنی اعلان

آیت خاتم النبیین کا نزول

حضرت زیدؓ بن حارثہ شروع میں اسلام لائے ان کو نبی کریم ﷺ نے نبوت سے پہلے اپنا بیٹا کہہ دیا تھا۔ غزوہ موتہ میں آپ امیر تھے نبی ﷺ نے فرمایا اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب امیر ہوں گے وہ شہید ہو جائیں تو عبداللہؓ بن رواحہ۔ یہ تینوں باری باری شہید ہو گئے پھر حضرت خالدؓ بن ولید امیر بنے یہ حضرت زید ان کا نکاح حضرت زینبؓ بنت جحش سے ہوا تھا۔ نباہ نہ ہوا تو طلاق ہوگئی پھر نبی کریم ﷺ کا حضرت زینبؓ بنت جحش سے نکاح ہوا مشرکوں نے اعتراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: " مَا کَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ " (الاحزاب: ۴۰) (محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں

اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں) ارشاد نبوی ہے ﴿أَنَـا خَـاتَـمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِـيَّ بَـعْـدِىْ﴾ (ابوداود طبع دیوبند ج۲ص۲۴۲ ابوداود بتحقیق محمد محی الدین ج۴ص۹۸ رقم ۴۲۵۲) (میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں) الغرض نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

چودھویں دلیل:

فتح مکہ کے بعد نبی کریم ﷺ کا خطبہ

مکہ مکرمہ کی حرمت دائمی ہے

سنہ ۸ھ کو مکہ مکرمہ فتح ہوا فتح کے دوسرے دن آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں خطبہ ارشاد فرمایا آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا کہی پھر فرمایا بے شک مکہ کو اللہ نے عزت دی اور لوگوں نے اس کو عزت نہیں دی جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ اس میں خون بہائے یا اس میں درخت کاٹے پھر اگر کوئی اس میں اللہ کے رسول ﷺ کی لڑائی سے دلیل بنائے تو کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی اور تم کو اجازت نہ دی اور مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لئے اجازت دی گئی اور اس کی حرمت آج ایسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی اور لازم ہے کہ جو حاضر ہے وہ غیر حاضر کو پہنچا دے (بخاری ج۲ص۶۱۵ طبع کراچی، بخاری بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج۳ص۱۵۱ رقم ۴۲۹۵) اس خطبہ میں نبی ﷺ نے مکہ کی حرمت کو ہمیشہ کے لئے بیان کیا اور یہ نہ فرمایا کہ یہ حرمت کسی نئے نبی کی آمد تک ہے۔ اس طرح یہ خطبہ اس کی ٹھوس دلیل ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

پندرھویں دلیل:

غزوہ تبوک ختم نبوت کی دلیل

غزوہ تبوک میں اعلان ختم نبوت

غزوہ تبوک اہم غزوات میں ہے نبی کریم ﷺ کو پتہ چلا کہ قیصر روم نے مدینہ پر حملہ کا ارادہ کیا ہے آپ نے فیصلہ کیا کہ اس سے جا کر وہاں مقابلہ کیا جائے صحابہ کرام کو نکلنے کا حکم دیا گرمی کا موسم تھا کھجوروں کے پکنے کا زمانہ تھا اس لئے اس کیلئے نکلنا بہت بڑا مجاہدہ تھا منافقین نے ادھر ادھر کے بہانے بنائے اور گھروں میں بیٹھے رہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے جوش وخروش سے نکلے اور جو صحابہؓ پیچھے رہے انہوں نے بڑی سچی توبہ کی۔غزوہ تبوک ختم نبوت کی گواہی دیتا ہے وہ اس طرح کہ آپ نے حضرت علیؓ کو مدینہ میں رہنے کا حکم دیا انہوں نے عرض کیا کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کے جا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا'' أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ (بخاری ج۲ص۶۳۳طبع کراچی ،بخاری بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج۳ص۱۷۶ارقم ۴۴۱۶) '' کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ مجھ سے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے ہارون (علیہ السلام) تھے ہاں اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

سولھویں دلیل:

حج سے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھ آتا ہے

حج میں خاتم النبیین کے پسندیدہ قبلہ کا قصد کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے استطاعت رکھنے والے مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض کیا ہے ارشاد باری ہے ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (سورہ آل عمران ۹۷) ''اور اللہ کیلئے لوگوں کے اوپر حج کرنا ہے اس گھر کا جو قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ چلنے کی''۔

حج کی نسبت بیت اللہ کی طرف ہے اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ بیت اللہ حضرت خاتم

النبیینﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے نیز حج کے لئے احرام بھی ضروری ہے اور طواف بھی اور دونوں کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں اور تشہد میں یوں کہا جاتا ہے﴿ أَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ﴾اور درود شریف پڑھا جاتا ہے۔اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ حج کا مرکز اس قبلہ کو نہ بناتا جو حضرت محمدﷺ کا پسندیدہ ہے۔اور حج میں ایسے اعمال کا حکم نہ دیتا جن میں حضرت محمدﷺ کی نبوت کا اعلان ہے بعد والے کسی نبی کا کوئی ذکر نہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

سترھویں دلیل:

عمرے کی مشروعیت دلیل ختم نبوت

عمرہ کو پورا کرنے کا حکم

ارشاد فرمایا﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾(البقرۃ آیت نمبر۱۹۶)(اور پورا کرو حج اور عمرے کو اللہ کے لئے)عمرے کا تعلق حضرت محمد رسول اللہﷺ کے پسندیدہ قبلہ سے ہے اگر آپ کے بعد کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسی عبادت کو باقی نہ رہنے دیتا۔پھر عمرے کے احرام اور طواف کے ساتھ دو دو رکعت پڑھی جاتی ہیں اور قعدے میں کہا جاتا ہے﴿أَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ پھر درود شریف پڑھا جاتا ہے اور یہ بات بارہا گزر چکی ہے کہ نماز میں اس کلمہ کا اب تک پایا جانا ختم نبوت کی دلیل ہے

اگر کسی مرزائی سے بات ہو جائے تو اس کو کہو کہ تجھے تو تشہد بھی نہیں آتا اگر سنائے تو جب کلمہ شہادت پر آئے پکڑلو کہ تو عجیب خر دماغ آدمی ہے قادیانی کی نبوت کا قائل کرنا چاہتا ہے اور شہادت محمد رسول اللہ کی نبوت کی دے رہا ہے کیا آج تک کسی مسلمان نے عیسائی کو ایسا کلمہ پڑھ کر مسلمان کیا جس میں﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ نہ ہو۔اسی طرح اذان اقامت وغیرہ سن کر مرزائی کو لاجواب کیا جاسکتا ہے۔الغرض مرزائیوں کے پاس قادیانی کے نام پر مشتمل اذان

اقامت اور نماز تو تھی نہیں کلمہ بھی اس کے نام کا نہیں لا سکتے۔اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدۂ ختم نبوت کی قدر عطا فرمائے آمین۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

اٹھارھویں دلیل:

مقام ابراہیم کے پاس نبی ﷺ کی رسالت ہی کا اعلان

طواف کی رکعتوں میں کلمہ شہادت ہی ہے

بخاری طبع کراچی ج ۲ ص ۶۴۴ میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرنے کی تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی﴾ (اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو) حضرت مفتی اعظمؒ فرماتے ہیں حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس پہنچے وہاں یہ آیت تلاوت فرمائی اور اس طرح دو رکعت نماز پڑھی کہ مقام ابراہیم کو درمیان میں رکھتے ہوئے بیت اللہ کا استقبال ہو جائے (معارف القرآن ج ۱ ص ۳۲۲ وانظر مسلم ج ۲ ص ۸۸۷، ۸۸۸ رقم ۱۲۱۸)

اس سے ختم نبوت پر دلیل یوں ہے کہ ان رکعتوں میں بھی قعدہ کے اندر ﴿أَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ پڑھ کر نبی ﷺ ہی کی نبوت کی گواہی دی جاتی ہے اس کے بعد آپ کا نام لے کر درود شریف پڑھا جاتا ہے۔گویا مقام ابراہیم بھی ان لوگوں کا گواہ ہوگا جو نبی ﷺ کی نبوت کی گواہی دیتے ہیں اور آپ کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

انیسویں دلیل:

نبی ﷺ کے امیر حج کا اعلان ختم نبوت کی دلیل

اس اعلان کے احکام قیامت تک کیلئے ہیں

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے ایک سال پہلے سنہ ۹ھ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر حج کے لئے روانہ کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سال دس ذوالحجہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک جماعت کے ساتھ بھیجا کہ یہ اعلان کریں۔

﴿لا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَّ لَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ﴾ ترجمہ:(اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ بیت اللہ کا طواف کرے) (بخاری طبع کراچی ج۲ص۶۲۶، بخاری بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج۳ص۱۶۶)

اور یہ اعلان نبی کریم ﷺ کے حکم سے ہوا تھا اور اس اعلان میں یہ کہنا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے یہ اس کی دلیل ہے کہ یہ روکنا ہمیشہ کے لئے تھا اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا　　عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

بیسویں دلیل:

سود کی دائمی حرمت ختم نبوت کی دلیل

سود کھانے والے کو اعلان جنگ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حرام کھانے سے روکا تو سود لینے سے بالخصوص منع کیا منیٰ اور عرفات میں آپ ﷺ نے حج کے دنوں میں جو خطبے ارشاد فرمائے ان میں بھی سود کی حرمت کا اعلان فرمایا (السیرۃ النبویۃ لابی الحسن الندوی ص۳۹۱،۳۹۲)

اللہ تعالیٰ نے سود کی حرمت بیان کرنے کے بعد فرمایا ﴿ یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَابَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ☆ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ﴾ (البقرۃ ۲۷۷،۲۷۸) ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا اس کو چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو پھر اگر تم نہ کرو۔ یعنی سودی کاروبار سے باز نہ آؤ تو اللہ اور اس

کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو

اور یہ اس کی دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں کیونکہ اگر آپ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو مناسب تھا کہ یوں کہا جاتا تم کو اللہ اور اس کے رسولوں کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

اکیسویں دلیل:

حجۃ الوداع سے ختم نبوت کے مسئلہ کا حل

دین کے کامل ہونے کا اعلان

حجۃ الوداع ختم نبوت کی بہت بڑی دلیل ہے بخاری شریف میں ہے کہ کچھ یہودیوں نے کہا اگر یہ آیت ہمارے اندر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ کونسی آیت؟ یہودیوں نے کہا﴿ اَلْیَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ ﴾ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے پتہ ہے کس جگہ یہ نازل ہوئی یہ اس وقت نازل ہوئی جب نبی کریم ﷺ نے عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا یعنی حجۃ الوداع میں نازل ہوئی۔ (بخاری بشرح کرمانی ج ۱۶ص۲۱۲) تو گویا حضرت عمرؓ نے یہودی کو جواب دیا کہ ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو عرفہ کے دن اتارا اور عرفہ کا دن اس سال جمعہ کو ہوا تھا۔ اور عرفہ کا دن مسلمانوں کیلئے اور خاص طور پر حاجیوں کے لئے خوشی کا دن ہوتا ہے اور جمعہ کا دن بھی خوشی کا دن ہے تو اس دن مسلمانوں کی دو عیدیں جمع ہو گئیں۔ حاصل یہ ہے کہ دین ہمارے نبی ﷺ پر مکمل ہو گیا اس لئے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

دین کے مکمل ہونے کو نبی کریم ﷺ نے ایک مثال سے سمجھایا کہ ایک شخص نے ایک عمارت بنائی بڑی عالیشان خوبصورت اس میں ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی لوگ کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی فرمایا میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (مسلم

طبع ہندج ۲ص ۲۴۸ مسلم بتحقیق محمد فؤ ادعبدالباقی ج ۴ص ۱۷۹۰رقم ۲۲۸۶)

غور کریں جیسے ایک اینٹ کے نہ ہونے سے وہ عمارت نامکمل ہو اسی طرح اس کے مکمل ہونے کے بعد ایک اینٹ لگادی جائے تو عمارت بدنما ہو جائے گی اس زائد اینٹ کو ہٹانا ضروری ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننے سے انسان کا ایمان خراب ہو جاتا ہے اور وہ مرتد ٹھہرتا ہے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کو توبہ کروائے اگر توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کر دے جب جھوٹے نبی کو ماننے والے کا یہ انجام ہے تو خود جھوٹا نبی بدرجہ اولیٰ واجب القتل ٹھہرا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

بائیسویں دلیل:

قبر کی تنہائی اور ختم نبوت

قبر میں کلمہ شہادت سے نجات

فرشتے قبر میں پوچھتے ہیں" مَــنْ نَبِیُّکَ تیرے نبی کون ہیں؟ تو مومن کہتا ہے" نَبِیِّــیْ مُـحَـمَّـدٌ ﷺ "میرے نبی محمد ﷺ ہیں (جامع الاصول ج ۱۱ص ۱۷۷ حدیث نمبر ۸۷۰۷ مسلم طبع ہندج ۲ص ۳۸۶ مسلم بتحقیق فؤ ادعبدالباقی ج ۴ص ۲۲۰۱ حدیث نمبر ۲۸۷۱) ایک روایت میں ہے کہ مومن کہتا ہے أَشْهَدُ أَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں)

(ترمذی طبع ہندج ۱ص ۱۴۷ ترمذی بتحقیق محمد فؤ ادعبدالباقی ج ۳ص ۳۸۳ رقم ۱۰۷۱)

جو شخص صحیح جواب دیتا ہے اس کی قبر منور اور کشادہ ہو جاتی ہے۔ اور جو صحیح جواب نہیں دیتا اس کے لئے قبر کو اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں جا گھستی ہیں (ایضا) اگر کوئی کہے میرا نبی قادیانی ہے وَالْعِيَـاذُ بِـاللّٰهِ اس کا وہاں کیا حشر ہوتا ہوگا؟ ثابت ہوا کہ قبر کا نور نبی ﷺ کو خاتم النبیین ماننے سے ملے گا چناب نگر کے نام نہاد بہشتی مقبرے میں جگہ

الاٹ کرانے سے نہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

تیئسویں دلیل:

شفاعت کے لئے بالآخر نبی کریم ﷺ کے پاس جائیں گے

منکرِ ختم نبوت شفاعت سے محروم

قیامت کے دن لوگ شفاعت کے لئے انبیاء کے پاس جائیں گے اور ہمارے نبی ﷺ کے سوا کوئی اس بڑے کام کے لئے آگے نہ بڑھے گا اور کسی روایت میں بھی یہاں قادیانی کا نام نہیں آیا بخاری کی روایت میں ہے۔

﴿فَیَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ﴾ (بخاری بتحقیق دیب بغا ج۴ص۱۷۴۶ حدیث نمبر۴۴۳۵) لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے تو کہیں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء آخری نبی ہیں اور بے شک اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشوں کو معاف کر دیا ہے آپ اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کریں۔

غور کریں کہ قیامت کے دن بھی نبی ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کرنا پڑے گا بلکہ جب تک نبی ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار نہ ہوگا شفاعت نہ ہو سکے گی۔ جو لوگ نبی ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے ان کو نبی ﷺ کی شفاعت سے کچھ نہ ملے گا وہ آپ کے دشمن ہیں ان کو ہمیشہ دوزخ میں جلنا پڑے گا **اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا اَللّٰھُمَّ أَعِذْنَا**۔

چوبیسویں دلیل:

جنت کا دروازہ آخری نبی ﷺ ہی کھلوائیں گے

جنت میں داخلے کے لئے عقیدۂ ختم نبوت ضروری

لوگ جنت میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے داخل ہوں گے آپ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوائیں گے وہاں بھی قادیانی کا کوئی ذکر نہیں ملتا ہے۔اب اس موضوع پر احادیث ملاحظہ فرمائیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا﴿آتِی بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ أُمِرْتُ أَن لَّا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَکَ﴾مسنداحمد ج۳ص۱۳۶واللفظ لہ مسلم ج۱ص۱۸۸حدیث رقم ۳۳۳)ترجمہ:(میں قیامت کے دن آکر جنت کا دروازہ کھلواؤں گا تو جنت کا داروغہ کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں وہ کہے گا کہ مجھے آپ کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں)

ایک روایت میں ہے کہ جب لوگ شفاعت کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے﴿اِنِّی لَسْتُ هُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَاِنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فَاِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ وَقَدْ غَفَرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ فَیَقُوْلُ عِیسیٰ أَرَأَیْتُمْ لَوْ کَانَ مَتَاعٌ فِیْ وِعَاءٍ قَدْخُتِمَ عَلَیْهِ هَلْ کَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَا فِی الْوِعَاءِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ فَیَقُوْلُوْنَ لَا ، قَالَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَیَأْتُوْنِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فَلْیَقْضِ بَیْنَنَا فَأَقُوْلُ نَعَمْ فَآتِی بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَیُقَالُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیُفْتَحُ لِیْ﴾(مسند احمد ج۳ص۲۴۸)(یہ کام میں نہ کروں گا لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ اس لئے کہ وہ خاتم النبیین ہیں وہ تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی گئی ہیں پھر عیسی علیہ السلام فرمائیں گے تم بتاؤ کہ اگر کسی ایسے برتن میں سامان ہو جس پر مہر لگا دی گئی ہو(یعنی سیل بند کر دیا گیا ہو) تو کیا مہر(یعنی سیل) توڑنے سے پہلے اس برتن کے اندر کی چیز کو حاصل کیا جا سکتا ہے وہ کہیں گے نہیں عیسی علیہ السلام کہیں گے پھر محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر لوگ میرے پاس آئیں گے تو کہیں گے اے محمد ہماری اپنے پروردگار کے ہاں شفاعت

کیجئے وہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے تو میں کہوں گا ٹھیک ہے پھر میں جنت کے دروازے پر جاؤں گا میں دروازہ کھلواؤں گا تو کہا جائے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں تو میرے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا) قادیانیو جنت جانا چاہتے ہو تو ختم نبوت پر ایمان لے آؤ ورنہ جنت میں داخلہ کی امید مت رکھو۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

پچیسویں دلیل:

کلمہ طیبہ مضبوط پھلدار درخت کی طرح ہے (ابراہیم ۲۴)

عقیدۂ ختم نبوت کارآمد نقدی کی طرح ہے

مسلمانوں کا کلمہ پاکیزہ درخت کی طرح مضبوط ہر وقت مفید اور ہر جگہ کام آنے والا ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کارآمد نقدی کی طرح ہے عقیدہ ختم نبوت کی مناسبت سے یہاں ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ کا مؤمن سے ربط بتایا جاتا ہے بچہ پیدا ہو تو دائیں کان میں اذان بائیں میں اقامت کہی جاتی ہے (تحفۃ الاحوذی ج۵ص۱۰۷) وضو کے بعد کلمہ شہادت کی تعلیم دی جاتی ہے، جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اس کو نماز کا حکم دیا جائے اور جب دس سال کا ہو جائے تو مار کر نماز پڑھائی جائے پانچوں نمازوں کے لئے اذان و اقامت کہی جاتی ہے۔

مؤذن و مکبر اس میں کلمہ پڑھتا ہے اور سننے والا جواب میں اس کو دہراتا ہے خوش نصیب ہے وہ جو کلمہ پڑھتا ہوا دنیا سے جائے۔ قبر میں یہ کلمہ کام آتا ہے مومن سے جب نبی ﷺ کی بابت پوچھا جاتا ہے تو کہتا ہے ﴿نَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ﴾ (میرے نبی محمد ﷺ ہیں) حشر میں شفاعت کی درخواست کرتے ہوئے کہیں گے ﴿یَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ﴾ (بخاری طبع کراچی ج۲ص۶۸۵ مسلم طبع بیروت ج۱ص۱۸۵) تو جو لوگ ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتے ان کو ہمیشہ دوزخ میں جلنا پڑے گا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

چھبیسویں دلیل:

کلمہ خبیثہ کمزور خبیث پودے کی طرح ہے (ابراہیم ۲۶)

مرزا کو نبی ماننے والا بے یارومددگار ہے

مرزا نے نبوت کا دعوی تو کیا مگر اذان اقامت اور نماز میں اس کا نام نہیں قبر میں اس کا ذکر نہیں شفاعت کی احادیث میں اس کا پتہ نہیں۔بس دنیا میں اگر قسمت میں ہوا تو مرزائی شادی کرادیں گے کہیں نوکری دلوادیں گے یا کسی کافر ملک کا ویزا مل جائے گا مگر موت آئے گی تو ساری عمارت گر کر رہ جائے گی ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جائے گا۔اس لئے مرزا کو ماننے والا بے یارو مددگار ہے۔

نبی ﷺ کا کلمہ طیبہ تھا ہر موقع کی آپ ﷺ نے رہنمائی کی مرزا کے پاس چند شیطانی الہامات کے اور کیا رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے جب سے نبوت کا دعوی کیا استقامت کے ساتھ اس پر جمے رہے حنین میں تیروں کی بارش میں فرمایا ﴿أَنَــا الـنَّبِيُّ لَا كَذِبَ ﴾ (میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں) (بخاری طبع کراچی ج ۱ ص ۴۲۷) خطوط میں آپ لکھواتے تھے ﴿ مِــــنُ مُـحَـمَّـدٍ رَّسُـوْلِ اللّٰـهِ ﴾ (تاریخ طبری ج ۲ ص ۶۵۴، ۶۵۵) جبکہ قادیانی کا کلمہ خبیثہ تھا اپنے دعویٰ پر بھی قائم نہ رہتا تھا اپنے کتابوں کے آخر میں اور اپنے خطوط کے آخر میں لکھتا تھا ’’خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی‘‘ (دیکھئے مرزا کی کتاب برکات الدعاء ص ۴۶، ۴۷) کہاں گئی اس کی نبوت ورسالت۔دیکھا اس کا کلمہ خبیثہ تھا اس میں قرار نہ تھا۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ستائیسویں دلیل:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ (البقرۃ:۱۸۹)

دجال کی خبر دی مگر آنے والے نبی کی نہیں

نبی کریم ﷺ سے چاند کی بابت پوچھا گیا اور بھی کئی قسم کے سوالات کئے گئے مگر آپ

سے بعد میں آنے والے نبی کے بارے میں نہ پوچھا گیا۔ قادیانی سے بھی بعد میں آنے والے نبی کی بابت سوال نہ ہوا اور اس نے خود بھی اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر نہ دی بلکہ نبوت کے دعویدار کو اپنی جماعت سے نکال دیا (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۱۱)

آپ ﷺ امت کے بے حد خیر خواہ تھے اس کے باوجود آپ ﷺ نے آنے والے کسی سچے نبی کی خبر نہ دی ہاں تیس کے قریب جھوٹے نبیوں کی خبر دی (بخاری بشرح کرمانی ج ۲۴ ص ۱۸۴) اور کوئی شک نہیں کہ ان تیس جھوٹے نبیوں میں قادیانی بھی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بخاری شریف کے عربی حاشیہ میں علامہ کرمانیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ یہ تیس کے قریب نبوت کے دعویدار ہیں اور دجال اکبر خدائی کا دعوی کرے گا (بخاری طبع کراچی ج ۲ ص ۱۰۵۴ حاشیہ نمبر ۱۱) خواب میں آپ ﷺ نے کئی نبیوں کو دیکھا اور ان کا حلیہ امت کو بتایا دجال کو دیکھا اور اس کا حلیہ بتایا (بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۶) مگر آنے والے نئے نبی کو نہ دیکھا نہ حلیہ بتایا۔ یہ اس کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

اٹھائیسویں دلیل:

نظام خلافت ختم نبوت کی دلیل ہے

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہیں

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "بنی اسرائیل میں انبیاء کرام سیاست کرتے تھے جب کبھی کوئی نبی فوت ہوتا اس کے بعد دوسرا نبی آجاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے) (بخاری طبع کراچی ج ۱ ص ۴۹۱ بخاری بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج ۲ ص ۴۹۲ مسلم طبع ہند ج ۲ ص ۱۲۶ مسلم بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج ۳ ص ۱۴۷۱ رقم ۱۸۴۲)

اللہ نے آپ ﷺ کی بات کو سچ کردیا آپ ﷺ کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت صدیقؓ خلیفہ بنائے گئے پھر خلافت کا سلسلہ چلا کوئی نبی نہ ہوا۔ مرزائی نبی کریم ﷺ کے بعد قادیانی تک کوئی نبی نہیں مانتے پھر قادیانی کے بعد خلفاء کا سلسلہ مانتے ہیں انبیاء کا نہیں پہلا جانشین حکیم نوردین بنا اس کے بعد اختلاف ہوا تو محمد علی مرزائی نے الگ فرقہ بنایا اور قادیانی کو مجدد کہنے لگا ثابت ہوا کہ یہ بھی ختم نبوت کے قائل ہیں مگر خاتم النبیین مرزا قادیانی کو مانتے ہیں جو خود ختم نبوت کا منکر تھا۔ لعنت ہے تمہارے قادیانی لعین پر اور لعنت ہے ان پر جو اس جیسے خبیث کو نبی یا مجدد یا مسیح مان لیں۔ توبہ کرو ایمان لے آؤ ورنہ آخرت میں نجات نہ ہو سکے گی۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

انتیسویں دلیل:

قرآن کے حروف مقطعات تک محفوظ ہیں

قرآن کے ہوتے ہوئے کسی اور وحی کی کیا ضرورت؟

قرآن کریم کا محفوظ رہنا ختم نبوت کی دلیل ہے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں جس طرح سورج نکلنے کے بعد شفق کی سرخی کے ختم ہونے تک چاند اور ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی اسی طرح اس آفتاب نبوت محمدی ﷺ کے طلوع ہونے کے بعد قرآن شریف کے نور باقی رہنے تک اور نبی کی ضرورت نہیں (قاسم العلوم مترجم ص ۵۶)

نبی کریم ﷺ نے کتاب وسنت کی اتباع کی وصیت کی آپ نے فرمایا جب تک ان کو پکڑے رکھو گے گمراہ نہ ہو گے (مؤطا امام مالک بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج ۲ ص ۸۹۹) اختلاف کے زمانے میں آپ ﷺ نے اپنی اور خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا نئے نبی کی اتباع کا حکم نہ دیا (ابوداود بتحقیق محمد محی الدین عبدالحمید ج ۴ ص ۲۰۱ رقم ۴۶۰۷ ابن ماجہ بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج ۱ ص ۱۶ رقم ۴۲ دارمی ص ۴۵)

الحمدللہ قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح مسائل بتانے والے فقہاء وعلماء ربانیین موجود

ہیں لہذا کسی نئے نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

تیسویں دلیل:

اسلام زندہ دین ہے

صراط مستقیم باقی ہے

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک لکیر لگائی اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں کچھ لکیریں لگائیں فرمایا یہ دوسرے راستے ہیں ان میں سے ہر راستے پر ایک شیطان ہے جو اپنی طرف بلا رہا ہے (شرح السنۃ ج۱ص۱۹۶ مشکوۃ ص۳۰)
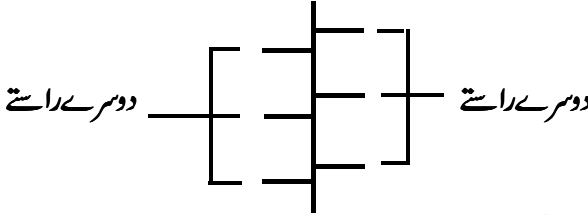
وَأَنَّ هٰـذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ (الانعام:۱۵۲)

آپ نے نکتہ نہیں لگایا آپ نے نکتہ لگایا ہوتا تو یہ مطلب ہوتا کہ ہدایت صرف آپ کی ذات تک محدود ہے آپ نے سیدھی لکیر لگائی جس کا مطلب یہ ہے کہ ہدایت کا راستہ آپ سے آگے چلا اور سیدھا چلا وہ اس طرح کہ ہر زمانے میں اصاغر اکابر کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ جیسے اپنے بڑوں سے اخذ کیا چھوٹوں کو پہنچایا اس جماعت کے ذریعے امت کو کتاب وسنت کا علم ہوا اس جماعت سے معلوم ہوا کہ نبوت حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکی ہے اس لئے نہ آپ سے پہلا دین معتبر نہ بعد کا۔ اس جماعت کا باقی رہنا اس دین کا امتیاز ہے۔ الحمد للہ یہ جماعت باقی ہے اور دین زندہ ہے۔ عیسی علیہ السلام آئیں گے تو اس جماعت کے افراد ان کا استقبال کریں گے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اکتسویں دلیل:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴿سورۃ الم نشرح ۴﴾

آپ ﷺ کا دشمن بے نام ونشان ہے(الکوثر:۳)

اذان واقامت وغیرہ کے ذریعے آپ ﷺ کا ذکر دنیا میں ہروقت بلند ہورہا ہے کیونکہ دنیا میں ہروقت کہیں جگہ فجر کا وقت ہے کہیں ظہر کا کہیں عصر کا اور بعض علاقوں میں ایک نماز کیلئے کافی کافی دیر اذانیں ہوتی رہتی ہیں عیسی علیہ السلام آئیں گے تو اقامت ہورہی ہوگی (ابن ماجہ ج۲ ص۱۳۶۱ رقم ۴۰۷۷ بتحقیق محمد فؤاد عبد الباقی وانظر عقیدۃ الاسلام للامام الکشمیری ص۲۹) عیسیٰ علیہ السلام اقامت کے جواب میں پھر نماز میں ان شاء اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی نبوت کی گواہی دیں گے اور نبی ﷺ پر درود بھیجیں گے۔

اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اذان میں اس کا نام آتا۔ ویسے بھی اذان میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے ساتھ ایسا بے ڈھنگا جملہ بنے گا کہ آسانی سے پڑھا بھی نہیں جاسکتا۔ مرزائی کہیں گے کہ مرزا ظلی بروزی نبی تھا ہم کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا جعلی اور جھوٹا نبی تھا۔ مرزائیو جب تم اپنی اذان نہ لاسکے درود شریف نہ لاسکے تو نبی کریم ﷺ کے بعد اس ظالم کو نبی اور رسول مانتے ہوئے شرم نہ آئی۔

کیا مرزا کی مثال اس جعلی افسر کی طرح نہیں جس کو دفتر نہ ملے، دفتر پر اس کا نام نہیں اس کے نام کی مہر نہیں فارم پر اس کے دستخط نہیں چلتے۔ جب مرزا کی بے بسی کا یہ حال ہے تو کیا یہ سوال درست نہیں (کیا مرزا صرف نام کرنے کے لئے نبی بنا تھا؟)

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

سوالات

(۱) ہندوستان کے علاقہ چاندا پور میں تاریخی مباحثے کن کے درمیان ہوئے، کب ہوئے اور ان میں مسلمانوں کے بڑے نمائندے کون تھے؟ (۲) ان مباحثوں کے بارے میں لکھی گئی کتابوں کے نام تحریر کریں (۳) ان مباحثوں میں حضرت نانوتویؒ کے کردار کے بارے میں چند قابلِ غور باتیں ذکر کریں (۴) مرزائیوں نے حضرت نانوتویؒ پر ختم نبوت کے حوالے سے کیا الزام لگایا؟ نیز اس کا اصولی جواب مفصل تحریر کریں (۵) حضرت نانوتویؒ کے زندگی کے آخری سالوں میں کس کو مباحثے کا چیلنج دیا نیز یہ بتائیں کہ اس نے تحذیر الناس کا مسئلہ چھیڑا تھا یا نہیں اور کیوں؟

(۶) حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت پر کتنی آیات پیش کیں؟ (۷) تحذیر الناس کے بارے میں مفصل کتاب کا نام ''نبی الانبیا ﷺ'' کیوں رکھا گیا؟ (۸) کتاب ''نبی الانبیا ﷺ'' اور کتاب ''آیاتِ ختم نبوت'' کا تعارف کرائیں (۹) کتاب ''آیات ختم نبوت'' میں دینے کے لئے کس موضوع پر تقریر تیار کی گئی نیز اس تقریر کی اہمیت اور کچھ خصوصیات ذکر کریں۔ (۱۰) یہ ثابت کریں کہ مرزائیوں کو نبی کریم ﷺ کی سیرت کو بیان کرنے یا اس پر لکھنے کا کوئی حق نہیں (۱۱) مرزا قادیانی کو مراق کے دورے پڑتے تھے اس کا حوالہ ذکر کریں۔

(۱۲) مقدمہ میں حضرت نانوتویؒ کے کلام سے دی گئی پہلی دلیل اور حدیث نبوی سے اس کی تائید ذکر کریں (۱۳) ارکانِ اسلام پر مشتمل حدیث ذکر کریں پھر اس سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۱۴) کلمہ طیبہ، نماز اور حج سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۱۵) روزہ اور زکوۃ حضرت نانوتویؒ کے کہنے کے مطابق کس طرح عقیدۂ ختم نبوت کی فرع ہیں؟ (۱۶) حدیث معاذؓ کی حدیث ذکر کر کے اس سے عقیدۂ ختم نبوت کو ذکر کریں (۱۷) کیا مالدار مرزائی سے زکوۃ لینا یا غریب مرزائی کو زکوۃ دینا جائز ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ (۱۸) روزے کا عقیدۂ ختم نبوت سے تعلق واضح کریں۔ س ۱۹: کتاب میں دیئے گئے دلائل کو حضرت نانوتویؒ کی تائید کس طرح حاصل ہے؟

(۱۹) مسئلہ ختم نبوت پر کام کرنے کی اہمیت بتائیں نیز حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی اس حوالے سے کچھ خدمات ذکر کریں (۲۰) مدینہ منورہ میں یہودی قبائل کے وجود نیز اہل مدینہ کے ایمان لانے سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۲۱) یہود کس انتظار میں تھے؟ اور کس طرح دعا کرتے تھے؟ (۲۲) وضو اور نماز کی اہمیت اور ان کا مسئلہ ختم نبوت سے تعلق واضح کریں (۲۳) معراج سے ختم نبوت پر کیسے استدلال

ہوتا ہے؟ اس رات ختم نبوت کا اعلان کیسے ہوا؟ نیز نبی کریم ﷺ نے انبیاء کرام کو بیت المقدس میں نماز پڑھائی اس میں کیا حکمت ہے؟ (۲۴) درج ذیل کلام کس بڑے عالم دین کا ہے اور کس کتاب میں ہے؟ نیز اس کی وضاحت بھی کریں۔

''غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں نبی الانبیاء بھی ہیں''۔

(۲۵) نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا معنی باحوالہ ذکر کریں کہ اللہ نے مجھے فاتح اور خاتم بنایا (۲۶) اذان واقامت کی ابتدا کیسے ہوئی؟ نیز اس سے ختم نبوت کا مسئلہ کیسے حل ہوتا ہے؟ (۲۷) جب اذان یا اقامت کہنے والا ﴿أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ﴾ کہے تو سننے والے کو کیا کہنا چاہئے؟ نیز اذان کے جواب اور اذان کے بعد کی دعاؤں سے ختم نبوت کا مسئلہ کیسے حل ہوا؟ (۲۸) خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے سے مسئلہ ختم نبوت کا حل پیش کریں نیز اس بات کو ثابت کریں کہ منکرین ختم نبوت کو یہ کوئی حق نہیں کہ اپنے عبادت خانے یا قبرستان کو خانہ کعبہ کے رخ بنائیں (۲۹) غزوۂ بدر، غزوۂ احد، فتح مکہ، غزوۂ تبوک، حج بیت اللہ اور عمرہ سے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی کیسے پڑتی ہے؟ (۳۰) آپ کا ایسا خط مبارک پیش کریں جس سے مسئلہ ختم نبوت سمجھ آتا ہو۔ (۳۱) آیتِ **خاتم النبیین** مع ترجمہ وشان نزول تحریر کریں پھر حدیث پاک سے اس کی تائید ذکر کریں (۳۲) مقامِ ابراہیم ختم نبوت کی گواہی دیتا ہے یا قادیانی کی نبوت کی اور کس دلیل سے؟ (۳۳) خطبہ حجۃ الوداع، سود کی حرمت، تکمیل دین۔ اور قبر کے جوابات کا ختم نبوت سے تعلق واضح کریں (۳۴) ہمارا کلمہ شہادت مضبوط پھل دار درخت کی طرح کیسے ہے؟ نیز قبر اور حشر میں اس کا فائدہ بتائیں (۳۵) مرزائیت کمزور پودے کی طرح کیسے ہے؟ قبر اور حشر میں منکرین ختم نبوت کی بے بسی ثابت کریں۔ (۳۶) مندرجہ ذیل امور سے ختم نبوت کو ثابت کریں، آپ ﷺ سے چاند کے بارے میں سوال ہوا، آپ ﷺ نے جھوٹے نبیوں کی خبر دی، آپ ﷺ نے دجال کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ کے بعد خلافت راشدہ قائم ہوئی، آپ ﷺ نے قرآن وحدیث کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا (۳۷) حفاظت قرآن سے حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت پر کیسے استدلال کیا؟ (۳۸) حدیث شریف کے مطابق صراط مستقیم کیا ہے؟ اور اس سے یہ مسئلہ کیسے حل ہوتا ہے؟ (۳۹) شفاعت کیلئے قیامت کے دن کس کے پاس جائیں گے نیز جنت کا دروازہ کون کھلوائیں گے؟ (۴۰) اس کو ثابت کریں کہ جیسے نبی کریم ﷺ کا ذکر بلند ہے کسی اور کا نہیں پھر ختم نبوت کو ثابت کریں (۴۱) مرزائیوں سے یہ بات کیونکر کہی جاسکتی ہے

کیا مرزا صرف نام کرنے کیلئے نبی بنا تھا؟

﴿باب اول﴾

قرآنِ پاک کی پہلی منزل سے ختم نبوت کے دلائل

﴿سورۃ الفاتحہ سے دلائل﴾

بخاری شریف کی حدیث کے مطابق سورت فاتحہ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے(ا) یہ اپنے مضامین اور اپنے اسلوب میں انفرادیت کی حامل ہے۔اس سورت میں پورے قرآن پاک کا خلاصہ موجود ہےاس سورت میں کئی طرح سے ختم نبوت کے دلائل ملتے ہیں راقم الحروف فی الحال تین دلائل ذکر کرتا ہے۔

﴿سورۃ فاتحہ سے دلیل نمبرا﴾

﴿اس سورۃ کے اسلوب سے﴾

اللہ کی حمد وثنا اور اپنی بندگی کے اظہار کے بعد ہم یہ دعا کرتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿سورۃ الفاتحۃ آیت نمبر۵﴾

ترجمہ: چلا ہمیں صراط مستقیم پر

دلیل کی وضاحت:

اس سے ختمِ نبوت کی دلیل یوں ہے کہ مولانا عبدالقادر محدث دہلویؒ موضح القرآن میں

(ا) پوری حدیث یوں ہے عن أبی سعید بن المعلی قال کنت أصلی فدعانی النبیﷺ فلم أجب قلت یا رسول اللّٰہ انی کنت أصلی قال ألم یقل اللّٰہ استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم ثم قال ألا أعلمک أعظم سورۃ من القرآن قبل أن تخرج من المسجد فأخذ بیدی فلما أردنا أن نخرج قلت یا رسول اللّٰہ انک قلت لأعلمنک أعظم سورۃ من القرآن قال الحمد للّٰہ رب العالمین هی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی أوتیـــــت (دیکھئے بخاری طبع کراچی ج۲ص۷۴۹ بخاری بتحقیق فؤادعبدالباقی ج۳ص۳۴۲ حدیث نمبر۵۰۰۶)

اس سورت کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ سورت اللہ تعالیٰ نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ اس طرح کہا کریں یعنی ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کریں۔شاہ صاحب کا مقصد یہ ہے کہ یہ آسمانی درخواست ہے جس کو پیش کرنے سے ہدایت حاصل ہوتی ہے گویا اس کی حیثیت سرکاری درخواست فارم کی طرح ہے اگر کسی کو مدرسہ،سکول یا کالج میں داخلہ لینا ہوتو اسے پہلے فارم پُر کرنا پڑتا ہے یہ فارم حقیقت میں ایک درخواست ہی ہوتی ہے جب تک داخلہ کھلا ہوتا ہے درخواست کے فارم ملا کرتے ہیں جب داخلہ بند ہو جائے تو فارم نہیں ملا کرتے۔

حاصل یہ کہ سورت فاتحہ درخواست ہے اور یہ اسی ہدایت کیلئے درخواست ہے جو قرآن پاک میں موجود ہے جس کے بارے میں فرمایا هُدًى لِلْمُتَّقِينَ ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لئے اور اسی ہدایت کو حضرت محمد ﷺ لے کر آئے تھے۔(۱)

اس سورت کا اور بالخصوص اس دعا (درخواست) کا موجود رہنا بتاتا ہے کہ نبی ﷺ کے ذریعے ملنے والی ہدایت باقی ہے جب وہ ہدایت باقی ہے تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟۔اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس درخواست فارم کو اٹھالیا جاتا تاکہ نیا نبی اپنی ہدایت بھی لائے اور اس کے لیے فارم بھی لائے۔

الحاصل جب تک سورت فاتحہ موجود ہے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

---

(۱) اس کی دلیل یہ ہے کہ سورت بقرۃ کے شروع میں ذٰلِكَ الْكِتَابُ فرمایا آگے جا کر ﴿أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ البقرۃ:۵) ان میں اسم اشارہ کے ساتھ کاف حرفِ خطاب واحد مذکر کا ملا ہوا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ مخاطب ایک شخص ہے اگر سب انسان مخاطب ہوتے تو ''ذٰلِكَ'' کی جگہ کہا جاتا ''ذٰلِكُمْ'' اور '' أُولٰئِكَ'' کی جگہ کہا جاتا '' أُولٰئِكُم'' اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ایک شخص جس کو خطاب ہے وہ کون ہے؟ وہ خود رسول اللہ ﷺ ہی ہیں کیونکہ آپ کو خطاب کر کے فرمایا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ (البقرۃ:۴)

﴿سورۃ فاتحہ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿صراطِ مستقیم نبی ﷺ کی اتباع میں ہے﴾

اس سورت میں صراط مستقیم کی دعا کا ذکر ہے۔صراط مستقیم کیا ہے؟صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع ہی کا نام ہے اس کی کچھ بحث گزر چکی ہے مزید بحث ان شاءاللہ سورۃ الانعام کے دلائل کے ذیل میں آئے گی۔اب اگر کوئی نیا نبی آئے تو وہ اپنی اطاعت کرائے گا یا نہیں۔اگر وہ اپنی اطاعت کرائے تو نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں خلل آئے گا اور انسان صراطِ مسقیم سے ہٹ جائے گا کیونکہ صراطِ مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع ہی کا نام ہے۔اور اگر آنے والا نیا نبی اپنی اطاعت نہ کرائے تو اس کو نبی ہونے کیا ملا؟ چونکہ صراطِ مستقیم موجود ہے اس لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں؟

﴿سورۃ فاتحہ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿اس سورۃ کی فضیلت سے﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَاأُنْزِلَتْ فِی التَّوْرَاۃِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْفُرْقَانِ مِثْلُھَا“ (ترمذی طبع بیروت ج۵ص۱۵۶ ترمذی طبع دیوبند ج۲ص۱۱۱ نسائی طبع بیروت ج۲ص۱۳۹ شرح السنۃ للبغوی ج۴ص۴۴۴ وص۴۴۶ مسند احمد ج۲ص۳۵۷ وص۴۱۳)”قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے سورت فاتحہ جیسی سورت نہ توراۃ میں اتاری گئی نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ قرآن میں“۔

اس سے استدلال یوں بنتا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ تو فرمایا کہ ایسی سورت نازل نہ ہوئی مگر یہ نہ فرمایا کہ آئندہ بھی کسی نبی پر ایسی سورت نازل نہ ہوگی اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا

ہوسکتی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے اس کے بعد نہ کوئی نیا نبی ہوگا اور نہ کوئی کتاب نازل ہوگی۔اس لئے مستقبل میں ایسی سورت کے نزول کی نفی کی ضرورت نہیں۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ

﴿سورۃ بقرہ سے دلائلِ ختم نبوت﴾

یہ قرآن کریم کی سب سے لمبی سورت ہے اس سورت کے بڑے فضائل ہیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے (شرح السنة للبغوی ج۴ ص۴۵۸) سب سے زیادہ احکام کی آیات بھی اس سورت میں ہیں قرآن کی سب سے لمبی آیت بھی اس سورت میں ہے اور آیت الکرسی جو حدیث پاک کی رو سے قرآن کی سب سے عظیم آیت ہے (دیکھئے شرح السنۃ ج۴ ص۴۵۷) وہ بھی اسی سورت میں ہے اس سورت میں ختم نبوت کے خاصے دلائل پائے جاتے ہیں چند دلائل درج ذیل ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۱﴾

﴿سورۃ بقرہ کے ربط سے﴾

چوتھی دلیل کے ذیل میں تفسیر بیان القرآن کے حوالے سے آئے گا کہ سورۃ بقرۃ کا سورۃ الفاتحہ سے ربط یہ ہے کہ جس ہدایت کے لئے سورۃ الفاتحہ میں دعاء کی گئی سورۃ بقرۃ میں اس ہدایت کے ملنے کا ذکر ہے وہاں تھا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (ہمیں سیدے راستے پر چلا) اور یہاں فرمایا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (ہدایت واسطے پرہیزگاروں کے) حاصل یہ کہ وہاں ہدایت کی دعا تھی یہاں اس دعا کی قبولیت کا ذکر ہے۔تو جب نبی کریم ﷺ کی ہدایت کا

درخواست فارم بھی موجود ہے اور وہ ہدایت بھی موجود ہے تو پھر کسی اور کتاب یا اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ بقرہ کی دلیل نمبر۲﴾

﴿حروف مقطعات سے﴾

ارشاد فرمایا :

الٓمّٓ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف ایسے ہیں جن کا کوئی ترجمہ نہیں(۱) اور یہ کسی معنی کیلئے استعمال نہیں ہوتے، لیکن ہیں یہ محفوظ۔ نہ صرف محفوظ ہیں بلکہ ان کی ادائیگی تک کے قواعد مدون محفوظ ہیں یقین نہ آئے تو حضرت تھانویؒ کی کتاب جمال القرآن ہی دیکھ لیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی کریم ﷺ کا لایا ہوا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟ اس لئے جہاں حروف مقطعات آئیں گے ہم ان سے ختم نبوت پر استدلال کریں گے۔ اور ہمارا یہ استدلال بالکل بجا ہوگا۔ یاد رہے کہ حروف مقطعات ۲۸ سورتوں کے شروع میں آتے ہیں۔

حروف مقطعات کے بارے میں حضرت جی کا واقعہ:

---

(۱) حروف مقطعات کا کوئی ترجمہ نہیں مگر یہ مطلب نہیں کہ ان کا معنی بھی کچھ نہیں اس لئے کہ دلالت صرف وضعی ہی نہیں بلکہ طبعی عقلی اور بعض علماء کے نزدیک تفطنی بھی ہوتی ہے الغرض یہ حروف بے معنی ہر گز نہیں راقم کے نزدیک ان حروف سے ختم نبوت کا ثبوت دلالت عقلی یا تفطنی کے ساتھ ہوتا ہے۔ دلالت تفطنی کے لئے دیکھیں شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کی کتاب تکمیل الاذہان ص۴۴ شائع کردہ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ نیز راقم کی تالیف الحاق کی بحث ص۴۵)

ذیل میں برکت کیلئے حروف مقطعات کی مناسبت سے حضرت پیر طریقت رہبر شریعت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کا ایک عجیب وغریب واقعہ دیا جاتا ہے۔

روس کے سفر کے دوران جہاز میں حضرت جی سے ایک دہریئے نے سوال کیا کہ جو لوگ قرآن کو بغیر سمجھے پڑھتے ہیں ان کو ثواب کیسے ملتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا بتاؤ اگر کوئی شخص کٓھٰیٰعٓصٓ پڑھے تو کیا اس کو اجر ملے گا؟ کہا ہاں قرآن کا لفظ ہے حضرت نے پوچھا کہ اس کے معنی کیا ہیں کہنے لگا کہ حروف مقطعات کے معانی تو نہیں بتائے گئے۔

حضرت نے فرمایا اگر اس لفظ کے معنی سمجھے بغیر اس کو پڑھنے پر اجر ملتا ہے تو دوسرے الفاظ کے پڑھنے پر اجر کیوں نہیں ملے گا۔ حضرت کی باتیں سن کر کہنے لگا کہ مولانا میری نظر میں آپ بڑے ذہین آدمی ہیں حضرت نے فرمایا میری نظر میں تو آپ انتہائی بیوقوف انسان ہیں آپ پیدا ہوئے مسلمان گھرانے میں مگر روس جا کر آپ دین کھو بیٹھے کاش آپ کو آپ کی ماں نے جنا ہی نہ ہوتا۔ حضرت کے یہ توجہ بھرے الفاظ اس دہریے کے دل پر بجلی بن کر گرے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہنے لگا کہ مولانا میں توبہ تائب ہو کر نئے سرے سے مسلمان ہوتا ہوں (از لاہور تا خاک بخارہ وسمرقند ص۲۳،۲۴)

﴾سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۳﴿

﴾قرآن پاک کا شک وشبہ سے بالا ہونا﴿

ارشاد فرمایا:

ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ(سورۃ بقرۃ آیت نمبر۲)

ترجمہ: یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں

دلیل کی وضاحت:

لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ۔ یہ کتاب اس میں شک نہیں(۱) جب شک نہیں غلطی کا امکان نہیں تو اور موجود بھی ہے محفوظ بھی ہے تو پھر اور کسی کی کیا ضرورت رہ گئی؟ معلوم ہوا کہ یہ قرآن آخری کتاب ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن سراپا ہدایت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

هُدًى لِلۡمُتَّقِیۡنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر۲)

ترجمہ: ہدایت ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ سے سورۃ بقرۃ کا ربط یہ ہے کہ اس میں راہ ہدایت کی درخواست کی گئی تھی اور اس میں اس درخواست کی منظوری ہے کہ یہ کتاب ہدایت ہے اس پر چلو (تفسیر بیان القرآن ج۱ص۲)

دلیل کی وضاحت:

اس مقام پر قرآن کو **هَادِی** نہیں فرمایا جس کا معنی ہے ہدایت دینے والا بلکہ **هُدًی** فرمایا جس کا معنی ہے ہدایت گرائمر کی زبان میں یوں کہیں کہ قرآن کے لئے اسم فاعل کا صیغہ

---

(۱) حضرت شیخ الہند فرماتے ہیں: جاننا چاہئے کہ کسی کلام میں اشتباہ کی دو صورتیں ہیں یا تو خود اس کلام میں کوئی غلطی اور خرابی ہو یا سننے والے کے فہم میں خلل ہو اول صورت میں محل ریب یہ کلام ہے دوسری صورت میں محل ریب حقیقت میں سمجھنے والے کا فہم ہے کلام بالکل حق ہے گو اس کو اپنی نافہمی سے وہ کلام محل ریب معلوم ہو سو اس آیت میں ریب کی صورت اول کی نفی فرمائی ہے اب یہ شبہ کہ کلام اللہ کے کلام الہی اور حق ہونے میں تو سب کفار کو ریب و انکار تھا پھر اس نفی کے کیا معنی؟ بالکل جاتا رہا باقی رہی صورت ثانی اس کو آگے چل کر فرما دیا گیا وَاِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ الخ (تفسیر عثمانی ص۳ف۲)

نہیں بلکہ مصدر کا لفظ لایا گیا(۱) ہے جس سے یہ سمجھ آتا ہے کہ قرآن سراپا ہدایت ہے قرآن نری ہدایت ہے اس میں اور کچھ نہیں جب اس درجے اس میں ہدایت ہے اور پھر ہے بھی مکمل محفوظ تو اور کسی کتاب کی اور کسی نبی کی کیا ضرورت رہی کسی اور نبی کی کیا حاجت ہے؟

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۵﴾

﴿مُتَّقِین کی صفات کا بیان﴾

ارشادفرمایا:

اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ الآیة(سورۃ بقرۃ آیت نمبر۳)

ترجمہ: وہ لوگ جو بن دیکھے ایمان لاتے ہیں الخ۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے استدلال یوں ہے کہ اس میں قرآن سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی صفات ذکر کی ہیں ان صفات کو اپنانے سے ہدایت حاصل ہوتی ہیں بس ان صفات کو اپنانے کی ضرورت ہے کسی اور نبی کے انتظار کی ضرورت نہیں۔معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ بقرۃ سے دلیل نمبر۶﴾

﴿نماز کے بغیر ہدایت ناممکن﴾

ارشادفرمایا : وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ (ایضا) ترجمہ: اور وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

---

(۱) ھُدًی اور ھَادِیٌ میں فرق یوں سمجھ لیں کہ ھُدًی نمک کی طرح اور ھادی نمکین چیز کی طرح ہے نمکین گوشت میں نمک ہی نہیں بلکہ گوشت بھی ہے۔جبکہ نمک میں اور کچھ نہیں وہ نمک ہی ہے۔ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس کو ھَادِی کہا اس میں ہدایت ہی ہو مگر ھُدًی کے بولنے میں مبالغہ زیادہ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جولوگ نماز قائم کرتے ہیں ہدایت ان کو ہی ملے گی اور نماز تب ہی قائم ہوگی جب قعدے میں کہا جائے ﴿ أَشْهَـدُاَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ﴾ اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا جائے۔ کسی اور نبی کا تشہد میں ذکر نہیں۔ کسی نئے نبی کے ذکر کا نہ پایا جانا ختم نبوت کی محکم دلیل ہے۔

﴿ سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۷ ﴾

﴿ ہدایت کے لئے زکوۃ ضروری ﴾

ارشاد فرمایا: **وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ** (ایضا)

ترجمہ: اور جو ہم نے انہیں دیا اس سے خرچ کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے میں سرِ فہرست زکوۃ ہے اور مقدمہ میں یہ بات ثابت کردی گئی ہے کہ زکوۃ کا حکم بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿ سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۸ ﴾

﴿ وَمَا أُنْزِلَ مِـنْ قَبْلِـكَ ﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّـذِيْـنَ يُـؤْمِـنُـوْنَ بِـمَـآ أُنْـزِلَ اِلَيْـكَ وَمَـآ أُنْـزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ☆ أُولٰـئِكَ عَـلٰـى هُـدًى مِنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۴،۵)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا آپ کی طرف اور جو اتارا گیا آپ سے پہلے اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی طرف سے اور یہی

لوگ ہیں فلاح پانے والے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت کریمہ میں آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا بھی ذکر کیا اور آپ سے پہلوں کی وحی کا بھی ذکر کیا یہ تو فرمایا مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ جو اتارا گیا آپ کی طرف اور جو اتارا گیا آپ سے پہلے) مگر یہ نہ فرمایا وَمَا سَيُنزَلُ مِن بَعْدِكَ جس کا ترجمہ ہے (اور جو اتارا جائے گا آپ کے بعد) اگر بعد میں کوئی نبی آنا ہوتا تو کسی طرح اس کا ذکر بھی کر دیتے۔ حاصل یہ کہ قرآن پاک میں نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا یا اس کی وحی کا ذکر نہ ہونا ختم نبوت کی ایک دلیل ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس وقت تک انسان مسلم نہیں ہوتا جب تک کہ تمام انبیاء پر ایمان نہ لائے اگر بعد کو کوئی نبی آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ مِنْ قَبْلِكَ پر اکتفاء نہ کرتے (دیکھئے کتاب ھدیۃ المھدیین ص ۶۱،۶۲)

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿سخت ترین تنبیہ﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۶)

ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا برابر ہے ان پر کہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہ لائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

اگر کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو اس کے ذریعے ایمان کی امید کی جاسکتی تھی۔اس آیت کریمہ میں منکر کو اتنے سخت انداز میں تنبیہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔وللہ الحمد علی ذلک

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۱۰﴾

﴿صحابہ معیارِ حق ہیں﴾

ارشاد فرمایا :

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ

(سورۃ بقرۃ آیت نمبر۱۳)

ترجمہ: اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائے جیسا کہ ایمان لائے بے وقوف۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ منافقین سے حضرات صحابہ کرامؓ جیسا ایمان مطلوب تھا اور صحابہ تو ختم نبوت کے قائل ہی تھے کسی صحابی نے نبی کریم ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی نہ مانا اور جس کسی نے آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس سے علی الاطلاق جہاد کیا مسیلمہ کذاب سے اس لئے لڑائی لڑی کہ وہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویدار تھا اپنے اوپر وحی کا نزول مانتا تھا۔کسی صحابی نے یہ نہ فرمایا کہ آنے والا نبی مسیلمہ نہیں وہ تو فلاں ہوگا اور نہ کسی نے یہ فرمایا کہ ابھی تو نئے نبی کا زمانہ دور ہے اور نہ یہ کہا کہ نیا نبی عرب میں نہ ہوگا وہ قادیاں میں ہوگا اور نہ یہ کہ نیا نبی ظلی بروزی ہوگا اور یہ مسیلمہ تو مستقل شریعت کا مدعی ہے۔بلکہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی طرح نبوت کے دعویدار کو حضرات صحابہ کرام نے کافر و مرتد اور واجب القتل جانا ہے۔

رہا عیسی علیہ السلام کا نزول تو ایک بات تو یہ کہ سیدنا عیسیٰ علی نبینا و علیھم لسلام انبیاء سابقین سے ہیں دوسرے یہ کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو نہ دعوی کر کے اپنی طرف دعوت دیں گے اور نہ اپنی شریعت کی طرف بلائیں گے بلکہ مسلمان ان کو علامات دیکھ کر خود ہی پہچان لیں گے۔

مثال سے وضاحت:

ایک صحابی نے طلاق بَتَّــہ دی (جس کا معنی ہے پکی طلاق) نبی ﷺ نے ان سے قسم دے کر دریافت کیا تو انہوں نے کہا وَاللّٰهِ مَا أَرَدتُّ اِلَّا وَاحِدَةً (اللہ کی قسم میں نے تو ایک ہی طلاق کا ارادہ کیا تھا) اگر وہ کہتے کہ میں نے تین کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ جدائی کا فیصلہ ارشاد فرماتے امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَوْ أَرَادَ الثَّلاثَ لَوَقَعْنَ وَاِلَّا لَمْ يَكُنْ لِتَحْلِيْفِهٖ مَعْنًى (شرح مسلم نووی ج ۱۰ ص ۷۱ طبع بیروت) "یہ اس کی دلیل ہے کہ اگر وہ تین کا ارادہ کرتے تو واقع ہو جاتیں ورنہ ان سے قسم لینے کا کوئی معنی نہ ہوتا" لیکن آپ ﷺ کے بعد نبوت کے دعویداروں سے ایسی کوئی وضاحت نہ کرائی گئی بلکہ ان کو مطلقاً کافر کہا گیا اور ان کے قتل کا حکم لگایا گیا۔

وضاحت کے لئے دوسری مثال:

ایک صحابی نے زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اس کو ٹالا وہ نہ ٹلے بار بار اقرار کیا اور اس گناہ سے پاک کرنے کی درخواست کی آپ ﷺ نے اول تحقیق کی پھر ان پر حد زنا رجم جاری کی (۱) مگر نبوت کے کسی دعویدار کے بارے میں آپ نے اور آپ کے بعد حضرات صحابہ کرام نے

روایت میں ہے (۱) حتی اذا کانت الرابعة قال له رسول الله ﷺ فيم أطهرك ؟ فقال من الزنى فقال رسول الله ﷺ أبه جنون؟ فأخبر أنه ليس بمجنون (باقی اگلے صفحہ پر

کوئی ایسی تحقیق نہ کی بلکہ ان کو مرتد واجب القتل قرار دیا اور ان سے جہاد کیا۔

ختم نبوت پر صحابہ کرام کا ایمان :

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہمارے ساتھ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چل ہم اس کی زیارت کریں جیسا کہ نبی کریم ﷺ اس کی زیارت کیا کرتے تھے جب دونوں اس کے پاس گئے وہ رونے لگیں انہوں نے فرمایا آپ کیوں رو رہی ہیں کیا آپ کو پتہ نہیں کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ ﷺ کیلئے بہتر ہے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اس وجہ سے نہیں روتی کہ مجھے اس کا پتہ نہیں کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ ﷺ کیلئے بہتر ہے لیکن میں اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کی آمد ختم ہو گئی اس بات کو سن کر حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی جی بھر آیا اور وہ رونے لگے (مسلم طبع دیوبند ج ۲ ص ۲۹۱، مسلم بتحقیق فؤاد عبدالباقی ج ۴ ص ۱۹۰۸ حدیث نمبر ۲۴۵۴) کسی نے یہ نہ کہا کہ ظلی بروزی نبی آئے گا جبریل نہیں ٹی چی۔ ٹی چی وحی لائے گا۔ (مرزا کے بقول اس کے ایک فرشتے کا نام ٹیچی ہے [حقیقۃ الوحی ص ۳۳۲] اور ایک کا نام خیراتی ہے [تریاق القلوب ص ۹۴ بحوالہ حضرت شیخ الحدیث کی کتاب ضوء السراج ص ۴۱)

(گذشتہ سے پیوستہ) فقال: أشَرِبَ خَمْرًا فقام رجل فاستنهكه فلم يجد منه ريح خمر قال فقال رسول الله ﷺ: أزنيت ؟فقال نعم فأمر به فرجم (مسلم بتحقیق فؤاد عبدالباقی ج ۳ ص ۱۳۲۲ مسلم طبع دیوبند ج ۲ ص ۶۷، ۶۸) ترجمہ: جب چوتھی مرتبہ وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کس چیز سے پاک کروں؟ اس نے کہا زنا سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا یہ پاگل ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ پاگل نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کیا اس نے شراب پی ہوئی ہے؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے اس کے منہ کو سونگھا تو اس میں شراب کی بدبو نہ پائی راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے زنا کیا اس نے کہا جی ہاں تب آپ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۱۱﴾
﴿نہ ماننے والوں کی قطعی محرومی﴾

ارشادفرمایا:

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآأَضَآءَ تْ مَاحَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُوْنَ☆ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: ان کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی پھر جب آگ نے اس کے ارد گرد کو روشن کر دیا تو اللہ ان کے نور کو لے گیا اور چھوڑ دیا ان کو اندھیروں میں اس حال میں کہ وہ دیکھتے نہیں۔ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پھر نہیں وہ لوٹنے والے۔

دلیل کی وضاحت:

اس مثال سے پتہ چلتا ہے کہ جو نبی ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت سے استفادہ نہیں کرتے ان کے لئے ہدایت کا کوئی ذریعہ نہیں کیونکہ بعد میں کوئی نبی نہیں ہے غور کریں کس قدر اعلیٰ درجے کا بارعب پرزور کلام ہے اگر کسی نئے نبی کو آنا ہوتا تو مخالفین کے بارے میں اتنے سخت کلمات نہ کہے جاتے کہ جو مان گئے فلاح پا گئے جو نہ مانیں وہ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ ہیں ان کی ہدایت کی کوئی امید نہیں ہے۔

اس کو یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جس درجے کا بڑا محکمہ ہو اسی درجے کا اس کا حکم ہوتا ہے سول جج فیصلہ دے تو لوگ سیشن جج کے پاس چلے جاتے ہیں سیشن جج کے فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیتے ہیں مگر سپریم کورٹ کے فیصلے کو کہاں چیلنج کریں؟ وہاں تو یا معاملہ آر ہوگا یا پار۔ یہ پرزور کلام بتاتا ہے کہ اس کے بعد اللہ کی طرف سے کوئی کلام نہیں اترے گا اس لئے جو ایمان لائیں وہ خوش قسمت ہیں اور جو نہ لائیں وہ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ ہیں کلام کے پرزور اور پر اثر ہونے

میں کوئی کمی نہیں مگران بے ایمانوں میں سمجھنے کا کوئی جذبہ ہی نہیں۔ بلکہ یوں کہو کہ ان میں صلاحیت ہی نہیں۔ نہ یہ وعدے یا وعید کو سن کر ماننے والے ، نہ عذاب خداوندی کو دیکھ کر ماننے والے اور نہ ان زبانوں سے کبھی حق بات نکلے۔ جن لوگوں کو قرآن سے ہدایت نہ ملی ان کیلئے ہدایت کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ نزول قرآن کے بعد ہدایت حاصل کرنے کے لئے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں قرآن کو ماننے کی ضرورت ہے۔

﴿دلیل نمبر۱۲۔ اس آیت کی دوسری تفسیر سے﴾

﴿آخرت کے مراحل میں مرزائیت کا کام نہ آنا﴾

اس آیت کی ایک تفسیر یوں کی جاتی ہے کہ منافقوں نے جو دورُخی پالیسی اختیار کی اس کی وجہ سے ان کو دنیا کا کچھ مفاد حاصل ہوا گویا دنیا کی زندگی میں ان کو ایک نور مل گیا مگر جونہی موت آئے گی ان کا یہ نور بجھ جائے گا اور ہمیشہ کی دوزخ میں چلے جائیں گے (**تفسیر الخازن مع النسفی ج۱ ص۲۹**)۔ مومن کی دعا ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ **لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰـهِ** پڑھ کر جائے قبر میں فرشتے پوچھیں تو جواب میں کہے **نَبِیّیْ مُحَمَّدٌ**ﷺ قیامت کے دن نبیﷺ کے دست مبارک سے حوض کوثر کا جام نصیب ہو وہاں نبیﷺ غیروں کو قریب بھی نہ آنے دیں گے امت کے گناہ گار تو گناہ گار بڑے بڑے اتقیاء بھی نبیﷺ کی شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں:

یہ سن کے کہ آپ شفیع گناہ گاراں ہیں　　　کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

(قصائد قاسمی ص۸)

جنت میں داخلہ بھی نبی کریمﷺ کی شفاعت سے ہوگا مرزائیوں کو قادیانی پر ایمان لانے سے دنیوی فائدے جو حاصل ہوتے ہیں مثلاً کہیں نوکری لگ جاتی ہے، کسی کافر ملک کا ویزہ مل جاتا ہے جوں ہی موت کا فرشتہ آیا ان کا سارا کھیل ختم اور ہمیشہ کے اندھیروں میں

جا گرتے ہیں۔موت کے وقت کلمہ نصیب نہیں قبر میں نَبِیّــــیْ مُـحَمَّدٌ ﷺ کہنے کی سعادت نہ ملے حشر میں نہ حوض کوثر کا پانی ملے نہ نبی ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔اور جب قیامت کے دن فیصلہ ہوتو ہمیشہ کے لئے دوزخ کی آگ میں ڈال دیئے جائیں ان کی قبر میں اندھیرا،حشر میں اندھیر، دوزخ میں اندھیرا **ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ** کہیں بھی روشنی نصیب نہ ہو **اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا ، اَللّٰهُمَّ أَعِذْنَا ۔**

مرزائیوں کا دھوکہ:

مرزا نے قرآن پاک کی آیت کے بارے میں کہا ’’ **مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ** ‘‘ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۳ خ جلد ۱۸ ص ۲۰۷ بحوالہ رد قادیانیت کے زریں اصول ص ۴۲۲، ۴۲۷) مرزا کہتا ہے میں آدم ہوں میں نوح ہوں میں داود ہوں میں عیسی بن مریم ہوں میں محمد ﷺ ہوں (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۲۱ ۔خ جلد ۲۲ ص ۵۲۱)(بحوالہ رد قادیانیت کے زریں اصول ص ۴۲۲، ۴۲۷)

معلوم ہوا کہ مرزائی زبان سے کہتے ہیں **مُـحَـمَّـدٌ رَسُـوْلُ اللّٰـهِ** تا کہ مسلمان ان کی زبان سے کلمہ سن کر ان کو مومن سمجھ لیں۔اور مراد ان کی ہوتی ہے کہ غلام احمد قادیانی خدا کا رسول ہے **ولا حـول ولا قوة الا بالله العلى العظيم**۔مرزائیو! کیا تم موت کے وقت،قبر میں اور حشر میں اللہ کو دھوکہ دے کر کلمہ پڑھ سکو گے۔سوچو تو سہی ایسے لوگوں پر یہ آیت کس قدر صادق آرہی ہے ﴿ **يُـخٰـدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ فِـيْ قُـلُـوْبِـهِـمْ مَــرَضٌ فَـزَادَهُـمُ الـلّٰــهُ مَــرَضًــا وَلَـهُـمْ عَـذَابٌ أَلِيْمٌ بِـمَـا كَـانُوْا يَـكْذِبُوْنَ** ﴾ (البقرۃ : ۹)’’دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو اور نہیں دھوکہ دیتے مگر اپنی جانوں کو اور نہیں شعور رکھتے ان کے دلوں میں بیماری ہے پھر اللہ نے ان کی بیماری کو بڑھا دیا اور ان کے لئے عذاب ہے دردناک اس وجہ سے کہ جھوٹ کہتے تھے‘‘۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۱۳﴾

﴿قرآن کا بے مثال ہونا﴾

ارشادفرمایا

﴿ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِنْ مِثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ﴾(سورۃ بقرۃ آیت نمبر۲۳،۲۴)

ترجمہ: اوراگرتم شک میں ہواس چیز سے جس کو ہم نے اپنے بندے پراتاراتو ایک سورت اس جیسی لے آؤ اگرتم سچے ہو پھراگرتم نے نہ کیااور ہرگز نہ کرسکو کےتو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں چیلنج دیا گیا کہ مخالفین قرآن جیسی کتاب تو کجا اس کی کسی سورت جیسی کوئی سورت بھی نہیں بنا سکتے۔اگر جرأت ہےتو کرکے دکھائیں پھراور ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی کردی کہ تم ایسی سورت نہیں بنا سکتے اور یہ چیلنج اس زمانے سے لےکر اب تک موجود ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی زبان کو مٹنے نہ دیا تاکہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ اگر وہ زبان زندہ ہوتی تو ہم بنا لیتے پھر اس زبان کو عرب کے اندر ہی نہ رہنے دیا بلکہ اس کو دنیا کی چند بین الاقوامی زبانوں میں سے ایک بنادیا حتی کہ اقوام متحدہ نے اس کو اپنی عالمی سرکاری زبانوں میں بنایا(۱)اور بین الاقوامی زبانوں میں اس کو شمار کیا۔

---

(۱)راقم الحروف کے استاذ محترم الدکتور رشدی أحمد طعیمة مصری لکھتے ہیں۔

أما الآن فقد أخذت العربية مكانتها بين لغات العالم المعاصر(باقی اگلے صفحہ پر)

پھر عربی زبان کے مدارس پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اس کے قواعد وآداب کی
معیاری تعلیم عرب ہی میں نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ کے مدارس اور یونیورسٹیوں میں بھی دی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) فقد اعترف بها لغة رسمية يستخدم في الهيئة العامة للامم المتحدة وفي منظماتها. ولقد أصدرت الجمعية العامة للأمم المتحدة قرارها رقم ٣١٩٠ (د.٢٨) الجلسة العامة رقم ٢٢٠٦ في ديسمبر سنة ١٩٧٣ وينص على مايلي:

الجمعية العامة :

اذ تدرك ما للغة العربية من دور هام في حفظ ونشر حضارة الانسان وثقافته

واذ تدرك أيضا أن اللغة العربية هي لغة تسعة عشر عضوا من أعضاء الامم المتحدةوهي لغة عمل مقررة في وكالات متخصصة مثل منظمة الامم المتحدة للتربية والعلوم والثقافة منظمة الامم المتحدة للاغذية والزراعة ومنظمة الصحة العالمية ومنظمة العمل الدولية وهي كذلك لغة رسمية ولغة عمل في منظمة الوحدة الافريقية .

واذ تدرك ضرورة تحقيق تعاون دولي أوسع نطاقا وتعزيز الوئام في أعمال الامم وفقا لما ورد في ميثاق الامم المتحدة.

واذ تلاحظ مع التقدير ما قدمته الدول العربية الاعضاء من تأكيدات بأنها ستغطي بصورة جماعية النفقات الناجمة عن تطبيق هذا القرار خلال السنوات الثلاث الاول تقرر ادخال اللغة العربية ضمن اللغات الرسمية ولغات العمل المقررة في الجمعية العامة ولجانها الرئيسية والقيام بناء عليه بتعديل أحكام النظام الداخلي للجمعية العامة المتصلة بالموضوع.

(المرجع في تعليم اللغة العربية للناطقين بلغات أخرى للدكتور رشدي أحمد طعيمة ج ١ ص ٤ طبع معهد اللغة العربية بجامعة أم القرى)

جاتی ہے۔اس کے باوجود اس قرآن کی مثل کوئی پیش نہ کر سکا اور یہ اس کے بے مثل ہونے کی دلیل ہے اگر کسی نئے نبی کو آنا ہوتا تو ایسے دائمی معجزے کی کیا ضرورت ہے؟ الغرض اس دائمی معجزے کا وجود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے۔

قرآن کے بے مثل ہونے کا ثبوت:

شاید کوئی سوچے کہ اگر کفار کوئی عربی یا غیر عربی کلام پیش کر کے کہیں کہ یہ قرآن کی مثل ہے تو ہم اس کو کیسے سمجھائیں کہ یہ قرآن کی طرح نہیں اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ جیسی حفاظت قرآن کی ہے کسی اور کلام کی نہیں وہ جو کلام بھی لائیں گے کچھ عرصے کے بعد مٹ جائے گا دوسرا حل یہ ہے کہ جیسی مقبولیت قرآن کو ہے کسی اور کتاب کو نہیں دیکھئے قرآن کے معنی کو نہ سمجھنے کے باوجود کتنے لوگ اس کو خود حفظ کرتے ہیں اور کتنے لوگ اپنے بچوں کو قرآن پاک حفظ کراتے ہیں ہزار ہا مدارس حفظ قرآن کے تو صرف پاکستان کے ایک صوبے میں ہیں۔ پھر ایک مرتبہ حفظ کر کے چھوڑ نہیں دیتے زندگی بھر اسی کام کے ہو رہتے ہیں ہر سال رمضان میں سناتے ہیں۔کیا دنیا میں کسی کلام کو ایسی مقبولیت ہے؟

پھر جس طرح مسلمان قرآن پاک کو پڑھتے ہیں کہ اس کے ایک ایک حرف کو زبان سے ادا کرتے ہیں کیا دنیا میں کسی کلام کو ایسے پڑھا جاتا ہے بائیبل کے محفوظ ہونے کا مدعی تو شاید کوئی پادری نہیں۔ یہی بتا دیں کہ بائیبل کو دیکھ کر زبان سے پڑھنے والے کتنے ہیں؟ مذہبی ذہن رکھنے والے عیسائی اگر بائیبل کو پڑھیں گے تو اس کا مطالعہ کریں گے۔جس طرح مسلمان قرآن کی تلاوت کرتے ہیں کسی پادری نے بھی اس طرح ساری بائیبل کی تلاوت نہ کی ہوگی۔اور یہ بھی قرآن پاک کے بے مثل ہونے کی ایک وجہ ہے۔اگر کوئی شخص کسی کلام کو قرآن جیسا کہے وہ نہ قرآن کی طرح اس کو محفوظ ثابت کر سکے گا اور نہ مقبول اور نہ ہی اس کے کلام کو دنیا بھر میں زبان سے پڑھا جائے گا معلوم ہوا کہ قرآن پاک واقعی بے مثال کتاب ہے۔

مولانا منظور نعمانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ غیر مسلم عربی زبان کے ماہر آپس میں

لگے ہوئے تھے کہ قرآن کا یہ دعوی درست نہیں کہ وہ بے مثال کتاب ہے ایک مصری عالم نے ان کی باتیں سنیں کہنے لگے ابھی تجربہ کرلو آپ اس مضمون کا اپنے اپنے انداز میں ادا کرو کہ جہنم بہت بڑی ہے ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں اس کو بیان کیا کہ جہنم بہت بڑی ہے بڑی وسیع ہے پھر وہ مصری عالم کہنے لگے اب سنو قرآن نے اس کو کس انداز میں بیان کیا ہے قرآن کہتا ہے ﴿ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴾ ''جس دن ہم دوزخ سے کہیں گے کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی کیا اور بھی ہے'' اس پر ان کو ماننا پڑا کہ واقعی جس انداز میں قرآن نے اس مضمون کو ادا کیا ہے وہ بے مثال ہے ہمارے بس میں نہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۱۴﴾

﴿یہود سے آنے والے نبی کی اطاعت کا عہد﴾

ارشاد فرمایا :

يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ اذْكُرُواْ نِعْمَتِيَ الَّتِيْ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُواْ بِعَهْدِيْ أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ (40)

ترجمہ: اے بنی اسرائیل یاد کرو میری وہ نعمت جو میں نے تم پر کی اور تم میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو۔

دلیل کی وضاحت:

یہود کو یہ کہا گیا تھا کہ جس نبی کو میں بھیجوں ایمان لا کر اس کے ساتھ رہو گے تو ملک شام تمہارے قبضہ میں رہے گا۔(تفسیر عثمانی ص۹) ختم نبوت پر دلیل یوں ہے کہ مسلمانوں سے خلفاء کی اطاعت کا عہد لیا گیا ہے آنے والے نئے نبی کی اطاعت کا کہیں بھی حکم نہیں ہے۔اگر آپ کے بعد کسی نئے نبی کو آنا ہوتا تو بنی اسرائیل کی طرح اس امت سے بھی ایسا عہد لیا جاتا اس امت سے ایسے عہد کا نہ لیا جانا اس کی دلیل ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں

وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ علیٰ ذٰلِکَ

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۱۵﴾

﴿قرآن کا تصدیق کنندہ ہونا﴾

ارشادفرمایا:

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًالِّمَا مَعَکُمْ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر۴۱)

ترجمہ:اورایمان لاؤاس پر جومیں نے اتارا تصدیق کرنے والا اس کی جو تمہارے پاس ہے

دلیل کی وضاحت:

یہودونصاریٰ کے پاس جوتورات انجیل اورزبورتھی یہ قرآن اس کا مُصَدِّق ہے اس طرح کہ قرآن کا ذکر پہلی کتابوں میں ہے اور قرآن پہلی کتابوں کے مضامین کی تائید کرتا ہے اور اس کا قرآن میں کہیں بھی اشارہ نہیں کہ اس کے بعد بھی کوئی وحی آئے گی جو قرآن کی تصدیق کرے گی اگر اس کے بعد کوئی رسول یا کتاب ہوتی تو یہ قرآن جونری ہدایت ہے اس کی ضرور خبر دیتا۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۱۶﴾

ارشادباری ہے:

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ﴾(البقرۃ:۴۳)

ترجمہ:''اورنماز قائم کرواورزکوۃ ادا کرواوررکوع کروساتھ رکوع کرنے والوں کے''

دلیل کی وضاحت:

یہودیوں کو جو اہل کتاب تھے ایمان لانے کے بعد نماز اور زکوۃ کا حکم دیا گیا اور اس سے مراد وہی نماز اور وہی زکوۃ ہے جو ارکانِ اسلام میں داخل ہیں اور یہ بات ہم مقدمہ میں مبرہن کر چکے ہیں کہ نماز اور زکوۃ ختم نبوت کی دلیل ہیں۔ دیکھئے صفحہ نمبر۲۴

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۱۷﴾

﴿نماز سے مدد لینے کا حکم﴾

ارشاد باری ہے:

﴿وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ﴾ (البقرۃ:۴۵)

ترجمہ:''اور مدد حاصل کرو صبر اور نماز کے ساتھ''۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت کریمہ میں مشکلات کے حل کے لئے نماز کا حکم دیا گیا ہے اور بار ہا یہ بات گزر چکی کہ نماز ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۱۸﴾

﴿آپ کی آمد سے قبل آخری نبی کا انتظار﴾

ارشادفرمایا:

وَلَمَّا جَآءَ هُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ وَكَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَلَمَّا جَآءَ هُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكَافِرِيۡنَ (البقرۃ:۸۹)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس کتاب آئی اللہ کی طرف سے تصدیق کرنے والی اس کی جو ان کے پاس ہے اور وہ اس سے پہلے فتح مانگا کرتے تھے کافروں پر پھر جب آیا ان کے پاس وہ جس کو انہوں نے پہچانا اس کے ساتھ کفر کیا تو اللہ کی لعنت ہے کافروں پر۔

دلیل کی وضاحت:

اہل کتاب نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے ہی آخری نبی کی آمد کا انتظار کرتے تھے بلکہ آپ کا نام لے کر دعائیں کیا کرتے تھے تفسیر جلالین میں ہے

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوْثِ آخِرَ الزَّمَانِ (جلالین ص ۱۸) اے اللہ جو آخری زمانے میں نبی بھیجے جائیں گے ان کی برکت سے ہماری مدد فرما

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہود کی غطفان قبیلے سے لڑائی ہوئی جب ان کا مقابلہ ہوا تو یہود کو شکست ہوگئی پھر یہودیوں نے یہ دعا کی اور کہا بیشک ہم آپ سے سوال کرتے ہیں اس نبی امی کے حق کے ساتھ جس کو تو نے آخری زمانے میں بھیجنے کا ہم سے وعدہ کیا کہ تو ہماری ان کافروں پر مدد فرما جب ان کا غطفان سے مقابلہ ہوتا تو اس طرح دعا کرتے تو غطفان کو شکست دے دیتے۔ پھر جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** وہ لوگ آپ سے پہلے فتح مانگا کرتے تھے یعنی آپ کے وسیلے سے اے محمد وہ لوگ دعائیں کیا کرتے تھے (تفسیر القرطبی ج ۲ ص ۲۷)

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

وَكَانَ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ لِاَعْدَائِهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَنَّهُ سَيُبْعَثُ نَبِيٌّ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ نَقْتُلُكُمْ مَعَهُ قَتْلَ عَادٍ وَاِرَمَ ... اِنَّ نَبِيًّا سَيُبْعَثُ الآنَ نَتبِعُهُ قَدْ أَظَلَّ زَمَانُهُ فَنَقْتُلُكُمْ مَعَهُ قَتْلَ عَادٍ وَاِرَمَ (تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۲۱۷)

ترجمہ: ''اور یہودی اپنے مشرک دشمنوں سے کہتے تھے کہ عنقریب نبی آخر الزمان مبعوث ہوں گے ہم ان کے ساتھ مل کر عاد وارم کی طرح تم کو قتل کریں گے۔ یہ بھی کہتے تھے۔ کہ ایک نبی اب آنے والے ہیں ہم ان کی اتباع کریں گے ان کا زمانہ قریب آچکا ہے تو ہم ان کے ساتھ مل کر تمہیں عاد وارم کی طرح قتل کریں گے''۔

اہل مدینہ کے اسلام میں داخل ہونے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اہل مدینہ یہودیوں سے خاتم النبیین ﷺ کی آمد کی پیشگوئیاں سنا کرتے تھے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ موسم حج میں نکلے آپ مدینے کے رہنے والے قبیلے خزرج کی ایک

جماعت سے ملے ان کواللہ کی طرف بلایا اوران پر اسلام پیش کیا وہ لوگ مدینہ میں یہودیوں کے پڑوس میں رہتے تھے اور وہ یہودیوں کو سنتے تھے کہ وہ ایک ایسے نبی کی آمد کی خبر دیتے ہیں جس کا زمانہ قریب ہے بلکہ ان کو دھمکی دیا کرتے تھے کہتے تھے کہ عنقریب نبی آخرالزمان آئیں گے ہم ان کے ساتھ مل کر تم کو عاد وارم کی طرح ماریں گے۔ تو جب نبی کریم ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو بعض نے بعض سے کہا اے میری قوم جانتے ہو اللہ کی قسم بے شک یہ وہ نبی ہیں جن کے ساتھ تم کو یہودی ڈرایا کرتے ہیں وہ ان کی طرف سبقت نہ کر جائیں چنانچہ وہ لوگ نبی ﷺ کی بات کو مان گئے اورانہوں نے آپ کی تصدیق کی (**السیرۃ النبویۃ للشیخ أبی الحسن الندوی ص۱۵۳، ۱۵۵ نقلا عن تفسیر ابن کثیر ج۱ص۲۱۷**) اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اہل مدینہ جب نبی ﷺ پر ایمان لائے تو اس عقیدے کے ساتھ ایمان لائے کہ آپ **خَاتَمُ النَّبِيِّيْن** ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ آج بھی کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ نبی کریم ﷺ کو خدا کا آخری نبی اور رسول نہ مانے۔ اس لئے اگر کوئی عیسائی یا یہودی کسی مرزائی کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا اور مرزائیوں کی طرح قادیانی کو نبی ماننے لگا یا قادیانی کے کفریات کو جاننے کے بعد بھی اس کو مجدد کہنے لگا تو ایسا شخص مسلمان ہی نہ ہوا۔ وہ ایسے ہے جیسے کوئی ہندو بدھ مذہب اختیار کرلے۔ جیسے یہ بدستور کافر ہی ہے اسی طرح کوئی کافر قادیانی ہوجانے سے بدستور کافر ہی رہے گا۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۱۹﴾

﴿منکرین سے موت کی تمنا کا مطالبہ﴾

ارشادفرمایا:

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر۹۴)

ترجمہ: کہہ دو اگر آخرت کا گھر صرف تمہارے لئے ہے نہ کہ اورلوگوں کیلئے تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔

مختصر تفسیر:

یہودیوں نے کہا کہ آخرت کا گھر ہمارے لئے ہے ان کی تردید کے لئے کہا گیا کہ اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو یعنی دعا کرو کہ اللہ تم کو موت دے دے تا کہ دنیا کی مصیبتوں سے نجات پا کر جلد جنت میں چلے جاؤ۔ چونکہ وہ جھوٹے ہیں اس لئے موت کی تمنا نہ کریں گے۔ جس سے پتہ چل جائے گا کہ یہ لوگ اپنے دعوی میں سچے نہیں ہیں۔ ان کو یہ بھی پتہ ہے کہ نبی کریم ﷺ خدا کے سچے نبی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر اس چیلنج کے بعد وہ موت کی دعا کر لیتے تو سب یہودی مر جاتے۔ (تفسیر ابن کثیر عربی ص ۱۹۰)

دلیل کی وضاحت:

استدلال یوں ہے کہ اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ انتظار کرو بعد والے سے فیصلہ کرالیں گے۔ یا اس سے پوچھ لیں گے۔ چونکہ کسی نئے نبی کو آنا نہیں اس لئے فیصلے کے لئے موت کی تمنا کا حکم دیا۔

نوٹ: عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے مگر ان کی آمد انبیاء سابقین کی طرح نہ ہوگی نہ وہ دعوی نبوت کریں گے نہ معجزات دکھائیں گے نہ اپنی اتباع کی دعوت دیں گے بلکہ علامات کو دیکھ کر امت مسلمہ ان کو پہچان لے گی اور ان کے کہے بغیر ان کی تصدیق کرے گی وہ امت مسلمہ ہی میں آئیں گے آ کر اپنی امت نہیں بنائیں گے۔ آتے ہی مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور مسئلہ ہے کہ امام کے خلاف نہیں کرنا چاہئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿**انما جعل الامام لیؤتم به فلا تختلفوا علیه**﴾ (بخاری ج ۱ ص ۱۰۰ واللفظ لہ، شرح السنۃ ج ۳ ص ۴۲۱) ”امام کو اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اس لئے اس پر اختلاف نہ کرو“۔

اس سے ثابت ہو کہ جب مسلمانوں کا امام نماز میں کہے گا ﴿أَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ تو عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح کہیں گے وہ اس کے خلاف نہ کریں گے پھر جب وہ خود نماز پڑھائیں گے تو بھی اسی طرح پڑھیں گے یہ تو نہیں کہ بعد میں ان کی نماز تبدیل ہو جائے گی۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۲۰﴾

﴿قرآن نری ہدایت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر۹۷)

ترجمہ: کہہ دیجئے جو دشمن ہے جبریل کا تو بے شک اس جبریل نے اس قرآن کو نازل کیا آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے تصدیق کرنے والا اس کی جو اس کے سامنے ہے اور ھدایت اور خوشخبری ایمان والوں کیلئے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں قرآن کو هُدًی فرمایا اور سورۃ بقرۃ کے شروع میں گزر چکا ہے کہ هُدًی مصدر ہے اس طرح قرآن کو نری ہدایت فرمایا جب یہ خالص ھدایت موجود ہے تو کسی اور کی کیا ضرورت؟ نیز قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اگر اس کے بعد کسی کتاب کو آنا ہوتا تو قرآن اس کا ذکر کرتا وہ کتاب آتی تو قرآن کی تصدیق کرتی جبکہ قرآن میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے **والحمد للّٰہ علٰی ذلک**

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۲۱﴾

﴿ناسخ کا ادنیٰ نہ ہونا﴾

ارشاد فرمایا:

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا (البقرۃ:۱۰۶)

ترجمہ: جو کوئی آیت ہم منسوخ کریں یا ہم اس کو بھلا دیں لے آتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی

دلیل کی وضاحت:

اس آیت سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے ختم نبوت پر استدلال کیا ہے (۱) آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سب سے اعلیٰ نبی ہیں اس لئے نہ کوئی آپ سے اعلیٰ ہوسکتا ہے اور نہ آپ کے برابر۔ چونکہ آپ ﷺ سب سے اعلیٰ نبی ہیں اس لئے آپ کو سب سے آخر میں بھیجا گیا۔

---

(۱) حضرت نانوتویؒ کی عبارت یوں ہے۔

اگر رسول اللہ ﷺ کو اول یا اوسط میں رکھئے تو انبیاء متأخرین کا دین اگر مخالف دین محمدی ہوتا تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آتا۔ حالانکہ خود فرماتے ہیں ﴿مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ آيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا﴾ اور کیوں نہ ہو؟ یوں نہ ہو تو اعطاء دین منجملہ رحمت نہ رہے آثار غضب میں سے ہو جاوے ہاں اگر یہ بات متصور ہوتی کہ اعلیٰ درجہ کے علماء کے علوم ادنیٰ درجہ کے علوم سے کم تر ہیں اور اَدْوَن ہوتے ہیں تو مضائقہ بھی نہ تھا پر سب جانتے ہیں کہ کسی عالم کا عالی مرتبہ ہونا مراتب علوم پر موقوف ہے یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

اور انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضۂ علوم کیا جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معنی؟ سو اس صورت میں اگر وہی علوم محمدی ہوتے تو بعد وعدۂ محکم ﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ کے جو بہ نسبت اس کتاب کے جس کو قرآن کہئے اور بشہادت آیۃ ﴿وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ﴾ جامع العلوم ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننے کی صورت میں اس کے دین کو اعلیٰ ماننا بھی باطل ہے اور برابر یا ادنیٰ ماننا بھی۔ اس لئے آپ ﷺ کے بعد کسی نئے آدمی کا نبی ہونا ہی باطل ہے پہلا احتمال اس لئے باطل ہے کہ جب نبی ﷺ کو ہم نے اعلیٰ مانا تو آپ ﷺ کا دین بھی اعلیٰ ہوا آپ ﷺ کے علوم بھی اعلیٰ ہوئے اس لئے آپ کے بعد آنے والا نبی نہ آپ ﷺ سے اعلیٰ ہوسکتا ہے اور نہ برابر۔ بعد میں آنے والے کا ادنیٰ ہونا اس لئے باطل ہے کہ بعد میں آنے کی وجہ سے اس نبی کا دین آپ ﷺ کے دین کا ناسخ ہوگا جبکہ شریعت کا قاعدہ ہے کہ ادنیٰ اعلیٰ کے لئے ناسخ نہیں ہوسکتا اللہ کا ارشاد ہے ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا﴾

اور اگر یہ کہا جائے تو بعد میں آنے والے کا دین اسلام کے مخالف نہ ہو تو اب بعد میں آنے والے کو وہی علوم محمدی دیئے جائیں گے یا کوئی اور۔ اور یہ دونوں صورتیں باطل ہیں اس لئے کہ جب اللہ کے وعدے کے مطابق اسلام کے علوم محفوظ ہیں تو انہی کو دوبارہ نازل کرنے کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کیا ضرورت تھی؟ اور اگر علوم انبیاء متاخرین علوم محمدی کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تِبْيَـانـاً لِّكُلِّ شَیْءٍ ہونا غلط ہو جاتا۔ بالجملہ ایسے نبی جامع العلوم کو ایسی ہی کتاب جامع چاہئے تھی تاکہ علوم مراتب نبوت جو لاجرم علوم مراتب علمی ہے چنانچہ معروض ہو چکا میسر آئے ورنہ یہ علوم مراتب نبوت بے شک ایک قول دروغ اور حکایت غلط ہوتی ایسے ہی ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے (تحذیر الناس طبع جدید ص ۵۲ تا ۵۳ سطر ۳)

خط کشیدہ عبارت میں ختم نبوت بمعنی معروض کا مطلب ہے وہ ختم نبوت جو میں نے عرض کی اس سے مراد خاتمیت رتبی ہے جس کو حضرت نانوتویؒ نے پچھلی عبارت میں ذکر کیا ہے حضرتؒ کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے جو سب سے اعلیٰ نبی ہوگا عقلی طور پر بھی اس کو سب انبیاء کے بعد ہی آنا ہوگا۔ عقلی دلیل وہی جو مذکورہ بالا عبارت میں ذکر کی ہے اور یہ دلیل جیسا کہ آپ نے دیکھا محض عقلی نہیں بلکہ قرآن پاک کی نصوص قطعیہ سے ماخوذ ہے۔

کیا ضرورت۔ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۝ دیگر علوم اس لئے نہیں کہ قرآن میں ہر چیز کی وضاحت کردی گئی۔ فرمایا ﴿وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ﴾ اب حضرت کے استدلال کو جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۲۲﴾

﴿نماز اور زکوۃ کا حکم﴾
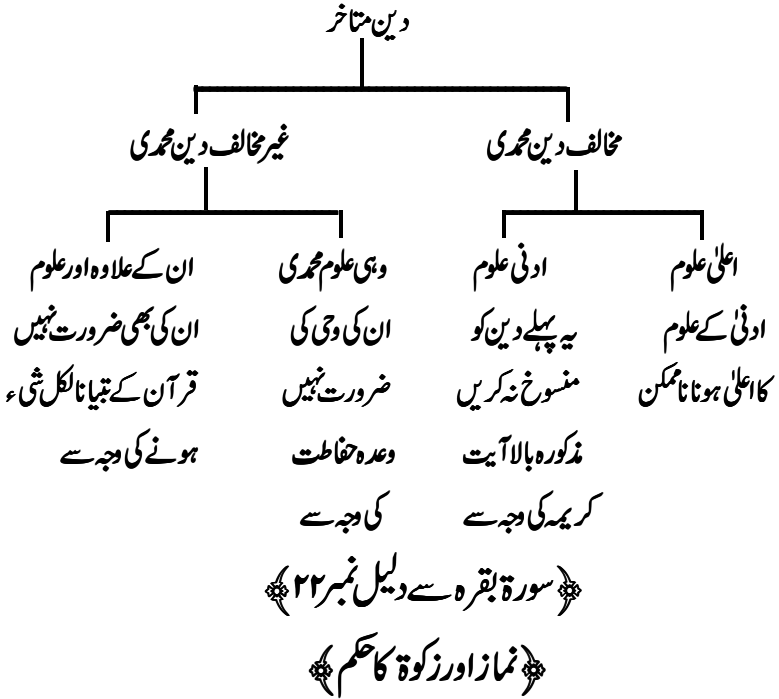
ارشاد باری ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِأَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ﴾ (البقرۃ:۱۱۰)

ترجمہ: ”اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور جو خیر تم اپنی جانوں کیلئے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے ہاں پاؤ گے بے شک اللہ تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے“

دلیل کی وضاحت:

یہاں جس نماز اور زکوۃ کا حکم دیا گیا اور اس سے مراد وہی نماز اور وہی زکوۃ ہے جو

ارکانِ اسلام سے ہیں اور مقدمہ میں ہم مبرہن کر چکے ہیں کہ نماز اور زکوۃ ختم نبوت کی دلیل ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۲۳﴾

﴿اللہ ہی فیصلہ کرے گا﴾

یہود نصاریٰ اور مشرکین کے اقوال پر فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر۱۱۳)

ترجمہ: کہا یہود نے نصاری کسی چیز پر نہیں اور کہا نصاریٰ نے یہود کسی چیز پر نہیں اور وہ کتاب کو پڑھتے ہیں اسی طرح کہا ان لوگوں نے جو علم نہیں رکھتے ان کے قول کی طرح سو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا قیامت کے دن اس میں جس میں یہ لوگ اختلاف کرتے تھے"۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ فرمایا کہ آنے والا نبی فیصلہ دے گا بلکہ یہ فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن فیصلہ دے گا۔ رہا یہ کہ قیامت کے دن کیا فیصلہ ہوگا؟ تو قیامت کے دن یہی فیصلہ ہوگا جو قرآن نے بتا دیا کہ نبی کریم ﷺ سچے ہیں آپ کی اتباع کے اندر ہی نجات ہے **وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ**۔ آپ ﷺ کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا اور تکذیب کرنے والوں کو ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈالے گا۔

پھر یہ بھی دیکھیں کہ آپ ﷺ سے برتر کونسا انسان ہے جو آپ کے بارے میں فیصلہ دے آپ ﷺ دوسروں پر فیصلہ دے سکتے تھے مگر کوئی اور شخص آپ ﷺ پر فیصلہ نہیں دے سکتا تھا۔ جب آپ پر کوئی فیصلہ نہیں دے سکتا تو پھر آپ ہی سب انبیاء علیہم السلام کے بعد آنے کے حق دار ہوئے اس لئے آپ خاتم الانبیاء ہیں۔

﴿حضرت نانوتویؒ کے کلام سے تائید﴾

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں۔

دین خاتم النبیین کو دیکھا تو تمام عالم کے لئے دیکھا وجہ اس کی یہ ہے کہ بنی آدم میں حضرت خاتم اس صورت میں بمنزلہ بادشاہ اعظم ہوئے جیسا اس کا حکم تمام اقلیم میں جاری ہوتا ہے ایسا ہی حکم خاتم یعنی دین خاتم تمام عالم میں جاری ہونا چاہئے ورنہ اس دین کو لے کر آنا بیکار ہے (انتصار الا اسلام ص ۵۸)

[حضرت کی اس عبارت میں خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہیں کیونکہ اگر ان کے بعد کوئی اور نبی آجائے تو تمام عالم میں اس کا حکم جاری نہ ہوگا۔ حضرت نانوتویؒ پر ختم نبوت زمانی کے انکار کا الزام لگانے والے بتائیں کہ خاتم النبیین اگر اس کو نہیں کہتے جس کا حکم تمام عالم میں چلتا تو پھر خاتم النبیین کس کو کہتے ہیں اور اگر خاتم النبیین وہی ہے جس کا حکم یعنی لائی ہوئی شریعت سارے عالم میں جاری ہے تو بتائیں پھر حضرت نانوتویؒ اور ان کے ماننے والوں کا کیا قصور ہے کہ ان پر انکار ختم نبوت کا الزام لگایا جاتا ہے؟]

ایک جگہ حضرت فرماتے ہیں:

الغرض حضرت خاتم ﷺ جیسے بمقابلہ معبود عبد کامل ہیں ایسے ہی بمقابلہ دیگر بنی آدم حاکم کامل ہیں اور کیوں نہ ہوں سب سے افضل ہوئے تو سب پر حاکم بھی ہوں گے اور اس سے یہ ضرور ہے کہ ان کا حکم سب حکموں کے بعد صادر ہو کیونکہ ترتیب مرافعات (مقدمات کو عدالتوں میں لے جانے) سے ظاہر ہے کہ حکم حاکم اعلیٰ سب کے بعد ہوتا ہے (انتصار الاسلام ص ۵۸ سطر ۶ تا سطر ۱۲)

[اس عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کی خاتمیت زمانی کو یوں سمجھایا کہ جیسے کسی جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لئے پہلے چھوٹی عدالت میں جاتے ہیں اس کے بعد اس سے بڑی عدالت ہائی کورٹ میں اس کے بعد اس سے بڑی عدالت سپریم کورٹ میں اگر مقدمہ براہ راست بڑی

عدالت میں لے جائیں تو پھر وہ مقدمہ چھوٹی عدالتوں میں تو نہ جائے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے اعلیٰ نبی کوسب کے بعد بھیجا اگر نبی کریم ﷺ پہلے آجاتے تو دوسرے انبیاء کی ضرورت ہی نہ رہتی دیکھا آپ نے کہ حضرت نانوتویؒ نے کیسے پیارے انداز میں نبی کریم ﷺ کے افضل نبی اور آخری نبی ہونے کو ایک ساتھ بیان کردیا اللہ تعالیٰ ان کو ہم سب کی طرف سے بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے [آمین ثم آمین]

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۲۴﴾

﴿آیات بیان کردی گئی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ أَوْ تَأْتِیْنَآ اٰیَۃٌ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ مِّثْلَ قَوْلِھِمْ تَشَابَھَتْ قُلُوْبُھُم قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیَاتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۱۸)

ترجمہ: اور کہا ان لوگوں نے جو علم نہیں رکھتے کیوں نہیں اللہ ہم سے کلام کرتا یا کیوں نہیں آجاتی ہمارے پاس کوئی نشانی۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے ان جیسی بات کہی بے شک ہم نے آیات کو کھول کر بیان کردیا ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں قَدْ بَیَّنَّا ماضی کا صیغہ استعمال کیا کہ ہم نے بیان کردیا یہ نہ فرمایا کہ ہم بعد میں آنے والے انبیاء پر بیان کریں گے۔ اور نہ یہ کہ ہم بیان کرتے رہیں گے یا اتارتے رہیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہے۔ نیز اس آیت میں فرمایا ﴿کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ﴾ ایسے ہی ان سے پہلے لوگوں نے کہا۔

پھر آیت کریمہ میں پہلی امتوں کے قول کے ساتھ تشبیہ دی اور بعد میں آنے والی امت

کا یا اس کے قول کا ذکر نہ کیا یہ اس کی واضح دلیل ہے کہ بعد میں کوئی امت نہیں ورنہ نبی کریم ﷺ کو حوصلہ دینے کے لئے جہاں پہلی امتوں کے واقعات کا ذکر ہے بعد میں آنے والی کسی امت کا ذکر بھی کر دیا جاتا ، بعد میں کسی نبی یا امت کے ذکر کا نہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۲۵﴾

﴿آپ سے مؤاخذہ نہ ہوگا﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا وَّلَا تُسۡئَلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِیۡمِ

(سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۱۹)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو بھیجا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور آپ سے سوال نہ کیا جائے گا دوزخ والوں کے بارے میں۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ فرمایا کہ کوئی اگلا نبی آپ کے حق میں گواہی دے گا بلکہ یہ بتایا کہ ان لوگوں سے مواخذہ ہوگا آپ سے نہیں۔ اگر آپ کے بعد کسی کو آنا ہوتا تو اس کی آمد کی آپ کو اطلاع دی جاتی اور بتایا جاتا کہ وہ آپ کی تصدیق کرے گا۔ مگر ایسا نہ ہوا کیونکہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ یہ بات گزر چکی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے ایک تو وہ انبیاء سابقین میں سے ہیں دوسرے یہ کہ وہ تشریف لا کر دعوی نبوت نہ کریں گے اور نہ لوگوں کو اپنی اتباع کی دعوت دیں گے بلکہ امت مسلمہ خود ہی علامات دیکھ کر ان پر ایمان لے آئیں گے۔ والحمدللہ علی ذلک۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۲۶﴾

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء﴾

ارشاد فرمایا:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (129)

ترجمہ: اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول ان میں سے جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت افرمائی تھی تفسیر ابن کثیر میں ہے ابوالعالیہ سے منقول ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب آیا قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ هُوَ كَائِنٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ تمہاری دعاء قبول ہوئی اس شان کا نبی آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا'' اور یہ قتادہ اور سدی سے بھی منقول ہے (تفسیر ابن کثیر عربی ج۱ص ۳۷۵، معارف القرآن لا دریس کاندھلوی ج۱ص ۲۸۹، ۲۹۱) آپ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعاء ہوں حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (دیکھئے تفسیر ابن کثیر عربی ج۱ص ۳۷۴) حافظ ابن کثیر ہی فرماتے ہیں کہ شام کا ذکر اس لئے کہ آخر زمانہ میں شام اسلام اور مسلمانوں کی پناہ گاہ بن جائے گا عیسی علیہ السلام جب نزول فرمائیں گے تو شام کے شہر دمشق کے مشرق میں سفید منارے پر نزول فرمائیں گے الخ (دیکھئے تفسیر ابن کثیر عربی ج۱ص ۳۷۵)

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۲۷﴾

﴿ملت ابراہیمی کی اتباع میں نجات ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۳۵)

ترجمہ: اور کہا انہوں نے کہ ہو جاؤ یہودی یا عیسائی کہہ دیجئے بلکہ ملت ابراہیم علیہ السلام کی جو ایک طرف کے تھے اور شرک کرنے والے نہ تھے

دلیل کی وضاحت:

اس سے دلیل یوں بنتی ہے کہ ہدایت کو منحصر کیا اتباع ملۃ ابراہیم علیہ السلام میں اور دوسری آیت سے ثابت ہے کہ ملۃِ ابراھیمی پر چلنا نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہی منحصر ہے ارشاد فرمایا اِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ آل عمران آیت ٦٨) ''بے شک لوگوں میں زیادہ قریب ابراہیم کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور ایمان والے، اور اللہ دوست ہے ایمان والوں کا''۔

ایک اور جگہ فرمایا:

قُلْ اِنَّنِيْ هَدَانِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱٦۱)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے کہ وہ ایک دین ہے مستحکم طریقہ ابراہیم کا، جس میں ذرا کجی نہیں اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے

اور صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہی منحصر ہے کما مر فی المقدمة وسیاتی أیضا فی دلائل سورة الانعام مفصلا ان شاء اللّٰہ تعالی۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات کو جاننے کا ذریعہ بھی ہمارے لئے نبی ﷺ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ مشرکین مکہ نے بہت سے شرکیہ اعمال کی نسبت اس پاک ہستی حضرت ابراہیم علیہ

السلام کی طرف کردی یہود و نصاری نے بھی بہت سی جھوٹی باتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کے ذمہ لگا دیں بلکہ وہ لوگ تورات و انجیل میں مسلسل تحریف کئے جا رہے ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اب تک محفوظ چلی آ رہی ہیں۔ حاصل یہ کہ جب ہدایت آپ ﷺ کی اتباع میں منحصر رہی اور آپ کی تعلیمات کے محفوظ ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کی اتباع ممکن بھی ہے اور آپ ﷺ کی اتباع کرنے والے ہر دور میں موجود بھی رہے ہیں جن میں آپ ﷺ کی سنتوں کا عملی نمونہ بھی موجود ہے تو کسی اور نبی کی ضرورت نہ رہی۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۲۸﴾

﴿زمانِ مستقبل کی وحی کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ أُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ أُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۳۶)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اتارا گیا ہماری طرف اور جو اتارا گیا ابراہیم اسماعیل اسحاق اور یعقوب اور یعقوب کی اولاد کی طرف اور جو دیئے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور جو دیئے گئے اوانبیاء (علی نبیناو علیهم السلام) اپنے پروردگار کی طرف سے ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ ہی کے فرماں بردار ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

یوں ہے کہ یہ تو فرمایا وَمَا أُنْزِلَ جس کا معنی ہے اور جو اتارا گیا مگر یہ نہ فرمایا وَمَا سَیُنْزَلُ جس کا معنی یہ ہوتا کہ جو اتارا جائے گا ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں کیونکہ بعد میں کوئی نبی نہیں اسی طرح یہ تو فرمایا وَمَا أُوْتِیَ جس کا معنی ہے اور جو دیا گیا مگر یہ نہ کہا وَمَا سَیُؤْتٰی نَبِیٌّ

جس کا معنی ہے اور جو دیا جائے گا کسی اور نبی کو کیونکہ کسی نئے نبی کی آمد نہ ہوگی۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۲۹﴾

﴿ایمان صحابہ جیسا ہی مطلوب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۳۷)

ترجمہ: پھر اگر وہ ایمان لائیں جیسا کہ تم ایمان لائے تو بے شک وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ رو گردانی کریں تو اس کے سوا اور کیا ہے کہ وہ ضد میں پڑے ہوئے ہیں تو تمہاری طرف سے اللہ تعالیٰ ہی ان کو نپٹ لیں گے اور وہ سننے والے جاننے والے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

صحابہ کرامؓ جیسا ایمان مطلوب ہے اور صحابہ کرامؓ تو مطلق طور پر نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتے تھے جس کی مدلل بحث اسی سورۃ بقرہ کی دلیل نمبر ۱۰ میں ہو چکی ہے، پھر آیت کریمہ میں **تولی** کرنے والوں کو عذاب کی دھمکی کی اور **تولی** کا معنی ہے منہ موڑنا روگردانی کرنا اور یہ دو طرح ہو سکتی ہے اور دونوں صورتوں میں ہدایت سے دوری ہے ایک یہ کہ اللہ کے حکموں کو نہ ماننا دوسرے یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی نئے نبی کا انتظار کرنا اور یہ دونوں صورتیں بندے کی گمراہی کا سبب ہیں۔اور نبوت کا جھوٹا دعوی کرنا یا کسی جعلی نبی کو ماننا تو روگردانی کا انتہائی درجہ ہے۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۳۰﴾

﴿صراط مستقیم آپ ﷺ کی اتباع میں ہے﴾

ارشاد فرمایا:

سَیَقُوۡلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمۡ عَنۡ قِبۡلَتِهِمُ الَّتِیۡ كَانُوۡا عَلَیۡهَا قُلۡ لِّلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر۱۴۲)

ترجمہ: عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے کس چیز نے انہیں اُن کے اُس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ تھے کہہ دیجئے اللہ ہی کے لئے ہے مشرق اور مغرب جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

سورۃ فاتحہ کے دلائل میں گزرا ہے کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے تو جب صراط مستقیم آپ ﷺ ہی کی اتباع میں منحصر ہوئی تو کسی نئے نبی کی کیا ضرورت؟ نیا نبی آپ ﷺ کے بعد آ کر کرے گا ہی کیا؟

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۳۱﴾

﴿امت وسط آخری امت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا (سورۃ بقرۃ آیت نمبر۱۴۳)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے بنایا تم کو امت وسط۔

دلیل کی وضاحت:

اس امت کا امت وسط ہونا ختم نبوت کی دلیل ہے کیونکہ وَسَط کا معنی بالکل درمیان کا حصہ۔ اور درمیان کا حصہ تو شے کے مکمل ہونے کے بعد ظاہر ہوتا ہے جیسے دائرہ لگاتے ہیں یا خط کھینچے ہیں جب دائرہ یا خط مکمل ہوتا ہے تب وَسَط کا پتہ چلتا ہے اس سے پہلے پتہ نہیں چلتا۔ اگلے صفحہ میں وضاحت کے لئے دائرہ اور خط دیا گیا ہے درمیان والا نقطہ وسط کو ظاہر کرتا ہے جب

تک دائرہ یا خط پورا نہ ہو وسط کی تعیین نہیں ہوتی۔
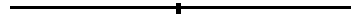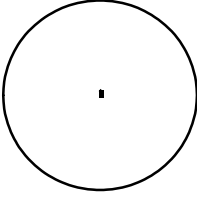
آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ ساری امتیں آچکی ہیں یہ اس میں وَسَط ہے بعض امتوں میں افراط یعنی مبالغہ اور بعض امتوں میں تفریط یعنی کوتاہی ہے جبکہ یہ امت محمدیہ وَسَط ہے بعض امتوں کے احکام میں شدت (جیسے یہودیت) بعض میں بہت نرمی (جیسے عیسائیت) اس امت کے احکام اعتدال پر مبنی ہیں مزید وضاحت کے لئے دیکھئے تفسیر اضواء البیان عربی اور تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفیعؒ تحت قولہ تعالیٰ: ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ﴾ اعتدال سے ہٹ کر جو شریعت ہوگی اس میں اگر افراط ہو تو یہودیت ہی کافی تھی اگر تفریط ہوگا عیسائیت کافی ۔امت وسط کے آنے بعد اب نہ کسی اور نبی کی ضرورت اور نہ کسی اور شریعت کی۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۳۲﴾

﴿یہ امت لوگوں پر گواہ ہے﴾

ارشاد فرمایا: لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۴۳)

ترجمہ: تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہوں

دلیل کی وضاحت:

حضرت شیخ الہندؒ فرماتے ہیں:

یعنی جیسا تمہارا قبلہ کعبہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ اور تمام قبلوں سے افضل ہے ایسا ہی ہم نے تم کو سب امتوں سے افضل اور تمہارے پیغمبر کو سب پیغمبروں سے کامل اور

برگزیدہ کیا تا کہ اس فضیلت اور کمال کی وجہ سے تم تمام امتوں کے مقابلہ میں گواہ مقبول الشہادۃ قرار دیئے جاؤ اور محمد رسول اللہ ﷺ تمہاری عدالت وصداقت کی گواہی دیں جیسا کہ احادیث میں وارد ہے کہ جب پہلی امتوں کے کافر اپنے پیغمبروں کے دعوے کی تکذیب کریں گے اور کہیں گے کہ ہم کو تو کسی نے بھی دنیا میں ہدایت نہیں کی اس وقت آپ کی امت انبیاء کے دعوے کی صداقت پر گواہی دے گی اور رسول اللہ ﷺ جو اپنی امت کے حالات سے بخوبی واقف ہیں ان کی صداقت وعدالت پر گواہ ہوں گے۔(تفسیر عثمانی ص ۲۷ ف ۳) جب یہ امت سابقہ امتوں پر گواہی دے گی تو بعد میں آنے والے انسانوں پر بھی اس کی گواہی کیسے نہ چلے گی۔تو جب یہ گواہی کا سلسلہ اس امت میں چلے گا تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟

مزید وضاحت:

آیت کریمہ سے سمجھ آتا ہے کہ جیسے تمہیں نماز کے لے اعلیٰ قبلہ عطا فرمایا تمہیں اعلیٰ امت بھی بنا دیا تو جس طرح خانہ کعبہ نماز کے وقت سب نمازیوں کے درمیان میں ہوتا ہے سب کی نظریں اس کی طرف ہوتی ہیں ایک وقت آئے گا جب سب امتوں کی نگاہیں اس امت مسلمہ کی طرف ہوں گی تفسیر الخازن میں ہے۔

قولہ﴿ لِتَكُونُوا شُهَدَاءِ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً﴾ وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَجْمَعُ الاوَّلِیْنَ وَالآخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لِکُفَّارِ الأمَمِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْرٌ فَیُنْکِرُوْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَ نَامِنْ نَذِیْرٍ فَیَسْاَلُ اللّٰہُ الاَنْبِیَاءَ عَنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ کَذَبُوْا قَدْ بَلَّغْنَا فَیَسْاَلُھُمْ الْبَیِّنَۃَ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ اِقَامَۃً لِلْحُجَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ اُمَّۃُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلامُ تَشْھَدُ لَنَا فَیُؤتیٰ بِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلامُ فَیَشْھَدُوْنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ بَلَّغُوْا فَتَقُوْلُ الأمَمُ الْمَاضِیَۃُ مِنْ اَیْنَ عَلِمُوْا وَاِنَّمَا اَتَوْا بَعْدَنَا فَیَسْاَلُ ھٰذِہِ الامَّۃَ فَیَقُوْلُوْنَ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا وَ اَنْزَلْتَ عَلَیْہِ کِتَابًا اَخْبَرْتَنَا فِیْہِ

بِتَبْلِیْغِ الرُّسُلِ وَاَنْتَ صَادِقٌ فِیْمَا اَخْبَرْتَ ثُمَّ یُؤْتیٰ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَیُسْاَلُ عَنْ حَالِ اُمَّتِہٖ فَیُزَکِّیْھِمْ وَیَشْھَدُ بِصِدْقِھِمْ (خ) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُجَاءُ بِنُوْحٍ وَاُمَّتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ فَیَسْاَلُ اُمَّتَہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَ نَا مِنْ نَذِیْرٍ فَیُقَالُ لِنُوْحٍ مَنْ یَشْھَدُ لَکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِہٖ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَاکُمْ اُمَّۃً وَسَطًا لِتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا ﴾ (تفسیر الخازن ج۱ص۹۲)'' اللہ تعالیٰ پہلوں اور بعد والوں کو ایک زمین میں جمع کرے گا پھر امتوں کے کافروں کو کہے گا کیا تم کو کوئی ڈرسنانے والا نہ آیا وہ انکار کریں گے اور کہیں گے ہمیں کوئی ڈرسنانے والا نہ آیا پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں انبیاء سے پوچھے گا انبیاء کہیں گے انہوں نے جھوٹ کہا ہم نے انہیں تبلیغ کردی تھی پھر اللہ تعالیٰ حجت قائم کرنے کے لئے انبیاء سے گواہ طلب کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے انبیاء کہیں گے کہ محمد ﷺ کی امت ہمارے لئے گواہی دے گی تو یہ امت انبیاء کے حق میں گواہی دے گی کہ انبیاء نے ان کو بات پہنچادی تھی سابقہ امتیں کہیں گی ان کو کیسے پتہ چل گیا یہ تم ہمارے بعد آئے تھے تو اس امت کے افراد کہیں گے تو نے ہماری طرف ایک رسول بھیجا اور اس پر کتاب اتاری جس کے اندر تو نے انبیاء کے تبلیغ کرنے کی خبر دی اور تو نے بالکل سچی خبر دی پھر محمد ﷺ کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ ان سے امت کے حال کے بارے میں پوچھے گا آپ امت کی صفائی دیں گے اور ان کے حق میں گواہی دیں گے ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام اور ان کی امت کو لایا جائے گا نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا کیا تو نے تبلیغ کردی وہ کہیں گے ہاں میرے رب پھر ان کی امت سے پوچھے گا کیا تم کو نوح علیہ السلام نے تبلیغ کی تھی وہ کہیں گے ہمیں کوئی ڈرسنانے والا نہ آیا نوحؑ سے کہا جائے گا آپ کا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے

محمد اور ان کی امت پھر تم کو لایا جائے گا تم گواہی دو گے پھر نبی ﷺ نے اس کی تلاوت کی ﴿وَ کَذٰلِکَ جَعَلۡنَاکُمۡ اُمَّةً وَسَطاً لِتَکُوۡنُوۡا شُھَدَاءِ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَیۡکُمۡ شَھِیۡداً﴾ اس مضمون کی حدیث کے لئے دیکھیں بخاری جلد ا ص ۴۷۰، ص ۶۴۵، ص ۱۰۹۲)۔

حاضر ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہے :

نبی کریم ﷺ امت کے بارے میں گواہی دینے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ نبی ﷺ ساری امت کے احوال پر حاضر ناظر ہیں اس لئے کہ کسی روایت میں یہ وارد نہیں کہ امت کا ہر ہر فرد اس وقت گواہی دے گا بلکہ صحابہ کرام گواہی دیں گے اور صحابہ کرام تو نبی ﷺ کے دیکھے بھالے اور آزمائے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں قرآن پاک کی صدہا آیات نازل ہوئی ہیں اس لئے آپ ان کے حق میں گواہی دیں گے اور عین ممکن ہے کہ یہ عظیم شرف ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہو جو تحویل قبلہ کے حکم کو سن کر ثابت قدم رہے اور کسی شک وشبہے کا شکار نہ ہوئے کیونکہ تحویل قبلہ کی آیات کے ساتھ ہی اس گواہی کا ذکر کیا گیا ہے واللہ اعلم۔

رہا نبی کریم ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کا عقیدہ تو اس کی تردید کے لئے یہ روایت کافی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿لا یُبۡلِغُنِیۡ أَحَدٌ مِنۡ أَصۡحَابِیۡ عَنۡ أَحَدٍ شَیۡئًا فَاِنِّی أُحِبُّ أَنۡ اَخۡرُجَ اِلَیۡکُمۡ وَأَنَا سَلِیۡمُ الصَّدۡرِ﴾ (سنن ابی داود مع بذل المجھود ج ۵ ص ۲۵۱) (میرا کوئی صحابی کسی کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچائے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری طرف نکلوں اس حالت میں کہ میرا سینہ بالکل صاف ہو)۔

گواہی کیلئے نبی جدید کی ضرورت نہیں:

جب یہ امت سابقہ امتوں پر گواہی دے گی تو بعد میں آنے والے انسانوں پر اس کی

گواہی کیسے نہ چلے گی۔تو جب یہ گواہی کا سلسلہ اس امت میں چلے گا تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟ نبی گواہ ہوتا ہے اور گواہی یہ امت دے ڈالے گی۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کے بارے میں گواہی دیں گے صحابہ کرام تابعین کے بارے میں تو جیسے تعلیم کا سلسلہ نبی ﷺ سے شروع ہوا اور آگے سے آگے چلتا جا رہا ہے اسی طرح گواہی کا سلسلہ نبی ﷺ سے شروع ہوگا اور آگے چلتا رہے گا۔

اشکال: کیا گذشتہ قومیں نبی کریم ﷺ کی گواہی پر تنقید نہ کریں گی؟

جواب: وہ لوگ نبی کریم ﷺ پر تنقید نہ کر سکیں گے کیونکہ آپ کا مرتبہ اس وقت ظاہر ہو چکا جب کوئی شفاعت نہ کر سکا تو آپ نے شفاعت کی تھی اس وقت سب آپ کی عظمت کا اقرار کر چکے اب تنقید کی جرات نہ ہوگی اور اگر کوئی ضدی کہے کہ میں اپنے خلاف کسی کی گواہی نہیں مانتا تو پھر نبی ﷺ کے بارے میں تو کوئی اور گواہ نہ لایا جائے گا بلکہ اس ضدی کے خلاف اس کے اعضاء سے گواہی لی جائے گی۔مزید تفصیل ان شاءاللہ سورت بنی اسرائیل کے دلائل میں آئے گی۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۳۳﴾

﴿خانہ کعبہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے﴾

ارشادفرمایا: **قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ** (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۴۴)

ترجمہ: بے شک ہم دیکھتے ہیں آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا تو ہم ضرور پھیر دیں آپ کو اس قبلہ کی طرف جس کو آپ پسند کرتے ہیں تو اپنا چہرہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجئے

<u>دلیل کی وضاحت:</u>

مسلمان کی زندگی میں خانہ کعبہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور خانہ کعبہ آپ کا قبلہ اس لئے بنا کہ آپ آخری نبی ہیں جیسا کہ با حوالہ آ رہا ہے۔الغرض آپ کا قبلہ بیت اللہ ہونا بھی ختم نبوت کی ایک دلیل ہے۔

<u>قبلہ کے کچھ مسائل:</u>

نومولود بچے کے کان میں اذان قبلہ رخ دی جائے خیر الفتاوی میں ہے نومولود کو ہاتھوں میں اٹھا کر قبلہ رو کھڑے ہوں دائیں کان میں اذان دیں اور بائیں میں اقامت اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے وقت حسب معمول دائیں بائیں منہ بھی پھیریں (خیر الفتاوی ج۲ص۲۲۳)

نماز فرض عین ہو یا فرض کفایہ، سنت ہو یا نفل اسی طرح سجدہ تلاوت اذان واقامت ایسے اعمال ہیں جن میں قبلہ کی طرف رخ کرنا ہوتا ہے۔حج وعمرہ طواف کا تعلق بھی بیت اللہ کے ساتھ ہے ارشاد فرمایا'' وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ '' (آل عمران آیت نمبر)''اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج ہے'' نیز فرمایا''وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ '' (سورۃ الحج آیت نمبر۲۹)''اور وہ طواف کریں پرانے گھر کا''یعنی بیت اللہ کا۔

وضو کے وقت قبلہ منہ کرنا مستحب ہے (نور الایضاح مع مراقی الفلاح ص۱۷) پیشاب پاخانے کے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز اور نہ اس وقت قبلہ کی طرف پشت کرنا جائز۔امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتھم العالیہ لکھتے ہیں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے قضائے حاجت کے مسائل واحکام بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم نہ تو کعبہ کی طرف پیٹھ کرو اور نہ منہ۔پھر فرمایا﴿شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا﴾ (بخاری ج۱ص۳۰)''مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو''اور ایک روایت میں اس طرح آتا ہے ﴿ وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا ﴾ (مسلم ج۱ص۱۳۰) (اور لیکن مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو) حضرت امام نوویؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم اہل مدینہ اور ان کی سمت والوں کو ہے جن کو قبلہ شمال یا جنوب کی طرف ہے (محصلہ ج۱ص۱۳۰) (مقام ابی حنیفہ ص۲۴۵)

حضرت ابو ایوب انصاری خالد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا﴿إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ

شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّأْمَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (ترمذی ج۱ص۲۳طبع دیوبند واللفظ لہ، بخاری طبع کراچی ج۱ص۵۷) جب تم بیت الخلاء کو جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ اس طرف پشت کرو اور لیکن مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو حضرت ابوایوبؓ فرماتے ہیں ہم شام آئے وہاں ایسے بیت الخلا دیکھے جو قبلہ رو بنے ہوئے تھے تو ہم ان میں قبلہ سے رخ موڑ لیتے تھے اور اللہ سے استغفار کرتے تھے۔

بچے کو پیشاب کے لئے قبلہ رخ کر کے پکڑنا اور اسی طرح اس کی ٹانگوں کو قبلہ کی طرف پھیلانا مکروہ ہے (درمختار مع ردالمحتار ج۱ص۳۴۲) جو شخص قبلہ رخ پیشاب کرے اس کی گواہی قبول نہیں (ردالمحتار ج۵ص۴۸۱) قبلہ کی طرف اور قرآن مجید کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے (ردالمحتار ج٦ص٦۵۵) قبلہ رخ کوئی چیز رکھ کر نشانہ لگانا مکروہ ہے (ردالمحتار ج٦ص۴۰٦) قبلہ رخ کئے بغیر جانور کر ذبح کرنا مکروہ ہے (ردالمحتار ج٦ص۲۹٦)

قبلہ کی طرف تھوکنا بھی ٹھیک نہیں حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے لوگوں کو نماز پڑھائی اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا اور نبی کریم ﷺ دیکھ رہے تھے جب وہ فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی قوم سے کہا یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے اس شخص نے اس کے بعد نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو اس کی قوم نے اسے روک دیا اور نبی ﷺ کے ارشاد کی اس کو خبر دی اس نے یہ بات رسول ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا ہاں (راوی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا) تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔ رواہ ابوادود (مشکوۃ ص۷۱)

جب مسلمان فوت ہو جاتا ہے تو نماز جنازہ قبلہ رخ ہو کر ادا کی جاتی ہے قبر میں لٹاتے وقت مستحب ہے کہ یوں پڑھا جائے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (بہشتی زیور حصہ یازدہم ص۹۷ مسئلہ ۱۴) تو اس وقت بھی نبی کریم ﷺ کی ملت کا ذکر ہے نہ کہ قادیانی کے دین کا۔

جب قبر تیار ہو جائے تو میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اتاریں اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اتارنے والے قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھ دیں (بہشتی زیور حصہ یازدہم ص ۹۷ مسئلہ ۱۲) پھر قبر میں اس طرح لٹایا جاتا ہے کہ اس کی پشت پیچھے دیوار کے ساتھ ہو اور اس کا منہ قبلہ کی طرف (بہشتی زیور حصہ یازدہم ص ۹۷ مسئلہ ۱۵ بحوالہ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۳ بحر ج ۱ ص ۱۹۶ در ج ۲ ص ۱۶۵ نیز دیکھیں ردالمحتار ج ۲ ص ۲۳۵، ۲۳۶) حتی کہ اگر باپ مسلمان ماں عیسائی ہو اور یہ عیسائی ماں حمل کی حالت میں بچے سمیت فوت ہو گئی تو ماں کو قبر میں ایسے لٹایا جائے گا کہ اس کی پشت قبلہ کی طرف رہے تاکہ بچے کا منہ قبلہ کی جانب رہے۔

نبی ﷺ زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو دفن کے وقت قبلہ کی طرف آگے رکھتے تھے (بخاری ج ۲ ص ۵۸۴ طبع کراچی) نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کے بارے میں فرمایا ﴿قبلتکم أحیاء و أمواتا﴾ (سنن ابی داود طبع رحمانیہ ج ۲ ص ۴۹ حدیث نمبر ۲۸۷۵) ''وہ تمہارا قبلہ ہے زندگی میں اور موت کے بعد''۔

اس طرح مرنے کے بعد بھی سب مسلمان ایک امت واحدہ بن جاتے ہیں سب کا رخ ایک ہی جانب ہوتا ہے ایسی عظیم وحدت کی مثال کوئی اور دین پیش نہیں کرسکتا۔

اہل قبلہ کا مفہوم:

قبلہ اتنا ضروری کہ مسلمانوں کا ایک نام ہی اہل قبلہ ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ (بخاری ج ۱ ص ۵۶ طبع کراچی، مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۱ طبع بیروت حدیث رقم ۱۳)'' جو ہماری نماز جیسے نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے

جس کیلئے ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے اس کے رسول ﷺ کا، لہذا نہ خیانت کرو اللہ سے اس کے ذمہ میں"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ (بخاری ج ۱ ص ۵۶ طبع کراچی)" مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ کہہ دیں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تو جب وہ اسے کہہ لیں اور ہماری نماز جیسے نماز پڑھیں اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارا ذبیحہ کھالیں تو ان کے خون اور ان کے مال ہم پر حرام ہو جاتے ہیں مگر اس کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے"۔

امام طحاویؒ فرماتے ہیں" وَنُسَمِّي أَهْلَ قِبْلَتِنَا مُسْلِمِينَ مُؤْمِنِينَ "(العقیدۃ الطحاویۃ مع الشرح ص ۱۹۵)" اور ہم اپنے قبلہ والوں کا نام مسلم مومن رکھتے ہیں" نیز فرماتے ہیں "وَلَا نُكَفِّرُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِذَنْبٍ مَا لَمْ يَسْتَحِلَّهُ "(العقیدۃ الطحاویۃ مع الشرح ص ۱۹۷)" اور ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہتے جب تک وہ اس کو حلال نہ سمجھے"۔ بیت اللہ کی بے حرمتی کبیرہ گناہ ہے(سنن ابی داود طبع رحمانیہ ج ۲ ص ۴۹ حدیث نمبر ۲۸۷۵)

مرزائیوں کا بیت اللہ میں کوئی حق نہیں:

خانہ کعبہ کی اس قدر اہمیت جان لینے کے بعد یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ قبلہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی پسند ہے کتب تفسیر کے حوالے اگلی دلیل کے ساتھ آ رہے ہیں کہ پہلی کتابوں میں تھا کہ آخری نبی دو قبلوں والے ہوں گے اور ان کا قبلہ بالآخر خانہ کعبہ ہو جائے گا۔ قبلہ بہت اہم ہے مگر ہے حضرت خاتم ﷺ کی پسند۔ اس لئے جو شخص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو

خاتم النبیین نہیں مانتا اس کو اس کعبہ کی طرف رخ کرنے کا کوئی حق نہیں نہ اس کا عبادت خانہ ہمارے کعبہ کی طرف ہو اور نہ اس کی قبر۔ بلکہ قبر میں اس کے رخ کو قبلہ کی جانب سے پھیر دیا جائے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے تھے کہ جو لوگ علماءِ دین کی توہین اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں ان کا قبر میں قبلہ سے منہ پھر جاتا ہے اور یوں بھی فرمایا کہ جس کا جی چاہے دیکھ لے (ارواح ثلاثہ ص۳۲۴) اب سوچیں کہ جو لوگ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی نہ مانیں ان کا قبر میں کیا حشر ہوتا ہوگا؟

حضرت نانوتویؒ کے کلام سے تائید

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں:

قبلہ اول [یعنی خانہ کعبہ] کے استقبال [یعنی ادھر رخ کرنے] کے لئے بھی اول ہی درجہ کا نبی اور اول ہی درجہ کی امت چاہئے مگر ایسا نبی سوائے خاتم النبیین اور ایسی امت سوائے امت خاتم النبیین ﷺ اور کوئی نہیں (قبلہ نما ص۳۷ سطر ۱۳، ۱۴)

ایک اور مقام پر حضرت لکھتے ہیں:

اور اس وجہ سے وہ سب میں افضل بھی ہو اور سب کا سردار بھی ہو اور سب کا خاتم بھی ہو (قبلہ نما ص۴۷ سطر ۵، ۶)

[خاتم سے مراد ان عبارتوں میں خاتم زمانی یعنی آخری نبی ہی ہے کیونکہ افضلیت کا ذکر حضرت نے دوسرے لفظوں سے کر دیا ہے]

مولانا عبدالشکور ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

بخاری شریف میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سلسلہ میں جو حدیث مروی ہے اس کے بعض الفاظ یہ ہیں وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ (بخاری ص۱۰ ج۱)

(اور آپ ﷺ پسند فرماتے تھے کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہو)(ہدایۃ الحیر ان فی جواہر القرآن ص ۲۳۰)(مزید دیکھئے بخاری ص۱۰اج ا)

مولانا عبدالشکور ترمذیؒ ہی فرماتے ہیں

بہرحال تمام مفسرین اور محدثین کا اس طرح اس امر پر اتفاق ہے کہ تحویل قبلہ کے حکم سے پہلے ہی آنحضرت ﷺ کی خواہش یہ تھی کہ بیت اللہ کو آپ ﷺ کا قبلہ بنا دیا جائے اسی طرح سب حضرات کا اس امر پر بھی اتفاق ہے کہ آیت زیرِ بحث کا مطلب یہی ہے کہ تحویل قبلہ کے انتظار میں ہی آپ ﷺ بار بار آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے تھے اور اس سلسلے میں آپ ﷺ کو وحی کی آمد کی توقع اور امید تھی۔(ہدایۃ الحیر ان فی جواہر القرآن ص۲۳۲)

نیز فرماتے ہیں قبلہ میں یہود کی موافقت ان میں سے بعض کے لئے ایمان لانے میں مانع بھی ہوسکتی تھی کیونکہ ان کی کتابوں میں صاف لکھا ہے کہ

''نبی آخرالزمان کا قبلہ بالآخر قبلہ ابراہیمی بیت اللہ ہوگا''

تو ان کو یہ خیال ایمان لانے سے مانع ہوسکتا تھا کہ ہماری کتابوں میں جو علامت نبی آخرالزمان کی لکھی ہوئی ہے وہ آپ میں موجود نہیں ادھر مشرکین بھی کہا کرتے تھے کہ محمد ﷺ دعوی تو کرتے ہیں ملت ابراہیمی کے اتباع کا، مگر قبلہ ابراہیمی بیت اللہ سے روگردانی کرتے ہیں یہودیوں اور مشرکین کے اس قسم کے اعتراضات کے رفع کرنے کی طرف تحویل قبلہ کی علت لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ (تاکہ تمہارے مقابلہ میں لوگوں کو گفتگو نہ رہے) میں اشارہ کیا گیا ہے .... ویسے بھی خانہ کعبہ سب قبلوں سے افضل اور آنحضرت ﷺ کے کمالات کے مناسب ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کا اصلی قبلہ تھا اور بیت المقدس کی طرف استقبال بوجہ بعض مصالح عارضی طور پر کرایا گیا تھا اس لئے بھی آپ ﷺ کا خانہ کعبہ ہی کی طرف استقبال کی خواہش کرنا مقتضائے طبیعت اور مناسب تھا۔

تحویل قبلہ کی حکمت:

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں چونکہ آپ ﷺ کا اصلی قبلہ اور آپ کے کمالات کے مناسب خانہ کعبہ تھا اور سب قبلوں سے افضل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی قبلہ وہی تھا۔ ادھر یہودی طعن کرتے تھے کہ یہ نبی شریعت میں ہمارے مخالف اور ملت ابراہیمی کے موافق ہو کر ہمارا قبلہ کیوں اختیار کرتے ہیں؟ ان وجوہ سے جس زمانہ میں آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے تو دل یہی چاہتا تھا کہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم آجائے اور اس شوق میں آسمان کی طرف منہ اٹھا کر ہر طرف کو دیکھتے کہ شاید فرشتہ حکم لاتا ہو اس پر یہ آیت اتری اور استقبال کعبہ کا حکم آیا (فوائد القرآن ص ۲۸ ف ۷ تحت قولہ قد نری تقلب وجهک فی السما)

بہر حال تحویل قبلہ کا حکم آپ ﷺ کی خواہش کے موافق تھا اور امور مذکورہ پر نظر کرنے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کو تحویل قبلہ کی خواہش کیوں تھی؟ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کتب سابقہ میں جو نبی آخر الزمان کی علامت اس کا اصلی قبلہ بیت اللہ ہونا لکھا ہوا تھا جب اس کے ظہور کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب نورانی میں اس کے موافق خواہش پیدا کر دی اس خواہش پر تحویل قبلہ کا حکم آگیا جس سے مخالفین کا الزام رفع ہو گیا لِـئَلَّا یَـکُـوْنَ میں اسی کا بیان ہے۔ (ہدایۃ الحیران فی جواہر القرآن ص ۲۳۴، ۲۳۵)

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۳۴﴾

﴿آخری نبی دو قبلوں والے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ (البقرۃ:۱۴۴)

ترجمہ: اور بے شک جن لوگوں کو کتاب دی گئی وہ جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے رب کی

طرف سے

دلیل کی وضاحت:

علماء تفسیر لکھتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں تھا کہ آخری نبی دو قبلوں والے ہوں گے امام نسفیؒ فرماتے ہیں کہ انبیاء سابقین نے نبی ﷺ کی نسبت جو بشارتیں دی تھیں ان میں یہ بھی تھا کہ نبی کریم ﷺ دو قبلوں کی طرف نماز ادا کریں گے۔(۱)

حضرت شیخ الہندؒ فرماتے ہیں اہل کتاب کو پتہ تھا کہ پیغمبر آخر الزمان ﷺ بیت المقدس کی طرف کچھ دنوں نماز پڑھیں گے پھر کعبہ کی طرف پڑھیں گے(۱)

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۳۵﴾

﴿اہل کتاب کا آپ کی صفات سے واقف ہونا﴾

ارشاد فرمایا:

الَّذِيْنَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ أَبْنَآءَ هُمْ (البقرة:۱۴۶)

ترجمہ: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ آپ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

---

(۱) قال النسفی تحت قوله تعالىٰ وَاِنَّ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ) أی التحویل الی الکعبة هو الحق لأنه کان فی بشارة أنبيائهم برسول الله ﷺ أنه يصلی الی القبلتين (مدارک التنزيل للنسفی ج ۱ ص ۹۴ علی هامش تفسير الخازن)

(۲) قال شيخ الهند تحت قوله تعالىٰ وَاِنَّ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ یعنی اہل کتاب جو تحویل قبلہ کی نسبت اعتراض کریں گے اس کی ہرگز پرواہ نہ کرنا کیونکہ ان کو کتاب سے معلوم ہے کہ پیغمبر آخر الزمان بیت المقدس کی طرف کچھ دنوں نماز پڑھیں گے پھر کعبہ کی طرف پڑھیں گے(تفسیر عثمانی ص۲۹ف۱۰)

اہل کتاب آخری نبی کے انتظار میں تھے اور نبی ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے آپ ﷺ کے اندر تمام نشانیوں کو دیکھ لیا اور دل سے اس کو مان گئے کہ آپ ﷺ ہی اللہ کے آخری نبی ہیں مگر اہل کتاب سے چند خوش قسمت ہستیاں ایمان لائیں جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔ اہل کتاب کی اکثریت ضد ،حسد اور دنیا کی محبت کی وجہ سے آپ ﷺ پر ایمان لانے سے محروم رہی۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَاٰمِنُوا بِمَآ أَنزَلْتُ مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَكُمْ وَلاَ تَكُونُوٓا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ﴾ (بقرۃ:۴۱) (اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا تصدیق کرنے والا اس کی جو تمہارے پاس ہے اور نہ ہو جاؤ پہلے کفر کرنے والے اس کے ساتھ) آپ کا ارشاد گرامی ہے
﴿لَوْ آمَنَ بِي عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَآمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ﴾ (بخاری ج ۱ ص ۵۶۲ طبع کراچی) (اگر مجھ پر دس یہودی ایمان لے آتے تو سب یہودی مجھ پر ایمان لے آتے) تو جب اہل کتاب نے اس وقت آپ کو آخری نبی مان لیا تو اب کوئی نیا نبی کیسے آسکتا ہے؟

قصہ حضرت عبداللہ بن سلام کے ایمان لانے کا:

نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو عبداللہ بن سلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کچھ سوالات کئے اور صحیح جواب پا کر ایمان لے آئے اور کہنے لگے کہ اس سے پہلے کہ یہودیوں کو میرے ایمان کا پتہ چلے آپ یہودیوں سے میرے بارے میں پوچھیں۔ یہودی آئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں کہنے لگے ﴿خَيْرُنَا وَ ابْنُ خَيْرِنَا﴾ (ہم میں سے سے بہتر ہیں سب سے بہتر کے بیٹے ہیں) ﴿أَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا﴾ (ہم میں سب سے افضل ہیں سب سے افضل کے بیٹے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا کیا خیال ہے اگر وہ مسلمان ہو جائیں کہنے لگے اللہ اس کو بچائے پھر پوچھا تو انہوں نے ایسا ہی کہا اتنے میں حضرت عبداللہ بن سلام نکلے کہنے لگے ﴿أَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

اللّٰہِ﴾ یہودی کہنے لگے ﴿شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا﴾ (یہ ہم میں سب سے برے ہیں سب سے برے کے بیٹے ہیں) حضرت عبد اللہ بن سلام کہنے لگے مجھے اسی کا خطرہ تھا (بخاری ج ا ص ۵۶۱ طبع کراچی)

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۳۶﴾

﴿آخری نبی کا دوسرا قبلہ خانہ کعبہ ہوگا﴾

ارشاد فرمایا:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ (البقرۃ:۱۵۰)

ترجمہ: اور جہاں سے آپ نکلیں تو اپنے چہرے کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور جہاں کہ تم ہو تو اپنے چہروں کو اس کی طرف پھیر لو تا کہ لوگوں کو تمہارے اوپر کوئی حجت نہ رہے

دلیل کی وضاحت:

پہلی کتابوں میں تھا (ا) کہ آخری نبی دو قبلوں والے ہوں گے اس لئے بیت اللہ کی

(ا) قال شیخ الھند تحت قولہ تعالیٰ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ :یعنی کعبہ کا حکم اس واسطے ہوا کہ توریت میں مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم کا قبلہ خانہ کعبہ ہے اور نبی آخر الزمان کو بھی اسی کی طرف منہ پھیرنے کا حکم ہو جائے گا (تفسیر عثمانی ص ۲۹ فوائد ص ۲۹ ف ا)

وفی اشرف الحواشی : لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ حُجَّةٌ سے معلوم ہوتا ہے یعنی اہل کتاب کے لئے اس اعتراض کی گنجائش بھی نہ رہے کہ نبی آخر الزمان کا قبلہ تو کعبہ ہوگا اور یہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھتے ہیں کبیر، ابن کثیر (اشرف الحواشی ص ۲۸ ف ۹) وانظر ابن کثیر ج ا ص ۲۹۰، ۲۹۱ تحت قولہ تعالی لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اشرف الحواشی غیر مقلدین کی تفسیر ہے۔

طرف رخ کرنا ختم نبوت کی دلیل ہے۔اس لئے جو شخص نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی نہیں مانتا نہ وہ اہل قبلہ سے ہے اور نہ اس کو خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا کوئی حق ہے۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۳۷﴾

﴿قبلہ سے نعمت کی تکمیل﴾

ارشاد فرمایا:

وَلِأُتِمَّ نِعۡمَتِيۡ عَلَيۡكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ (البقرۃ:۱۵۰)

ترجمہ: اور تاکہ میں تم پر اپنے انعام کی تکمیل کردوں اور تاکہ تم راہِ راست پر رہو۔

دلیل کی وضاحت:

جب نعمت مکمل ہوگئی تو اور کسی نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟ اس کی وضاحت ان شاء اللہ

" اَلۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ" کے تحت آئے گی کہ جیسے آخری اینٹ لگنے سے قبل عمارت نامکمل ہوتی ہے اس کو مکمل کرنے کے لئے آخری اینٹ لگانا ضروری ہے اسی طرح آخری اینٹ لگنے کے بعد کسی اور اینٹ کی گنجائش نہیں رہتی اگر تکمیل کے بعد کوئی اینٹ لگائی جائے تو عمارت بدنما ہو جاتی ہے عمارت کی خوبصورتی کے لئے اس زائد اینٹ کو ہٹانا ضروری ہے۔اسی طرح قصر نبوت کی تکمیل کے لئے نبی کریم ﷺ کی آمد ضروری تھی اور آپ کی آمد کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔آپ کے بعد کوئی نبوت کا دعویدار ہو تو اس کو توبہ کرنا ضروری ہے توبہ نہ کرے تو اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کو قتل کردے۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۳۸﴾

﴿آخری نبی کے اوصاف کا بیان﴾

ارشاد فرمایا:

كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنكُمْ يَتْلُوْ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (البقرة:۱۵۱)

ترجمہ: جیسا ہم نے تم میں ایک رسول بھیجے تم میں سے جو تم پر ہماری آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور تمہیں پاک کرتے ہیں اور تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور تمہیں وہ کچھ سکھاتے ہیں جو تم نہ جانتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

سورۃ بقرۃ آیت ۱۲۹ کی تفسیر میں گزرا ہے کہ یہ صفات اللہ نے اپنے آخری نبی کو عطا فرمائی ہیں تو یہاں رسول اللہ ﷺ کی ان صفات کو ذکر کرنے سے پتہ چلا کہ آپ اللہ کے آخری رسول ہیں اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۳۹﴾

﴿ فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ ﴾

ارشاد فرمایا:

فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرة:۱۵۲)

ترجمہ: پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

دلیل کی وضاحت:

سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ تحویل قبلہ کی نعمت کو اور اس نبی ﷺ کی بعثت کو یاد رکھنے کا حکم ہے اگر کسی اور کو نبی مانا جائے تو اس نئے کو یاد رکھا جائے گا اِس نبی ﷺ کو تو نہیں۔ اِس نبی کی نعمت کو یاد رکھنا تب ہی ممکن ہوگا جب ان کی شریعت کو نافذ مانا جائے۔ یہ حکم قرآنی ہے اور جب تک قرآن باقی ہے یہ حکم باقی ہے اس طرح آیت سے نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ثابت ہوگیا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ.

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۴۰﴾

﴿نماز اور صبر کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

یَآ أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ إِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ

(سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۵۳)

ترجمہ: اے ایمان والو مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کے بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

دلیل کی وضاحت:

نماز اور صبر کا حکم ہے اور اس حکم کے مخاطب ختم نبوت کو ماننے والے ہیں اور کوئی نہیں مقدمہ کے اندر ہم اس کو مبرہن کر چکے ہیں کہ نماز ختم نبوت کی دلیل ہے نیز یہ کہ عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر انسان مؤمن ہو نہیں سکتا۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۴۱﴾

﴿حج و عمرہ کی بیت اللہ سے نسبت﴾

ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْہِ أَن یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَإِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ﴾ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۵۸)

ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان کے چکر کاٹے اور جو کوئی نیکی کا کام خوشی سے کرے تو اللہ تعالیٰ قدر دان ہیں جاننے والے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں بیت اللہ کے حج اور عمرے کا ذکر ہے اور یہ بات گزر چکی ہے کہ بیت اللہ خاتم النبیین ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے نیز احرام اور طواف کے ساتھ جو دو دو رکعتیں ادا کی جاتی ہیں ان میں ﴿أَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ کہہ کر نبی ﷺ کی نبوت کی گواہی دی جاتی ہے کسی اور نبی کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ اس لئے حج و عمرے کی مشروعیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۴۲﴾

﴿اللہ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ﴾

ارشاد فرمایا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۶۵)

ترجمہ: اور ایمان والوں کو اللہ سے شدید محبت ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں فرمایا ایمان والوں کو اللہ سے شدید محبت ہے دوسری جگہ فرمایا

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان ہیں

دلیل کی وضاحت:

اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانا جائے تو اس کی اطاعت بھی کرنی ہوگی اس کی اطاعت کرنے سے نبی کریم ﷺ کی اطاعت نہ ہو سکے گی اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت نہ کرنے سے انسان اللہ کی محبت سے محروم رہے گا۔ تو جب اللہ کی محبت کو حاصل کرنے کا طریقہ صرف

حضرت محمد ﷺ کی اتباع ہی ہوئی تو کسی اور نبی کے آنے کی گنجائش نہ رہی والحمدللہ۔

اشکال: مسلمان اپنے علماء کی اطاعت کرتے ہیں کیا وہ اس کے خلاف نہیں؟

جواب: علماء کی اطاعت شریعت محمدی کے حکم کو پورا کرنے کی غرض سے ہوتی ہے۔ان کو نبی یا معصوم نہیں سمجھا جاتا۔جبکہ قادیانی کے ماننے والے اس کو نبی مان کر اطاعت کرتے ہیں۔اگر خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت بھی ہو اور کسی اور کی بھی تو مسلمان نبی کریم ﷺ ہی کی اطاعت کرے گا۔جبکہ مرزائی تو اپنے قادیانی کی مانے گا۔ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۴۳﴾

﴿ابوابُ البر عقیدۂ ختم نبوت کی فروع ہیں﴾

ارشاد فرمایا

﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوْا وَالصَّابِرِيْنَ فِي الْبَأْسَآءِ والضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۷۷)

ترجمہ: نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف کرو لیکن نیکی تو اس کی جو ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور سب کتابوں پر اور دے مال اس کی محبت پر رشتہ داروں کو اور یتیموں اور محتاجوں او مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم رکھے نماز اور دیا کرے زکوۃ اور پورا کرنے والے اپنے اقرار کو جب عہد کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت۔یہی لوگ ہیں سچے اور یہی ہیں پرہیزگار۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں نماز اور زکوۃ کا ذکر ہے اور نماز اور زکوۃ ختم نبوت کی دلیل ہیں نیز اس آیت میں انبیاء پر ایمان کا بھی ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ یہاں وہی انبیاء مراد ہیں جن کی نبی کریم ﷺ سے خبر ملی۔ اگر آپ نے اپنے بعد کسی نبی کی آمد کی خبر دی ہوتی تو وہ مراد ہوتی مگر آپ نے تو اپنے بعد انبیاء کی نفی کر دی۔ معلوم ہوا کہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والا ہی صادق اور متقی ہو سکتا ہے

اور یہ بات بھی آئے گی کہ اپنے بعد انبیاء کی نفی اور قیامت کے وقت کے بارے میں لا علمی کا اظہار اور بار بار پوچھنے پر بھی یہ کہنا کہ اس کو اللہ ہی جانتا ہے آپ کی دیانت داری اور نہایت سچے ہونے کی دلیل ہے اگر آپ دنیا دار ہوشیار چالاک آدمی ہوتے تو کہہ دیتے کہ قیامت ہزار سال کو آئے گی یا پانچ ہزار سال کو آئے گی یا دس ہزار سال کو آئے گی۔ ہزار سال تو بہت زیادہ ہیں چند سالوں میں حالات کہاں سے کہاں بدل جاتے ہیں۔ آپ نے وقتِ قیامت سے لاعلمی ظاہر کر کے وقتی شرمندگی تو دیکھی لوگوں کی باتیں تو سنیں لیکن جھوٹی خبر دے کر منصب نبوت کو داغ دار نہ کیا۔

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ مَاهُوَ أَهْلُهُ

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۴۴﴾

﴿دین اسلام پر قائم رہنے کی وصیت﴾

وصیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۸۱)

ترجمہ: پھر جو بدل دے اس کو اس کو سننے کے بعد تو اس کا گناہ انہیں لوگوں پر ہے جو اس کو بدلتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

جب عام آدمی کی وصیت کو بدلنا سخت گناہ ہوا تو نبی کریم ﷺ کی وصیت کا بدلنا کتنا بڑا گناہ ٹھہرا اور نبی ﷺ نے اس دین پر قائم رہنے کی وصیت کی اس لئے کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو آپ ﷺ اس کی وصیت کرتے ۔آپ ﷺ نے تو اپنی شریعت پر قائم رہنے کی وصیت کی فرمایا

حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں

وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَا ذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا قَالَ قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِىْ اِلَّا هَالِكٌ مَنْ يَعِشْ بَعْدِىْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ حَيْثُمَا قِيْدَ انْقَادَ (ابن ماجہ مقدمہ ج۱ص۷اواللفظ لہ مسند احمد۴ص۱۲۶)

ترجمہ:ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسی نصیحت فرمائی جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل ڈر گئے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول یہ تو الوداع کہنے والے کی نصیحت ہے تو آپ ہمیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں فرمایا میں نے تم کو روشن دین پر چھوڑا ہے جس کی رات اس کے دن کی طرح ہے میرے بعد اس سے ادھر ادھر وہی ہوگا جو ہلاک ہونے والا ہے جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا پس تم کو میری اور خلفاء راشدین کی سنت سے جس کا پتہ ہو اس کو پکڑے رکھو دانتوں سے اس کو مضبوط پکڑو اور فرماں برداری کرتے رہو اگرچہ حبشی غلام ہو اس لئے کہ مومن نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جدھر اس کو لے جایا جائے چل پڑتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں

كَـانَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَـطَـبَ احْـمَـرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَـقْـرِنُ بَيْـنَ إِصْبَـعَيْـهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطىٰ (ابن ماجہ ج ا ص ۱۷) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ کا غصہ تیز ہو جاتا جیسے کوئی لشکر سے ڈراتا ہوا کہہ رہا ہو کہ وہ لشکر تم پر صبح کو حملہ کرنے والا ہے شام کو حملہ کرنے والا ہے اور فرماتے تھے مجھے بھیجا گیا اس حالت میں کہ میں اور قیامت ان دو کی طرح ہیں اور آپ اپنی شہادت والی انگلی کو اور درمیانی انگلی کو ملاتے تھے۔۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر سمجھا دیا کہ میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نیا نبی نہ آئے گا۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار اور قادیانی کو ماننے والے نبی ﷺ کی وصیت کو بدلنا چاہتے ہیں جبکہ ختم نبوت کو ماننے والے آپ کی وصیت پر قائم ہیں۔

<u>فائدہ ضروریہ:</u>

وصیت کو بدلنا تب جائز ہے جب وصیت کرنے والا گناہ کی وصیت کرے یا ناجائز کسی کی طرفداری کرے۔ارشاد باری ہے﴿ **فَـمَـنْ خَـافَ مِـن مُّـوصٍ جَـنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْـنَهُمْ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ** ﴾ (البقرۃ:۱۸۲)'' تو جو کوئی اندیشہ کرے مرنے والے سے طرفداری کا یا گناہ کا پھر ان میں باہم صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

ختم نبوت کے منکر چونکہ نبی کریم ﷺ کی وصیت کو بدلتے ہیں اس لئے وہ درپردہ آپ ﷺ پر جَـنَـف (طرفداری اور ظلم) اور اِثْـم (گناہ) کا الزام لگا کر آپ کی گستاخی کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔اس لئے بھی وہ واجب القتل ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۴۵﴾

﴿پہلی امتوں پر بھی روزے فرض ہوئے﴾

ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۳)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا ان لوگوں پر فرض کیا گیا جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں سابقہ امتوں کا ہی ذکر ہے یہ تو بتایا کہ تم سے پہلوں پر بھی روزہ فرض کیا گیا یہ نہ فرمایا کہ تمہارے بعد والی امتوں پر بھی روزہ فرض کیا جائے گا کیونکہ بعد میں نہ کوئی نیا نبی ہے نہ کوئی نئی امت ہے۔ کچھ وضاحت مقدمہ میں بھی گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۴۶﴾

﴿قرآن حق و باطل میں فارق ہے﴾

ارشاد فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو ہدایت ہے لوگوں کے لئے اور روشن دلیلیں ہدایت کی اور حق کو ناحق سے پہچاننے کی تو تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے وہ اس میں روزے رکھے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کو ہدایت بھی کہا اور فرقان بھی، جب قرآن نری ہدایت موجود ہے اور حق و باطل کے درمیان فرق بھی کرتا ہے اور اس کے شکریہ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے اگر یہ قرآن بالفرض باقی نہ رہے تو رمضان کے روزے کی فرضیت نہ رہے گی الغرض سراپا ہدایت اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا موجود ہے تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے۔ رمضان کے روزے کی فرضیت اس کی دلیل ہے کہ یہ دین زندہ ہے اس لیے کسی اور دین اور کسی نئے نبی کی ضرورت نہ ہوگی۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۴۷﴾

﴿آنے والے نبی کی بابت سوال نہ ہوا﴾

ارشاد فرمایا:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (البقرۃ: ۱۸۹)

ترجمہ: پوچھتے ہیں آپ سے چاندوں کے بارے میں کہہ دیجئے وہ اوقات ہیں لوگوں کے لئے اور حج کے لئے۔

دلیل کی وضاحت:

صحابہ کرامؓ نے چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کی بابت سوال تو کیا مگر کسی صحابیؓ نے آنے والے نبی کی بابت سوال نہ کیا۔ اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کی بابت سوال کرنا چاند کے حالات کی نسبت یقیناً بہت زیادہ ضروری تھا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ سب صحابہ کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

نکتہ: علماء کرام نے لکھا ہے کہ صحابہ کا سوال چاند کی حالتوں کی تبدیلی کے سبب کی بابت تھا کہ چھوٹا بڑا کیوں ہوتا ہے مگر اللہ نے جواب میں اس کی حکمت ارشاد فرمائی اس میں ایک نکتے کی بات یہ ہے کہ کسی بھی موقع پر صحابہ کرام سے یہ نہ کہا گیا کہ تمہیں یہ سوال نہ کرنا چاہئے تھا تمہیں

آنے والے نبی کی بابت پوچھنا چاہئے تھا۔علاوہ ازیں آیت کریمہ میں حج کا بھی ذکر ہے اور مقدمہ میں گزر چکا ہے کہ حج بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۴۸﴾

﴿حج عمرے کو پورا کرنے کا حکم﴾

ارشادفرمایا:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۹۶)

ترجمہ:اور حج اور عمرے کو اللہ کے لئے پورا کرو

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں اور اس کے بعد کئی آیات میں حج کے احکامات کا ذکر ہے اور یہ بات مقدمہ میں گزر چکی ہے کہ حج کا حکم ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۴۹﴾

﴿اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کا حکم﴾

ارشادفرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَاتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ(البقرۃ:۲۰۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو تحقیق وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

شان نزول:

حضرت عبداللہ بن سلامؓ جو پہلے یہودی تھے اسلام لانے کے بعد انہوں نے سوچا کہ اسلام میں اونٹ کا گوشت کھانا فرض نہیں جبکہ یہود کی شریعت میں اونٹ کا گوشت کھانا حرام ہے

میں اونٹ کا گوشت نہیں کھاتا تا کہ تورات پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہو اور شریعت اسلامی کی مخالفت بھی نہ ہو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر الجلالین ص۴۳)

دلیل کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کا حکم دیا۔ اسلام کے آنے کے بعد اتباعِ تورات کی وجہ سے اونٹ کے گوشت سے پرہیز کرنے والا شیطان کا متبع ہو تو نبوت کا جھوٹا دعویدار اور اس کو ماننے والے تو نرے شیطان ہی ہوں گے۔

غور کا مقام ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی سچی شریعت کے ایک منسوخ حکم کو لینے سے اتنی سختی سے منع کر دیا تو جو شخص نبی ﷺ کے بعد نبی ہی کسی اور کو مان لے اللہ تعالیٰ کی اس پر کس قدر ناراضگی ہوگی؟

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۵۰﴾

﴿قیامت ہی کا انتظار کیوں؟﴾

ارشاد فرمایا:

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۱۰)

ترجمہ: یہ لوگ بجز اس کے اور کس کے منتظر ہیں کہ حق تعالیٰ اور فرشتے بادل کے سائبانوں میں ان کے پاس آویں اور سارا قصہ ہی ختم ہو جائے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اگر کسی نبی کا انتظار ہوتا تو اس کا کہا جا سکتا ہے کیا کسی اور نبی کا انتظار ہے جسطرح کہ یہودی مدینہ میں اپنے مخالفین سے کہتے تھے اور تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۱۷ کے حوالہ سے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ الغرض ایسے مواقع پر کسی اور نبی کا ذکر نہ کرنا دلیل ہے اس کی کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی

نبی نہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۵۱﴾

﴿خرچ کرنے کے بارے میں سوال ہوا نئے نبی کی بابت نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

يَسْـئَـلُـوْنَـکَ مَـاذَا يُـنْـفِـقُوْنَ قُلْ مَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ وَالْيَتَـامٰى وَالْـمَسَـاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (البقرة :۲۱۵)

ترجمہ: پوچھتے ہیں آپ سے کہ کیا خرچ کریں آپ کہہ دیں کہ جو مال تم نے خرچ کرنا ہوتو ماں باپ کا حق ہے اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور غریبوں کا اور مسافروں کا اور تم جونسا نیک کام کروسو اللہ تعالیٰ کو اس کی خوب خبر ہے۔

دلیل کی وضاحت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے یہ تو پوچھا کہ ہم کیا خرچ کریں مگر کسی صحابیؓ نے آنے والے نبی کی بابت سوال نہ کیا اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کی بابت سوال کرنا زیادہ ضروری تھا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ سب صحابہؓ کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۵۲﴾

﴿حرمت والے مہینے کا سوال کیا نبی جدید کا نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ وَّصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهٖ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ (البقرة : ۲۱۷)

ترجمہ : سوال کرتے ہیں آپ سے حرمت والے مہینے میں لڑائی کرنے کے بارے میں کہہ دیجئے اس میں لڑنا جرم عظیم ہے اور روکنا اللہ کے راستے سے اور اللہ کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام کے ساتھ اور جو اس کے اہل ہیں ان کو نکالنا زیادہ بڑا جرم ہے اللہ کے ہاں۔

شان نزول:

صحابہ کرامؓ ایک مرتبہ سفرِ جہاد میں تھے کافروں کا ایک قافلہ دیکھا صحابہ کرامؓ نے یہ سمجھ کر کہ آج جمادی الاخری کی تیسویں رات ہے کافروں پر حملہ کر دیا اور مال لوٹ لائے بعد میں پتہ چلا کہ وہ رجب کی پہلی رات تھی کافروں نے شور کر دیا کہ مسلمانوں نے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کر لی اور حرمت والے مہینوں کا ادب اہل عرب کے ہاں مسلم تھا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے استفسار تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۳۷۹، تفسیر عثمانی ص۴۲ ف۵)

دلیل کی وضاحت:

صحابہ کرامؓ نے یہ تو پوچھا کہ حرمت والے مہینے میں لڑائی کرنا کیسا ہے؟ مگر کسی صحابیؓ نے آنے والے نبی کی بابت سوال نہ کیا اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کی بابت سوال کرنا زیادہ ضروری تھا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ سب صحابہ کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

اس آیت میں ایک اور دلیل اس طرح بھی نکلتی ہے کہ ان کے سوال کا جواب دینے کے بعد فرمایا اللہ کے راستے سے روکنا اور اللہ کے ساتھ کفر کرنا اس سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ آئندہ آنے والے نبی کا یا اس کے ساتھ کفر کرنے کی قباحت کا ذکر اس مقام پر بھی نہ کیا۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

☆ نوٹ ☆ جہاں بھی قرآن وحدیث میں ایمان کا ذکر ہے وہاں توحید ورسالت کے ساتھ ختم نبوت کا عقیدہ بھی شامل ہے اس لئے کہ اول دن سے مسلمانوں کا ختم نبوت پر ایمان رہا ہے

اس لئے کہ آپ کی آمد سے قبل ہی آپ کا اس حیثیت سے انتظار تھا کہ نبی آخرالزمان آنے والے ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۵۳﴾

﴿کفار کا مسلمانوں کو پریشان کرتے رہنا﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۱۷)

ترجمہ: اور یہ کفار تم سے ہمیشہ جنگ جاری رکھیں گے تاکہ تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اگر ان کا بس چلے۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے پھر وہ کافر ہونے ہی کی حالت میں مر جائے تو یہ ایسے لوگ ہیں جن کے نیک اعمال دنیا و آخرت میں غارت ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ کہا کہ کسی اور نبی کے آنے تک یہ لوگ ایسا کرتے رہیں گے اور نہ یہ فرمایا کہ کوئی اور نبی آجائے گا وہ ان کو سنبھال لے یا یہ اس کی طرفداری کر کے سدباب کر لیں گے بلکہ فرمایا کہ یہ لوگ لڑتے رہیں گے۔ مسلمان بھی رہیں گے کافر بھی رہیں گے، دین کا مذاق اڑانے والے ہوں گے تو آپ کی سنتوں کو اپنانے والی اور آپ کی ناموس کی خاطر جان کی بازی لگانے والی جماعت بھی باقی رہے گی۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۵۴﴾

﴿آنے والے نبی کی بابت سوال نہ ہوا﴾

ارشادفرمایا:

یَسْـئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز وَاِثْمُهُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (البقرۃ: ۲۱۹)

ترجمہ: سوال کرتے ہیں آپ سے شراب اور جوئے کی بابت کہہ دیجئے ان میں گناہ بڑا ہے اور کچھ فائدے ہیں لوگوں کیلئے اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

صحابہ کرامؓ نے شراب اور جوئے کی بابت تو پوچھا مگر کسی صحابی نے آنے والے نبی کی بابت سوال نہ کیا اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کی بابت سوال کرنا زیادہ ضروری تھا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ سب صحابہ کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۵۵﴾

﴿انفاق کا پوچھا نبی جدید کا نہیں﴾

ارشادفرمایا:

وَیَسْـئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (البقرۃ:۲۱۹)

ترجمہ: آپ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں کہہ دیجئے جو اپنے اخراجات سے زائد ہو۔

دلیل کی وضاحت:

صحابہ کرامؓ نے یہ تو پوچھا کہ ہم کیا خرچ کریں مگر کسی صحابیؓ نے آنیوالے نبی کی بابت سوال نہ کیا اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کی بابت سوال کرنا زیادہ ضروری تھا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ سب صحابہ کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۵۶﴾

﴿یتامیٰ کی بابت سوال، نہ نبی جدید کی بابت﴾

ارشادفرمایا:

وَيَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْيَتَامٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ (البقرة:۲۲۰)

ترجمہ: لوگ آپ سے یتیم بچوں کی بابت سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے ان کی مصلحت کا خیال رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

دلیل کی وضاحت:

صحابہ کرامؓ نے یہ تو پوچھا کہ یتیم بچوں کو ساتھ ملا کر اکٹھا کھانا پکائیں تا کہ ان کا خرچہ کم ہو مگر کسی صحابیؓ نے آنے والے نبی کی بابت سوال نہ کیا اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کی بابت سوال کرنا زیادہ ضروری تھا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ سب صحابہ کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۵۷﴾

﴿آنے والے نبی کی بابت سوال نہ ہوا﴾

ارشادفرمایا:

وَيَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى (البقرة:۲۲۲)

ترجمہ:

سوال کرتے ہیں آپ سے ماہواری کے بارے میں کہہ دیں وہ گندگی ہے

دلیل کی وضاحت:

صحابہ کرامؓ نے یہ تو پوچھا کہ ماہواری میں عورتوں سے مل سکتے ہیں یا نہیں مگر کسی صحابیؓ نے آنے والے نبی کی بابت سوال نہ کیا اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کی بابت سوال کرنا زیادہ ضروری تھا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ سب صحابہ کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

پھر اس کے آخر میں فرمایا ''اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے بھی محبت رکھتے ہیں اور پاک صاف رہنے والوں سے بھی'' اور یہ بات وضو کی آیت کے تحت آئیگی کہ انبیاء کا ایک مقصد لوگوں کو پاک کرنا ہوتا ہے اور ظاہری اور باطنی پاکی کے کامل احکامات اس شریعت میں موجود ہیں تو پھر کسی نئے نبی کی کیا ضرورت؟

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۵۸﴾

﴿نمازوں کی تاکید﴾

ارشاد فرمایا:

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ق وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۳۸)

ترجمہ: حفاظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور صلوۃ وسطیٰ کی (خصوصاً) اور کھڑے رہو اللہ کے سامنے عاجز بن کر۔

دلیل کی وضاحت:

صلوۃِ وسطیٰ کا معنی درمیانی نماز کے بھی ہیں اور اعلیٰ نماز کے بھی۔ اعلی نماز مسلمانوں کے پاس موجود ہے اس لئے کسی اور نبی کی نہیں۔ یہ نماز اس وقت بھی موجود تھی اور اب بھی موجود ہے تو کسی اور نبی کے آنے کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

مزید وضاحت:

آنے والا نبی اگر کوئی نماز لائے تو وہ نماز اس صلوۃ وسطیٰ کے نہ برابر ہوسکتی ہے نہ اعلیٰ۔ کیونکہ اگر وہ اعلیٰ ہو تو یہ اس کی نسبت ادنیٰ بن جائے گی اور اگر وہ اس کے برابر ہو تو یہ اس کے مساوی ہو جائے گی اعلیٰ نہ رہے گی۔ اور اگر آنے والے نبی نے ادنیٰ نماز ہی لانی ہے تو اس کی ضرورت ہی کیا ہے؟ اس سے امت کو کیا فائدہ ہوگا؟ ہماری اس بات کی تائید اس آیت کریمہ سے

بھی ہوتی ہے

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَآ أَوْ مِثْلِهَا (البقرة:۱۰۶)

ترجمہ: جوکوئی آیت ہم منسوخ کریں یا ہم اس کو بھلا دیں لے آتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی ۔۔۔۔۔اس استدلال کی مزید وضاحت حضرت نانوتویؒ کی تشریح کے ساتھ اسی سورۃ کی دلیل نمبر۲۱ میں گزر چکی ہے۔

علاوہ ازیں اس آیت میں نمازوں سے اس امت کی نمازیں ہی مراد ہیں اور اس امت کی نمازیں خود ختم نبوت کی دلیل ہیں جیسا کہ بارہا گزرا ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

نکتہ: صلاۃ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے عصر کی نماز کا بالخصوص ذکر شاید اس لئے کیا کہ جو شخص عصر میں سستی کرے گا وہ اور نمازوں میں زیادہ سستی دکھائے گا فجر کے وقت نیند کا غلبہ، گرمی کے موسم میں ظہر کے وقت گرمی کی شدت ہوتی ہے اور قیلولہ کو دل چاہتا ہے مغرب وعشاء کے وقت اندھیرا اور گھروں کو واپسی کا وقت ہوتا ہے اللہ کی مہربانی دیکھو اس نے اس آسان نماز کی تاکید کر دی اس پر پابندی کرنے سے ان شاء اللہ دیگر نمازوں میں بھی سستی نہ ہوگی واللہ اعلم۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب نمازوں پر پابندی اور حضوری عطا فرمائے۔ آمین

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر۵۹﴾

﴿آیت الکرسی سے دلیل﴾

ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الاٰیۃ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر۲۵۵)

ترجمہ: اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے سنبھالنے والا ہے، نہیں دبا سکتی اس کو اونگھ اور نہ نیند، اسی کیلئے ہے جو کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے مگر اس کی اجازت سے۔ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس

کی معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر علم وہ دینا چاہے اس کی کرسی نے سب آسمان وزمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اللہ تعالیٰ کو ان کی حفاظت گراں نہیں گزرتی اور وہ عالیشان عظیم الشان ہے۔

دلیل کی وضاحت:

آیت الکرسی کے اس جملے سے استدلال ہے مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ اس کا ترجمہ یوں ہے (کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے مگر اس کی اجازت سے) استدلال اس طرح ہے کہ احادیث شفاعت میں نبی ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا ذکر نہیں اگر کوئی اور نبی آپ کے بعد ہوتا تو اس کا بھی احادیث شفاعت میں ذکر ہوتا۔

اگر کوئی یہ کہے کہ قادیانی تو ظلی بروزی نبی تھا اس لئے اذان واقامت میں قبر وحشر کی احادیث میں اس کا ذکر نہیں تو ہم کہیں گے ایسے بے کار نبی کو مان کر تمہیں فائدہ کیا؟ اور نہ مان کر ہمارا نقصان کیا؟ بلکہ ایسے شخص کو مان کر ایمان جاتا رہے گا اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۶۰﴾

﴿دین میں زبردستی نہیں﴾

ارشاد فرمایا

لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ج قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۵۶)

ترجمہ: دین میں زبردستی نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے یقیناً ممتاز ہو چکی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

دین میں زبردستی جائز نہیں ہر عقل والا قرآن وحدیث کی موجودگی علماء اہل حق کی رہنمائی میں حق وباطل میں فرق کر سکتا ہے تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟ جب اتنی زیادہ وضاحت ہو گئی تو اب کسی نئے نبی سے کیا ملے گا؟

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۶۱﴾

﴿اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے﴾

ارشادفرمایا

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۵۷)

ترجمہ: اللہ دوست ہے ایمان والوں کا، ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے

دلیل کی وضاحت:

یہاں ایمان سے مراد ختم نبوت کو ماننے والے ہیں اور جو ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتے یا ختم نبوت کے منکر کو مسلمان یا مجدد مانتے ہیں وہ نورِ ہدایت سے محروم کفر کے اندھیروں میں پڑے ہوئے ہیں۔

☆ ہدایت کا راستہ صرف ایک ہے اس لئے اس کے لئے واحد کا صیغہ "اَلنُّوْر" استعمال کیا جبکہ کفر کی بہت سی انواع ہیں اس لئے اس کے لئے جمع کا صیغہ "اَلظُّلُمَات" استعمال کیا۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی گمراہی سے ہمیں بچائے رکھے آمین

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۶۲﴾

﴿ایمان والوں کو اخلاص کا حکم﴾

ارشادفرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۶۴)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو

دلیل کی وضاحت:

یہاں ایمان والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دیگر ضروریات کے ساتھ ختم نبوت کا عقیدہ بھی رکھتے ہوں۔ ایسی آیات کو پیش کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ مرزائی مبلغین اس قسم کی آیات کو پیش کر کے اپنے عوام کو مرزائیت کے لئے خرچ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور اس پر آخرت میں بڑا اجر وثواب بتاتے ہیں، اس لئے اس نکتے کو یاد رکھیں جہاں ایمان والوں کو خطاب ہے یا ان کو کوئی حکم ہے یا ان سے کوئی وعدہ ہے قادیانی اس میں ہرگز داخل نہیں ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۶۳﴾

﴿پاکیزہ چیزیں خرچ کرنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۷)

ترجمہ: اے ایمان والوان پاکیزہ چیزوں سے خرچ کرو جو تم نے کمائیں۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں ایمان والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دیگر ضروریاتِ دین کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کا عقیدہ بھی رکھتے ہوں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۶۴﴾

﴿نماز اور زکوۃ پر اجر وثواب کا وعدہ﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ج وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۷)

ترجمہ: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی ان کے لئے ان کا اجر ہے ان کے رب کے ہاں اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

دلیل کی وضاحت:

یہاں ایمان والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دیگر ضروریات کے ساتھ ختم نبوت کا عقیدہ بھی رکھتے ہوں۔ نیز یہ مضمون بار بار گزر چکا ہے کہ نماز اور زکوۃ بھی ختم نبوت کی دلیلیں ہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ٦٥﴾

﴿سود کھانے والوں کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ﴾

ارشاد فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ﴾ (سورۃ البقرۃ آیت ٢٧٨)

ترجمہ:

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو پھر اگر تم اس پر عمل نہ کرو تو اعلان سن لو جنگ کا اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں ایمان والوں کو خطاب ہے اور یہ بات بارہا گزری کہ ایمان کے لفظ میں ختم نبوت کو ماننا اسی طرح شامل ہے جیسے توحید و رسالت کو ماننا داخل ہے۔ پھر اس میں سود کی حرمت کا ذکر ہے اور سود کھانا اب بھی حرام ہے اس لئے سود کھانے والوں سے جو اعلان جنگ ہوا وہ اب بھی باقی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بعد اور رسول آنے ہوتے تو بجائے واحد کے جمع کا صیغہ آتا جس کا معنی یوں ہوتا کہ تم کو اللہ اور اس کے رسولوں کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ الغرض یہاں رسول واحد کا صیغہ اس کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ٦٦﴾

﴿بے مثال آیات﴾

ارشاد فرمایا

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ...... أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (سورۃ بقرۃ آیت ۲۸۴ تا ۲۸۶)

ترجمہ: اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں۔ اور اگر تم ظاہر کرو اس کو جو تمہارے جی میں ہے یا اس کو پوشیدہ رکھو اللہ تعالیٰ تم سے حساب لیں گے۔ پھر جس کو چاہیں گے بخش دیں گے اور جس کو چاہیں گے سزا دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔ ایمان لائے رسول اس پر جو اتارا گیا ان کی طرف ان کے پروردگار کی طرف سے اور مومنین۔ سب کے سب ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ ہم اس کے رسولوں میں کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور کہا انہوں نے ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے پروردگار ہم آپ سے بخشش چاہتے ہیں اور آپ ہی کی طرف ہم سب کو لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلّف نہیں بناتا مگر اس کا جو اس کی طاقت میں ہو۔ جو اس نے اچھا کام کیا اس کا اسے فائدہ ہوگا اور جو برا کام کیا اس کا وبال بھی اسی پر پڑے گا اے ہمارے پروردگار ہمارا مواخذہ نہ کرنا اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں اے ہمارے پروردگار اور ہم پہ کوئی ایسا سخت حکم نہ بھیج جیسے آپ نے پہلوں پر بھیجے تھے اے ہمارے پروردگار ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالئے جس کی ہمیں طاقت نہیں اور ہمیں معاف فرما دیجئے اور ہمیں بخش دیجئے اور ہم پر رحم کیجئے تو ہمارے کارساز ہیں سو ہمیں کافر قوم پر غلبہ عطا فرمایئے۔

دلیل کی وضاحت:

حدیث پاک کی رو سے سورۃ بقرہ کے آخر کی یہ آیات ایسا نور ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہ دیا گیا۔ دلیل یوں بنتی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کا ذکر ہے بعد کا نہیں معلوم ہوا کہ آپ بعد میں کوئی نبی ہے ہی نہیں۔ حدیث پاک یوں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا اِلَّا أُوْتِيْتَهَا (رواہ مسلم مشکوۃ المصابیح طبع بیروت ج۱ص۶۵۶ رقم الحدیث ۲۱۲۴ مزید روایات کے لئے دیکھئے تفسیر ابن کثیر ج۱ص۵۰۹ تا ص۵۱۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس دوران کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے جبریل علیہ السلام نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج کھولا گیا آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا پھر اس سے ایک فرشتہ اترا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتہ زمین کی طرف اترا ہے آج کے علاوہ کبھی نہیں اترا پھر اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا خوش ہو جائیں دو نوروں کے ساتھ جو آپ کو دیئے گئے آپ سے پہلے کسی نبی کو نہ دیئے گئے سورۃ الفاتحۃ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات۔ نہ پڑھے گا تو اس سے کوئی حرف مگر اس کا اجر دیا جائے گا۔ یا یہ معنی ہے کہ آپ کی دعا قبول کی جائے گی کیونکہ سورۃ الفاتحہ میں بھی دعا ہے اور سورۃ البقرۃ کا آخر بھی دعاؤں پر مشتمل ہے

مراد خاتمہ سے لِلّٰـهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ آخر سورت تک ہے (مظاہر حق ج۲ص۲۱۲)

﴿سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۶۷﴾

﴿كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾

ارشاد فرمایا

وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا (سورۃ بقرۃ آیت

نمبر۲۸۶)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار اور ہم پہ کوئی ایسا سخت حکم نہ بھیج جیسے آپ نے پہلوں پر بھیجے تھے

دلیل کی وضاحت:

یہاں عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا فرمایا جس سے معنی یہ بنتا ہے وہ سخت احکام جو ہم سے پہلوں پر ہوئے۔ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِنَا نہیں فرمایا جس سے یہ معنی بنیں کہ وہ سخت احکام جو ہم سے بعد والوں پر ہوں گے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ اس امت کے بعد کوئی امت نہیں اور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ آل عمران﴾
سے دلائل ختم نبوت

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبرا﴾
﴿حروف مقطعات سے﴾

ارشاد فرمایا

: الٓمّٓ (سورۃ آل عمران آیت نمبرا)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں نہ یہ کسی معنی کیلئے موضوع ہیں جب یہ

محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن کو مُصَدِّق کی ضرورت نہیں﴾

ارشاد فرمایا :

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَاۃَ وَالْاِنْجِیْلَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۲،۳)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے۔ اتاری اس نے آپ پر کتاب حق کے ساتھ تصدیق کرنے والی اس کی جو اس سے پہلے ہے اور اتاری اس نے تورات اور انجیل

دلیل کی وضاحت:

قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ کوئی اور کتاب بھی اس کی تصدیق کرے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کے بعد کوئی اور کتاب نہیں حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن پاک میں متشابہات کا وجود﴾

ارشاد فرمایا:

ھُوَالَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشَابِھَاتٌ الاٰیۃ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۷)

ترجمہ: وہ ایسی ذات ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس کی کچھ آیات متشابہات ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور کچھ متشابہات ہیں پھر جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کے

پیچھے لگتے ہیں گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب کو معلوم کرنے کے لئے حالانکہ اس کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جو پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے۔ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر عقل والے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کی آیات دو قسم کی ہیں کچھ محکمات ہیں کچھ متشابہات ہیں راسخ فی العلم کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ یعنی متشابہات کے معنی معلوم نہیں اور ان کے معانی کے پیچھے نہیں پڑتے بلکہ سکوت اختیار کرتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ جس کا پتہ نہیں وہ کوئی اور کتاب آکر بتائے گی یا کوئی اور نبی آکر ان کا قطعی معنی بتائے گا۔ کیونکہ وہ قرآن کے بعد نہ کسی اور آسمانی کتاب کو مانتے ہیں اور نہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے منتظر ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۴﴾

﴿اسلام پر استقامت کی دعاء﴾

ارشاد فرمایا:

رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۸)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار نہ ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بے شک تو بہت دینے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں دین اسلام پر استقامت کی دعا ہے اور دین اسلام پر استقامت تب ہی ممکن ہے جب نبی ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی نہ مانا جائے۔ یہودی عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے

کے بعد یہودی نہیں عیسائی بن جاتا ہے اور عیسائی نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کے بعد عیسائی نہیں بلکہ مسلم بن جاتا ہے اسی طرح کوئی مسلمان اگر خدانخواستہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبی مان لے تو وہ مسلم نہ رہے گا لامحالہ وہ غیر مسلم بن جائے گا والعیاذ باللّٰہ۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۵﴾

﴿دین تو اسلام ہی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۹)

ترجمہ: دین تو اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کا نام ہے جب دین اسلام ہی اللہ کے ہاں مقبول ہے تو پھر کسی اور دین کی اور کسی اور کتاب یا کسی اور نبی کی کیا ضرورت؟ حضرت حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننا ضروری ہے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۶﴾

﴿نبی کریم ﷺ پر کوئی فیصل نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

فَاِنْ حَآجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْہِیَ لِلّٰہِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ الاٰیۃ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۲۰)

ترجمہ: پھر اگر وہ آپ سے بحث کریں تو کہہ دیجئے کہ میں نے جھکایا اپنا چہرہ اللہ کے لئے اور انہوں نے جو میری پیروی کریں اور کہہ دیجئے ان لوگوں کو جن کو دی گئی کتاب اور ان پڑھ لوگوں کو کیا تم اسلام لائے پھر اگر وہ اسلام لائیں تو ہدایت پا جائیں اور اگر وہ روگردانی کریں تو آپ پر

تو پہنچادیناہی ہےاوراللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے بندوں کو۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں یہ بتایا کہ اگر وہ مانیں تو ہدایت پر اوراگر نہ مانیں تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں آپ اپنا کام کر چکے۔ یہ نہ کہا کہ کوئی اور آنے والا نبی اس کو بتائے گا یا حق وباطل کی نشاندہی کر کے اس کی تائید کرے گا۔

ایک اور طریق استدلال یوں ہے کہ اس میں مشرکین کے ساتھ اہل کتاب کا ذکر یوں کیا ہے اَلَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ جن کو زمانہ ماضی میں کتاب دی گئی یہ نہ فرمایا الَّذِيْنَ سَيُؤْتَوْنَ الْكِتَابَ جس کا معنی ہو''اور جن کو کتاب دی جائے گی'' وجہ یہ ہے کہ زمانہ مستقبل میں کوئی کتاب نازل ہونے والی نہیں ہے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿کافروں سے دوستی ناجائز﴾

ارشاد فرمایا:

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ: نہ بنائیں مسلمان کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں ایمان والوں کو کفار سے دوستی کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ ایمان والا وہی ہے جو نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتا ہو جو آپ کے بعد کسی کو نبی مان بیٹھا وہ کافر بلکہ مرتد ہے ایسے شخص سے دوستی لگانا اس آیت کریمہ کی رو سے بالکل ناجائز ہے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿اللہ کی محبت نبی ﷺ ہی کی اتباع سے﴾

ارشادفرمایا:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانا جائے تو اس کی اطاعت بھی کرنی ہوگی اس کی اطاعت کرنے سے نبی کریم ﷺ کی اطاعت نہ ہو سکے گی اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت نہ کرنے سے انسان اللہ کی محبت سے محروم رہے گا۔ اور نبی کریم ﷺ کی کامل و مکمل اطاعت تب ہی ممکن ہے کہ ہم آپ کو خدا کا آخری نبی مانیں۔

﴿رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت کا حکم﴾

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۹﴾

ارشادفرمایا: ﴿ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ الأية ﴾ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۲)

ترجمہ: کہہ دیجئے بات مانو اللہ کی اور رسول کی پھر اگر وہ منہ موڑیں تو اللہ نہیں محبت رکھتا کافروں سے۔

دلیل کی وضاحت:

رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت تب ہی ممکن ہے جب آپ کو اللہ کا آخری رسول مانا جائے کیونکہ آپ کے بعد کسی اور کو نبی مانیں تو دو احتمال ہیں یا اس کی اطاعت کریں گے یا نہ کریں گے اگر اس کی اطاعت کریں تو نبی کریم ﷺ کی اطاعت نہ ہوگی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی

اطاعت کا حکم دیا ہے اور اگر اس کی اطاعت نہ کریں اسے تو نبی ماننے کا کیا مطلب؟ الغرض یہ آیت کریمہ بھی ہمیں حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننے سے منع کر رہی ہے۔

اشکال: ائمہ مجتہدین کی اطاعت بھی تو کی جاتی ہے کیا وہ ختم نبوت کے خلاف نہیں؟

جواب: حضرات ائمہ مجتہدین کی اتباع ان مسائل میں کی جاتی ہے جن میں یا نص موجود نہیں ہوتی اور یا نصوص متعارض ہوتی ہیں۔ جن مسائل میں نص قطعی موجود ہو ان میں کسی امتی کی پیروی قطعاً نہیں کی جاتی اور نہ ہی ایسے مسائل میں ائمہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ ائمہ مجتہدین کی پیروی دراصل شریعت محمدیہ پر کامل عمل کیلئے کی جاتی ہے نبی کریم ﷺ کے مقابل ہرگز نہیں کی جاتی۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿ضدی منکروں کو مباہلہ کا چیلنج﴾

ارشاد فرمایا:

فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَأَبْنَآءَ کُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ کُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَکُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۱)

ترجمہ: پھر جو شخص آپ سے بحث کرے آپ کے پاس علم کے آجانے کے بعد تو آپ کہہ دیں کہ آؤ، بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو پھر عاجزی سے دعا کریں تو کریں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں یہ تو کہا کہ اگر وہ اب بھی آپ سے بحث کرتے ہیں تو انہیں کہو کہ ہم سے مباہلہ کر لو ہمارا رب ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے مباہلہ کا چیلنج تو دیا مگر یہ نہ کہا کہ انتظار

کریں نیا نبی آ کر ہمارے درمیان فیصلہ دے دے۔

قادیانی سے مباہلہ کی روئیداد:

مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا مرزا طاہر احمد اس کا چوتھا جانشین تھا اس کی زندگی میں سفیر ختم نبوت حضرت الاستاذ مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (ردقادیانیت کے زرین اصول) میں لکھا۔

قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے بھی چند سال قبل دنیا بھر کے علماء کو مباہلہ کی دعوت دی بحمداللہ محافظین ختم نبوت علماءِ اسلام نے علمی وعملی طور پر اس کا جواب دیا، اسی سلسلہ میں راقم السطور منظور احمد چنیوٹی نے مرزا طاہر احمد کو اس کی طرف سے دعوت مباہلہ کے جواب میں ایک مکتوب بھیجا تھا یہ مکتوب ۲۵ اگست ۱۹۸۸ء کو بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا اور اس کے بعد ۴۰ دن تک جواب کی مہلت دی گئی مگر مرزائیوں کی طرف سے حسب معمول کوئی جواب نہیں آیا وہ مکتوب حسب ذیل ہے جو اپنے اندر قیمتی معلومات کا خزینہ رکھتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مرزا طاہر احمد صاحب سربراہ جماعت مرزائیہ

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی أَمَّا بَعْدُ!

آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے چوتھے جانشین ہیں آپ کے دادا مرزا غلام قادیانی نے جب اپنے تمام دعاوی جھوٹے پالئے تو انہوں نے دلائل میں شکست کھانے کے بعد مباہلہ کا حربہ استعمال کیا اور اپنی کتاب ﴿انجام آتھم﴾ مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں ملک کے دوصد سے زائد علماء ومشائخ کو مباہلہ کی دعوت دی جس میں تیسرے نمبر پر مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کا نام بھی موجود ہے چنانچہ اس کتاب کی اشاعت کے دوسال بعد مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کی درخواست پر جے۔ایم۔ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی عدالت میں ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو مرزا صاحب کو ایک

طویل توبہ نامہ تحریر کرنا پڑا جس کی شق نمبر ۵ یہ تھی۔

مرزا غلام احمد کا توبہ نامہ

> ''میں اس بات سے بھی پرہیز کروں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کے لئے بلاؤں کہ وہ خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں تا کہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔''

اس کے بعد چھٹی شق یہ ہے

> ''جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر اختیار ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس طریق کار پر کار بند ہونے کا میں نے دفعہ نمبر ۱، ۲، ۳، ۴ اور ۵ میں اقرار کیا ہے۔

اس اقرار اور توبہ نامہ کے مطابق مرزائی جماعت کا ہر فرد جو مرزا قادیانی پر ایمان رکھتا ہے پابند ہے کہ کسی کو مباہلہ کی دعوت نہ دے۔

قادیانی جماعت نے اس توبہ نامہ کی ذلت ورسوائی پر پردہ ڈالنے کی خاطر جب پھر مباہلہ کا پروپیگنڈا شروع کیا اور سادہ لوح عوام کو مرزا کی کتاب ﴿انجام آتھم﴾ دکھا کر گمراہ کرنے کی کوشش کی تو راقم نے اتمام حجت کی خاطر ۶ جنوری ۱۹۵۶ء کو آپ کے والد مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مباہلہ کی دعوت دی تصفیہ شرائط اور دیگر امور طے کرنے کے لئے خط وکتابت اور اشتہار ورسائل کا سلسلہ تقریباً سات سال تک چلتا رہا آخر کار جملہ شرائط پوری ہو جانے کے بعد ۲۶ فروری ۱۹۶۳ء عید الفطر کا دن طے کیا اور دریائے چناب کے دو پلوں کے درمیان (چکی) مقام مباہلہ مقرر کیا۔ راقم الحروف معہ اپنے رفقاء حسب اعلان ۲۶ فروری ۱۹۶۳ء عید الفطر کے

دن مقام مباہلہ پر پہنچ گیا اور عصر کی نماز تک انتظار کرتا رہا لیکن آپ کے والد نہ آئے اور میں نے بددعا کر دی۔ اس طرح خدا کی یہ آخری حجت بھی پوری ہوگئی۔ اس طرح اتمام حجت ہو جانے کے بعد معاملہ اصولاً ختم ہو چکا تھا لیکن آپ کے والد کے مرنے کے بعد ۱۹۶۵ء میں راقم الحروف نے مزید اتمام حجت کے لئے آپ کے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد جماعت کے تیسرے سربراہ کو بھی دعوت مباہلہ دی لیکن وہ بھی اس کو قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکے مگر میں نے ان کے خلاف بھی دعائے مباہلہ پڑھ دی اور وہ ۹ جون ۱۹۸۲ء کو دار فنا سے دار بقا کی طرف چل بسے۔

اب آپ قادیانی جماعت کے سربراہ اور آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے چوتھے جانشین ہیں آپ جانتے ہیں کہ عالم اسلام کی جانب سے دلائل کی حجت آپ لوگوں پر پوری ہو چکی ہے اور اب مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ماموریت کوئی متنازعہ فیہ مسئلہ نہیں رہا۔ دنیا بھر کے تمام مکاتبِ فکر کے علماء اسلام اور مسلم حکومتیں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے کفر پر مہرِ تصدیق ثبت کر چکی ہیں حتیٰ کہ پاکستان کی قومی اسمبلی بھی بڑی بحث و تمحیص کے بعد اور آپ کے بھائی مرزا ناصر احمد کو صفائی کا پورا موقعہ دینے اور سننے کے بعد آپ کی جماعت اور لاہوری جماعت دونوں جماعتوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہے۔

مارشل لاء حکومت بھی اپنے آرڈیننس کے ذریعہ آپ کے غیر مسلم ہونے کی توثیق کر چکی ہے حالاں کہ یہ حکومت پہلی حکومت کے علی الرغم قائم ہوئی تھی پہلی حکومت کا فیصلہ اگر کسی جہت سے بھی غلط ہوتا تو یہ مارشل لاء حکومت اسے ضرور بدل دیتی۔

مرکز اسلام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سمیت پوری سعودی مملکت میں آپ اور آپ کی جماعت کا داخلہ بند ہے۔ فرمانروائے سعودی مملکت شاہ فہد (اللہ تعالیٰ انہیں سلامت با کرامت رکھے) نے آپ کی حج کی درخواست جو آپ نے واشنگٹن (امریکہ) سے بھجوائی تھی ردی کی ٹوکری میں پھینک دی اور واشگاف الفاظ میں کہہ دیا کہ جبتک آپ اپنے کفریات سے توبہ نہیں کرتے سعودی عرب کی سرزمین میں قدم نہیں رکھ سکتے۔

حق کے اس طرح واضح ہو جانے کے بعد آپ کو چاہئے تھا کہ ہٹ دھرمی اور ضد چھوڑ کر اور دنیاوی مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی جماعت کی عاقبت کی فکر کرتے اور اس باطل مذہب کو خیر باد کہہ کر سچے دل سے تائب ہو جاتے اور جہنم کے عذاب سے نجات پاتے جیسا کہ عالیجاہ امریکی متنبّی کے بیٹے وارث محمد نے کیا ہے۔

آپ اب بھی اگر اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا یقین کرتے ہیں اور اس پر ایمان لانا نجات کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں اور اس کے منکرین کو جہنمی کافر اور ذُرِّيَّةُ الْبَغَايَا (کنجریوں کی اولاد) یقین کرتے ہیں۔

تو آیئے بندہ منظور احمد چنیوٹی اب بھی اپنے موقف پر علی حالہ قائم ہے بندہ ملک کی چار مشہور دینی جماعتوں کا مستند نمائندہ ہے سندات نمائندگی جب چاہیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

مؤکد بعذاب قسم

میں خدا تعالیٰ کی **مؤکد بعذاب قسم** اٹھاتے ہوئے علی وجہ البصیرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں جھوٹا اور حدیث نبوی علی صاحبہ السلام کے مطابق کذاب و دجال اور مرتد یقین کرتا ہوں۔ آیئے میدان مباہلہ میں تاکہ خدا تعالیٰ سچے اور جھوٹے میں خود فیصلہ فرما دیں مقام مباہلہ آپ جو چاہیں متعین کریں میں وہاں آنے کے لئے تیار ہوں۔ تاریخ ہم آپس میں طے کر سکتے ہیں ورنہ ۲۶ فروری کی تاریخ جو میں نے آپ کے باپ کے لئے مقرر کی تھی پھر میں اس دن دریائے چناب کے دو پلوں کے درمیان آپ کے خلاف خدا سے آخری فیصلہ مانگوں گا

مباہلہ کسے کہتے ہیں؟

آپ نے اس پچھلی کاروائی کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے اور اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کے اقرار (جو اس نے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی عدالت میں ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو کیا تھا) اور اپنے تمام متبعین کو اس پر عمل درآمد کی وصیت کی تھی، کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لندن سے جو نیا پمفلٹ (مباہلہ) میرے نام پاکستان بھجوا دیا ہے یہ نہ دعوت مباہلہ ہے اور نہ مباہلہ۔ مباہلہ

میں تو فریقین ایک میدان میں آتے ہیں اور بال بچوں کے ساتھ آتے ہیں اور ہر دو فریق خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ کاذبین صادقین کی زندگی میں جہنم رسید ہوں آپ نہ خود سامنے آئے ہیں اور نہ بال بچوں کو اس میں شریک کیا اور مباہلہ کا نام دے کر اپنے نادان پیروؤں کو طفل تسلیاں دے رہے ہیں کیا آپ درج ذیل امور کی وضاحت کرنے کی اخلاقی جرأت فرمائیں گے۔

(۱) میری دعوت مباہلہ جو میں نے آپ کو ۱۹۸۶ء میں بھیجی تھی آپ اسے قبول کیوں نہیں کررہے ہیں؟

(۲) آپ قرآن کریم کے میدانی مباہلے سے گریز کر کے اس کاغذی مباہلے پر کیوں آ گئے ہیں؟

(۳) آپ نے اس پمفلٹ میں اپنے دادا کے دعوائے ماموریت پر اکتفا کرنے کے بجائے جزئیات وعبارات کا سہارا کیوں لیا؟ مباہلہ صادق وکاذب میں اصولی بات میں ہوتا ہے جزئیات میں نہیں ’’ **فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ** ‘‘ قرآن پاک کی بھی نص صریح ہے۔

(۴) آپ کے مقابلہ میں جب سب مسلمان ایک ہیں اور سب آپ کو جھوٹا اور کافر سمجھتے ہیں تو آپ نے انہیں علیحدہ علیحدہ پمفلٹ کیوں بھجوایا ہے؟ کیا بندہ منظور احمد چنیوٹی اس بات میں ایک نمائندہ حیثیت میں پہلے سے موجود نہیں تھا۔

مرزا طاہر کا چیلنج منظور

بایں ہمہ آپ کا یہ چیلنج مجھے منظور ہے آپ بھی سمجھتے ہیں کہ ﴿منظور﴾ ہے جو آپ کا مقابلہ ربوہ میں بھی کرتا رہا ہے اور لندن میں بھی آپ کے تعاقب میں پہنچا مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے دادا، باپ اور بھائی کی طرح ایک میدان میں آمنے سامنے مباہلہ کے لئے کبھی نہیں آسکیں گے۔اس پر میں اتنا عرض کروں گا۔’’ **فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ** ‘‘(الآیة) کہ اس آگ سے ڈریں جس کا ایندھن (آپ جیسے) لوگ اور پتھر ہوں

گے اور وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

تنبیہ: میں آپ کے جواب کا تاریخ ارسال سے پورے چالیس دن تک انتظار کروں گا اگر آپ نے جگہ کا تعین کر کے میدان مباہلہ کی اطلاع نہ دی تو آپ کا ﴿فرار﴾ (اقرار شکست) سمجھا جائے گا اور اکتالیسویں دن میں ربوہ جا کر اس کا اعلان کروں گا۔

فقط

آپ کا سچا خیر خواہ

(مولانا) منظور احمد چنیوٹی

رئیس ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ، پاکستان

سیکریٹری اطلاعات جمعیت العلماء اسلام پاکستان

نوٹ: یہ تحریر مرزا طاہر احمد کو اس کے لندن کے پتہ پر بذریعہ رجسٹری ۲۵ اگست ۱۹۸۸ء کو بھیج دی گئی ہے۔

مرزا طاہر کا اعتراف شکست وفرار

چالیس دن کی مدت ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو ختم ہوگئی لیکن اب تک مرزا طاہر کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا لہذا مرزا طاہر نے اپنے بھائی باپ اور دادا کی سنت پر عمل پیرا ہو کر اپنے کذب پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ (ردقادیانیت کے زرین اصول ص ۲۵۴ تا ۲۵۹)

فائدہ:

راقم کے خیال میں قادیانیوں سے مرزا قادیانی کے بارے میں مباہلہ کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہم نے ثابت کیا ہے کہ وہ عملی طور پر مرزا کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ جبکہ زبان سے وہ نبوت کو جاری مانتے ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ قادیانی نے اپنے بعد کسی نبی کی خبر نہ دی پھر قادیانی سے اس بارے میں پوچھا بھی نہ گیا علاوہ ازیں وہ قادیانی کے بعد سلسلہ خلافت مانتے ہیں سلسلہ نبوت نہیں مانتے۔

دوسرے یہ کہ سیرۃ النبی ﷺ، کلمہ طیبہ، اسلامی اعمال اور قبر وحشر کی نصوص سے ختم نبوت کے دلائل اس قدر مضبوط اور عام فہم ہوگئے جن سے ہر شخص کو ختم نبوت کا عقیدہ سمجھ آجاتا ہے اور قادیانیوں کی ضلالت اور بے بسی کا پتہ چلتا ہے۔ مقدمہ میں یہ سب دلائل آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔

تیسرے یہ ہے کہ ہم نہایت آسانی کے ساتھ قادیانیوں کو بحث میں لاجواب کر سکتے ہیں اس کا ایک طریقہ وہ ہے جس کو راقم نے اپنی مختصر کتاب اسلامی عقائد میں ذکر کیا ہے چنانچہ اسلامی عقائد میں ہے۔

<u>دعوی نبوت پر گفتگو کرنے کا آسان طریقہ:</u>

> اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مرزائی سے کہا جائے کہ تیرے نزدیک نبوت جاری ہے تو بتا کہ اگر میں نبی ہونے کا دعوی کروں تو مجھے نبی مانے گا یا نہ مانے گا اگر تو مجھے نبی نہیں مانتا تو کس دلیل سے؟ جس دلیل سے تو میرے نبی ہونے کا انکار کرے گا اسی دلیل سے قادیانی کا نبی نہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور اگر تو مجھے نبی مانے گا تو میری بات کی تصدیق ضروری ہے اور میری بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر تھا اور دعوی نبوت میں سراسر جھوٹا انسان تھا۔

مزید وضاحت:

> دو چار صحیح العقیدہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ تیار کرو کہ جب میں قادیانی کے سامنے کہوں اگر میں نبوت کا دعوی کروں مجھ پر ایمان لاؤ گے یا نہیں تو یہ مسلمان فوری طور پر کہہ دیں کہ ہم تجھے قطعاً خدا کا نبی نہ مانیں گے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔
>
> اس کے بعد ان مسلمانوں کو ساتھ لے کر قادیانی کے پاس

جائیں اگر وہ اجراء نبوت پر بات کرنا چاہے تو ان مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہیں میرا کردار میرے اخلاق آپ کے سامنے ہیں میں نے نہ کسی کا حق دبایا ہے نہ کسی کا برا کیا ہے اور نہ میری عادت جھوٹ بولنے کی ہے اب بتاؤ اگر میں تم سے کہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا ہے کیا تم میری بات مان لوگے؟ وہ مسلمان کہیں ہم تیری پہلی باتوں کو مانتے ہیں لیکن اگر تو نبوت کا دعوی کرے تو ہم تیری بات ہرگز تسلیم نہ کریں گے ہم تجھ کو جھوٹا بھی کہیں گے اور کافر بھی۔

اس کے بعد مرزائی کو مخاطب کر کے کہیں کہ تو تو نبوت کو جاری مانتا ہے بتا اگر میں نبوت کا دعوی کروں تو تو مجھے نبی مانے گا یا نہیں۔ اگر وہ کہے میں تجھے نبی مانوں گا تو کہو پھر میرا دعوی بھی مانو میرا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا انسان ہے اور اس کو نبی ماننے والا قادیانی بدترین کافر ہے اور اگر میرے دعوی کو نہ مانے تو اس کی وجہ بیان کر۔ میرا کردار تو مرزا غلام احمد قادیانی سے بہت اچھا ہے۔ اس کو تم نے نبی مانا اور اس سے اچھے کردار والے کو نبی ماننے سے انکار کرتے ہو۔

یہ بھی یاد رہے کہ ہر مدعی نبوت کو اگر مان لیا جائے تو دین بچوں کا کھلونا بن جائے گا جس کا دل چاہے گا نبوت کا دعوی کرے گا جس کا دل چاہے گا مجدد ہونے کا مدعی ہوگا۔ اللہ کی مہربانی سے مسلمانوں کا عقیدہ نہایت صاف ستھرا اور اس قسم کی خرافات سے پاک ہے۔

<u>دعویٰ مسیحیت پر گفتگو کرنے کا آسان طریقہ:</u>

مرزائی کہتے ہیں کہ جس عیسی علیہ السلام کی آمد کا احادیث میں ذکر ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اس موضوع پر قادیانیوں

سے بات کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان جس کا نام عیسی نہ ہو اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ ہو۔ وہ مرزائی سے بات کرنے کے لئے آگے بڑھے اس سے پہلے کسی مسلمان کو ساتھ ملائے کہ اگر میں عیسی ہونے کا دعوی کروں تو تو کہے گا کہ ہم تجھے عیسی نہیں مانیں گے کیونکہ اور باتیں اپنی جگہ تیرا نام عیسی نہیں تیری والدہ کا نام مریم نہیں مسلمانوں کو پہلے سے تیار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس موقعہ پر ان کا ایمان بچا رہے شک میں نہ پڑ جائے اس کے بعد مرزائی کے پاس جائیں اگر وہ حیات عیسی پر بات کرنا چاہے تو اس کو کہو کہ اصل مدعیٰ تو تیرا یہ ہے کہ قادیانی ہی مسیح موعود ہے اس پر بات کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد مسلمان کو مخاطب کر کے کہے بتا کہ اگر میں دعوی کروں کہ جس عیسی بن مریم کے نزول کا احادیث میں ذکر ہے وہ میں ہوں تو کیا تو میری بات مان لے گا؟ وہ مسلمان زور شور سے کہے کہ ہم تجھے عیسی بن مریم نہ مانیں گے۔ پھر اس سے کہیں اس کی کیا وجہ ہے وہ کہے اور وجوہات تو اپنی جگہ پہلی بات تو یہ ہے کہ نہ تیرا نام عیسی ہے نہ تیری ماں کا نام مریم ہے نہ تو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے تو اپنے آپ کو کس منہ سے عیسی بن مریم کہتا ہے؟

اس کے بعد مرزائی کو مخاطب کر کے کہیں کہ تو بتا اگر میں عیسی بن مریم ہونے کا دعوی کروں تو مانے گا یا نہ مانے گا جبکہ نہ میرا نام عیسی نہ میری والدہ کا نام مریم۔ اگر تو مجھے عیسی بن مریم نہیں مانتا تو قادیانی کو کیوں مان لیا اس کا نام بھی تو عیسی نہ تھا اس کی ماں کا نام مریم نہ تھا اس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا (رئیس قادیان ج ۱ ص ۱۳) مرزا قادیانی بغیر باپ کے پیدا نہ ہوا اس کے باپ کا نام غلام مرتضی تھا (رئیس قادیان ج ۱ ص ۱۰)

اگر قادیانی کہے میں تجھے عیسی بن مریم مان لوں گا تو اسے کہو کہ مجھے عیسی بن مریم ماننے کی صورت میں قادیانی کا عیسی بن مریم ہونا بالکل غلط ہو جائے گا اس لئے اپنے ایمان کی تجدید کر دوبارہ سے کلمہ پڑھ۔ عیسی بن مریم نہ میں ہوں اور نہ مرزا قادیانی عیسی بن مریم تھا۔ (اسلامی عقائد ص ۹۱ تا ۹۴)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تحریرات میں ختم نبوت ہی کا ذکر ہے کہیں بھی اس کا انکار نہیں اس موضوع پر کوئی منکر مباہلہ کرنا چاہے تو راقم کو ان شاء اللہ تعالیٰ تیار پائے گا۔

مرزا کے دعویٰ مجددیت پر گفتگو کا طریقہ:

جو شخص مرزا کے مجدد ہونے کا دعویٰ کرے اس سے کہو کہ سو سال کے بعد نیا مجدد آیا کرتا ہے اور قادیانی کو مرے سو سال گزر چکے ہیں اب اس کے مجدد ہونے پر بحث بیکار ہے دوسری بات یہ ہے کہ انسان پہلے مسلمان ہوگا پھر مجدد اور قادیانی تو سرے سے مسلمان ہی نہ تھا مجدد کیسے؟ مجدد نہ ماننے والے پر تم کوئی فتویٰ نہیں لگا سکتے دوسری طرف ساری امت قادیانی کو کافر کہتی ہے اور جو کافر ہو وہ مجدد نہیں ہوسکتا پہلے قادیانی کا ایمان تو ثابت کرو پھر دیکھیں گے کہ مجدد تھا یا کہ نہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿ہم مسلمان ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ يَآ أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الاٰية (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ: کہہ دیجئے اے اہل کتاب آؤ ایک بات کی طرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ نہ بندگی کریں مگر اللہ کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو رب نہ ٹھہرائے سوائے اللہ کے تو اگر وہ نہ قبول کریں تو کہہ دو کہ ہم تو (مسلم) فرماں بردار ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے ساتھ ایسے کامیاب مناظرے کئے کہ کوئی مولوی نہ کرسکا اس کی مقبولیت سے حسد کرکے اس پر کفر کے فتوے لگا دیئے۔ اول تو مرزا قادیانی کے مناظرے محض شہرت حاصل کرنے کے لئے تھے کامیاب مناظرے دیکھنے ہوں تو میلہ خدا شناسی اور مباحثہ شاہجہانپور کی روئیداد میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تقاریر پڑھیں، مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کے مناظرہ کبری کا مطالعہ کریں۔

بہرحال اس آیت نے ہمیں اہل کتاب سے مناظرہ کرنے کے اصول بتا دیئے اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر وہ نہ مانیں تو اپنے اسلام کا اعلان کردو کہہ دو کہ ہم تو حضرت محمد ﷺ کے امتی ہیں مگر غلام احمد قادیانی نے بجائے اسلام پر اکتفا کرنے کے نبوت کے دعوے شروع کر دیئے چونکہ یہ آیت کریمہ ایسی حرکتوں سے روکتی ہے اس لئے یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۱۲﴾

﴿ملت ابراہیمی کی اتباع﴾

ارشاد فرمایا

اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِاِبۡرَاهِیۡمَ لَلَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ط وَاللّٰهُ وَلِیُّ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۸)

ترجمہ: ”بے شک لوگوں میں زیادہ قریب ابراہیم کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور ایمان والے، اور اللہ دوست ہے ایمان والوں کا“۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے پہلے سورۃ البقرۃ کے دلائل میں یہ آیت آچکی ہے وَقَالُوْا کُوْنُوْا ھُوْدًا أَوْ نَصَارٰی تَھْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۳۵) (ترجمہ: اور کہا انہوں نے کہ ہو جاؤ یہودی یا عیسائی ہدایت پاؤ گے کہہ دیجئے بلکہ ملت ابراہیم علیہ السلام کی جو ایک طرف کے تھے اور شرک کرنے والوں سے نہ تھے)

وہاں بتایا کہ ملۃ ابراہیم علیہ السلام کی اتباع میں نجات ہے یہاں یہ بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی اتباع صرف نبی کریم ﷺ کی اتباع سے ممکن ہے حاصل یہ کہ ہدایت ملۃ ابراہیمی کی اتباع میں اور ملۃ ابراہیمی کی اتباع نبی کریم ﷺ کی اتباع میں اور آپ کا دین ہر طرح محفوظ ہے تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنَّنِیْ ھَدَانِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ الآیۃ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۶۱) (ترجمہ: کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے کہ وہ ایک دین ہے مستحکم طریقہ ابراہیم کا جس میں ذرا کجی نہیں اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے)

اور صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہی منحصر ہے۔ نیز اس میں ملۃ ابراہیمی کا ذکر ہے اور ملۃ ابراہیمی کی اتباع کا حکم سورۃ بقرہ میں آپ دیکھ چکے ہیں۔

دوسرا استدلال:

بعد والے کسی نبی کا ذکر نہیں

اس آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا کہ وہ حضرت ابراہیم کے زیادہ قریبی ہیں تا کہ ہم نبی ﷺ پر ایمان رکھیں اور ان کی اتباع کر کے نجات پائیں اگر کسی اور کو آنا ہوتا تو اس کا بھی ذکر کیا جاتا۔ الغرض کسی نئے نبی کے ذکر کا نہ ہونا ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۱۳﴾

﴿رحمت اس امت کے ساتھ خاص﴾

ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ج يُؤْتِيهِ مَن يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ، يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَن يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۷۳،۷۴)

ترجمہ: کہہ دیجئے بے شک فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت گنجائش والے ہیں سب کچھ جاننے والے ہیں جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت سے خاص کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

فرمایا اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے اور دوسری جگہ سورۃ الاعراف میں بتادیا کہ اللہ نے اپنی رحمت اس امت محمدیہ کے ساتھ خاص کردیا ہے اس لئے اب حضرت محمد ﷺ کی اتباع کے بغیر رحمت خداوندی کو حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں، معلوم ہوا آپ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ سورۃ الاعراف کی وہ آیات درج ذیل ہیں

﴿ قَالَ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ.................فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورۃ الاعراف آیت نمبر۱۵۶،۱۵۷)

ترجمہ: فرمایا میرا عذاب دیتا ہوں میں جس کو چاہوں اور میری رحمت ہر چیز کو وسیع ہے سو میں اس کو لکھوں گا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور ہماری سب آیات پر ایمان رکھتے ہیں وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ حکم کرتا ہے ان کو نیک کام کا اور منع کرتا ہے ان کو برے کام سے اور حلال

کرتے ہیں ان کے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتے ہیں ان پر ناپاک چیزیں اور اتارتا ہے ان پر سے ان کے بوجھ اور وہ پابندیاں جو ان پر تھیں سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت کی اور اس کی مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا ہے وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۱۴﴾

﴿انبیاء کرام سے اخذِ میثاق﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتٰبٍ وَحِكْمَةٍ الاٰية (سورۃ آل عمران آیت نمبر۸۱)

ترجمہ: اور جب اللہ نے لیا عہد انبیاء سے کہ جو کچھ میں تم کو دوں کتاب وحکمت سے پھر آئے تمہارے پاس رسول اس کی تصدیق کرنے والا جو تمہارے پاس ہے تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور اس کی ضرور مدد کرو گے۔ کہا کیا تم نے اقرار کیا اور لیا اس پر میری بھاری عہد انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا فرمایا تم گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

دلیل کی وضاحت:

نبی علیہ السلام کو سب کا مُصَدِّق بتایا کسی اور نبی کو آپ کا مُصَدِّق نہ کہا اور یہ کہ عالم ارواح میں تمام انبیاء سے یہ عہد لیا گیا کہ اگر تمہارے ہوتے ہوئے حضرت محمد ﷺ آ گئے تو آپ سب کو ان کی پیروی کرنا ہوگی جب پہلے انبیاء کو آپ کے آنے کے بعد آپ کی شریعت کو لینا ضروری ہے جیسے عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو آپ کی پیروی کریں گے معراج کی رات سب نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو اگر بالفرض آپ کے بعد کوئی نبی آتا تو اس کو بھی آپ کی پیروی کرنا ہوتی۔ جب آپ ہی کی پیروی کرنا ہے تو پھر کسی نبی کی کیا ضرورت ہے؟ امت نے ماضی

میں آپ کی پیروی کی اور اب کر رہی ہے اور مستقبل میں بھی ان شاء اللہ کرتی رہے گی۔

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی بھیجا اس سے عہد لیا کہ اگر محمد ﷺ آئیں اور وہ نبی زندہ ہو تو یہ ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی مدد کریں گے اور ان کو یہ بھی حکم دیا کہ وہ اپنی امت سے بھی عہد لیں کہ اگر محمد ﷺ مبعوث ہو جائیں اور وہ زندہ ہوں تو ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی مدد کریں گے۔

حافظ ابن کثیرؒ ہی لکھتے ہیں۔

فَالرَّسُوْلُ مُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ دَائِمًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ هُوَ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ لَوْ وُجِدَ فِیْ أَیِّ عَصْرٍ لَكَانَ هُوَ الْوَاجِبَ الطَّاعَةِ الْمُقَدَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ وَلِهٰذَا كَانَ اِمَامَهُمْ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ لَمَّا اجْتَمَعُوْا بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَكَذٰلِكَ وَهُوَ الشَّفِيْعُ فِی الْمَحْشَرِ فِیْ اِتْيَانِ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهٗ لِفَصْلِ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ لَا يَلِيْقُ اِلَّا لَهٗ وَالَّذِیْ يَحِيْدُ عَنْهُ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ حَتّٰى تَنْتَهِیَ النَّوْبَةُ اِلَيْهِ فَيَكُوْنُ هُوَ الْمَخْصُوْصُ بِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ۔ (تفسیر ابن کثیر ج اص ۵۶۶)

ترجمہ: تو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ہو اس پر قیامت کے دن تک وہی سب سے بڑے امام ہیں کہ جس زمانے میں بھی ہوں تو انہیں کی اطاعت ضروری ہوگی وہ سب انبیاء پر مقدم ہیں اس لئے معراج کی رات جب سب انبیاء بیت المقدس میں جمع ہوئے تو آپ ہی امام تھے اسی طرح قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کیلئے آئیں گے تو آپ ہی شفاعت کریں گے اور وہ ایسا مقام محمود ہے جو آپ کے سوا کسی کے لائق نہیں اس سے اولوالعزم انبیاء بھی پیچھے ہٹیں گے حتیٰ کہ آپ ہی کا نمبر آئے گا تو آپ ہی اس کے ساتھ مخصوص ہوں گے۔

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں

وَمِنْ هُنَا ذَهَبَ الْعَارِفُوْنَ اِلٰى أَنَّهُ ﷺ هُوَ النَّبِيُّ الْمُطْلَقُ وَالرَّسُوْلُ الْحَقِيْقِيُّ وَالْمُشَرِّعُ الِاسْتِقْلَالِيُّ وَأَنَّ مَنْ سِوَاهُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِيْ حُكْمِ التَّبْعِيَّةِ لَهُ ﷺ ۔(تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۲۱۰)

''اسی لئے عارفین اس طرف گئے ہیں کہ آپ ﷺ ہی نبی مطلق (کامل نبی) حقیقی رسول اور مستقل شریعت والے ہیں اور آپ کے سوا دیگر انبیاء کرام حکماً آپ کے فرماں بردار ہیں''

بریلوی مکتب فکر کے مفتی نعیم الدین مرادبادی لکھتے ہیں:

حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم ﷺ مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں (حاشیہ کنز الایمان ص ۸۸)(نیز دیکھئے اشرف الحواشی ص ۷۳ ، معارف القرآن لمولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ج ۱ ص ۶۶۴ بحوالہ تفسیر قرطبی ج ۴ ص ۱۲۵)

مولانا غلام اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ آخر الزمان پیغمبر پر ایمان لائے یعنی اسے اللہ کا سچا نبی مانے اور اپنی امت کو اس کی آمد کی اطلاع دے اور انہیں حکم دے کہ اگر وہ اس کا زمانہ پائیں تو اس پر ایمان لائیں حضرت شیخ رحمہ اللہ کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے یہ عہد نبوت ملنے کے ساتھ ساتھ لیا گیا الخ (جواہر القرآن ج ۱ ص ۱۶۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر نقل کرنے بعد لکھتے ہیں:

اورخود آپ نے ارشادفرمایا کہ اگر آج موسیٰ زندہ ہوتے توان کو میری اتباع کے بدون چارہ نہ ہوتا اورفرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو کتاب اللہ (قرآن کریم) اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت پر فیصلے کریں گے محشر میں شفاعت کبریٰ کیلئے پیش قدمی کرنا اورتمام بنی آدم کا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شبِ معراج میں بیت المقدس کے اندرتمام انبیاء کی امامت کرانا حضور ﷺ کی اسی سیادتِ کبری کے آثار میں سے ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ (تفسیر عثانی ص ۷۸)

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۱۵﴾

﴿وَمَا أُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾

ارشادفرمایا:

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَیْنَا الاٰیۃ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۴)

ترجمہ: کہہ دیجئے ہم ایمان لائے اللہ پراور جو اتارا گیا ہم پراور جو اتارا گیا ابراہیم اسماعیل اسحاق یعقوب اور اولاد یعقوب (علیہم السلام) پراور جو دیا گیا موسیٰ اورعیسیٰ اور انبیاء (علیہم السلام) کوان کے رب کی طرف سے ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں سب ماضی کے صیغے بولے گئے یہ نہ کہا کہ بعد میں کچھ اترے گا یا کوئی اور نبی آئے گا اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔(ھدیۃ المھدیین ص ۶۰)

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثانیؒ فرماتے ہیں:

بے شک پیغمبر آخرالزمان کی یہی شان ہونی چاہئے کہ وہ تمام پہلی کتابوں اور نبوتوں کا

مصدق ہوااوراس طرح کی تمام اقوام کوجن کے پاس مقامی نذیروہادی آتے رہے جامعیت کبری کے سب سے بڑے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کا راستہ بتلائے (تفسیر عثمانی ص۸۷ ف۱)

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۱۶﴾

﴿دین اسلام ہی قابل قبول ہے﴾

ارشادفرمایا:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۸۵)

ترجمہ: اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانیوالوں سے ہوگا۔

دلیل کی وضاحت:

اسلام نبی کریم کے لائے ہوئے دین کا نام ہے اور اسلام کے علاوہ جب کوئی اور دین قابل قبول نہیں تو پھر اور کسی نبی کی ضرورت کیا رہ گئی ؟اس سے معلوم ہوا کہ سیدھا راستہ نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہی ہے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۱۷﴾

﴿ملت ابراہیمی کی اتباع اسلام میں﴾

ارشادفرمایا:

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ قف فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ(سورۃ آل عمران آیت نمبر۹۵)

ترجمہ: کہہ دیجئے اللہ نے سچ کہا پس پیروی کرو ابراہیم کی ملت کی جو ایک طرف کے تھے اور نہ تھے شرک کرنے والوں سے۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے ملۃ ابراہیمی کی اتباع کا حکم دیا اور یہ مضمون متعدد بار گزرا ہے اور ان شاء اللہ آگے بھی آئے گا کہ ملۃ ابراہیمی کی اتباع نبی ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے۔اس لئے بھی آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ۔حضرت عیسی علیہ السلام چونکہ نبی کریم ﷺ کی شریعت پر ہوں گے اس لئے اس ضمن میں وہ بھی ملۃ ابراہیمی پر عامل ہوں گے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۱۸﴾

﴿بیت اللہ کا حج اب بھی فرض ہے﴾

رشاد فرمایا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۷)

ترجمہ: اللہ کے لئے ہے لوگوں کے او پر حج بیت اللہ کا، جو طاقت رکھے اس کی طرف راستے کی

دلیل کی وضاحت:

حج میں متعدد مقامات پر جانا ہوتا ہے مگر حج کی نسبت بیت اللہ ہی کی طرف کی ہے اس لئے حِجُّ الْبَيْتِ فرمایا۔اور خانہ کعبہ تو حضرت خاتم النبیین ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے۔بیت اللہ کا حج اب بھی فرض ہے۔چونکہ خانہ کعبہ خاتم النبیین ﷺ کا پسندیدہ ہے اس لئے حج کرنے کی اجازت بھی ان کو جو ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ان کو نہ حج کی ضرورت نہ بیت اللہ جانے کی اجازت۔اور اگر حج کریں بھی تو قبول نہیں اس لئے اگر کوئی مرزائی خدانخواستہ حج کرلے پھر اس کو اللہ تعالیٰ ایمان کی توفیق عطا کردے تو اس کو دوبارہ حج کرنا ضروری ہے اسی طرح اگر کوئی مسلمان حج کرے پھر خدانخواستہ مرزائی ہو جائے تو اس کی نیکیاں سب ضائع ہو گئیں اب اگر خدا تعالیٰ کی توفیق سے مرزائیت سے تائب ہو کر ایمان لے آئے تو اس کو

دوبارہ حج کرنا ضروری ہوگا (دیکھئے تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۱۲۴ تفسیر معارف القرآن ج ۱ ص ۵۲۰)

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۱۹﴾

﴿صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع کا نام﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۱)

ترجمہ: اور جو مضبوط پکڑے اللہ تعالیٰ کو پس تحقیق وہ ہدایت پا گیا سیدھے راستے کی طرف۔

دلیل کی وضاحت:

ایک جگہ فرمایا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳) (ورسب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ) اور یہاں فرمایا وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (اور جو مضبوط پکڑے اللہ تعالیٰ کو پس تحقیق وہ ہدایت پا گیا سیدھے راستے کی طرف) معلوم ہوا کہ صراط مستقیم پر چلے بغیر پہلی آیت پر عمل نہیں ہوسکتا اور یہ حکم محکم ہے اس میں نسخ کا احتمال نہیں اور یہ بات گزر چکی کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہی منحصر ہے اسلئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۱۹﴾

﴿مرتے دم تک مسلمان رہنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنے تک اسلام پر قائم رہو۔

دلیل کی وضاحت:

ایک دلیل تو اس طرح کہ تقوی کا حق نبی ﷺ کی اتباع سے ہی ادا ہوتا ہے دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی اور دین پر مرنے کی اجازت نہ دی بلکہ یہی کہا کہ مسلمان ہو کر مرنا اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کے علاوہ اور دین قبول نہیں اور اسلام نبی ﷺ کا لایا ہوا دین ہے۔ کوئی اور نبی آئے تو وہ کوئی اور دین لائے گا اور کوئی اور دین قابل قبول نہیں تو کسی اور نبی کی ضرورت کیا؟

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۲۰﴾

﴿اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رکھو﴾

ارشاد فرمایا:

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳)

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے سے مراد نبی کریم ﷺ کی اتباع ہے جو قرآن وحدیث پر عمل سے حاصل ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننے والا ہرگز اس آیت پر عامل نہیں۔ تو یہ آیت کریمہ بھی بتا رہی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۲۱﴾

﴿مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ

فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ إِخْوَانًا الأية (سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۰۳)

ترجمہ:اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب کہ تھے تم آپس میں دشمن پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی تو تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر اس نے تم کو اس سے نجات دے دی اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم راہ پاؤ۔

شان نزول:

انصارِ مدینہ اسلام سے پہلے آپس میں لڑا کرتے تھے اسلام کی برکت سے ان کی لڑائیاں ختم ہوگئیں ایک دوسرے سے محبت پیدا ہوگئی یہودیوں کو اس سے بڑی تکلیف تھی ایک اندھے یہودی شماس بن قیس نے کسی فتنہ پرور شخص کو بھیجا ایک مجلس میں دونوں خاندان جمع تھے وہاں اس نے سابقہ جنگوں کے اشعار سنانے شروع کردیئے اشعار سن کر لڑنے کے لئے تیار ہوگئے نبی کریم ﷺ مہاجرین کی ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لے گئے آپ نے ان کو سمجھایا تو انہوں نے ہتھیار پھینک دیئے اور ایک دوسرے سے گلے مل کر رونے لگے اس واقعہ کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔(تفسیر عثمانی ص ۸۰،۸۱)

دلیل کی وضاحت:

دلوں کی جس الفت کا آیت کریمہ میں ذکر ہے وہ نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے سے ہی حاصل ہوئی اس نعمت کو یاد رکھنے کی صورت یہی ہے کہ آپ کو آخری نبی مانا جائے آپ کے بعد کسی اور کو نبی ماننے والوں سے نہ مسلمانوں کو دِلی الفت ہوگی اور نہ وہ ہمارے دینی بھائی بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی غیرت نصیب فرمائے آمین۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۲۲﴾

﴿امت مسلمہ معیار ہدایت ہے﴾

ارشادفرمایا:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ الاٰية (سورة آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی تم اچھی بات کا حکم دیتے ہو اور بری بات سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کیلئے بہتر ہوتا۔

طریق استدلال:

پہلی امتوں کو یعنی اہل کتاب کو کہا گیا کہ اگر وہ ایمان لے آئیں تو ان کیلئے بہتر ہو جبکہ اس امت کو ایسا نہ کہا گیا بلکہ اس امت کو بہترین امت کہا گیا اور مطلق کہا گیا ہے قیامت تک کیلئے کہا گیا، کسی وقت کی تحدید نہیں کی گئی ہے۔ تو جب یہ امت نبی کریم ﷺ کی اتباع کی برکت سے بہترین امت ہے تو کسی نئے نبی کو ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں اور یہ امت آخری امت ہے۔

دوسرا استدلال:

اس میں اہل کتاب کو ایمان کی دعوت دی گئی ہے اور انسان اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ جناب نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہ مانے معلوم ہوا کہ عقیدۂ ختم نبوت سراسر خیر ہے۔ والحمدللہ

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۲۲﴾

﴿مسلمان سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں﴾

ارشادفرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ .... قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (سورة آل عمران آیت نمبر ۱۱۸، ۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والونہ بناؤ کسی کو بھیدی اپنوں کے سوا وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں وہ چاہتے ہیں کہ تم مشقت میں رہو ظاہر ہو گئی ہے دشمنی ان کی زبان سے اور جو چھپاتے ہیں ان کے سینے وہ بہت زیادہ ہے ہم نے تم کو نشانیاں بتادی ہیں اگر تم کو عقل ہوسن لو تم لوگ ان سے محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں کرتے اور تم سب کتابوں کو مانتے ہو اور جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب تنہا ہوتے ہیں تو تم پر غصے سے انگلیاں کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں کہہ دیجئے اپنے غصے سے مر جاؤ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے سینوں کی باتیں۔

دلیل کی وضاحت:

مسلمان سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ اب کوئی اور کتاب نازل نہ ہوگی۔ اگر بعد میں کوئی اور کتاب نازل ہونی ہوتی تو اللہ تعالیٰ مومنین کے بارے میں ﴿ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتَابِ كُلِّهٖ ﴾ نہ فرماتے۔ نیز اس آیت میں غیروں کو راز دار بنانے سے ایمان والوں کو روکا گیا ہے اور انسان جب تک ختم نبوت پر ایمان نہ رکھے مؤمن بن نہیں سکتا۔ اس لئے مرزائیوں سے دلی نفرت رکھنا ایمان کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۲۳﴾

﴿غزوۂ بدر کی دعاء دلیل ختم نبوت﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۲۳)

ترجمہ: اور اللہ تمہاری مدد کر چکا بدر میں اور تم کمزور تھے پس اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر ادا کرو

دلیل کی وضاحت:

اس میں غزوۂ بدر کا ذکر ہے اور غزوۂ بدر میں جو دعا آپ نے کی وہ ختم نبوت کی دلیل

ہے جیسا کہ باحوالہ مقدمہ میں گزر چکا ہے۔آپ کی دعا یوں تھی ﴿اَللّٰھُمَّ أَنۡجِزۡ لِیۡ مَا وَعَدتَّنِیۡ اَللّٰھُمَّ آتِ مَا وَعَدتَّنِیۡ اَللّٰھُمَّ اِنۡ تَھۡلِکۡ ھٰذِہِ الۡعِصَابَۃُ مِنۡ أَھۡلِ الۡاِسۡلَامِ لَا تُعۡبَدۡ فِی الۡاَرۡضِ﴾ (اے اللہ جس چیز کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا وہ عطا فرما، اے اللہ اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی) (مسلم ج۲ص۹۳طبع ہند مسلم تحقیق محمد فؤاد عبد الباقی ج۳ص۱۳۸۳،۱۳۸۴رقم ۱۷۶۳) اس دعا میں یہ نہ فرمایا کہ دوسرے نبی کے آنے تک عبادت نہ ہوگی بلکہ عبادت کی نفی کو عام رکھا۔ پتہ چلا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۲۴﴾

﴿رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۳۲)

ترجمہ: اور حکم مانو اللہ کا رسول کا تا کہ تم پر رحم ہو

دلیل کی وضاحت:

نبی ﷺ کی اطاعت مطلقہ کا حکم ہے آپ کے بعد کسی اور کو رسول ماننے کی صورت میں اس بعد والے کی اطاعت ہوگی اور آپ کی اطاعت یا ختم ہو جائے گی یا اس میں خلل آئے گا اس لئے آپ کے بعد کسی مدعی نبوت کا ماننا قطعاً درست نہیں۔تو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت مطلقہ کا حکم اس کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۲۵﴾

﴿ایمان پر جمے رہنے کا تاکیدی حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الآية (سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۴۴)

ترجمہ: اور محمد (ﷺ) تو اللہ کے رسول ہی ہیں تحقیق ان سے پہلے بہت سے رسول ہو گزرے کیا پھر اگر وہ فوت ہو جائیں یا شہید ہو جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں پہ پلٹ جاؤ گے۔ اور جو کوئی اپنی ایڑیوں پہ پلٹ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز کچھ نقصان نہ دے سکے گا اور اللہ تعالیٰ قدر کرنے والوں کو اچھا بدلہ عطا فرمائیں گے۔

شان نزول:

جنگ احد کے دن نبی کریم ﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر پھیلی تو منافق کہنے لگے ﴿قُتِلَ مُحَمَّدٌ فَالْحَقُوْا بِدِيْنِكُمُ الْأَوَّلِ﴾ (محمد ﷺ شہید ہو گئے اس لئے اپنے پہلے دین یعنی کفر و شرک کو اختیار کرلو) (زاد المسیر ج۱ص۴۶۹) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو بتایا کہ پہلے بہت سے رسول گزرے مگر یہ نہ فرمایا کہ بعد میں بھی آئیں گے اور یہ تو کہا کہ اگر وہ شہید ہو جائیں یا فوت ہو جائیں تو کیا تم اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جاؤ گے مگر یہ نہ کہا کہ ان کے بعد کسی اور نبی کو بھیجیں گے تو اس کی اتباع کرنا بلکہ اسی دین پر قائم رہنے کا حکم دیا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہ آئے گا۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۲۶﴾

﴿جھوٹے نبی کو ماننے والا مرتد ہے﴾

ارشاد فرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَاسِرِيْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۴۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اگر تم کافروں کی بات مانو گے تو تم کو الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم جا پڑو

گے نقصان میں۔

دلیل کی وضاحت:

کافروں کی اطاعت کی دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ سچے نبی حضرت محمد ﷺ کی بات نہ ماننا دوسرا یہ کہ مسیلمہ کذاب یا قادیانی جیسے جھوٹے کو نبی مان لینا۔اور دونوں صورتوں میں انسان کی آخرت خراب ہوجاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۲۷﴾

﴿مومنین پر اللہ کا بڑا فضل ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۵۲)

ترجمہ: اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے

دلیل کی وضاحت:

فَضْلٍ کو نکرہ لایا گیا جو تعظیم پر دلالت کرتا ہے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کا ایمان والوں پر بڑا فضل ہے۔جو بھی سچا مومن ہو اس کو یہ نعمت حاصل ہے۔کسی اور نبی کو بھیجنے کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اب حضرت محمد ﷺ پر ایمان رکھنے والوں پر فضل نہیں کرنا چاہتا۔ الغرض یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے وللہ الحمد علی ذلک

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۲۸﴾

﴿نبی کریم ﷺ کا مشن باقی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا الأية (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

ترجمہ: اللہ نے احسان کی ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہیں میں سے پڑھتا ہے ان پر آیات اس کی اوران کو پاک کرتے ہیں اوران کو کتاب وحکمت سکھاتے ہیں اور بے شک وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

دلیل کی وضاحت:

سورۃ بقرۃ آیت ۱۲۹ کی تفسیر میں گزرا ہے کہ یہ صفات اللہ نے اپنے آخری نبی کو عطا فرمائی ہیں یہاں نبی کریم ﷺ کی ان صفات کو ذکر کرکے آپ کے نبی آخرالزمان ہونے کو بیان کردیا گیا ہے۔

دوسرا استدلال:

نبی کریم ﷺ کی تلاوتِ آیات سے صحابہ کرام کو کتاب اللہ کے الفاظ اور کلمات کا علم ہوا ،اور تعلیم وتفہیم سے کتاب وسنت کے معانی اور حقائق معلوم ہوئے ظاہری تعلیم وتربیت اور باطنی فیض صحبت سے ان کے دلوں سے گناہوں کا اترا۔تلاوتِ آیات کا کام قراء حضرات کررہے ہیں تعلیم کا کام علماءِ امت نے سنبھالا ہوا ہے اور تزکیہ اہل اللہ کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے الحمدللہ نبی کریم کے اس مشن کو امت کے مختلف طبقات نے ہر دور میں سنبھالے رکھا اس لئے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۲۹﴾
﴿مستقبل کے انبیاء کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ عَہِدَ اِلَیۡنَاۤ الاٰیۃ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۸۳)

ترجمہ: وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہے کہ یقین نہ کریں کسی رسول کا جب تک نہ لائے ہمارے پاس ایسی قربانی جس کو آگ کھا جائے کہہ دیجئے تحقیق تمہارے پاس آچکے

بہت سے رسول مجھ سے پہلے نشانیاں لے کر اور وہ جو تم نے کہا پھر تم نے ان کو کیوں قتل کیا اگر تم سچے ہو۔

شان نزول:

بعض انبیاء سے یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ ان کی کی ہوئی قربانی کو آسمان سے آ کر آگ نے کھالیا یہود نے بہانہ بنایا کہ ہمیں حکم ہے کہ جب تک کوئی یہ معجزہ نہ دکھائے اس کو نبی نہ ماننا حالانکہ نہ اللہ نے ان کو یہ حکم دیا اور نہ ان کی کتابوں میں تھا اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت اتاری۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت کریمہ میں پہلے انبیاء کی بابت کہا کہ ان میں ایسے ہوئے جو یہ نشانی لائے مگر مستقبل کے کسی نبی کا ذکر نہ کیا کیونکہ مستقبل میں کسی نئے نبی نے آنا ہی نہیں ہے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۳۰﴾

﴿انبیاء سابقین علیہم السلام ہی کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَآءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۸۴)

ترجمہ: اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو جھٹلایا گیا اور وہ واضح نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔

دلیل کی وضاحت:

انبیاء سابقین ہی کا ذکر کیا ہے کہ ان کی تکذیب کی گئی یہ نہ کہا گیا کہ آپ کے بعد جو انبیاء آئیں گے ان کی بھی تکذیب کی جائے گی۔ وجہ یہی ہے کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ

کے بعد کسی نئے نبی کو آنا ہی نہیں ہے۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر ۳۱﴾

﴿انبیاء سابقین علیہم السلام ہی کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۹۴)

ترجمہ: اے ہمارے رب اور دے ہمیں جو وعدہ کیا تو نے اپنے انبیاء کے واسطے سے اور رسوا نہ کر ہمیں قیامت کے دن بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا

دلیل کی وضاحت:

اس میں انبیاءِ سابقین ہی کا ذکر کیا ہے کیونکہ ﴿وَعَدْتَ﴾ ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے علاوہ ازیں ﴿رُسُلِكَ﴾ میں جو اضافت ہے وہ استغراق کے لئے ہے اس امت کو سب انبیاء پر ایمان رکھنے کا شرف حاصل ہے۔ اس آیت میں اس کا ذکر ہے۔ اگلی آیت میں اس دعاء کی قبولیت کا ذکر ہے اس کو بھی سن لیجئے ارشاد فرمایا۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثٰى الاٰية (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۹۵) ترجمہ: '' پھر قبول کر لی ان کے پروردگار نے ان کی دعا کہ میں نہیں ضائع کرتا کسی محنت کرنے والے کی محنت تم میں سے مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو پھر جنہوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میرے راستے میں اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور دور کروں گا ان سے ان کی برائیاں اور داخل کروں گا ان کو ایسے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ بدلہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے''۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۳۲﴾

﴿مسلمان سب آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ الاٰية (سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۹۹)

ترجمہ: اہل کتاب میں سے بعض وہ ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور جو اتارا گیا آپ کی طرف اور جو اتارا گیا ان کی طرف عاجزی کرتے ہیں اللہ کے آگے نہیں خریدتے اللہ کی آیات پر مول تھوڑا یہی ہیں جن کے لئے ان کا اجر ہے ان کے رب کے ہاں بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

جن اہل کتاب کا اجر اللہ کے پاس ہے وہ قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور پہلی کتابوں پر بھی۔ سارے مسلمان اسی طرح قرآن بھی مانتے ہیں اور تورات وانجیل بھی ہاں قرآن پر ہمارا ایمان تفصیلاً اور تورات وانجیل پر اجمالاً ہے اس آیت میں بعد میں آنے والے کسی وحی کا ذکر نہیں یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ ہمارے نبی ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ آل عمران سے دلیل نمبر۳۳﴾

﴿سرحدوں کی حفاظت کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر۲۰۰)

ترجمہ: اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں ڈٹ جاؤ اور سرحدوں کی حفاظت کرو اور اللہ سے

ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

دلیل کی وضاحت:

حضرت تھانویؒ نے رباط کے دو معنی لکھے سرحدوں کی حفاظت اور احکام کی پابندی اور پہلے معنی کو ترجیح دی (بیان القرآن ج۲ ص۸۸) راقم الحروف کہتا ہے کہ رباط ایسے کام ہیں جن سے ایمانی سرحدوں کی حفاظت ہو یا یوں کہو جن اعمال سے ایمان سلامت رہے دیکھئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو کس طرح اسلام کے احکامات کی حفاظت کی نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے خلاف لشکر بھیجے زکوۃ کے منکروں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔

یاد رکھیں کہ سرحدوں کی حفاظت تب ہی ہو گی جب نبی کریم ﷺ کا آخری نبی مانا جائے اگر نئے انبیاء کی آمد ممکن ہو تو سرحد کی حفاظت کا حکم ہی بیکار ہے پھر یہ نہ کہا جاتا کہ سرحد کی حفاظت کرو یا یہ کہ لگے رہو بلکہ پھر تو یہ حکم ہوتا کہ جونہی نیا نبی آئے فوراً اس کی اطاعت کرنے لگو۔

ایمان کی حفاظت والے چند اعمال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں بتاؤں وہ چیز جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور اس کے ساتھ درجات کو بلند کر دیتے ہیں عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول فرمایا:

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ (مسلم تحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج۱ ص۲۱۹ حدیث نمبر۲۵۱ مشکوۃ طبع کراچی ص ۳۸) ''وضو کو مشکلات میں پورا کرنا اور مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا تو یہ رباط ہے یہ رباط ہے''۔

اس حدیث پاک میں وہ اعمال مذکور ہیں جن کے کرنے سے ایمان حقیقی پر استقامت نصیب ہوتی ہے اس لئے ان کو اپنانا چاہیئے نبی کریم ﷺ نے جب ایمان کی تفصیلات بھی بتا دیں اور ایمان کی حفاظت والے اعمال بھی بتا دیئے تو اب ہمیں کسی اور نبی کا انتظار نہیں کرنا بلکہ ہماری

ذمہ داری ہے ان اعمال پر جمے رہنا۔ پھر آپ نے وضونماز کا ذکر فرمایا اور مقدمہ میں گزر چکا ہے کہ وضواور نماز ختم نبوت کے دلائل ہیں۔ مساجد میں جانے کا ذکر ہے اور مساجد کا رخ بیت اللہ کی طرف ہے جو حضرت خاتم النبیین ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

﴿سورۃ النساء سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبرا﴾

﴿عقیدۂ ختم نبوت سے شریعت کی قدر ہوتی ہے﴾

وراثت کے احکام بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ یُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ الخ(سورۃ النساء آیت نمبر۱۳،۱۴)

ترجمہ: اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا اللہ اس کو داخل کرے گا ایسے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نکل جائے اس کی حدوں

سے ڈالے گا اس کو آگ میں جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ کے ان احکامات محکمہ پر صحیح طور پر عمل تب ہی ہوگا جب نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانا جائے اگر کسی اور کو نبی مانا جائے تو اس کے لائے ہوئے احکامات کی قدر زیادہ ہوگی جس کی وجہ سے ان احکامات میں سستی ہوگی بلکہ ان کی ناقدری ہوگی اور انسان کا دوزخ میں جانا یقینی ہو جائے گا۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۲﴾

﴿امم سابقہ کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (سورۃ النساء آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ: اللہ چاہتا ہے کہ بیان کرے تمہارے لئے اور چلائے تم کو ان کے راستے پر جو تم سے پہلے ہوئے اور تم پر مہربانی کرے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں پہلے لوگوں کا ذکر ہے بعد والی امتوں کا نہیں کیونکہ بعد میں کوئی اور امت نہیں ہے۔ پھر جو اس راستے سے دور رکھنا چاہتے ہیں اگلی آیت میں ان کو خواہشات کے پیروکار بتایا۔ اگلی آیت اس طرح ہے وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ قف وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۲۷) ترجمہ: اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے اور جو لوگ خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راستے سے دور ہٹ جاؤ۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۳﴾

﴿عقیدۂ ختم نبوت رحمت ہے﴾

ارشادفرمایا:

يُرِيدُ اللّٰهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ج وَخُلِقَ الإِنسَانُ ضَعِيفًا (سورۃ النساء آیت نمبر۲۸)

ترجمہ: اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور پیدا کیا گیا انسان کمزور

دلیل کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ اس امت سے تخفیف چاہتے ہیں اور تخفیف میں ختم نبوت کا عقیدہ بھی ہے کیونکہ اگر کوئی نیا نبی آتا تو اس پر ایمان لانا ایک ثقیل کام ہوتا اور سچے نبی کا انکار کفر ہوتا ہے اللہ نے اس امت پہ تخفیف کر دی اور نبی ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا۔حاصل یہ کہ ختم نبوت کا انکار اس تخفیف سے بھی معارض ہے۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۴﴾

﴿احکام کی جامع آیت﴾

ارشادفرمایا:

وَاعْبُدُواْ اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئًاالأية (سورۃ النساء آیت نمبر۳۶)

ترجمہ: اور بندگی کرو اللہ کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین سے نیکی کرو اور رشتے داروں سے اور یتیموں اور فقیروں اور قریبی ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پاس بیٹھنے والوں پر اور مسافر کے ساتھ اور جن کے مالک ہوئے تمہارے دائیں ہاتھ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا اترانے والے بڑائی کرنے والے کو۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت کی جامعیت اور فصاحت وبلاغت دیکھو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی مختلف انواع کو کس قدر احسن طریقے سے بیان کر دیا ہے کوئی اور نبی آئے تو اس سے بہتر کیا تعلیمات پیش کرے گا؟ آپ اعلیٰ ترین تعلیمات لائے اور وہ تعلیمات محفوظ بھی ہیں تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہی؟ معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿نبی ﷺ سب پر گواہی دیں گے﴾

ارشاد فرمایا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْد............ حَدِيْثًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۴۱، ۴۲)

ترجمہ: تو کیا حال ہوگا جب ہم ہر ہر امت سے ایک گواہ کو لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ لائیں گے۔ اس دن آرزو کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی، کاش ان پر زمین کو برابر کر دیا جائے اور اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ هٰـــــؤُلَاءِ کا اشارہ انبیاء سابقین کی طرف ہو تو مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ انبیاء سابقین کی صداقت پر گواہی دیں گے (تفسیر عثمانی ص۱۱۲ ف۱)

نبی علیہ السلام سب کے گواہ اس لئے ہوں گے کہ آپ سب سے بعد ہیں سب کے مصدق ہیں اگر آپ کے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو وہ آپ کے حق میں گواہی دیتا اور اس کی گواہی کا قرآن میں یا احادیث میں ذکر ہوتا۔ سب کے اوپر آپ کی گواہی کا اور آپ کے اوپر کسی گواہی کا ذکر نہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ پھر قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کی

نافرمانی کرنے والے تمنا کریں گے کہ کاش ان کو مٹی کے برابر کردیا جائے بتائیں آپ کے بعد جھوٹے دعوی نبوت کرنے سے زیادہ نافرمانی اور کیا ہوگی؟ **اللھم احفظنا اللھم اعذنا**۔اس سے نبی کریم ﷺ کو حاضر ناظر سمجھنے والوں کا رد سورۃ بقرۃ کی دلیل نمبر۳۲ میں ہو چکا ہے

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۶﴾

﴿وضو ختم نبوت کی دلیل ہے﴾

ارشاد فرمایا:

یَآ أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لاَ تَقْرَبُوْا الصَّلاَۃَ وَأَنتُمْ سُکَارٰی الاٰیۃ (سورۃ النساء آیت نمبر۴۳)

ترجمہ: اے ایمان والو قریب نہ جاؤ نماز کے جب تم نشے میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو تم کہتے ہو اور نہ اس وقت کہ تمہیں غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ غسل کرلو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا آیا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے یا پاس گئے تم عورتوں کے پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو پاک زمین کا پھر ملو اس سے اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

کچھ وضاحت مقدمہ میں گزر گئی اور کچھ ان شاء اللہ سورۃ المائدۃ کے دلائل میں آئے گی حاصل یہ ہے کہ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو۔اور جس دن پہلی وحی نازل ہوئی اسی دن نبی کریم ﷺ کو نماز اور وضو کا طریقہ سکھایا گیا (مسند احمد ج۴ ص۱۶۱ مشکوۃ ص۴۳) قرآن پاک کی سورۃ النساء اور سورۃ المائدۃ میں وضو کا حکم موجود ہے۔اور وضو کے فضائل ومسائل پر تو اچھی خاصی احادیث پائی جاتی ہیں۔اور سورۃ المائدہ کے دلائل میں آرہا ہے کہ وضو غسل تیمّم کے بارے میں جتنی آیات واحادیث ہیں وہ سب ختم نبوت کی دلیل ہیں وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

وضو ختمِ نبوت کی دلیل کیسے؟

اور وضو ختم نبوت کی بڑی مضبوط دلیل ہے اس طرح کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد کہے ﴿أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ﴾ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو (مسلم طبع ہند ج ۱ ص ۱۲۲، مسلم بتحقیق فواد عبد الباقی ج ۱ ص ۲۱۰) اور وضو جیسے آپ ﷺ کے زمانے میں تھا آج بھی ہے اور وضو کے بعد اس کلمہ شہادت کو پڑھنے کی فضیلت جیسے اس زمانے میں تھی آج بھی ہے۔ اگر نبی ﷺ کے بعد کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو پھر وضو کے بعد کوئی ایسا کلمہ دیا جاتا جس میں آنے والے نبی کا بھی ذکر ہوتا۔

یہ کیسی نامعقول بات ہے کہ نبی تو نیا آجائے مگر جنت میں داخلہ اس کی نبوت کی شہادت کے بغیر ہو جائے جنت میں داخل ہونے کیلئے اس پر ایمان لانا ضروری نہ ہو؟

ہر مسلمان جانتا ہے کہ کسی کو نبی اس لئے مانا جاتا ہے کہ اگر نبی نہ مانیں تو دوزخ میں جانا پڑے گا اور یہ بات سمجھ آگئی کہ جنت میں جانے کے لئے نبی کریم ﷺ کی نبوت کی شہادت کافی ہے۔ قادیانی کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ظلی بروزی کے عقیدہ کا رد:

قادیانی کہہ دیتے ہیں کہ ہم قادیانی کو ظلی بروزی نبی مانتے ہیں مستقل نبی نہیں مانتے ارے یہ تو بتاؤ اس کو مان کر ملتا کیا ہے؟ اگر جنت کیلئے اسے ماننا ہے تو جنت تو اس کو مانے بغیر مل رہی ہے اور اگر کوئی اور مقصد ہے تو واضح کرو۔

قادیانی دوزخ کا ایندھن ہیں:

مگر یاد رکھو کہ جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں اور جنت کے آٹھوں دروازے باوضو ہو کر حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی گواہی دینے والوں کے لئے کھل جاتے ہیں قادیانی کو ماننے

والوں کے لئے جنت کا کوئی دروازہ نہیں بچا البتہ دوزخ کے ساتوں دروازے باقی ہیں جس کو چاہیں منتخب کرلیں وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔

ایک اور دلیل:

وضو پاکی اور طہارت کا ذریعہ ہے اور نبی کا ایک کام تطہیر بھی ہے جب یہ کام اس شریعت پر عمل کر کے ہو رہا ہے تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟ مزید تفصیل سورۃ مائدۃ میں ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۷﴾
﴿قرآن مصدق ہے﴾

ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ آمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا (سورۃ النساء آیت نمبر ۴۷)

ترجمہ: اے لوگو جو دیئے گئے کتاب ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا اس حال میں کہ وہ تصدیق کرتا ہے اس کی جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے کہ ہم مٹا دیں کچھ چہروں کو اور ان کو الٹ دیں پیٹھ کی طرف یا ان پر ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ہم نے ہفتہ کے دن والوں پر کی اور اللہ کا کام تو ہو کر ہی رہتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں بھی قرآن کو پہلی کتابوں کا مصدق بتایا اگر قرآن کے بعد کوئی اور کتاب اللہ کی طرف سے اترنے والی ہوتی تو وہ قرآن کی مصدق ہوتی جبکہ قرآن میں اس کا کہیں ذکر نہیں اور احادیث نبویہ میں بھی ایسا کوئی ذکر نہیں۔ پھر آیت کریمہ میں ان لوگوں کا ذکر کیا جن کو زمانہ ماضی میں کتاب دی گئی مگر ان کا کہیں بھی ذکر نہیں جن کو زمانہ مستقبل میں کتاب دی جائے گی۔ معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں نہ آپ کے بعد کوئی نبی ہے نہ کوئی اور کتاب ہے۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿امانتوں کی ادائیگی کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا الاٰية (سورۃ النساء آیت نمبر ۵۸)

ترجمہ: بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کو ان کی امانتیں پہنچا دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو اللہ کتنی اچھی نصیحت کرتا ہے بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

امانتوں کی ادائیگی کا حکم تو دیا مگر مستقبل میں آنے والے کسی نبی پر ایمان لانے کا حکم نہ دیا حالانکہ وہ حکم زیادہ ضروری تھا اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿حدیث نبوی قیامت تک لئے حجت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور جو تم میں اولوا الامر ہیں ان کی پھر اگر تمہارا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کے حوالے کرو۔

دلیل کی وضاحت:

اولوا الامر کی پیروی کا حکم دیا جبکہ اولوا الامر سے خطا ممکن ہے لیکن آنے والے کسی رسول

کی اطاعت یااس پرایمان لانے کا حکم نہ دیااس کی وجہ یہی ہے کہ بعد میں کوئی نبی نہیں ہے۔

اختلاف کے موقع پر معاملے کواللہ اوراس کے رسول ﷺ کے حوالے کرنے کا حکم دیا اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی طرف رجوع کرواوررسول اللہ ﷺ کے حوالے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حدیث نبوی کی طرف رجوع کرو۔اس سے ختم نبوت پر دلیل یوں بنتی ہے کہ یہ نہ فرمایا کہ آنے والے نبی سے فیصلہ کرانا بلکہ قیامت تک آپ ﷺ کی طرف رجوع کا حکم دیاہے۔اگرکسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو اس پرایمان لانے کااوراس کی طرف رجوع کرنے کا بھی کہیں ذکر ہوتا۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۱۰﴾

﴿بعد کی وحی کا کوئی ذکرنہیں﴾

ارشادفرمایا:

أَلَـمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ أَنَّھُمْ آمَنُوْا بِمَا أُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ

(سورۃ النساءآیت نمبر٦٠)

ترجمہ: کیا آپ نے ان لوگوں کونہ دیکھا جودعوی کرتے ہیں کہ ایمان لائے اس پر جواتارا گیا آپ کی طرف اوراس پر جواتارا گیا آپ سے پہلے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت کریمہ میں آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا بھی ذکر کیا اورآپ سے پہلوں کی وحی کا بھی ذکر کیا یہ تو فرمایا **مَا أُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ** (جواتارا گیا آپ کی طرف اورجواتارا گیا آپ سے پہلے)مگر یہ نہ فرمایا **وَمَـا یُنْزَلُ مِنْ بَعْدِکَ** جس کا ترجمہ ہے(اور جواتارا جائے گا آپ کے بعد) اگر بعد میں کوئی نبی آنا ہوتا تو اس کا ذکر بھی کردیتے (ھدیۃ المھدیین ص٦٢)

﴿سورة النساء سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم دائمی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ...... لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جس وقت ان لوگوں نے اپنا نقصان کیا آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کیلئے معافی چاہتے تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ حکم اب بھی موجود ہے آپ کی اطاعت ضروری ہے اور روضہ مقدسہ پر جا کر استغفار بھی کیا جاتا ہے مولانا عبدالشکور ترمذیؒ فرماتے ہیں اکابر علماء سلف رحمہم اللہ تعالیٰ اس آیت کے عموم کی بنا پر وفات کے بعد بھی آنحضرت ﷺ سے استشفاع کو جائز فرماتے ہیں ذیل میں مولانا ترمذیؒ کی کتاب ہدایۃ الحیران ص ۳۸۸ تا ۴۰۲ کا ملخص دیا جاتا ہے موصوف لکھتے ہیں

پھر تفسیر مدارک اور قرطبی کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کے دفن کے بعد ایک اعرابی کے قبر اقدس پر حاضر ہو کر اس آیت سے استشہاد کرنے اور استشفاع کرنے کا واقعہ مذکور ہے

قِيْلَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَ دَفْنِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَمٰى بِنَفْسِهٖ عَلٰى قَبْرِهٖ وَحَثَا مِنْ تُرَابِهٖ عَلٰى رَأْسِهٖ وَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فَسَمِعْنَا وَكَانَ فِيْمَا أُنْزِلَ عَلَيْكَ وَلَوْ أَنَّهُمْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمُ الآية وَقَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَجِئْتُكَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِيْ فَاسْتَغْفِرْلِيْ مِنْ رَّبِّيْ فَنُوْدِيَ مِنْ قَبْرِهٖ قَدْ غُفِرَلَكَ

(مدارک ج ا ص ۳۴۴ تفسیر قرطبی ج ۵ ص ۲۶۵)

(روایت کی گئی کہ ایک بدوی حضرت ﷺ کی تدفین کے بعد حاضر ہوا اور قبر مبارک پر پڑ گیا اور اس کی مٹی لے کر اپنے سر پر ڈالی اور کہا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا میں نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس سے یہ بھی ہے کہ اگر لوگ اپنے نفس پر ظلم کر گزریں پھر اللہ سے طلب مغفرت کریں اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لئے طلب مغفرت چاہیں تو وہ اللہ کو تواب اور رحیم پاویں گے۔ اور میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور آپ ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ سے طلب مغفرت کر رہا ہوں اور آپ ﷺ بھی میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت فرمائیں تو مبارک سے نداء آئی کہ تم کو بخش دیا گیا) اور حافظ ابن کثیر بھی اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت میں ایک جماعت سے جن میں شیخ ابو المنصو ر صباغ بھی ہیں اس طرح کا ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں (تفسیر ابن کثیر ص ۵۲۰ ج ۱)

اور خود مولانا حسین علی صاحبؒ نے بھی اعرابی کے اس واقعہ کو اسی طرح نقل کیا ہے جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُکَ تَسْتَغْفِرُ لِیْ اِلٰی رَبِّی فَنُوْدِیَ مِنَ الْقَبْرِ الشَّرِیْفِ قَدْ غُفِرَ لَکَ (تحریرات حدیث ص ۲۵۶ از مولانا حسین علی صاحب مرحوم)

.... اس طرح کا ایک واقعہ محمد بن حرب الہلالی سے علامہ سمہودیؒ نے نقل فرمایا ہے اس میں محمد بن حرب الہلالی کا قول ہے فَرَقَدتُّ فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ نَوْمِیْ وَھُوَ یَقُوْلُ الْحَقِ الرَّجُلَ وَبَشِّرْہُ بِأَنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَہٗ بِشَفَاعَتِیْ (وفاء الوفاء ص ۱۳۶۱) (پھر میں سو گیا تو میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ فرما رہے تھے اس شخص سے مل کر اسے بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت کی وجہ سے اس کو بخش دیا)

پھر علامہ سبکیؒ اور علامہ سمہودیؒ کے حوالہ جات ذکر کرنے کے بعد فرمایا محدث زمان فقیہ دوراں حضرت الشیخ مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی تھانوی دامت برکاتہم اپنی بے نظیر تصنیف اعلاء السنن میں فرماتے ہیں

وَثَبَتَ بِہٖ أَنَّ قَوْلَہٗ تَعَالٰی وَلَوْ أَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا بَاقٍ بَعْدَ وَفَاتِہٖ ﷺ لَمْ یَنْقَطِعْ بِھَا (ص۳۳۹ ج۱۰) (اس سے ثابت ہوا کہ اس آیت شریفہ کا حکم آنحضرت ﷺ کی وفات شریفہ کے بعد بھی باقی ہے وفات سے یہ حکم منقطع نہیں ہوا) حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں ”فقہاء نے بعد سلام کے وقت زیارت قبر مبارک کے شفاعت مغفرت عرض کرنا لکھا ہے پس یہ جواز کے لئے کافی ہے (فتاوی رشیدیہ ص۱۱۲) حضرت مولانا نانوتویؒ فرماتے ہیں وَلَوْ أَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا (الآیۃ) کیونکہ اس میں کسی کی تخصیص ہو تو کیونکر ہو آپ ﷺ کا وجود باجود تمام امت کے لئے یکساں رحمت ہے کہ پچھلے امتیوں کا آپ کی خدمت میں آنا اور استغفار کرنا جب ہی متصور ہے کہ آپ ﷺ قبر میں زندہ ہوں (آب حیات ص۴۹)

حضرت تھانویؒ محمد بن حرب ہلالی کے واقعہ کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں ان محمد بن حرب کی وفات ۲۲۸ھ میں ہوئی غرض زمانہ خیر القرون کا تھا اور کسی سے اس وقت نکیر منقول نہیں پس حجت ہو گیا“ (نشر الطیب ص۳۵۷) نیز حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں ”اور جَاءُوْکَ (آپ کے پاس آتے) یہ عام ہے خواہ حیات میں ہو یا بعد الممات ہو (وعظ ثلج الصدور ص۱۶۶) (ہدایۃ الحیر ان ص۳۸۸ تا ۴۰۲ ملخصا زیادہ مدلل بحث کیلئے دیکھئے امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب تسکین الصدور ص۳۳۶ تا ص۳۷۵)

حرمین شریفین میں مناسک حج پر ایک مختصر کتاب ملتی ہے جس کا نام ہے

مَنَاسِکُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَزِيَارَةُ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ عَلَى الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ

اس کتاب میں زیارت مدینہ کے موقعہ پر جو دعائیں دی گئی ہوں ان سے بھی حیات النبی ﷺ کا عقیدہ سمجھ آتا ہے وہ درج ذیل دعائیں یوں ہیں۔

﴿ أَدْعِيَةُ زِيَارَةِ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ ﴾

﴿ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴾

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وَصَفَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهٖ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَصْحَابِكَ أَجْمَعِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ . أَشْهَدُ أَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ أَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَعَبَدْتَّ رَبَّكَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ كَثِيْرًا أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ وَأَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَجْزِ عَنَّا نَبِيَّنَا أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ اٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَنِ ا الَّذِىْ وَعِدتَّهٗ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَآ أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَاِنْ أَوْصَاهُ أَحَدٌ بِالسَّلَامِ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (مناسک الحج والعمرة وزيارة المدينة المنورة على المذاهب الاربعة ص ۸۳ الى ص ۸۷)

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۱۲﴾

﴿نبی ﷺ کی اطاعت کے بغیر ایمان نامکمل﴾

ارشاد فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۶۵)

ترجمہ: پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایمان دار نہ ہوں گے جب تک کہ یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جھگڑا واقع ہو تو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کرالیں پھر اس تصفیہ سے اپنے دلوں میں کوئی خفگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کرلیں۔

دلیل کی وضاحت:

کسی اور کو نبی ماننے کی صورت میں اس کی طرف رجوع کرنا ہوگا اور اس کے فیصلے کو مِنْ وَعَنْ قبول کرنا ہوگا جب کہ آیت کریمہ محمد رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو دل و جان سے تسلیم کرنے کو ایمان کی شرط قرار دیتی ہے۔ رہا یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو یاد رکھیں کہ وہ شریعت محمدیہ کے مطابق ہی فیصلہ دیں گے۔ جب گذشتہ زمانے کے نبی کو قرآن وحدیث ہی کے مطابق فیصلہ کرنا ہوگا تو کسی نئے نبی کی گنجائش کیسے ہوگی؟ قرآن وحدیث کے مطابق ہی فیصلہ کرنا ہے تو اس امت کے علماء کرام ہی کافی ہیں نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہوکر

قرآن وسنت کے مطابق فیصلہ دینا اس کو اور پکا کر دیتا ہے کہ اب کسی نبی کی گنجائش نہیں۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۱۳﴾

﴿منعم علیہم کا عقیدہ ختم نبوت﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوْٓا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ إِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ الآية (سورۃ النساء آیت نمبر ۶۶ تا ۶۹)

ترجمہ: اور اگر ہم لوگوں پر یہ بات فرض کر دیتے کہ تم خودکشی کیا کرو یا اپنے وطن سے بے وطن ہو جایا کرو تو بجز معدودے چند لوگوں کے اس حکم کو کوئی بھی بجا نہ لاتا اور اگر یہ لوگ جو کچھ ان کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر عمل کیا کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور ایمان کو زیادہ پختہ کرنے والا ہوتا اور اس حالت میں ہم ان کو خاص اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرماتے اور ہم انہیں سیدھا راستہ بتلا دیتے اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اپنی جان کو اپنے ہاتھوں قتل کرنے سے بڑھ کر اور کیا حکم ہوگا۔ آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سخت احکام بھی دے دیتا تو اس پر عمل کرنے سے جو فوائد حاصل ہوتے ان میں ایک صراط مستقیم کی رہنمائی ہے اور یہ بات بارہا گزر چکی ہے کہ صراط مستقیم جناب نبی کریم ﷺ کی اتباع کا نام ہے اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ کا حکم سخت ہو یا نرم اس میں نبی کریم ﷺ کی وساطت ہمارے لئے ضروری ہے کوئی اور نبی واسطہ نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر بالفرض صحابہ کرام کو خودکشی کا حکم ملتا تو نبی کریم ﷺ ہی کے ذریعے ملتا کسی اور کے ذریعے تو نہیں۔

پھر جن چار گروہوں کا اس آیت میں ذکر ہے ان چار گروہوں سے کوئی بھی ختم نبوت کا منکر نہیں۔ انبیاء تو سب معراج کی رات موجود تھے قادیانی تو وہاں نہ تھا۔ مقدمہ میں گزرا ہے اور سورہ بنی اسرائیل کے دلائل میں بھی آئے گا کہ معراج کی رات نبی ﷺ کی ختم نبوت کا انبیاء کی موجودگی میں ذکر ہوا۔ عیسی علیہ السلام کے پاس جب شفاعت کے لئے لوگ جائیں گے تو نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین کہہ کر لوگوں کو آپ کی خدمت میں بھیجیں گے۔

امت میں صدیقین کے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر مسیلمہ کذاب وغیرہ کے خلاف جہاد کیا حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ جبل حراء پر تھے کہ یکا یک اس پر زلزلہ آیا آپ نے فرمایا اے حراء تھم جا تجھ پر تو اللہ کا نبی یا صدیق یا شہید ہیں (ابوداود طیالسی ص ۲۶۶ والدار قطنی ج ۲ ص ۵۰۸ بحوالہ ازالۃ الریب ص ۴۵)

بتلاؤ ان چاروں میں سے کونسی ہستی ہے جو ختم نبوت کی قائل نہیں جس کا عقیدہ ختم نبوت کا نہیں۔ بلکہ آج تک جس نے بھی عظمت رسالت کی خاطر جان دی اس نے آپ کو خاتم النبیین مان کر ہی جام شہادت نوش کیا ۱۹۵۳ء کی تحریک میں جو دس ہزار مسلمان شہید ہوئے وہ سب نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین ماننے کی وجہ سے شہید کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قیامت کے دن ان حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے آمین۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۱۴﴾

﴿نماز اور زکوۃ کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۃ النساء آیت نمبر ۷۷)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں نماز اور زکوۃ کا حکم ہے اور مقدمہ میں گزر چکا ہے کہ نماز اور زکوۃ ختم نبوت کی دلیل ہیں۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۱۵﴾

﴿آپ سب انسانوں کے نبی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَرْسَلْنَاکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلاً (سورۃ النساء آیت نمبر ۷۹)

ترجمہ: ہم نے آپ کو لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔

دلیل کی وضاحت:

حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت سے یوں استدلال کرتے ہیں: **فَاِنَّ الْمُرَادَ مِنَ النَّاسِ سَائِرُ الْعَالَمِیْنَ کَافَّۃً فَدَلَّتِ الآیَۃُ عَلٰی خَتْمِ النُّبُوَّۃِ بَعْدَہٗ عَلَیْہِ الصَّلَوَاتُ وَالسَّلَامُ** (ہدیۃ المہدیین ص۵۳) اس آیت میں الناس سے ساری کائنات کے انسان مراد ہیں تو معنی یہ ہوا کہ آپ ﷺ کو ساری کائنات کے انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا اور یہ تب ہی ہوسکتا ہے جب کہ آپ کی نبوت قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے ہو آپ پر ایمان لانا سب کے لئے ضروری ہو اس طرح آیت نبی کریم ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۱۶﴾

﴿آپ کی اطاعت مطلقہ کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

مَّنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ أَرْسَلْنَاکَ عَلَیْہِمْ

حَفِیۡظًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۸۰)

ترجمہ: جس نے حکم مانا رسول کا اس نے حکم مانا اللہ کا اور جو الٹا پھرا تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان نہیں بھیجا۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں آپ کی اطاعت کا دائمی حکم ہے اگر آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانا جائے تو نبی ﷺ کی طرح اس کو بھی مطاع مانا جائے گا اس سے بڑھ کر نبی ﷺ کی نافرمانی کیا ہوگی؟ وَمَــنۡ تَوَلّٰی کے سب سے بڑھ کر مصداق آپ ﷺ کے بعد نبوت کے دعویدار اور ان کو ماننے والے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۱۷﴾

﴿ہر حال میں نماز کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

فَـإِذَا قَـضَـيۡتُـمُ الـصَّـلٰـوةَ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِكُمۡ فَإِذَا اطۡـمَـأۡنَـنۡتُـمۡ فَـأَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ كِتَابًا مَّوۡقُوۡتًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۳)

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے پھر جب خوف جاتا رہے تو درست کرو تم نماز کو بیشک نماز مسلمانوں پر فرض ہے مقرر وقتوں میں۔

دلیل کی وضاحت:

خوف کی حالت میں بھی نماز کا حکم اور امن واطمینان کی حالت میں بھی نماز کا حکم۔ اور مقدمے کے اندر یہ بات مدلل ہو چکی ہے کہ نماز ختم نبوت کی مستحکم دلیل ہے۔ اگر کسی نبی کو آنا ہوتا تو بتایا جاتا کہ فلاں موقعہ پر وہ نبی آئے اس کی اطاعت کرنا۔ الغرض امن اور جنگ دونوں موقعوں

پر نماز ہی کا حکم بھی ختم نبوت کی ایک دلیل ہے۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۱۸﴾

﴿اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۳)

ترجمہ: اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت اتاری اور آپ کو وہ باتیں سکھائیں جو آپ نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

فرمایا اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے اللہ نے آپ کو جو فضائل دیئے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ آپ کو آخری نبی بنایا مقدمہ میں گزر چکا ہے کہ معراج کی رات نبی ﷺ نے سب انبیاء کی موجودگی میں اپنے فضائل ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے ذکر کو بلند کیا اور مجھے فاتح اور خاتم بنایا۔ حافظ ابن کثیرؒ نے اس کی شرح یوں کی ہے کہ نبی کریم ﷺ خاتم ہیں نبوت کے ساتھ، یعنی آپ آخری نبی ہیں اور فاتح ہیں شفاعت کے ساتھ، یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت آپ ہی کریں گے (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۱، ۳۲)

اس مضمون کی تائید ایک صحیح حدیث سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی مجھے جامع کلمات دیئے گئے، رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، میرے لئے غنیمت کے مال کو حلال کیا گیا، میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دیا گیا، مجھے ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور میرے ساتھ انبیاء کو ختم کر دیا گیا (مسلم طبع ہند ج ۱ ص ۱۹۹ مسلم بتحقیق محمد فؤاد عبد الباقی ج ۱ ص ۳۷۱ حدیث ۵۲۳)

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۱۹﴾

﴿تمام اہل ایمان ختم نبوت کے قائل﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَاءَ تْ مَصِيْرًا (سورۃ النساء آیت نمبر۱۱۵)

ترجمہ: اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس کیلئے ظاہر ہو چکا امر حق اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے پر ہو جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی

دلیل کی وضاحت:

مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ اس پر نص ہے کہ نجات نبی کریم ﷺ کی اتباع میں بلکہ مومنین کے راستے کی اتباع میں منحصر ہے اور یہ کہ ان کے راستے سے انحراف دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔

تو اگر اس امت میں کسی نبی کی ولادت مقدر ہوتی نبی کریم ﷺ کے بعد۔ تو اس کی دو حالتیں ہیں یا وہ مومنین کی اتباع کرے گا یا ان کو اپنی پیروی اور اپنے اوپر ایمان لانے کا حکم دے گا پہلی صورت میں قلب موضوع ہو جائے گا انبیاء کو مطاع بنا کر بھیجا جاتا ہے اور اس صورت میں ان کا مطیع ہونا لازم آئے گا نیز اس صورت میں ان کی ضرورت ہی نہیں رہتی ، اور اگر وہ آنے والا نبی مومنین کے راستے کی پیروی نہ کرے تو اس آیت کریمہ کے مطابق عذاب شدید کا مستحق ہوگا۔

رہا حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کا نزول تو وہ اس امت کیلئے امام بن کر آئیں گے تمام احکام میں نبی کریم ﷺ اور مومنین کے راستے کی پیروی کریں گے کتاب وسنت میں کہیں

اس کا ثبوت نہیں ملتا کہ وہ لوگوں کو اپنی نبوت اور اپنی اتباع کی طرف بلائیں گے اور کہیں کہ میں تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں میری اتباع کرو جیسا کہ تمام انبیاء کرتے رہے ہاں ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے ان کی اتباع کا حکم دیا ہے اس حیثیت سے کہ وہ اس امت کے امام ہوں گے تو عیسی علیہ السلام کا حال نزول کے بعد اس امت کے ائمہ متبوعین کی طرح ہوگا الخ (ھدیۃ المھدیین ص ۵۵،۵۶)

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۲۰﴾

﴿ختم نبوت پر صحابہ کا فخر﴾

ارشاد فرمایا:

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ط مَن يَّعْمَلْ سُوٓءًا يُجْزَ بِهٖ لا وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِن دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۲۳)

ترجمہ: نہ تمہاری امیدوں پر مدار ہے نہ اہل کتاب کی امیدوں پر جو کوئی برا کام کرے اس کی سزا پائے گا اور نہ پائے گا اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی اور نہ مددگار۔

دلیل کی وضاحت:

اہل کتاب نے کہا ہمارے نبی تمہارے نبی سے افضل ہیں۔۔۔۔ مسلمانوں نے کہا ہم تم سب سے افضل ہیں اس لئے کہ ہمارے نبی خاتم النبیین ہیں اور ہماری کتاب آخری کتاب ہے جس نے پہلی تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (معارف القرآن ج ۲ ص ۵۵۳) ختم نبوت پر استدلال اس طرح ہے کہ مسلمانوں کو عمل پر ترغیب تو دی گئی مگر یہ نہ کہا گیا کہ تم ختم نبوت کا دعوی نہ کرو۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۲۱﴾

﴿ملۃ ابراہیمی کی اتباع کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَنْ أَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً ط وَّاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۲۵)

ترجمہ: اور اس سے بہتر کس کا دین ہے جس نے پیشانی رکھی اللہ کے حکم پر اور نیک کام میں لگا رہا اور چلا ابراہیم کے دین پر جو ایک طرف کے تھے اور بنایا اللہ نے ابراہیم کو خاص دوست۔

دلیل کی وضاحت:

سب سے اچھا دین اس کا جو ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہو اور یہ بات بار بار گزری کہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر چلنا حضرت محمد ﷺ کی اطاعت ہی سے ممکن ہے اس لئے آپ کے بعد کسی اور نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔

سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۲۲

پہلی کتابوں کا ذکر

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ الاٰية (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳۱)

ترجمہ: ہم نے حکم دیا تم سے پہلی کتاب والوں کو اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم نہ مانو تو بے شک اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں پہلے لوگوں کا ہی ذکر ہے بعد والوں کا نہیں اگر بعد میں کوئی کتاب آنی ہوتی تو کہیں تو اس کا ذکر پایا جاتا۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۲۳﴾

﴿پہلی کتابوں پر ایمان کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳۶)

ترجمہ: اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل کی

دلیل کی وضاحت:

اس میں نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا اور آپ سے پہلے انبیاء کا مگر بعد والوں کا نہیں کیونکہ بعد میں کوئی نیا نبی ہے نہیں (ھدیۃ المھدیین ص ۶۲)

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۲۴﴾

﴿مسلمان سب سچے نبیوں کو ماننے والے ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ............کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۰ تا ۱۵۲)

ترجمہ: بے شک جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں بعضوں کو اور نہیں مانتے بعضوں کو اور چاہتے ہیں کہ نکالیں اس کے بیچ میں ایک راہ ایسے لوگ وہی ہیں اصل کافر اور ہم نے کافروں کے واسطے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور نہیں فرق کرتے ان میں سے کسی کے درمیان ان کو اللہ جلد دے گا ان کا ثواب

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دلیل کی وضاحت:

کافر کچھ رسولوں کو مانتے کچھ کا انکار کرتے تھے جبکہ مومن سب پر ایمان لاتے تھے صحابہ کرام نے قادیانی کو نہ مانا اگر یہ رسول ہوتا تو وہ حضرات اس پر ایمان لاتے یا بعد والوں کو اس پر ایمان لانے کی وصیت کر جاتے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سلام کہنے کی وصیت کرتے تھے۔

چنانچہ مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے تھے اگر میری عمر لمبی ہوئی تو مجھے امید ہے کہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملوں گا اگر میری وفات جلدی ہوگئی تو تم میں سے جو ان کو ملے میری طرف سے ان کو سلام کہے۔علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی دو سندیں ہیں اور دونوں کے راوی صحیح بخاری شریف کے راوی ہیں گویا یہ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے(انظر التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص۱۷۹،۱۸۰ طبع بیروت نیز دیکھئے مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۸ ص۵ وج۸ ص۲۰۵)

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر۲۵﴾

﴿اہل علم بعد میں کسی وحی کے قائل نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ الاٰیة

(سورۃ النساء آیت نمبر۱۶۲)

ترجمہ: لیکن ان میں جو پختہ علم والے ہیں اور ایمان والے وہ ایمان رکھتے ہیں اس پر جو اتارا گیا آپ کی طرف اور جو اتارا گیا آپ سے پہلے۔اور نماز قائم کرنے والے زکوۃ ادا کرنے والے اور ایمان رکھنے والے اللہ پر اور آخرت کے دن پر یہ لوگ ہیں ہم ان کو اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

پہلے انبیاء کا ذکر کیا بعد والوں کا نہیں کیونکہ بعد میں کوئی نبی ہے نہیں (ھدیۃ المھدیین ص۶۲) نیز اس میں نماز اور زکوۃ کا ذکر ہے اور نماز اور زکوۃ ختم نبوت کے دلائل ہیں کما مر غیر مرۃ

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۲۶﴾

﴿آپ کی وحی انبیاء سابقین کی وحی کے مشابہ﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّا أَوْحَیْنَا اِلَیْکَ کَمَا أَوْحَیْنَا اِلٰی نُوْحٍ وَالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ(النساء :۱۶۳)

ترجمہ:

بے شک ہم نے آپ کی طرف وحی کی جیسے کہ ہم نے وحی کی نوح علیہ السلام کی طرف اوران کے بعد والے انبیاء کی طرف۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں نبی کریم ﷺ کی وحی کو انبیاء سابقین کی وحی کے مشابہ بتایا۔نہ آپ کے بعد کسی وحی کا ذکر کیا نہ کسی نبی کی آمد کا۔اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۲۷﴾

﴿صحابہ کرام کا سب رسولوں پر ایمان تھا﴾

ارشاد فرمایا:

یَآ أَھْلَ الْکِتَابِ لاَ تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلاَ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ إِلَّا الْحَقَّ(سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۱)

ترجمہ:اے اہل کتاب مت مبالغہ کرو اپنے دین میں اور نہ کہو اللہ کی شان میں مگر پکی بات۔بیشک مسیح عیسی بن مریم اللہ کا رسول اور اس کا کلام ہے جس کو ڈالا مریم کی طرف اور روح اس کی طرف

سے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس بات کو چھوڑ و بہتر ہوگا تمہارے لئے بے شک اللہ معبود ہے اکیلا اس کے لائق نہیں کہ اس کے اولاد ہو۔اسی کیلئے ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور کافی ہے اللہ کارساز۔

دلیل کی وضاحت:

" فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِه " میں رسل کی اضافت استغراق کے لئے ہے اس لئے ان تمام رسل پر ایمان کا حکم ہے جن کی نبی ﷺ نے خبر دی صحابہ کرام سب پر ایمان رکھتے تھے جن کی نبوت کی آپ نے خبر دی قادیانی ہرگز ان میں شامل نہیں۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۲۸﴾

﴿اللہ کی طرف سے برہان آچکا﴾

ارشاد فرمایا:

يَـآ أَيُّهَـا الـنَّـاسُ قَـدْ جَـآءَ كُـمْ بُـرْهَـانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ .... وَّيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۴،۱۷۵)

ترجمہ: اے لوگو تمارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان آچکا اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور اتارا تو جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کو مضبوط پکڑا تو ان کو داخل کرے گا اپنی رحمت اور فضل میں اور پہنچادے گا ان کو اپنی طرف سیدھے راستے پر

دلیل کی وضاحت:

اللہ کی طرف سے برہان بھی آگیا اور نور مبین بھی ان پر ایمان لانے کا بھی حکم ہے اور ان کو مضبوطی سے تھامنے کا بھی ، پھر اس پر اللہ کے فضل و رحمت کا وعدہ بھی ہے بھلا ان چیزوں کے ہوتے ہوئے کسی اور نبی کی گنجائش کہاں سے نکل آئی، پھر اس میں صراط مستقیم کا بھی ذکر ہے اور یہ بات بارہا گزری کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع کا نام ہے۔

﴿سورۃ النساء سے دلیل نمبر ۲۹﴾

﴿آنے والے نبی کی بابت سوال نہ ہو﴾

وراثت کا ایک حکم ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ الایة (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۶)

ترجمہ: آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے اگر کوئی شخص مر جائے جس کے اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کو اس کے کل ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ شخص اس کا وارث ہوگا اگر اس کے اولاد نہ ہو اور اگر بہنیں دو ہوں تو ان کو اس کے کل ترکہ سے دو تہائی ملیں گے اور اگر وارث چند بھائی بہن ہوں مرد اور عورتیں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصوں کے برابر۔ اللہ تعالیٰ اس لئے بیان کرتا ہے کہ تم گمراہی میں نہ پڑو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

ایک استدلال تو یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے وراثت کی بابت پوچھا آنے والے نبی کی بابت نہ پوچھا اگر کسی نبی کو آنا ہوتا تو اس کی بابت سوال زیادہ ضروری تھا دوسرا استدلال اس طرح کہ آخر میں فرمایا کہ اللہ اس لئے بیان کرتا ہے کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ اگر کسی نبی کو آنا ہوتا تو اس کا بیان زیادہ ضروری تھا کیونکہ کسی مسئلہ پر عمل نہ کرنے سے تو انسان گناہ گار ہوگا لیکن خدا کے کسی سچے نبی کے انکار سے تو انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

﴿سوالات﴾

(۱) سورۃ الفاتحہ کی فضیلت لکھیں اوراس سے ختم نبوت کے چند دلائل ذکر کریں (۲) سورۃ الفاتحہ کے اسلوب، اس کی فضیلت اورصراط مستقیم سے عقیدۂ ختم نبوت کیسے ثابت ہوتا ہے؟ (۳) سورۃ بقرۃ کا سورۃ الفاتحہ سے ربط کیسے ہے؟ ربط سے عقیدۂ ختم نبوت کیسے سمجھ آتا ہے؟ (۴) حروف مقطعات کتنی سورتوں میں ہیں اوران سے عقیدۂ ختم نبوت کیسے سمجھ آتا ہے؟ نیز حروف مقطعات کے بارے میں حضرت جی دامت برکاتہم العالیہ کا پُراثرپُر درد واقعہ تحریر کریں (۵) " الٓـمّ ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذی یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون" ترجمہ کریں اوراس سے کم از کم پانچ دلائل ختم نبوت کے ذکرکریں (٦) "والذین یؤمنون بما أنزل الیک وما أنزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون" ترجمہ کریں اور بتائیں کہ حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے ختم نبوت کوکیسے ثابت کیا؟ اس کے بعد درج ذیل آیت سے ختم نبوت ثابت کریں "ان الذین کفروا سواء علیھم اانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون"(۷) صحابہ کرامؓ کے معیارِحق ہونے کوقرآن سے ثابت کریں پھراس سے عقیدۂ ختم نبوت کوثابت کریں(۸) " صم بکم عمی " کا معنیٰ کیا ہے؟ نیزاس سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں(۹) مرزائی کلمہ پڑھ کرکیا دھوکہ کرتے ہیں اوراس کا انہیں نقصان کیا ہے؟(۱۰) قرآن کے بے مثال ہونے کومدلل کریں اوراس سے ختم نبوت کا عقیدہ ثابت کریں(۱۱) مندرجہ ذیل امور سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں۔ یہود سے آنے والے نبی کی اطاعت کا عہد لیا گیا،قرآن پاک سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتا ہے، یہودکوایمان لانے کے بعدنمازاورزکوۃ کا حکم دیا گیا،آپ کی آمد سے قبل آخری نبی کا انتظار تھا(۱۲) کوئی غیرمسلم کسی مرزائی کے پاس کلمہ پڑھ لے اور قادیانی کے کفریات کو جاننے کے باوجوداس کومجدد یا نبی کہےاس کا کیا حکم ہے؟(۱۳) منکرین سے موت کی تمنا کا کس آیت

میں کہا گیا نیز اس سے عقیدۂ ختم نبوت کیسے معلوم ہوا؟ (۱۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کیسے پڑھیں گے؟ دلیل بھی ذکر کریں (۱۵) ارشاد باری ہے" **ما ننسخ من آیة او ننسها نات بخیر منها او مثلها**" اس سے حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت کو کیسے ثابت کیا اور کس کتاب میں ، مفصل تحریر کریں اور جدول بھی لکھیں (۱۶) حضرت نانوتویؒ کی اس عبارت کا مطلب تحریر کریں " ایسے ہی ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے " (۱۷) ارشاد فرمایا" **فاللّٰہ یحکم بینهم یوم القیامة**" اس سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۱۸) حضرت نانوتویؒ کی کوئی ایسی عبارت پیش کریں جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے افضل نبی اور اعلیٰ نبی ہونے کو ایک ساتھ بیان کیا (۱۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور ملت ابراہیمی کی اتباع میں نجات سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں (۲۰) صحابہ کرامؓ جیسا ایمان مطلوب ہے اس کی دلیل دیں اور ختم نبوت کو ثابت کریں (۲۱) ارشاد باری ہے" **وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا** " اس کا ترجمہ و مختصر تفسیر لکھیں پھر اس سے کم از کم دو دلیلیں ختم نبوت کی ذکر کریں نیز عقیدۂ حاضر ناظر پر کچھ تحریر کریں (۲۲) پہلی قومیں اپنے انبیاء کی گواہی کو رد کریں گی تو نبی علیہ السلام کی گواہی پر تنقید کیوں نہ کرسکیں گی (۲۳) شریعت میں خانہ کعبہ کے کچھ احکام تحریر کریں پھر تحویل قبلہ سے عقیدۂ ختم نبوت کو ثابت کریں (۲۴) اہل قبلہ کا کیا معنی ہے؟ نیز کیا مرزائی اہل قبلہ میں ہیں یا نہیں؟ ان کا عبادت خانہ یا ان کا قبرستان قبلہ رو ہوسکتا ہے یا نہیں اور کیوں؟ (۲۵) قبلہ سے ختم نبوت کے ثبوت پر حضرت نانوتویؒ اور مولانا عبدالشکور ترمذیؒ کا کلام پیش کریں (۲۶)" **یعرفونه کما یعرفون ابناء هم**" کا معنی لکھیں اور ختم نبوت کو ثابت کریں (۲۷) درج ذیل سے ختم نبوت کو ثابت کریں۔

تحویل قبلہ سے نعمت کی تکمیل، آخری نبی کے اوصاف کا بیان، **فاذکرونی اذکرکم ، والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ** (۲۸) ابواب البر کیا ہیں؟ ان سے عقیدۂ ختم نبوت کیسے سمجھ آتا ہے؟ (۲۹) وصیت کے احکام کی آیت لکھیں اور اس سے عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیوں کا گستاخ ہونا ثابت

کریں(۳۰)روزے کی آیات سے عقیدۂ ختم نبوت مبرہن کریں(۳۱)نبی علیہ السلام سے پوچھے ہوئے کچھ سوالات ذکر کریں اوران سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں(۳۲)''یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ'' کا ترجمہ اورشان نزول لکھیں نیز عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کریں(۳۳)قیامت کے انتظار سے اورکافروں کے مسلمانوں کو پریشان کرتے رہنے سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں(۳۴) "حافطوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی" سے ختم نبوت کوثابت کریں اور بتائیں کہ عصر کی نماز کی زیادہ تاکید کیوں ہے؟(۳۵)اٰیۃ الکرسی اوراس سے اگلی آیت سے ختم نبوت کوثابت کریں (۳۶)''یا ایھا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم'' سے عقیدۂ ختم نبوت کوثابت کریں نیزاس کتاب میں ایسی آیات ذکر کرنے کا مقصد تحریر کریں(۳۷)سود کی حرمت نیز سورۃ بقرۃ کی آخری آیات سے عقیدۂ ختم نبوت کوثابت کریں(۳۸)قرآن کے مُصَدِّق ہونے سے نیز قرآن میں متشابہات کے پائے جانے سے ختم نبوت کوثابت کریں (۳۹) اس دعا سے ختم نبوت کوواضح کریں ''ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا''(۴۰)ان سے ختم نبوت کوثابت کریں''دین تواسلام ہی ہے''، نبی کریم ﷺ پر کوئی فیصل نہیں(۴۱)آپ کی اطاعت کاحکم دینے والی کچھ آیات پیش کریں اوران سے عقیدۂ ختم نبوت کا اثبات کریں(۴۲)اس کوثابت کریں کہ ائمہ مجتہدین کی اطاعت ختم نبوت کے منافی نہیں بلکہ اس کوثابت کرتی ہے(س۴۳)مباہلہ کی آیت مع ترجمہ تحریر کریں اورعقیدۂ ختم نبوت کو ثابت کریں(۴۴)مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مباہلہ کرنے کی روئیداد تحریر کریں(۴۵)مرزائیوں سے اجراء نبوت، دعوی مسیحیت اوردعوی مجددیت پر گفتگو کے آسان طریقے تحریر کریں(۴۶) ''یختص بر حمتہ من یشاء'' کا ترجمہ لکھیں اورعقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں(۵۰)اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے کیا عہد لیا؟ کیا اس سے نبی کریم ﷺ کا افضل اورآخری نبی ہونا سمجھ آتا ہے؟تفسیر ابن کثیر روح المعانی اورتفسیر عثمانی کی عبارات بھی پیش کریں(۵۱)درج ذیل نصوص سے عقیدۂ ختم نبوت کوثابت کریں :قل اٰمنا باللّٰہ ومآ انزل

علینا الآیة ، ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه (۵۲) اگرکوئی مرزائی بالفرض حج کرلے یا کوئی مسلمان حج کرکے خدانخواستہ مرزائی ہوجائے تو اس کے حج کیا بنے گا؟ (۵۳) ترجمہ کریں اور شان نزول ذکرکرنے کے بعد عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں:''**واذکروا نعمت اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعدآء فالف بین قلوبکم** (۵۴) درج ذیل نصوص سے ختم نبوت کو ثابت کریں: **کنتم خیر امة اخرجت للناس ، وتؤمنون بالکتاب کله** (۵۵) غزوۂ بدر اور غزوۂ احد سے ختم نبوت کا اثبات کریں (۵۶) عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں **واللّٰہ ذو فضل علی المؤمنین ، لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا ، فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک ، وان من اھل الکتاب لمن یؤمن باللّٰہ ومآ انزل الیکم ومآانزل الیھم** (۵۷) رِبَاط کیا ہے اس کا حکم کس آیت میں ہے نیز اس سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں (۵۸) عقیدۂ ختم نبوت سے شریعت کی قدر کیسے ہوتی ہے نیز عقیدۂ ختم نبوت رحمت کس طرح ہے؟ (۵۹) آیت کریمہ کو مکمل کرکے ترجمہ کریں اور عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں "**واعبدوا اللّٰہ ولا تشرکوا به شیئا**" **الآیة** (۶۰) نبی کریم ﷺ کی گواہی سب پر کیسے ہوگی؟ نیز اس سے عقیدۂ ختم نبوت کیسے نکلا؟ (۶۱) وضو سے ختم نبوت کے کچھ دلائل ذکرکریں (۶۲) مرزا غلام احمد قادیانی کے ظلی بروزی نبی ہونے کا رد کریں اور ثابت کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے دوزخ کا ایندھن ہیں (۶۳) اولوالامر کی اطاعت کے حکم سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں (۶۴) آیت کریمہ کا ترجمہ کریں اور عقیدۂ ختم نبوت کو ثابت کریں''**ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا اللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما**" (۶۵) نبی کریم ﷺ سے استغفار کرانے کا مسئلہ باقی ہے یا نہیں اگر باقی ہے تو اس کی کیا صورت ہے؟ (۶۶) درج ذیل آیات سے عقیدۂ ختم نبوت پیش کریں **فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ، ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلوا انفسھم ، وارسلناک للناس رسولا** (۶۷) ترجمہ کریں اور ختم نبوت ثابت کریں

وعلمک ما لم تکن تعلم و کان فضل الله علیک عظیما (۶۸) اس کو ثابت کریں کہ تمام اہل ایمان ختم نبوت کے قائل ہیں نیز ختم نبوت پر صحابہ کا فخر ثابت کریں (۶۹) حضرت ابو ہریرہ سے عیسیٰ علیہ السلام کو سلام کہنے کی وصیت والی روایت ذکر کریں (س۷۰) کیا صحابہ کرامؓ سب انبیاء پر ایمان رکھتے تھے یا کوئی ایسا نبی بھی ہوا جس پر صحابہ کرامؓ کا ایمان نہ تھا (س۷۱) سورۃ النساء کی آخری آیت مع ترجمہ لکھیں اور اس سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں۔

﴿باب دوم﴾

قرآن پاک کی دوسری منزل سے دلائل ختم نبوت

﴿سورۃ المائدۃ سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۱﴾
﴿ایفاء عقود کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (المائدہ آیت نمبر ۱)

اے ایمان والو پورا کرو عہد کو

دلیل کی وضاحت:

ایمان فی الحقیقت تمام احکام شرعیہ کو ماننے کا اقرار ہے ان حکام کی تفصیل پورے قرآن وسنت میں دکھائی گئی ہے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ اور رسول کی پوری پوری اطاعت کرو۔ جب ہمیں اللہ اوراس کے رسول کے احکامات کا بھی پورا علم ہے اوران کی کامل اطاعت کا بھی حکم ہے تو کسی اور نبی کی گنجائش کہاں سے نکل آئی۔ اس طرح یہ آیت بھی اعلان کررہی ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں ایمان شرعی دو چیزوں کا نام ہے صحیح معرفت اور تسلیم وانقیاد یعنی خدااور رسول کے جملہ ارشادات کو صحیح وصادق سمجھ کر تسلیم وقبول کیلئے اخلاص سے گردن جھکا دینا اس تسلیمی جز کے لحاظ سے ایمان فی الحقیقت تمام قوانین واحکام الٰہیہ کے ماننے اور جملہ حقوق ادا کرنے کا ایک مضبوط عہد واقرار ہے...... پھر ایمان شرعی میں جو کچھ اجمالی عہد و پیمان تھا اس کی تفصیل پورے قرآن وسنت میں دکھلائی گئی ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۳۹ ف ۹)

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿شعائر اللہ کے ادب کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْھَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرِضْوَانًا (المائدہ آیت نمبر۲)

ترجمہ: اے ایمان والو نہ بےحرمتی کرو اللہ کی نشانیوں کی اور نہ ادب والے مہینے کو اور نہ ان جانوروں کو جو نیاز کعبہ کی ہوں اور نہ جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر کعبہ کی طرف لے جائیں اور نہ حرمت والے گھر آنے والوں کو جو ڈھونڈتے ہیں فضل اپنے رب کا اور اس کی خوشی۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں شعائر اللہ اور بیت اللہ آنے والوں کے ادب کا حکم ہے اور بت اللہ آنے والوں سے مراد حج اور عمرہ کرنے والے لوگ ہیں اور یہ ختمِ نبوت کے قائل ہیں منکرِ ختمِ نبوت کبھی بھی دل سے ان کا احترام نہ کرے گا وہ اپنی جھوٹی نبوت کا فکر مند ہوگا اسے ﴿أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ سے کیا تعلق؟ یہی وجہ ہے کہ قادیانی حرمین شریفین کی توہین کے بھی مرتکب ہوتے ہیں۔

قادیانیوں کی طرف سے حرمین شریفین کی گستاخی:

حضرت علامہ خالد محمود صاحب لکھتے ہیں: مرزا قادیانی نے کہا

زمینِ قادیان اب محترم ہے ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے (درثمین اردو ص ۵۲)

مرزا بشیر الدین محمود نے اور کھل کر بات کہہ دی

''مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے'' (حقیقۃ الرویا ص ۴۶)

(دیکھئے ردِقادیانیت کے زریں اصول کا مقدمہ ص ۷۳)

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿کافروں کے مایوس ہونے سے دلیل﴾

ارشاد فرمایا:

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ(سورۃ المائدۃ آیت نمبر۳)

ترجمہ: آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو گئے اس لئے ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو

دلیل کی وضاحت:

گذشتہ امتوں میں سے جب کوئی امت گمراہ ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مبعوث فرما دیتے تھے۔تو آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ حجاز میں اب ایسی خطرناک جہالت نہیں آسکتی جس کو زائل کرنے کیلئے کسی نبی کی ضرورت ہو۔کیونکہ جہالت آئے تو کوئی نبی آئے جب جہالت ہی نہ آئے گی تو پھر کسی نبی کی آمد کیسی؟

ہاں قیامت کے قریب جہالت آئے گی ایسی جہالت جو زمانہ جاہلیت کی جہالت سے خطرناک ہوگی۔اللہ کا نام لینے والا بھی کوئی نہ رہے گا مگر اس کے بعد قیامت آئے گی کوئی نبی نہ آئے گا حضرت نانوتویؒ کی کچھ عبارت ہم نے مقدمہ میں ذکر کی ہے مکمل عبارت یوں ہے۔

حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک فارسی مکتوب میں فرماتے ہیں۔

’’نبوت دیگراں مستفاد از حضرت محمدی است ﷺ ونبوت آنحضرت ﷺ در عالم اسباب مستفاد از نبوت دیگراں نیست پس چناں کہ نورِ قمر از آفتاب است ونورِ آفتاب از نورِ دیگر نیست بلکہ قصہ استفادہ اختتام یافت ہمچنیں نبوت دیگراں ونبوت نبی آخرالزمان را باید شناخت ﷺ وچون این چنیں باشد آمدن نبی دیگران بعد آں سرور عالم ﷺ خود ممنوع بود۔ بعد طلوع

آفتاب تاغروب نور شفق چناں کہ حاجت نور کواکب ونور قمر نیفتہ ہمچنیں بعد طلوع ایں آفتاب نبوت تابقاء نور کلام اللہ کہ از فیوض اوست ومشابہ نور شفق است حاجت نور نبوۃ دیگراں نباشد ومیدانی کہ بعد ارتفاع کلام ربانی ازیں جہاں فانی آمدن قیامت تقدیر یافتہ ورنہ بشرط بقاء عالم آں وقت نبی دیگر آید مضائقہ نبود‘‘ (قاسم العلوم مترجم ص ۵۶)

ترجمہ یوں ہے:

’’دوسرے نبیوں کی نبوت حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے فیضیاب ہے اور آنحضرت ﷺ کی نبوت دنیا میں دوسروں کی نبوت سے فیض یاب نہیں ہے پس جیسا کہ چاند کی چاندنی سورج سے ہے اور آفتاب کا نور کسی اور نور سے نہیں بلکہ اور کسی سے حصول فیض کا معاملہ ہی ختم ہو گیا اسی طرح دوسروں کی نبوت اور نبی آخر الزمان سمجھنا چاہئے جب صورتحال یہ ہو تو پھر کسی اور نبی کا سرور عالم ﷺ کے بعد آنا خود بخود ممنوع ہو جاتا ہے اور باقی نہیں رہتا۔ جس طرح سورج نکلنے کے بعد نورِ شفق کے ختم ہونے تک چاند اور ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی اسی طرح اس آفتاب نبوت محمدی ﷺ کے طلوع ہونے کے بعد قرآن شریف کے نور باقی رہنے تک کہ آپ کے فیوض میں سے ہے اور نور شفق کے مشابہ ہے دوسروں کی نبوت کے نور کی ضرورت نہیں رہتی اور آپ جانتے ہیں کہ اس دنیا سے کلام اللہ کے اٹھ جانے کے بعد قیامت کا برپا ہونا اللہ کا طے شدہ حکم ہے ورنہ دنیا کے ہوتے ہوئے اگر کوئی نبی آئے تو مضائقہ نہیں‘‘ (مگر دنیا رہے گی نہیں اس لئے کوئی اور نبی آ نہیں سکتا۔ مترجم) (قاسم العلوم مترجم ص ۵۶)

حدیث نبوی سے دلائل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ أَیِسَ أَنْ یَعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ﴾ (مسلم ج ۳ ص ۲۱۶۶ حدیث ۲۸۱۲ مشکوۃ ج ۱ ص ۲۷ حدیث نمبر ۷۲) ترجمہ: تحقیق شیطان مایوس ہو گیا

ہے اس سے کہ لوگ جزیرۂ عرب میں اس کی عبادت کریں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ : اَلْكَفُّ عَنْ مَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِيْمَانُ بِالْأَقْدَارِ﴾ (ابوداود ج ۱ ص ۳۶۵)

ترجمہ: ''تین چیزیں اصل ایمان میں سے ہیں رکنا اس سے جو لا الہ الا اللہ کہے تو اس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہہ اور کسی عمل کی وجہ سے اسلام سے نہ نکال اور جہاد جاری ہے قیامت کے دن تک جب سے کہ اللہ نے مجھے بھیجا ہے یہاں تک کہ اس امت کا آخری فرد دجال سے جہاد کرے گا ، نہ باطل کرے گا اس کو ظالم کا ظلم اور نہ عادل کا عدل اور ایمان رکھنا تقدیروں پر''۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا **﴿لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ﴾** (مسلم ج ۳ ص ۱۵۲۴ حدیث ۱۹۲۲) ترجمہ: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت لڑتی رہے گی یہاں تک قیامت آجائے

حضرت عمیر بن ہانی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرماتے تھے **﴿لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ﴾** (مسلم ج ۳ ص ۱۵۲۴) ترجمہ: ہمیشہ رہے گی میری امت کی ایک جماعت قائم اللہ کے حکم پہ نہ نقصان دے گا ان کو جو ان کی مدد چھوڑے اور نہ وہ جو ان کی مخالفت کرے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔ (یا یہ کہ لوگوں میں ظاہر رہیں گے مخفی نہ ہو جائیں گے)

حضرت یزید بن الاصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کو سنا انہوں نے ایک حدیث نبی ﷺ سے ذکر کی میں نے نہ سنا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے سوا کوئی اور حدیث منبر پر بیان کی ہو۔ حدیث یہ بیان کی کہ ارسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (مسلم ج ۳ ص ۱۵۲۴) ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس سے خیر کا ارادہ رکھتے ہیں اس کو دین کی فقاہت عطا فرماتے ہیں اور ہمیشہ رہے گی مسلمانوں کی ایک جماعت حق پر لڑتی ہوئی اپنے مخالفین پر غالب قیامت کے دن تک۔

﴿عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمهرِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَعِنْدَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ اِلَّا رَدَّهٗ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهٗ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ ! اِسْمَعْ مَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ أَعْلَمُ ، وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ ظَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَال عَبْدُ اللّٰهِ أَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا كَرِيْحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا كَمَسِّ الْحَرِيْرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ﴾ (مسلم ج ۳ ص ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، حدیث ۱۹۲۴)

”حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری فرماتے ہیں کہ میں مسلمہ بن مخلد کے پاس تھا اور ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بھی تھے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت مگر مخلوق میں بدترین لوگوں پر جو اہل جاہلیت سے زیادہ برے ہوں گے اللہ سے کچھ نہ

مانگیں گے مگر ان پر لوٹا دے گا یہ لوگ اسی طرح تھے کہ حضرت عقبہ بن عامر تشریف لائے ان کو مسلمہ نے کہا اے عقبہ سنئے عبداللہ کیا فرماتے ہیں؟ عقبہ نے فرمایا وہ مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر لڑائی کرتی دشمن پر غالب رہے گی ان کی مخالفت کرنے والا ان کو نقصان نہ دے سکے گا حتی کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حال پر ہوں گے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا ہاں پھر اللہ تعالیٰ کستوری جیسے ایک ہوا کو بھیجے گا جس کا چھونا ریشم کے چھونے کی طرح ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو وہ اسکو بھی قبض کر چھوڑے گی پھر بدترین لوگ رہ جائیں گے ان پر قیامت قائم ہوگی۔''

ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ امت مسلمہ آخری امت ہے نبی کریم ﷺ کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور اس امت مسلمہ کے بعد کوئی اور ہدایت یافتہ امت نہ ہوگی جب تک دنیا میں ہدایت ہے اس امت کے ساتھ ہے اس امت کے گمراہ ہونے کے بعد قیامت آئے گی کوئی نبی نہ آئے گا۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۴﴾

﴿دین کامل ہو چکا ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا (سورۃ المائدۃ آیت نمبر۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو پورا کردیا اور تم پر اپنا احسان پورا کیا اور پسند کیا تمہارے لئے اسلام کو دین۔

دلیل کی وضاحت:

تکمیل دین سے ختم نبوت پر استدلال صحیح احادیث سے ثابت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَأَحْسَنَهٗ وَأَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضَعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ مِنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَ یَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَ یَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ (بخاری ج۱ص۵۰۱ مسلم واللفظ لہ ج۲ص۲۴۸)

ترجمہ: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک آدمی کی طرح ہے جس نے کوئی عمارت بنائی پھر اس کو اچھا اور خوبصورت بنایا سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے جو اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ہے تو لوگ اس کا چکر لگانے لگے اور اس پر تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کیوں نہ رکھ دی گئی یہ اینٹ تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَکْمَلَهَا اِلَّا مَوْضَعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَ یَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتِمْتُ الْأَنْبِیَاءَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ﴾ (بخاری ج۱ص۵۰۱ مسلم واللفظ لہ ج۲ص۲۴۸)

ترجمہ: میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گھر بنایا پھر اس کو کامل اور مکمل کر دیا سوائے ایک اینٹ کے تو لوگ اس میں داخل ہونے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کیوں نہیں اس اینٹ کی جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو میں اس اینٹ کی جگہ ہوں میں آیا تو میں نے انبیاء کو ختم کر دیا

خلاصہ استدلال:

حضرت محمد ﷺ کی آمد سے پہلے نبوت کی عمارت نامکمل تھی آپ ﷺ کی آمد سے وہ عمارت مکمل ہوگئی اس میں ایک اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ رہی۔ تو جیسے ایک اینٹ کی کمی سے عمارت

نامکمل ہوتی ہے اسی طرح عمارت کے مکمل ہونے کے بعد ایک اینٹ کے بڑھانے سے عمارت بدنما ہو جاتی ہے عمارت کو مکمل رکھنے کے لئے اس زائد اینٹ کو ہٹانا ضروری ہے۔

اب آپ کو یہ بات سمجھ آ جانی چاہیئے کہ قصرِ نبوت کے مکمل ہونے کے بعد کسی اور نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ جیسے مکمل ہونے کے بعد لگائی ہوئی اینٹ کو دور کرنا عمارت کی خوبصورتی کے لئے ضروری ہے ایسے ہی تکمیل دین کے بعد نبوت کے کسی دعویدار اور اس کے پیروکاروں کو راستے سے ہٹانا یعنی قتل کرنا دین کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۵﴾

﴿اہل کتاب وہ ہیں جن کو پہلے کتاب ملی﴾

ارشاد فرمایا:

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَاتُ ط وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ حِلٌّ لَّکُمْ الاٰیة

(سورۃ المائدۃ آیت نمبر۵)

ترجمہ: آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور کھانا ان لوگوں کا جن کو دی گئی کتاب تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کیلئے حلال اور پاکدامن ایمان والیاں اور پاکدامن ان لوگوں سے جن کو کتاب دی گئی تم سے پہلے۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں یہ تو فرمایا کہ تمہارے لئے ان کا کھانا حلال ہے جن کو کتاب دی گئی یعنی زمانہ ماضی میں۔ یہ نہیں کہا جن کو مستقبل میں کتاب دی جائے گی ان کا کھانا بھی حلال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی کتاب اترے گی اور نہ کوئی نیا نبی آئے گا۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۶﴾

﴿شریعت میں ظاہری اور باطنی طہارت کے احکام موجود ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ..................يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ يُرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ ﴾(المائدة:٦)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز کی طرف کھڑے ہوتو دھولو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اور مسح کرو اپنے سروں کا اور اپنے پاؤں کو دھولو ٹخنوں سمیت۔ اور اگر تم ہو جنبی تو خوب پاک صاف ہو جاؤ۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر یا آئے تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے یا چھوا ہو تم نے عورتوں کو پھر نہ پاؤ پانی تو ارادہ کرو پاک مٹی کا پھر ملو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو اس سے اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کرے کوئی تنگی لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے۔

شان نزول:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھیں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا وہاں حضرت عائشہؓ کا ہار گم ہو گیا نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اس کو تلاش کرنے کے لیے رک گئے اس علاقے میں پانی قریب نہ تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے پاس وضو کیلئے پانی نہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وضو اور نماز کیلئے خاصے فکرمند تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر غصے ہوئے مسلمان اس پریشانی میں تھے کہ اللہ تعالی نے اس آیت کریمہ کو نازل فرمایا تیمّم کا حکم نازل ہونے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بڑی خوشی ہوئی ایک انصاری صحابی حضرت اسید بن حضیرؓ نے فرمایا" مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ أَبِيْ بَكْرٍ" اے آل ابی بکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے اس سے پہلے بھی آپ کی وجہ سے بہت برکتیں حاصل ہوئی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس اونٹ پر میں تھی جب اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے وہ ہار مل گیا [بخاری مع حاشیہ سندی ج ا ص ۷۰ و بخاری مع حاشیہ سندی ج ۳ ص ۱۲۴] تیمّم اس امت محمدیہ کی

خصوصیت ہے پہلی کسی امت کو یہ نعمت نہ ملی [بخاری مع حاشیہ سندی ج ا ص ۰ ۷] سبحان اللہ اتنی بڑی نعمت حضرت صدیقہؓ کی برکت سے حاصل ہوئی۔

اس آیت کی جامعیت:

اس آیت میں اللہ تعالی نے تینوں قسم کی طہارت [وضوء غسل اور تیمّم] کے احکامات اور ان کی حکمت کا ذکر کیا ہے۔حکمت یہ ہے کہ بندہ ہر طرح سے پاک صاف ہو جائے جسم بھی پاک ہو جائے ، روح بھی پاک ہو جائے۔ارشاد فرمایا ''وَلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَ کُمْ''(لیکن اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے)

وضو اور غسل کے ساتھ اللہ کی نعمت پوری ہو اور اللہ کی نعمت مال پیسے کار کوٹھی سے پوری نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی نعمت پوری ہوتی ہے جب بندے کو گناہوں سے نجات ملتی ہے۔وضو مومن کے لیے ہتھیار ہے بندہ باوضو ہو تو شیطان دور رہتا ہے، وضو کی برکت سے انسان بہت سے نیکی کے کام کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے۔وضو کرنے سے ہاتھ پاؤں آنکھوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں ہیں اس لیے بندے کو چاہیے کہ توبہ اور گناہوں سے پاکی کی نیت سے وضو کیا کرے تا کہ ہر طرح سے پاک صاف ہو جائے۔

آیت کریمہ سے ختم نبوت کے دلائل:

اس آیت سے ختم نبوت کے کئی دلائل دیئے جاسکتے ہیں مثلا وضو کے بعد ذکر کی فضیلت سے دلیل، وضو کے بعد نماز کی فضیلت سے دلیل ،وضو کے اپنے فضائل سے دلیل۔پہلی دلیل مقدمہ میں بھی گزر چکی ہے ذہن نشین کرانے کیلئے یہاں پھر دی جاتی ہے

وضو سے ختم نبوت کی پہلی دلیل

وضو کے بعد کلمہ شہادت سے جنت

جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو۔اور جس دن پہلی وحی نازل ہوئی اسی دن نبی کریم ﷺ کو نماز اور وضو کا طریقہ سکھایا گیا (مسند احمد ج ۴ ص ۱۶۱ مشکوۃ ص ۴۳) قرآن پاک

کی سورۃ النساء اور سورۃ المائدۃ میں وضو کا حکم موجود ہے۔اور وضو کے فضائل ومسائل پر تو اچھی خاصی احادیث پائی جاتی ہیں۔

اور وضو ختم نبوت کی بڑی مضبوط دلیل ہے وہ اس طرح کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد کہے ﴿أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ﴾ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو (مسلم طبع ہند ج ۱ ص ۱۲۲، مسلم بتحقیق فواد عبدالباقی ج ۱ ص ۲۱۰)

اور وضو جیسے آپ ﷺ کے زمانے میں تھا آج بھی ہے اور وضو کے بعد اس کلمہ شہادت کو پڑھنے کی فضیلت جیسے اس زمانے میں تھی آج بھی ہے۔اگر نبی ﷺ کے بعد کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو پھر وضو کے بعد کوئی ایسا کلمہ دیا جاتا جس میں آنے والے نبی کا بھی ذکر ہوتا۔یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی تو نیا آجائے مگر جنت میں داخلہ اس کی نبوت کی شہادت کے بغیر ہو جائے جنت میں داخل ہونے کیلئے اس پر ایمان لانا ضروری نہ ہو؟

ہر مسلمان جانتا ہے کہ کسی کو نبی اس لئے مانا جاتا ہے کہ اگر نبی نہ مانیں تو دوزخ میں جانا پڑے گا اور یہ بات سمجھ آگئی کہ جنت میں جانے کے لئے نبی کریم ﷺ کی نبوت کی شہادت کافی ہے قادیانی کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ظلی بروزی کے عقیدہ کا رد:

قادیانی کہہ دیتے ہیں کہ ہم قادیانی کو ظلی بروزی نبی مانتے ہیں مستقل نبی نہیں مانتے ارے یہ تو بتاؤ اس کو مان کر ملتا کیا ہے؟ اگر جنت کیلئے ماننا ہے تو جنت تو اس کو مانے بغیر مل رہی ہے اور اگر کوئی اور مقصد ہے تو واضح کرو مگر اتنی بات یاد رکھو کہ جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں اور جنت کے آٹھوں دروازے تو باوضو ہو کر حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی گواہی دینے والوں کے لئے کھلتے ہیں قادیانی کو ماننے والوں کے لئے جنت کا کوئی دروازہ نہیں بچا البتہ دوزخ کے ساتوں

دروازے باقی ہیں جس کو چاہیں منتخب کرلیں وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔ پھر یہ بات بھی گزری ہے کہ ہمارا کلمہ قبر وحشر میں کام آتا ہے جبکہ قادیانی کا ان مراحل میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔

وضو سے ختم نبوت کی دوسری دلیل

وضو کے بعد نماز کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلاً عَلَیْھِمَا بِقَلْبِہٖ وَوَجْھِہٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ . (مشکوۃ المصابیح طبع بیروت ج ۱ ص ۹۵ مشکوۃ المصابیح طبع کراچی ص ۳۹ مسلم ج ۱ ص ۱۲۲ مسلم بتحقیق فؤاد عبدالباقی ج ۱ ص ۲۱۰ واضح رہے کہ مسلم شریف میں'' مُقْبِلٌ ''رفع کے ساتھ اور مشکوۃ شریف میں'' مُقْبِلاً '' نصب کے ساتھ ہے)

ترجمہ: جو مسلمان بھی وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت ایسی پڑھے جن میں دل اور چہرے کے ساتھ متوجہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ ثَلاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی ثَلاثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی ثَلاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَہٗ فِیْھَا بِشَیْءٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (متفق علیہ و لفظہ للبخاری مشکوۃ ج ۱ ص ۹۵ طبع بیروت، مشکوۃ ص ۳۹ طبع کراچی۔ یہ حدیث مسلم ج ۱ ص ۱۲۰ طبع دیوبند بخاری طبع کراچی ج ۱ ص ۲۵۹، بخاری طبع کراچی ج ۱ ص ۲۸ جامع الاصول ج ۷ ص ۱۵۴ میں پائی جاتی ہے صاحب مشکوۃ کے ذکر کردہ الفاظ کے

ساتھ حدیث بخاری ج۱ص ۲۵۹ میں ہے فرق صرف اتنا ہے کہ مشکوۃ کے دونوں نسخوں میں ''یَدَیْہِ'' تثنیہ کے صیغہ کے ساتھ ہے اور بخاری شریف میں ''یَدَہٗ'' مفرد کا صیغہ مستعمل ہے)

ترجمہ : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا تو اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک جھاڑا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو تین مرتبہ کہنی سمیت دھویا پھر اپنے بائیں ہاتھ کو تین مرتبہ کہنی سمیت دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر اپنے دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر کہا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت ادا کرے جن میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ان احادیث کی شرح اور نماز میں دل لگانے کے طریقوں کے بارے میں دیکھئے راقم الحروف کی کتاب ''نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ نماز ص ۱۵۶ تا ص ۱۷۳۔

دلیل کی وضاحت:

وضو کے بعد تحیۃ الوضو بہت ثواب کا عمل ہے حضرت بلال کی ایک خاص فضیلت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنت میں اپنے آگے ان کے جوتوں کی چاپ سنی اور یہ فضیلت ان کو اس لئے حاصل ہوئی کہ دن یا رات کو جب بھی وہ کامل پاکی حاصل کرتے اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ نماز پڑھا کرتے تھے (بخاری طبع کراچی ج۱ص ۱۵۴، مسلم بتحقیق محمد فواد عبدالباقی ج۴ص ۱۹۱۰ حدیث نمبر ۲۴۵۸، جامع الاصول ج۹ص ۷۰ حدیث نمبر ۶۶۰۹) اور کون نہیں جانتا کہ ان دو رکعتوں میں قعدے کے اندر نبی ﷺ کی نبوت کی گواہی دی جاتی ہے اور آپ کا نام لے کر درود شریف پڑھا جاتا ہے تو وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازے کھل رہے ہیں اور دو رکعت پڑھ لینے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو یہ فضائل ختم ہو

جاتے اس طرح ان فضائل کا باقی رہنا ثابت کرتا ہے کہ تحیۃ الوضو کی فضیلت ختم نبوت کی روشن دلیل ہے۔ والحمدللہ علیٰ ذلک۔

وضو سے ختم نبوت کی تیسری دلیل

وضو کے اپنے فضائل سے

نبی کا ایک مقصد لوگوں کو پاک کرنا ہوتا ہے اور وضو گناہوں سے پاکی کا ذریعہ ہے اور جب یہ چیز موجود ہے تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہوئی؟

مزید وضاحت:

ایک صحابی حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ سے زنا سرزد ہوگیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا ''یَارَسُوْلَ اللّٰہِ طَھِّرْنِیْ'' ''اے اللہ کے رسول مجھے پاک کردیجئے'' جب ان کو رجم کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ''اِسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَۃً لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ اُمَّۃٍ لَوَسِعَتْھُمْ'' ''ماعز بن مالک کیلئے استغفار کرو اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایک جماعت کے درمیان تقسیم کردی جائے تو ان کو سما جائے''

پھر قبیلہ غامد کی ایک عورت آئی اس نے عرض کیا ''یَارَسُوْلَ اللّٰہِ طَھِّرْنِیْ'' ''اے اللہ کے رسول مجھے پاک کردیجئے'' نبی ﷺ نے ان کو واپس بھیجا اور استغفار کی تلقین کی وہ عرض کرنے لگیں کیا آپ مجھے اس طرح واپس بھیج رہے ہیں جس طرح ماعز کو بھیجا تھا اس کو زنا سے حمل تھا وضع حمل کے بعد اس کو سنگسار کا حکم دیا پھر اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْتَابَھَا صَاحِبُ مُکْسٍ لَغُفِرَ ثُمَّ اَمَرَ بِھَا فَصَلّٰی عَلَیْھَا فَدُفِنَتْ (مشکوۃ ص۳۱۰)

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو ایک کام لوگوں کو گناہوں سے پاک کرنا ہوتا ہے اور نبی کریم ﷺ ہمیں ایسے اعمال دے گئے ہیں جن کے ساتھ انسان گناہوں سے پاک صاف

ہو جاتا ہے اس لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

گناہوں سے پاکی کے نسخے موجود ہیں:

گناہوں سے پاکی کے نسخے ہمیں نبی ﷺ نے بتا دیئے ہیں جیسے پانچ نمازیں، نماز جمعہ، رمضان کے روزے اور ان کے علاوہ اور بہت سے اعمال ہیں جن کے کرنے سے انسان گناہوں کی نجاست سے پاک ہو جاتا ہے۔ جب یہ اعمال ہمارے پاس موجود ہیں تو کسی نئے نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟

وضو گناہوں سے پاکی کا ذریعہ ہے:

وضو سے جیسے ظاہری طور پر جسم پاک ہو جاتا ہے باطنی طور پر بھی یہ انسان کو گناہوں سے دھوڈالتا ہے گناہوں سے پاکی انبیاء کرام کا ایک مقصد ہوتا ہے اور یہ مقصد وضو وغیرہ سے پورا ہو رہا ہے اس لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول ﷺ نے فرمایا ﴿**اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ قَالَ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ قَالَ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَ يْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كان بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ قَالَ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ قَالَ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجُ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ**﴾ (مسلم بتحقیق محمد فواد عبدالباقی ۱/ ۲۱۵ حدیث: ۲۴۴، مشکوۃ المصابیح ۱/ ۹۴ طبع بیروت)

ترجمہ: ''جب مسلم بندہ یا فرمایا مومن بندہ وضو کرتا ہے اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کو اسکے ہاتھوں نے پکڑ کر کیا ہو پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے پانی کے

ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف نکل جاتا ہے“

گناہوں کو مٹا دینے والے کچھ اور اعمال:

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ، وَالْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَہٗ بِمَدِّ صَوْتِہٖ وَیُصَدِّقُہٗ مَنْ سَمِعَ مِنْ رَطْبٍ وَیَابِسٍ وَلَہٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلّٰی مَعَہٗ ﴾ (نسائی ج ا ص ۱۰۳ طبع بیروت جامع الاصول ج ۹ ص ۳۸۵) (بلا شبہ اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں فرشتے ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور مؤذن کے اتنے ہی زیادہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں جتنی حد تک وہ اپنی آواز بلند کرتے ہیں جو جاندار و بے جان اس آواز کو سنتے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہیں اور مؤذن کو ان تمام نمازیوں کے برابر اجر ملتا ہے جنھوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی)

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ یَعْجَبُ رَبُّکَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَأْسِ شَظِیَّۃٍ بِجَبَلٍ یُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوۃِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ھٰذَا یُؤَذِّنُ وَ یُقِیْمُ لِلصَّلٰوۃِ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَأَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ ﴾ (أبوداود ج ا ص ۱۷۸ حدیث نمبر ۱۲۰۳ نسائی ج ۲ ص ۲۰) (اللہ تعالیٰ اس بکری چرانے والے سے بہت خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں میرے اس بندے کو دیکھو اذان واقامت کہہ کر نماز پڑھ رہا ہے یہ سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے میں نے اپنے اس بندے کی مغفرت کر دی اور جنت کا داخلہ طے کر دیا) معلوم ہوا کہ سفر میں بھی نماز ترک نہ کرے بلکہ اکیلا ہو تب بھی اذان دے اور اقامت کہہ کر نماز ادا کرے۔

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ﴾ (أبوداود ج ا ص ۹۳ حدیث نمبر ۵۶۱) (جو لوگ اندھیروں میں کثرت سے مسجدوں کو جاتے ہیں ان کو پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دو)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
﴿اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ﴾
(بخاری ج۱ص ۲۳۸) عمرہ عمرے تک کفارہ ہے اس کا جو ان کے درمیان ہے اور حج مبرور اس کا بدلہ تو جنت کے سوا ہے ہی نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ کَفَّارَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ﴾ (مسلم ج۱ص۱۲۲ طبع ہند) (پانچ نمازیں اور جمعہ جمعہ تک درمیان کا کفارہ ہے)

اور ایک روایت میں ہے اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ (مسلم ج۱ص۱۲۲ طبع ہند مسلم ج۱ص ۲۰۹ تحقیق محمد فواد عبد الباقی) پانچ نمازیں اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان تک درمیان والے کا کفارہ کرتے ہیں جب کہ کبائر سے انسان بچے۔

اور نماز جو گناہوں کا کفارہ ہے مقدمہ میں گزر چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس نماز کے بارے میں ہمیں حکم دیا کہ تشہد میں یوں کہیں ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ اور مسلمان ہر زمانے میں نماز میں اس کلمہ کو پڑھ کر نبی کریم ﷺ کی نبوت کا اقرار کرتے آئے ہیں اگر آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو یا نماز میں اس کا ذکر آتا اور یا یہ نماز ہی مٹ جاتی تاکہ کوئی اور نبی آئے تو اس کے راستے میں یہ نماز حائل نہ ہو وہ دعوی نبوت کے ساتھ اپنے دعوی پر مشتمل نماز بھی لائے۔ الغرض اس کلمہ کے ساتھ نماز کا پایا جانا اور اس کا گناہوں کے لئے کفارہ بننا اس کی دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

کفارۂ مجلس کی دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿کَفَّارَةُ

الْـمَـجَـالِـسِ أَنْ يَـقُـوْلَ الْعَبْدُ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ اِلَيْکَ

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۶۹) (مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ بندہ کہے سُبْـحَـانَکَ الـلّٰهُـمَّ وَبِحَمْدِکَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ اِلَيْکَ)

نبی جدید کی کوئی ضرورت نہیں:

یہ کفارۂ مجلس اور مذکورہ بالا دوسرے اعمال جیسے اس زمانے میں تھے اب بھی ہیں تو جب گناہوں کو مٹادینے والے ایسے اعمال موجود ہیں، ان کا طریقہ کار بھی معلوم ہے، گناہوں سے توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور توبہ کی تفصیلات معلوم ہیں بلکہ اس امت میں توبہ کرانے والے مشائخ بھی موجود ہیں جو دوسروں کو توبہ کراتے وقت خود بھی توبہ کے کلمات پڑھ رہے ہوتے ہیں تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟ نتیجہ یہ نکلا کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

قادیانیوں کی گستاخی:

مرزا غلام احمد قادیانی باوجود دعوی نبوت کے اپنے نام پر مشتمل نہ کلمہ لا سکا نہ اذان یا نماز۔ پھر بجائے حق کی طرف رجوع کرنے کے الٹا اس کلمہ میں تحریف معنوی کرنے لگا قرآن وحدیث میں مرزا کا نام کہیں نہ ملا تو کلمہ کے اندر ہی ردوبدل کرنے لگے۔ مرزائی مسلمانوں کے سامنے زبان سے تو کہتے ہیں ''محمد رسول اللہ'' جبکہ ان کی نیت یہ ہوتی ہے کہ قادیانی اللہ کا رسول ہے۔ اس کے کچھ حوالہ جات اس کتاب کے صفحہ ۷۷ سورۃ البقرہ کی دلیل نمبر ۱۲ کے ضمن میں گزرے ہیں مزید ان شاء سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۲۷ کے دلائل میں بیان ہوں گے۔

''محمد رسول اللہ'' کہہ کر قادیانی مراد لینے میں ایک کفر تو ہے کہ جھوٹے کو خدا تعالیٰ کا نبی مانا دوسرے یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا انکار کیا وہ اس طرح کہ مسلمان اس کلمہ کے ساتھ ہی تو نبی ﷺ کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور قادیانیوں نے اس سے کچھ اور ہی مراد لے لیا جب ان بے ایمانوں نے اس کلمہ سے نبی ﷺ کی نبوت کا اقرار نہ کیا تو اور کب کریں گے؟

ابو جہل سے بڑے کافر:

جب سے حضرت محمد ﷺ نبی بنائے گئے اس وقت سے قادیانی کے آنے تک ماننے والے اور نہ ماننے والے یہ کہتے چلے آئے کہ "محمد رسول اللہ" میں "محمد" سے مراد حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہی ہیں ﷺ ماننے والے اس کی تصدیق کرتے رہے اور نہ ماننے والے اس کا انکار کرتے رہے مگر انکار کرنے والے یہ تو نہ کہتے تھے کہ اس کلمہ میں "محمد" سے مراد کوئی اور ہے۔ ایسا کفر تو ابوجہل نے بھی نہ کیا جیسا قادیانی کرتے ہیں کہ زبان سے کہتے ہیں "محمد رسول اللہ" اور معنی یہ لیتے ہیں کہ مرزا قادیانی اللہ کا رسول ہے۔

عقل کے اندھو! قادیانی کے آنے سے اس کلمہ کا معنی کیسے بدل گیا؟ اے مسلمانو قادیانی تو ایمان دے چکے آپ ہی سوچیں کہ صحابہ کرام جب محمد رسول اللہ پڑھتے تھے تو کس کی رسالت کی گواہی دیتے تھے۔ بس جو معنی انہوں نے اس کلمہ کا لیا ہم بھی وہی لیتے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا کرتے ہیں۔ آمین یارب العالمین

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿اللہ نے نعمت پوری کر دی﴾

ارشاد فرمایا:

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۶)

ترجمہ: اور تا کہ تم پر اپنی نعمت پوری کرے تا کہ تم شکر ادا کرو۔

دلیل کی وضاحت:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ کی طرح اس آیت سے بھی ختم نبوت کی دلیل نکلتی ہے۔ دیکھئے سورۃ المائدۃ کی دلیل نمبر ۴

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین آچکی ہے﴾

ارشادفرمایا:

یَـآأَھْـلَ الْـکِـتَـابِ قَـدْ جَـآءَ کُـمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا تُخْفُوْنَ مِنَ الْـکِـتَـابِ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْر ط قَـدْ جَـآءَ کُـمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر۱۵)

ترجمہ: اے اہل کتاب آئے تمہارے پاس ہمارے رسول ظاہر کرتے ہیں تمہارے پاس بہت سی وہ چیزیں جن کوتم چھپاتے تھےاور درگزر کرتے ہیں بہت سی چیزوں سے بیشک آئی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب ظاہر کرنے والی۔

دلیل کی وضاحت:

جب نور بھی آ گیا کتاب مبین بھی آ گئی اور نبی ﷺ نے اس کی جوتشریحات بتائیں وہ بھی محفوظ ہیں نہ کوئی قرآن کومٹاسکا اور نہ نبی ﷺ کی تعلیمات کو۔ پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟(۱)

---

(۱)تفسیر عثمانی (ص۱۴۶ف۱۱) میں ہے''شاید نور سے خود نبی کریم ﷺ ، اور کتاب مبین سے قرآن کریم مراد ہے'' بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ بشر نہیں ہیں۔مولانا عثمانیؒ کی مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ بشر ہونے کے ساتھ ساتھ نور ہدایت ہیں۔آپ نے کہیں بھی نبی کریم ﷺ کے بشر ہونے کا انکار نہیں کیا۔

تحقیق مسئلہ بشریت: انبیاء کا بشر ہونا تو قوموں کو معلوم تھا کیونکہ وہ اپنی قوم کے فرد ہوتے تھے اس لئے انبیاء کرام علیہم السلام نے پہلے مرحلے میں صرف نبوت کا اعلان فرمایا اور جب کفار نے انبیاء کرام کی بشریت کو ذکر کر کے نبوت کا انکار کر دیا تب انبیاء کرام نے اپنی بشریت اور نبوت دونوں کا اعلان کیا۔(دیکھئے سورۃ ابراہیم آیت ۹ تا ۱۱) حاصل یہ کہ انبیاء میں نبوت اور بشریت دونوں کو ماننا ایمان ہے جیسے بشریت کو ماننا اور نبوت کا انکار کفر اسی طرح اسی طرح انبیاء کرام کے لئے (باقی اگلے صفحہ پر)

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۹﴾

﴿اسلام نور ہے﴾

ارشاد فرمایا:

یَهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَیُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ(سورۃ المائدۃ آیت نمبر۱۶)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کو ماننا اور بشریت کا انکار بھی کفر ہے۔ کافر قومیں اپنے انبیاء سے کہتی تھیں کہ آپ ہم جیسا بشر ہیں نبی نہیں جبکہ مسلمان کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بشر تھے دیکھا نبوت کا اقرار پہلے بشریت کا بعد میں ہاں اگر کوئی شخص معاذ اللہ نبی کریم ﷺ کی رسالت کا انکار کر کے یوں کہے کہ محمد تو ایک انسان تھا اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ بریلوی مکتب فکر کے اول درجے کے مفتی نعیم الدین مراد آبادی صاحب نے جناب احمد رضا خان صاحب کے ترجمہ قرآن کے حاشیہ میں لکھا ہے

یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقل و نافہمی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا (ترجمہ احمد رضا مع تفسیر مفتی نعیم الدین ص۸۰۷ حاشیہ سورۃ التغابن)

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے سورت تغابن کی اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے

یعنی کیا ہم ہی جیسے آدمی ہادی بنا کر بھیجے گئے بھیجنا تھا تو آسمان سے کسی فرشتے کو بھیجتے گویا ان کے نزدیک بشریت اور رسالت میں منافات تھی اس لئے انہوں نے کفر اختیار کیا اور رسولوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا (تنبیہ) اس آیت سے یہ ثابت کرنا کہ رسول کو بشر کہنے والا کافر ہے انتہائی جہل وعناد ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی یہ کہہ دے کہ یہ آیت ان لوگوں کے کفر پر دلالت کر رہی ہے جو رسل بنی آدم کے بشر ہونے کا انکار کریں تو یہ دعوی پہلے دعوے سے زیادہ قوی ہوگا (تفسیر عثمانی ص۷۳۷) (باقی اگلے صفحہ پر)

ترجمہ: اللہ اس کے ساتھ ہدایت دیتا ہے اس کو جو تابع ہوا اس کی رضا کا سلامتی کے راستوں کی اور نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف اپنے حکم سے اور چلاتا ہے ان کو سیدھی راہ

دلیل کی وضاحت:

آپ کا جو راستہ ہے اس کو نُور سے تعبیر کیا جو واحد کا صیغہ ہے (اور وہ نور اب تک موجود ہے) جبکہ دوسرے راستوں کے لئے ظُلُمَات کا لفظ لایا گیا جو جمع کا صیغہ ہے۔ نبوت کا کوئی دعویدار اب اس نور واحد کی طرف تو دعوت نہ دے گا لامحالہ اس متنبّی (جھوٹے نبی) کی اتباع ظلمات کی طرف لے جائے گی۔ اور اس کو سلامتی والے گھر (جنت) سے دور کر دے گی۔

دوسرا استدلال:

اس آیت میں بتایا گیا کہ قرآن کریم صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور یہ بات بار بار گذر چکی ہے کہ صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع میں ہی منحصر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

سوال: بشر ماننے میں معاذ اللہ آپ کی توہین ہے کیونکہ بشر تو ابو جہل بھی تھا

جواب: بشریت کئی قسم کی ہے (۱) بشریت محضہ

(۲) بشریت + کفر۔ ابو جہل ایسا ہی بشر تھا اس میں بشریت کے ساتھ کفر بھی پایا جاتا تھا

(۳) بشریت + ایمان سب مسلمان بشر ہونے ساتھ ساتھ مؤمن ہوتے ہیں۔

(۴) بشریت + ایمان + نبوت

انبیاء کرام محض بشر نہیں ہوتے بلکہ ان کی بشریت اس چوتھی قسم کی ہوتی ہے۔

مؤمن اور کافر کے درمیان جو بشریت مشترک ہے وہ پہلی قسم یعنی بشریت محضہ ہے جس کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے یوں فرمایا۔ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

کریم نبی ﷺ کی اتباع کا حکم دیتا ہے، جبکہ قادیانی نبی کریم ﷺ کی اتباع سے روکتے ہیں۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿قرآن سب کتابوں پر حاکم ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتَابِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الْحَقِّ﴿سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۴۸)

ترجمہ: ہم نے یہ کتاب آپ کے پاس بھیجی ہے جو خود بھی صدق کے ساتھ موصوف ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں ہیں ان کی بھی تصدیق کرتی ہے اور ان کتابوں کی محافظ ہے پس آپ ان کے باہمی معاملات میں بھی بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرما اور جو سچی کتاب آپ کو دی گئی اس سے دور ہو کر ان کی خواہشوں پر عمل درآمد نہ کیجئے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے یہ نہیں کہا کہ بعد میں آنے والی کتاب اس کی تصدیق کرے گی قرآن پہلی کتابوں پر حاکم ہے اس لئے قرآن سے پہلی کتابوں کے احکام منسوخ ہو گئے مگر قرآن کو منسوخ کرنے والی کوئی کتاب نہیں۔

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں:

مھیمن کے کئی معنی بیان کئے گئے ہیں امین غالب، حاکم، محافظ، نگہبان اور ہر معنی کے اعتبار سے قرآن کریم کا کتب سابقہ کے لئے **مھیمن** ہونا صحیح ہے خدا کی جو امانت تورات وانجیل وغیرہ کتب سماویہ میں ودیعت کی گئی تھی وہ مع شئے زائد قرآن میں محفوظ ہے جس میں کوئی خیانت نہیں ہوئی جو بعض فروعی چیزیں ان کتابوں میں اس زمانہ یا ان مخصوص مخاطبین کے حسب حال

تھیں ان کو قرآن نے منسوخ کر دیا اور جو حقائق ناتمام تھیں ان کی پوری تکمیل فرمادی ہے اور جو حصہ اس وقت کے اعتبار سے غیر مہم تھا اسے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۵۳)

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿فیصلہ اللہ ہی کرے گا﴾

ارشاد فرمایا:

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۴۸)

ترجمہ: اللہ کی طرف تم سب کو جانا ہے پھر بتائے گا جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ بتایا کہ آئندہ کوئی اور نبی فیصلہ کرے گا یا کوئی اور کتاب آکر تمہاری تائید کرے گی بلکہ یہ فرمایا کہ اللہ ہی فیصلہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ تو نبی کریم ﷺ کی تائید ہی فرمائے گا قیامت کے دن آپ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا۔ اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو کہا جاسکتا تھا کہ وہ آکر تائید کرے گا یا فیصلہ دے گا۔ الغرض کسی اور نبی یا کسی اور کتاب کا ذکر نہ کرنا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

فائدہ: اس مضمون کی اور بھی جتنی آیات ہیں ان سے ختم نبوت پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۱۲﴾

﴿قرآن سے معمولی انحراف بھی درست نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ هُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَّفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَآ أَنزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكَ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۴۹)

ترجمہ: اور یہ کہ آپ فیصلہ کریں ان کے درمیان اس کے ساتھ جو اللہ نے نازل کی اور ان کی

خواہشات کی پیروی نہ کریں اوراس سے بچیں کہ یہ آپ کو بعض ان چیزوں سے پھسلا دیں جواللہ نے اتاری ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

جھوٹے نبی سارے قرآن کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ کچھ باتوں کی مخالفت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی روک دیا۔ہمیں کامل طور پرقرآن کی پیروی کاحکم ہےاور یہ تب ہی ممکن ہے جب نبی کریم ﷺ کوخدا کا آخری نبی مانا جائے۔ یہ بھی یادرکھیں کہ کفر یہی نہیں کہ اسلام کی ہر ہر بات کا انکار کیا جائے۔ بلکہ اسلام کے کسی بھی قطعی عقیدہ کے انکار سے انسان کافرہوجاتا ہے اگرچہ کچھ عقائد کا اقرار کرتا ہو۔ختم نبوت کا عقیدہ بھی اسلام کے قطعی عقائد سے ہےاس لئے اس کے انکار سے انسان دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہےوالعیاذ باللہ۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۱۳﴾

﴿اللہ کے محبوب بندے ایمان والوں پرمہربان﴾

ارشادفرمایا:

یَـآ اَیُّهَـا الَّـذِیْـنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِیْنِهٖ............وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

(سورۃالمائدۃ آیت نمبر۵۴)

ترجمہ: اے ایمان والو جوتم میں سے پھرجائے اپنے دین سے تو اللہ تعالیٰ ایسی جماعت کو لائے گا جن سے اللہ محبت رکھے گا اوروہ اللہ سے محبت رکھیں گے ایمان داروں کے حق میں نرم اور کافروں کے حق میں سخت ہوں گے اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہےاوراللہ بڑی وسعت والا ہےسب کچھ جاننے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ فرمایا کہ کوئی اور نبی مرتدین کی سرکوبی کیلئے آئے گا بلکہ ایمان والوں ہی کو یہ شرف حاصل ہوگا پھر وہ ایمان والے مومنین پر نرم ہوں گے اور یہ بات حقیقت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد جتنے نبوت کے دعویدار ہوئے ہیں وہ اور ان کے پیروکار ایمان والوں پر سخت ہی رہے ہیں۔ایمان والوں پر نرم وہی ہو سکتے ہیں جو ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے ہوں۔پھر اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔اور جہاد خود ختم نبوت کی دلیل ہے۔

جہاد ختم نبوت کی دلیل:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُو الزَّکٰوةَ الحدیث (بخاری ج۱ص۱۰) (مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں) اور مقدمہ میں اس کو مبرہن کر چکے ہیں کہ اسلام کے یہ تینوں رکن (کلمہ شہادت نماز اور زکوۃ) ختم نبوت کی دلیل ہیں۔تو جو شخص ان ارکان پر قائم ہے اس سے لڑائی جائز نہیں۔اگر کسی نئے نبی کو آنا ہوتا تو اس کا بھی یہاں ذکر ہوتا اور اس کے نا ماننے والوں سے بھی جہاد ہوتا الغرض جہاد کی احادیث میں کسی نئے نبی کے ذکر کا نہ ہونا بھی ختم نبوت کی ایک محکم دلیل ہے وللہ الحمد علی ذلک

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۱۴﴾

﴿کلمہ شہادت پڑھنے والے ہی ہمارے دوست ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ ☆ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ

هُمُ الْغَالِبُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر۵۵،۵۶)

ترجمہ: سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا دوست خدا ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ عاجزی کرنے والے ہیں اور جو کوئی دوست بنائے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو تو اللہ کا گروہ وہی غالب ہونے والا ہے

دلیل کی وضاحت:

ان آیات سے ایک دلیل تو اس طرح ہے کہ اس میں صرف ایک رسول سے محبت کا ذکر ہے دوسرے یہ کہ نماز اور زکوۃ کا ذکر ہے اور نماز زکوۃ دلیل ہیں ختم نبوت کی تیسرے یہ کہ اللہ کی جماعت ان لوگوں کو بتایا جو اللہ سے اس کے رسول سے اور ایمان والوں سے محبت رکھتے ہیں اور کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس جگہ رسول کی جگہ رسل کا لفظ زیادہ مناسب تھا۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۱۵﴾

﴿مستقبل میں کوئی آسمانی کتاب نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

(سورۃ المائدۃ آیت نمبر۵۷)

ترجمہ: اے ایمان والو مت بناؤ ان لوگوں کو جو ٹھہراتے ہیں تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے تم سے پہلے اور نہ کافروں کو اپنا دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو فرمایا کہ جن کو پہلے کتاب دی گئی ان کو دوست نہ بناؤ مگر یہ نہ بتایا کہ جن کو مستقبل میں کتاب دی جائے گی ان کے ساتھ کیا معاملہ کرنا ہے اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ

مسلمانوں کے بعد آسمانی کتاب کسی کو نہ ملے گی۔

دوسرا استدلال:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر ۵۷ میں عیسائیوں کیلئے "اھل الانجیل" کا لفظ ذکر فرمایا یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے مرکب ناقص "اھل الکتاب" یا "الذین اوتو الکتاب" استعمال فرمایا مسلمانوں کے لئے عموماً "الذین آمنوا" یا "المسلمین" کا لفظ استعمال فرمایا۔ مسلمان باوجودیکہ کتاب رکھتے ہیں مگر "اھل الکتاب" کا لفظ مسلمانوں کو شامل نہیں۔ اب قابلِ غور بات یہ ہے کہ قرآن کے بعد کسی کتاب کو وحی الٰہی ماننے والوں کیلئے "الذین آمنوا" یا "المسلمین" کے الفاظ تو بولے نہیں جا سکتے کیونکہ یہ الفاظ نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے والوں کے ساتھ خاص ہو گئے۔ اب ان پر اہل کتاب کا لفظ بولا جائے یا نہ۔ تو اگر ان پر اہل کتاب کا لفظ بولا جائے اور ان کو اہل کتاب مانا جائے تو وہ یہودیوں عیسائیوں جیسے ٹھہرے اور اگر اہل کتاب کا لفظ ان کیلئے نہ مانا جائے تو پھر ایسے لوگ اہل کتاب سے بھی بدتر ہیں اور یہی بات صحیح ہے کیونکہ مرتد کا کفر پیدائشی کافر کے کفر سے زیادہ شدید اور قبیح ہوتا ہے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِيْنِکَ اٰمِيْن

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۱۶﴾

﴿اذان کا مذاق کفر ہے﴾

ارشاد فرمایا

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ

(المائدۃ:۵۸)

ترجمہ: اور جب تم پکارتے ہو نماز کیلئے تو وہ ٹھہراتے ہیں اس کو ہنسی اور کھیل یہ اس واسطے کہ وہ لوگ بے عقل ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اذان اوراس کے جواب میں نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کا نہ صرف اقرار بلکہ کھلم کھلا اعلان ہے پھر نماز میں بھی نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کی گواہی دی جاتی ہے۔ یہود ان کا مذاق اڑاتے تھے اسی طرح قادیانی اس کو دل سے برا جانتے ہیں اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ قادیانی کے آنے کے بعد بھی یہ مسلمان حضرت محمد ﷺ کی نبوت ورسالت ہی کا اعلان کررہے ہیں۔قادیانی اپنی اذان اور نماز تو نہ بنا سکے بے ایمان **مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ** سے اپنے قادیانی کی رسالت کا اقرار مراد لینے لگے۔تو جس طرح اُس زمانے میں اذان اور نماز کا مذاق اڑانے والے کافر تھے قادیانی بھی اذان کا مذاق یا انکار یا اس میں تاویل فاسد کی وجہ سے کافر ہیں **وَالْعِیَاذُ بِاللّٰهِ**۔

س: قادیانی اذان اور نماز سے مذاق کے مرتکب کیسے ہیں؟

ج: قادیانی دو وجہ سے اس جرم عظیم کے مرتکب ہیں:

ایک وجہ تو یہ کہ مسلمان (قادیانی کے آنے کے بعد جس کو بے ایمان نبی کریم ﷺ سے اعلیٰ مانتے ہیں) حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا اعلان کرتے ہیں تو قادیانیوں کی نظر میں مسلمان بیوقوف ہیں وہ خود کو عقلمند سمجھتے ہیں۔

دوسرے اس طرح کہ انہوں نے کلمہ کا مفہوم بدلا اس لئے جب مسلمان مؤذن "**اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ**" کہتا ہے تو یہ خوش ہوتے ہیں کہ اس نے ان کے خیال کے مطابق قادیانی کی نبوت کا اعلان کردیا معاذ اللہ تعالیٰ۔اور سمجھتے ہیں کہ مسلمان کتنے بیوقوف ہیں کہ قادیانی کی نبوت کا اعلان کرتے ہیں اوران کو پتہ بھی نہیں۔جیسے مسلمان نبی کریم ﷺ سے کسی بات کو دریافت کرنے کے لئے "رَاعِنَا" کہہ دیتے تو یہودی خوش ہوتے اور مسلمانوں کو بیوقوف جانتے کیونکہ یہودی اس لفظ کا غلط معنی لیتے تھے۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۱۷﴾

﴿مسلمان قرآن پر اور پہلی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ يَآ أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّآ اِلَّآ أَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ لا وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ:

کہہ دیجئے اے اہل کتاب کیا ضد ہے تم کو ہم سے مگر یہی کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو نازل ہوا ہم پر اور جو نازل ہو چکا پہلے اور یہ کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں بھی ان لوگوں کا ذکر کیا جن کو زمانہ ماضی میں کتاب ملی۔ مستقبل میں کسی کتاب کے اترنے کا ذکر نہیں اگر قرآن کے بعد کسی کتاب کو آنا ہوتا تو قرآن یا حدیث میں کہیں تو اس کی پیشگوئی ضرور ہوتی۔ قرآن وحدیث میں ایسی پیشگوئی کا نہ پایا جانا اس کی دلیل ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور قرآن اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ (ھدیۃ المھدیین ص ۶۲، ۶۳)

دوسرا استدلال:

اہل کتاب سے مراد قرآن سے پہلی کتابوں کو ماننے والے یعنی عیسائی اور یہودی ہی ہیں۔ اہل کتاب پر مسلمانوں کی فوقیت ذکر کی گئی کہ اہل کتاب صرف کتب سابقہ کو مانتے ہیں جبکہ مسلمان پہلے انبیاء کی وحی کو بھی مانتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی اس کو بھی مانتے ہیں۔

اگر قادیانی کو اپنے دعویٰ میں سچا مان لیا جائے تو جیسی فوقیت اس آیت میں مسلمانوں کی

اہل کتاب پر ذکر کی گئی ویسی ہی فوقیت قادیانیوں کیلئے صحابہ کرام پر ماننی لازم آئے گی قادیانی ملعون کہہ سکیں گے کہ صحابہ کرام چار آسمانی کتابوں کو مانتے تھے اور ہمارے پاس قادیانی پر نازل شدہ کتاب بھی ہے۔اور قادیانیوں نے ایسی باتیں لکھی بھی ہیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مختصر کتاب ''قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین'' صفحہ ۱۲ میں قادیانیوں کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں۔

''ہر ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے'' (کلمۃ الفصل ص ۱۰ مرزا بشیر احمد ایم اے)

نیز نقل کرتے ہیں

''تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ ہے'' (محمد علی لاہوری قادیانی۔منقول از مباحثہ راولپنڈی ص ۲۴۰) مطلب واضح ہے کہ جیسے عیسائی یہودیوں کی نسبت زیادہ انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح قادیانی مسلمانوں کی نسبت زیادہ انبیاء کو مانتے ہیں اس لئے قادیانی معاذ اللہ افضل ہیں۔کونسا باغیرت مسلمان ہے جو قادیانیوں کے اس گندے نظریے کو تسلیم کرے اور ایسی ناپاک ذہنیت رکھنے والوں کو مسلمان مان لے۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۱۸﴾

﴿مطلق ایمان ختم نبوت کو مانے بغیر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ﴾ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۶۵)

ترجمہ: اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم دور کر دیتے ان سے ان کی برائیاں اور ان کو داخل کرتے نعمتوں کے باغات میں۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں ایمان کا ذکر مطلق ہے۔اس سے مراد وہی ایمان ہے جس سے انسان مسلمان ہو جاتا ہے جیسا کہ صحابہ کا ایمان تھا۔اور ایسا ایمان عقیدۂ ختمِ نبوت کو ماننے بغیر ہو نہیں سکتا جیسا کہ سورۃ بقرہ کی آیت اٰمِنُوۡا كَمَا آمَنَ النَّاسُ کے ذیل میں گزرا۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۱۹﴾

﴿سابق وحی کا ہی ذکر کیا﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَوۡ أَنَّهُمۡ أَقَامُوا التَّوۡرَاةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَآأُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ مِنۡ رَّبِّهِمۡ لَأَكَلُوۡا مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَمِنۡ تَحۡتِ أَرۡجُلِهِمۡ الاٰية (سورۃ المائدۃ آیت نمبر۶۶)

ترجمہ: اور اگر وہ قائم رکھتے توراۃ اور انجیل کو اور جو اتارا گیا ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے تو کھاتے اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کچھ لوگ ان مین سے سیدھی راہ پر اور بہت سے ان میں برے کام کر رہے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو کہا کہ جو آپ پر اترا۔یہ نہیں فرمایا کہ جو بعد والوں پر اترے گا،اس لئے کہ بعد کے انسانوں پر وحی نازل ہی نہ ہوگی۔

یہ نہ سمجھا جائے کہ اہل کتاب کو اسلام لانے کی ضرورت نہیں توراۃ وانجیل کافی ہے اس لئے کہ توراۃ وانجیل میں نبی ﷺ کی آمد کی پیشگوئیاں ہیں توراۃ وانجیل کو جو صحیح معنی میں قائم کرے گا وہ مسلمان ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں۔

''تورات وانجیل اور جملہ کتب سماویہ کی اقامت کا مطلب ہی اب یہ ہوسکتا ہے کہ قرآن کریم اور پیغمبر آخرالزمان ﷺ جو کتب سابقہ کی پیش گوئیوں کے مطابق بھیجے گئے ہیں ان کو قبول کیا جائے'' (تفسیر عثمانی ص ۱۵۸)

تورات وانجیل سے کچھ بشارات کا ذکر:

یاد رہے کہ تورات وانجیل میں تحریفات ہو چکی ہیں اصل نسخہ کسی کے پاس نہیں ہے اور عیسائی مسلسل تحریف کرتے رہتے ہیں اس کے باوجود نبی کریم ﷺ کی بشارات کے کچھ اشارے ان کتابوں میں اب بھی موجود ہیں۔ ذیل میں موجودہ کتاب مقدس سے چند حوالہ جات دیئے جارہے ہیں۔

۱) ''خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی سننا'' (استثنا باب ۱۸ آیت ۱۷، ۱۸)

۲) ''خداوند نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا'' (استثنا باب ۱۸ آیت ۱۵)

بھائیوں سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں اپنا کلام منہ میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا کلام ان پر نازل ہوگا اور وہ اس کو پڑھ کر سنائیں گے چنانچہ نبی کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوا جو اللہ کا کلام ہے اور آپ نے پڑھ کر وہ لوگوں کو سنایا اور کسی نبی پر ایسا کلام نازل نہ ہوا اس لئے اس پیشگوئی کا مصداق سوائے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اور کوئی نہیں ہوسکتا،

۳) استثنا باب ۳۲ میں ہے کہ جب بنی اسرائیل اللہ کی بہت نافرمانی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان پڑھ لوگوں کو مسلط کر دیں گے تورات کے الفاظ یوں ہیں

''انہوں نے اس چیز کے باعث جو خدا نہیں مجھے غیرت اور اپنی باطل باتوں سے مجھے غصہ دلایا سو میں بھی اُن کے ذریعے سے جو امت نہیں ان کو غیرت اور ایک نادان قوم کے ذریعہ

سے ان کو غصہ دلاؤں گا'' (استثنا باب ۳۲ آیت ۲۱) اور یہ اس گیت کے الفاظ ہیں جو اللہ کی طرف سے بنی اسرائیل کے خلاف گواہ ہیں دیکھئے (استثنا باب ۳۱ آیت ۲۰)

ان پیشگوئیوں میں بنی نضیر اور بنو قریظہ کے انجام کی طرف اشارہ ہے اللہ نے یہود کے ان قبائل پر عرب کے ان پڑھ لوگوں کو مسلط کر دیا جن میں نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل کوئی اجتماعیت نہ تھی ان پڑھ ہونے کی وجہ سے ان پر نادان کا لفظ صادق آتا تھا اور اجتماعیت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو امت نہیں کہا جا سکتا تھا۔

اب کتاب مقدس کے دوسرے حصے عہد نامہ جدید سے کچھ عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

۱) ''میں باپ (مراد اللہ تعالیٰ۔ ناقل) سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشیگا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے'' (انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶)

۲) تم یقین کرواسکے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں (انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۰)

ان عبارات میں مددگار اور دنیا کے سردار سے مراد خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ ہی ہیں آپ نے ختم نبوت کا دعویٰ کیا اور ۱۴۰۰ سال سے زائد ہو گئے کوئی نبی نہ آیا اور نہ کوئی نیا نبی آئے گا۔

مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی کتاب اظہار الحق اور اس کی اردو شرح ''بائبل سے قرآن تک'' مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی کتاب قصص القرآن ج ۴ ص ۲۲۸ تا ۲۵۲)

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۲۰﴾

﴿مستقبل کی وحی غیر مذکور﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ يَآ أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۶۸)

ترجمہ: کہہ دیجئے اے اہل کتاب نہیں ہو تم او پر کسی راہ کے جب تک کہ نہ قائم کرو تورات اور انجیل کو اور جو تم پر اترا تمہارے رب کی طرف سے۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں بھی یہی فرمایا جو اتارا گیا یہ نہ فرمایا جو اتارا جائے گا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں قرآن کے بعد کوئی آسمانی کتاب نہیں۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ کل کتب سماویہ پر ایمان لانا مراد ہے جن کا خاتم اور مھیمن قرآن کریم ہے (دیکھئے تفسیر عثمانی ص ۱۵۸ ف ۸)

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۲۱﴾

﴿ختم نبوت کی حفاظت کیلئے شراب اور جوئے کی حرمت﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ج فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۹۱)

ترجمہ: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے اندر دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی تم باز آؤ گے۔

دلیل کی وضاحت:

شراب اور جوئے کو اس لئے حرام کر دیا کہ ان کی وجہ سے انسان اللہ کے ذکر سے اور نماز سے غافل ہو جاتا ہے وہ نماز جس میں حضرت محمد ﷺ ہی کی نبوت کا اعلان ہے اس کی اس

قدر حفاظت کا حکم ہے اگر آپ کے بعد کوئی نبی مانا جائے تو اس نماز کو کیسے برداشت کرے گا؟
معلوم ہوا کہ شراب اور جوئے کو اس لئے حرام کیا گیا کہ کوئی ختم نبوت پر ڈا کہ نہ ڈالے۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۲۲﴾

﴿خانہ کعبہ کائنات کے باقی رہنے کا سبب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْآ أَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلاَغُ الْمُبِيْنُ(سورۃ المائدۃ آیت نمبر۹۲)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو ہمارے رسول کی اور بچتے رہو سو اگر تم پھر گئے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ کھول کر پہنچا دینا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت مطلقہ کا حکم ہے اور ظاہر ہے کہ کسی نئے نبی کا ہونا اس میں رکاوٹ ہے معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر۲۳﴾

﴿آپ کا پسندیدہ قبلہ کائنات کی بقا کا سبب﴾

ارشاد فرمایا:

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ الأية(سورۃ المائدۃ آیت نمبر۹۷)

ترجمہ: کر دیا اللہ نے کعبہ کو جو گھر ہے بزرگی والا قیام کا باعث لوگوں کے لئے اور بزرگی والے مہینوں کو اور نیاز کعبہ کی اور جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر کعبہ کو لے جائیں اس لئے کہ تم جان لو کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا بخوبی علم ہے۔

مختصر تفسیر:

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کعبہ شریف دینی اور دنیاوی دونوں حیثیوں سے لوگوں کے قیام کا باعث ہے حج وعمرہ تو وہ عبادات ہیں جن کا ادا کرنا براہِ راست کعبہ ہی سے متعلق ہے لیکن نماز کیلئے بھی استقبالِ قبلہ شرط ہے......الی ان قال...... محققین کے نزدیک ''قیاما للناس'' کا مطلب یہ ہے کہ کعبہ شریف کا مبارک وجود کل عالم کے قیام اور بقا کا باعث ہے دنیا کی آبادی اس وقت تک ہے جب تک خانہ کعبہ اور اس کا احترام کرنے والی مخلوق موجود ہے جس وقت خدا کا ارادہ ہوگا کہ کارخانہ عالم کو ختم کیا جائے تو سب کاموں سے پہلے اسی مبارک مکان کو جسے ''بیت اللہ شریف'' کہتے ہیں اٹھالیا جائے گا...... بخای کی حدیث میں ہے کہ ایک سیاہ فام حبشی (جسے ذُو السُّوَیْقَتَیْن) کے لقب سے ذکر فرمایا ہے عمارتِ کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھیڑ کر ڈال دے گا......شاید اسی لئے امام بخاریؒ نے (صحیح بخاری طبع کراچی ج اص ۲۱۶) ''بَابٌ جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیَامًا لِلنَّاسِ الاٰیة میں ذُو السُّوَیْقَتَیْن کی حدیث درج کرکے قِیَامًا لِّلنَّاسِ کے اسی معنیٰ کی طرف اشارہ کیا ہے الخ (تفسیر عثمانی ص ۱۶۴ ف ۲ باختصار)

بخاری شریف کی جس حدیث کا حضرت نے ذکر کیا اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں حدیث کے الفاظ یوں ہیں ''یُخَرِّبُ الْکَعْبَةَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ'' (بخاری ج اص ۲۱۶) ترجمہ ''کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حبشی تباہ کرے گا'' دوسری روایت جس کے راوی حضرت ابن عباسؓ ہیں اس کے الفاظ ہیں ''کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُھَا حَجَرًا حَجَرًا '' (بخاری ج اص ۲۱۷) ترجمہ: ''گویا میری نظروں کے سامنے دو پتلی ٹانگوں والا سیاہ آدمی ہے جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا''۔

دلیل کی وضاحت:

خانہ کعبہ لوگوں کی بقا کا ایک سبب ہے اور خانہ کعبہ آخری نبی کا پسندیدہ قبلہ ہے جیسا کہ

بار ہا ذکر ہو چکا ہے۔خانہ کعبہ بھی باقی اس کا قبلہ ہونا بھی باقی ۔جب اس کو شہید کیا جائے گا تو قیامت آئے گی کوئی اور نبی نہ آئے گا معلوم ہوا آپ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۲۴﴾

﴿نزول قرآن کے زمانہ کی خصوصیت﴾

ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ الایۃ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۱۰۱)

ترجمہ: اے ایمان والو مت پوچھو ایسی باتیں کہ اگر تم پر کھولی جاویں تو تم کو بری لگیں اور اگر پوچھو گے یہ باتیں ایسے وقت میں کہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جاویں گی اللہ نے ان کو معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا تحمل والا ہے

دلیل کی وضاحت:

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: اس آیت میں ایک ضمنی جملہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا کہ" وَاِنْ تَسْأَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ "یعنی نزول قرآن کے زمانہ میں اگر تم ایسے سوالات کرو گے تو بذریعہ وحی ان کا جواب آجائے گا اس میں نزول قرآن کے زمانہ کے ساتھ مقید کر کے اس کی طرف اشارہ فرما دیا کہ نزول قرآن کی تکمیل کے بعد نبوت وحی کا سلسلہ بند کر دیا جائے گا۔(معارف القرآن ج۳ص ۲۴۵،۲۴۶)

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۲۵﴾

﴿ہدایت وہی جو نبی کریم ﷺ لے کر آئے﴾

ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ الایۃ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۱۰۵)

ترجمہ: اے ایمان والوتم پرلازم ہے فکر اپنی جان کا تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی گمراہ ہوا جب تم ہدایت پر ہوئے تم سب کو اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہے پھر وہ بتادے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

جب تم ہدایت پر ہوتو گمراہوں کی گمراہی سے تم کو کوئی نقصان نہیں اور یہ بات هُـدًى لِّلْـمُتَّقِيْنَ کے استدلال میں گزر چکی ہے کہ ہدایت بس وہی ہے جو نبی کریم ﷺ لے کر آئے۔ جب تک انسان اس ہدایت پر ہو کسی کے گناہوں سے اس کو نقصان نہیں نبی کریم ﷺ کی اتباع ضروری ہے قادیانی کی طرح دعویٰ نبوت کام نہ آئے گا۔

﴿سورۃ المائدۃ سے دلیل نمبر ۲۶﴾

﴿پہلے نماز پھر گواہی﴾

ارشادفرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ............ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۱۰۶)

ترجمہ: اے ایمان والو گواہی تمہارے درمیان جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت وصیت کے وقت دو شخص معتبر ہونے چاہئیں تم میں سے یا دو شاہد اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو زمین میں پھر پہنچے تم کو مصیبت موت کی کھڑا کرو تم ان دونوں کو نماز کے بعد

دلیل کی وضاحت:

اس میں بھی نمازِ عصر کے بعد گواہی کا ذکر ہے اور مقدمہ میں گزر چکا ہے کہ نماز بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اگر کسی ور نبی کو آنا ہوتا تو ایسی گواہی کا ذکر کیا جس سے پہلے نئے نبی کی نبوت کا ذکر ہوتا۔

﴿سورۃ الانعام سے ختم نبوت کے دلائل﴾

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿پہلے انبیاء کے واقعات کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُ وْنَ﴾ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۰)

ترجمہ: اور واقعی جو پیغمبر آپ سے پہلے ہوئے ان کے ساتھ بھی تمسخر کیا گیا ان کو اسی عذاب نے آگھیرا جس کا تمسخر اڑاتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو فرمایا کہ پہلے انبیاء کے ساتھ لوگوں نے استہزاء کیا مگر یہ کسی جگہ نہ فرمایا آئندہ بھی لوگ انبیاء سے مذاق کریں گے۔ اگر بعد میں کسی نبی نے آنا ہوتا تو قرآن میں کسی مقام پر ان کے ساتھ ہونے والے حالات بھی ذکر کئے جاتے۔ الغرض بعد کے زمانے میں کسی نبی کے حالات کا ذکر نہ کرنا بھی اسی وجہ سے ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی اور نبی نے نہیں آنا۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۲﴾

﴿نبی ﷺ سب کے نذیر ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَأُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ: اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا تا کہ میں اس قرآن کے ذریعے تم کو اور

جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں۔

دلیل کی وضاحت:

مَنْ عام ہے اس جگہ خاص نہیں یہ حکم جیسے نبی ﷺ کے زمانے والوں کے لئے تھا ویسے ہی قیامت تک کے آنے والوں کیلئے ہے (ھدیۃ المھدیین ص ۵۳)

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿اہل کتاب آپ کو پہچانتے تھے﴾

ارشاد فرمایا:

اَلَّـذِیْـنَ اٰتَیْـنَاھُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ أَبْنَآءَ ھُمْ (سورۃ انعام آیت نمبر ۲۰)

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی آپ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

دلیل کی وضاحت:

اہل کتاب کے پہچاننے کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کو جانتے تھے کہ یہ یعنی حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں آپ کی آمد سے قبل یہودی اوس اور خزرج کو دھمکی دیتے تھے کہ آخری نبی آنے والے ہیں وہ آئیں گے تو ہم تمہیں قوم عاد کی طرح قتل کریں گے۔ **کما مر فی المقدمہ**

دوسری دلیل:

یہ تو فرمایا کہ جن کو زمانہ ماضی میں کتاب ملی وہ آپ کو پہچانتے ہیں مگر یہ نہ فرمایا کہ جن کو زمانہ مستقبل میں کتاب دی جائے گی وہ بھی آپ کی تصدیق کریں گے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی کتاب آنے والی نہیں۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿نبوت کا جھوٹا دعویٰ کفر﴾

ارشادفرمایا:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ط إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ (سورۃ انعام آیت نمبر۲۱)

ترجمہ: اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے بیشک ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ پر بہتان باندھنے کی ایک صورت یہ ہے کہ غیر نبی نبوت کا دعویٰ کردے تو جس طرح غیر نبی نبوت کا دعوی کر کے ظالم ٹھہرتا ہے اس طرح اگر نبی ﷺ کے بعد کسی نبی کو آنا ہوتا تو آپ ختم نبوت کا دعوی کر کے معاذ اللہ ظالم ٹھہرتے۔ اور ظالم کامیاب نہیں ہوتا اگر آپ ختم نبوت کے دعویٰ میں سچے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب نہ ہونے دیتا۔ آپ کا اپنے مشن میں کامیاب ہونا اس کی دلیل ہے کہ جس طرح آپ نبوت کے دعویٰ میں سچے تھے اسی طرح ختم نبوت کے دعوی میں بھی بالکل سچے تھے۔

اشکال: قادیانی اپنے دعوی نبوت میں بالکل جھوٹا تھا اس کے باوجود سالہاسال تک زندہ رہا جب کہ اس آیت کریمہ میں ہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔

جواب: ہم نے مقدمہ میں اس کو ثابت کر دیا ہے کہ اسود عنسی، مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا قادیانی تک کسی کا نام اذان اقامت اور نماز میں نہیں اور یہ لوگ اذان اقامت اور نماز میں اپنے نام کو داخل بھی نہ کر سکے۔ اسی طرح قبر وحشر کی احادیث میں ان کا کوئی ذکر نہیں نہ شفاعت کی احادیث میں ان کا ذکر ہے اور نہ جنت میں داخل کرانے میں۔ اس قدر بے بسی کے باوجود یہ عقل کے اندھے سمجھیں کہ قادیانی کامیاب رہا۔ ہرگز اس کو کامیابی نہ ہوئی اللہ کا فرمان بالکل سچ ہے **إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ.**

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر۵﴾

﴿پہلی امتوں کی تکذیب کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

﴿وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ......حَتّٰى اَتَاهُمْ نَصْرُنَا﴾(سورۃ انعام آیت نمبر۳۴)

ترجمہ: اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ان کی بھی تکذیب کی جا چکی سوانہوں نے اس پر صبر ہی کیا کہ ان کی تکذیب کی گئی اور ان کو ایذائیں دی گئیں یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد آ پہنچی۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں بھی انبیاء سابقین کا ذکر ہے بعد میں آنے والے نئے نبی کا نہ یہاں ذکر ہے نہ کسی اور آیت یا حدیث میں۔معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر۶﴾

﴿قرآن کے منکر مردوں کی طرح ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ط وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (سورۃ انعام آیت نمبر۳۶)

ترجمہ: مانتے وہی ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو زندہ کرے گا اللہ پھر اسی کی طرف لائے جائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی۔سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۷ کے استدلال

میں گزر چکا ہے کہ یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ کیونکہ کوئی اور نبی آنا ہوتا تو اس کے ذریعہ ہدایت کی امید کی جاسکتی تھی۔ جیسا کہ صفحہ ۲۷ میں سورۃ بقرۃ کی دلیل نمبر ۹ کے تحت گزر چکا ہے۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿زوردار اندازِ بیان﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ط مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (سورۃ انعام آیت نمبر ۳۹)

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہو رہے ہیں طرح طرح کی ظلمتوں میں ہیں اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں بے راہ کر دیں اور وہ جس کو چاہیں سیدھی راہ پر لگائیں۔

دلیل کی وضاحت:

یہ جو اتنا زبردست حکم ہے دوٹوک کہ اس کے بعد کچھ نہیں اس کے کسی کلام کی ضرورت نہیں جیسے بڑی عدالتوں کا حکم یا آر یا پار ہوتا ہے اسی طرح قرآن کریم کے آنے کے بعد کسی اور وحی کی ضرورت نہیں۔ اس کی تائید حضرت نانوتویؒ کے کلام سے اس کتاب کے صفحہ ۹۱ میں سورۃ البقرۃ کی دلیل ۲۳ کے تحت گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿پہلی قوموں کے انبیاء کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ الخ (سورۃ انعام آیت نمبر ۴۲ تا ۴۵)

ترجمہ: اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے ہو چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے سو ہم نے ان کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تا کہ وہ ڈھیلے پڑ جائیں سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی وہ ڈھیلے کیوں نہ پڑے لیکن ان کے قلوب تو سخت رہے اور شیطان ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر کے دکھلاتا رہا پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا پھر وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

دلیل کی وضاحت:

پہلی امتوں کا ذکر کیا کہ انہوں نے ایسا کیا۔ بعد والی امتوں کے بارے میں کہیں نہ بتایا کہ وہ کیا کریں گے؟ وجہ یہ ہے کہ بعد میں کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿قرآن میں جھگڑنے والوں سے کنارہ کش رہنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ اٰيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ط وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

(سورۃ انعام آیت نمبر ۶۸)

ترجمہ: اور جب دیکھے تو ان لوگوں کو جو ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں تو ان سے کنارہ کر یہاں تک کہ مشغول ہو جائیں کسی اور بات میں اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو مت بیٹھ یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ۔

دلیل کی وضاحت:

جو شخص قرآن کو اللہ کی آخری کتاب نہیں مانتا وہ ضرور اس کی آیات میں جھگڑے گا یا وہ اس کی آیات کا کھلم کھلا انکار کرے گا اور یا اس کی آیات میں تحریف معنوی کا مرتکب ہوگا ایسے لوگوں کے ساتھ مسلمان کو بیٹھنے کی اجازت نہیں ان سے دوستی کرنا تو بہت سخت گناہ ہے۔اس لئے جو ختم نبوت کا عقیدہ رکھتا ہے اسی سے مسلمان کو دلی محبت ہونی چاہئے۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿نماز اور تقویٰ کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَأَنْ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِیْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (سورۃ انعام آیت نمبر ۷۱،۷۲)

ترجمہ: اور ہمیں حکم ہوا کہ ہم رب العالمین کے تابع رہیں اور یہ کہ قائم کرو نماز کو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی ہے جس کی طرف تم سب اکٹھے کئے جاؤ گے

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں نماز کا حکم ہے اور یہ بات بارہا گزری ہے کہ نماز ختم نبوت کا بڑی مستحکم دلیل ہے۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿شرک نہ کرنیوالے کی بخشش کا وعدہ﴾

ارشاد فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (سورۃ انعام آیت نمبر ۸۲)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی ظلم نہ ملایا ان کے لئے امن

ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں ظلم سے مراد شرک ہے (دیکھئے بخاری طبع کراچی ج۲ص۶۶۶) اس لئے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ ایمان لانے کے بعد شرک نہ کریں تو امن ہے نئی نبوت یا اس پر ایمان لانے کا کوئی ذکر نہیں کیونکہ کسی اور نبی کو آنا ہی نہیں۔ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿آپ ساری دنیا کیلئے رسول ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (سورۃ انعام آیت نمبر۹۲)

ترجمہ: اور یہ قرآن ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے اتارا برکت والی تصدیق کرنے والی اس کی جو اس سے پہلی ہیں اور تاکہ آپ ڈرائیں مکہ والوں کو اور جو اس کے اردگرد ہیں اور جن لوگوں کو آخرت کا یقین ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

دلائل کی وضاحت:

ایک دلیل تو اس طرح ہے کہ قرآن کو مُصَدِّق فرمایا کہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے مگر اس کی تصدیق کرنے والا کسی کتاب کو نہ فرمایا اس لئے کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں اور قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے۔

دوسری دلیل اس طرح کہ مکہ مکرمہ زمین کے وسط میں واقع ہے آپ کو اللہ نے بھیجا

تاکہ آپ مکہ والوں کو بھی ڈرائیں اور مکہ مکرمہ کے ارد گرد والوں کو بھی۔ اور مکہ مکرمہ کے ارد گرد پوری دنیا ہے۔ اللہ نے آپ کو ساری دنیا کے لئے رسول بنایا۔ معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے آخری رسول ہیں اگر کسی اور کو آنا ہوتا تو آپ سب کے رسول کیسے ہوتے؟

تیسری دلیل اس طرح کہ آیت کریمہ میں نمازوں کی پابندی کرنے والوں کی مدح ہے اور نماز خود ختم نبوت کی مستقل دلیل ہے جیسا کہ بارہا گزر چکا ہے۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر۱۲﴾

﴿وحی کا جھوٹا دعویدار کافر﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيَّ شَيْءٌ الأية (سورۃ انعام آیت نمبر۹۳)

ترجمہ: اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھے یا کہے کہ مجھ پر وحی اتری حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہیں اتری اور جو کہے میں بھی اتارتا ہوں جیسا کہ اللہ نے اتارا۔ اور اگر تو دیکھے اس وقت کہ ظالم ہوں موت کی مصیبتوں میں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں بدلہ ملے گا ذلت کا عذاب، اس سبب سے کہ تم کہتے تھے اللہ پر جھوٹی باتیں اور تم اس کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

نبوت کا جھوٹا دعویدار بہت بڑا ظالم ہے اس پر وحی نہیں آتی اور کہتا ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے کتاب ائمہ تلبیس کے آخر میں ہے کہ قادیانی کے ماننے والوں میں سے چودہ پندرہ آدمیوں نے نبوت کا دعوی کیا ان میں سے ایک چراغ الدین متوطن جموں ہے جس نے قادیانی کی زندگی میں دعوی نبوت کیا تو قادیانی نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا (جس کا مطلب یہ ہے کہ

قادیانی نے اس پر کفر کا فتویٰ لگا دیا) (دیکھئے ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۱۰ تا ۴۲۰)

مرزائی زبان سے کہتے ہیں کہ نبوت جاری ہے مگر یہ بتائیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد قادیانی کے آنے تک پھر قادیانی کے جہنم رسید ہونے کے بعد یہ کس کس کو نبی مانتے ہیں؟ قادیانی کے سوا کسی کو بھی نہیں۔ معلوم ہوا کہ عملی طور پر یہ لوگ بھی نبوت کو ختم ہی مانتے ہیں فرق یہ ہے کہ ہمارے خاتم النبیین ﷺ وہ سچے نبی جنھوں نے اپنے خاتم النبیین ہونے کا واضح اعلان فرمایا اور ان کا وہ جھوٹا بے ایمان جو خود اس کا انکار کرتا رہا۔

اس آیت میں نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے انجام کا بھی ذکر ہے۔ قادیانیو! سوچو جب تمہارے قائد کا یہ انجام ہے تو تمہیں کیسے نجات دلائے گا جیسے آلِ فرعون کو فرعون دوزخ میں لے جائے گا مرزا غلام احمد قادیانی مرزائیوں کو دوزخ لے جائے گا۔

فرعون کے بارے میں ارشاد فرمایا: **يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ** (سورۃ ھود آیت ۹۸) ترجمہ: ''اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن ان کو آگ میں لے جائے گا'' ایک جگہ ارشاد فرمایا: **يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ** (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۱) ترجمہ: ''جس دن ہم بلائیں گے سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ'' ایک جگہ ارشاد فرمایا **وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا** (سورۃ السجدۃ ۱۲) ترجمہ: ''اور اگر آپ دیکھیں تو عجب حال دیکھیں جب مجرم لوگ اپنے سروں کو جھکائے ہوں گے اپنے رب کے ہاں کہ اے ہمارے پروردگار ہماری آنکھیں اور کان کھل گئے لہذا ہمیں واپس بھیج دیں ہم نیک کام کریں''۔

قادیانیو! اگر نجات چاہتے ہو تو نہ صرف یہ کہ قادیانی کی اتباع سے توبہ کرو بلکہ اس سے براءت کا اعلان کرو اور اس کی نفرت کو دل میں بٹھاؤ اور زبان سے اس کا اظہار کرو تا کہ تمہیں ایمان کی تکمیل نصیب ہو نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے **مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَىٰ لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ** (شرح السنة للبغوی ج ۱۳ ص ۵۴ حدیث نمبر ۳۴۶۹

ابوداود ج۲ص۲۹۸حدیث نمبر۴۶۸۰ طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور) ترجمہ:''جس نے اللہ کے لئے محبت کی اللہ کیلئے عداوت رکھی اللہ کیلئے دیا اور اللہ کے لئے روکا تو تحقیق اس نے ایمان مکمل کرلیا'' اس لئے اگر ایمان لے آؤ تو بہت اچھا ورنہ دوزخ سے رہائی نہ ہوگی سنو، قرآن کہہ رہا ہے۔

اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ O وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّأُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ(البقرة۱٦٦)

ترجمہ:(اس وقت کا فکر کرو) جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی ان لوگوں سے جنہوں نے پیروی کی اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گے سب تعلقات اور پیروی کرنے والے کہیں گے کاش ہمارے لئے واپسی ہو تو ہم ان سے بیزاری کا اظہار کریں جیسا انہوں نے ہم سے بیزاری کی، اس طرح اللہ ان لوگوں کو ان کے اعمال دکھائے گا ان پر حسرت بنا کر اور وہ آگ سے نکلنے والے نہیں۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر۱۳﴾
﴿قرآن سے حجت پوری ہوگئی﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلَآئِكَةَ الأية(سورۃ انعام آیت نمبر۱۱۰)

ترجمہ: اور اگر ہم اتاریں ان پر فرشتے اور باتیں کریں ان سے مردے اور زندہ کردیں ہم ہر چیز کو ان کے سامنے تو بھی یہ لوگ ہرگز ایمان والے نہیں مگر یہ کہ اللہ چاہے لیکن ان میں سے اکثر جاہل ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ سے سمجھ آتا ہے کہ قرآن پاک کے بعد ہدایت بتانے والی کوئی اور چیز

نہیں جو قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے وہ کسی اور چیز پر بھی ایمان نہیں لاسکتے۔ اگر کسی اور وحی کا انتظار رہوتا تو اتنی دوٹوک بات کیسے کہی جاتی؟

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۴﴾

﴿قرآن کی خبریں صدق پر اور احکام عدل پر مشتمل﴾

ارشاد فرمایا:

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۱۵)

ترجمہ: اور تیرے رب کی بات پوری سچی ہے اور انصاف کی

دلیل کی وضاحت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کی تمام خبریں سچائی پر مشتمل ہیں اور اس کے تمام احکام عدل پر مشتمل ہیں اگر اس کے بعد کوئی مدعی نبوت آکر قرآن کی کسی بات اختلاف کرے اور وہ سچا ہو تو اللہ کے ان کلمات میں یا صدق نہ رہے گا یا عدل نہ رہے گا اور یہ آیت معاذ اللہ جھوٹی ہوجائے گی اور اللہ کے کلام میں نہ جھوٹ ہوسکتا ہے اور نہ خلاف عدل کوئی بات۔ اور اگر وہ آنے والا کوئی اختلاف نہ کرے تو اس کے آنے سے کیا فائدۃ؟ حاصل یہ کہ قرآن پاک کا صدق وعدل پر مشتمل ہونا ختم نبوت کی ایک دلیل ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۵﴾

﴿قادیانیوں کو اسلام پر شرحِ صدر نہیں ہے﴾

ارشاد فرمایا:

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ الْاٰية (سورۃ انعام :۱۲۵)

ترجمہ: اللہ جس کو ہدایت دینا چاہتے ہیں اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیتے ہیں اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کرے کردیتا ہے اس کے سینے کو تنگ بہت تنگ گویا کہ وہ زور سے چڑھتا

ہے آسمان پر اسی طرح اللہ ڈال دے گا عذاب ایمان نہ لانے والوں پر

دلیل کی وضاحت:

جو بندہ ہدایت پر ہے وہ اسلام پر مطمئن ہے اس کو کسی اور نبی کا انتظار نہیں اور جس کا سینہ اس دین کے بارے میں تنگ ہے وہ غیر مطمئن ہے ایسا شخص یا تو کسی اور نبی کا منتظر ہے اور یا کسی اور کو نبی مان رہا ہے۔ یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ شخص ہدایت پر نہیں ہے۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۶﴾

﴿صراط مستقیم آپ کی اتباع میں ہی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۲۶)

ترجمہ: اور یہ ہے راستہ تیرے رب کا سیدھا ہم نے واضح کر دیا نشانیوں کو غور کرنے والوں کے واسطے

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں صراط مستقیم کا ذکر ہے اور یہ بات بارہا گزر چکی ہے کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع ہی میں منحصر ہے لہذا کسی اور نبی کی نہ ضرورت ہے اور نہ کوئی نیا نبی آئے گا۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۷﴾

﴿میرے راستے پر چلنا ہی ضروری ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۵۳)

ترجمہ: اور حکم کیا کہ یہ راہ ہے میری سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو اور راستوں پر کہ وہ تم کو جدا کر دیں گے اللہ کے راستہ سے یہ حکم کر دیا اللہ نے تم کو تا کہ تم بچتے رہو

دلیل کی وضاحت:

صراط مستقیم سے مراد نبی کریم ﷺ کا لایا ہوا دین ہے۔ یہود نے انبیاء کی شان میں کوتا ہی کی اور نصاری نے انبیاء کی شان میں غلو کیا ہدایت کا راستہ بالکل درمیان میں ہے اس میں اللہ والوں کو ماننا مگر حد سے بڑھانا نہیں ہوتا صراط مستقیم اب ہے یا نہیں اور اگر ہے تو اس کا کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟

تو یاد رکھیں کہ صراط مستقیم موجود ہے اس لئے کہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر صراط مستقیم کی دعا کی جاتی ہے اگر صراط مستقیم موجود ہی نہیں تو اس سورت کا پڑھنا بے کار ہو جاتا ہے تو اس سورت کا باقی رہنا اس کی دلیل ہے کہ صراط مستقیم موجود ہے۔ تفصیل کیلئے سورۃ الفاتحہ کے دلائل پڑھیں۔

رہا یہ کہ صراط مستقیم کو حاصل کیسے کیا جائے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صراط مستقیم کو امت محمدیہ کے اکابر پر اعتماد کر کے حاصل کیا جائے گا۔ کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں جو کوئی نبوت کا مدعی بن کر ٹکرائے گا تو پاش پاش ہو جائے گا۔

سوال: صراط مستقیم کا حصول اکابر امت پر اعتماد کرنے سے ہے اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب: یہ بات حدیث نبوی سے ثابت ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِنْھَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْ اِلَیْھَا وَقَرَاَ ﴿وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ﴾ الآیۃ (۱)

---

(۱) (رواہ البغوی فی شرح السنۃ/۱۹۶ رقم الحدیث ۹۷ حاشیہ میں ہے اسنادہ حسن، ورواہ النسائی فی السنن الکبری ۶/۳۴۳ (باقی اگلے صفحہ پر)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ہمارے (سمجھانے) کیلئے ایک (سیدھا) خط کھینچا پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے (یعنی اللہ کی طرف لے جانے والی ہے) پھر اس کے دائیں بائیں کچھ خط کھینچے اور فرمایا یہ دوسرے راستے ہیں ان میں سے ہر راستے پر ایک شیطان ہے جو اپنی طرف بلا رہا ہے پھر آپ نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کی ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ بے شک یہ میری سیدھی راہ ہے پس تم لوگ اس کی پیروی کرو۔

اس حدیث پاک میں دیا ہوا نقشہ کچھ اس طرح بنتا ہے
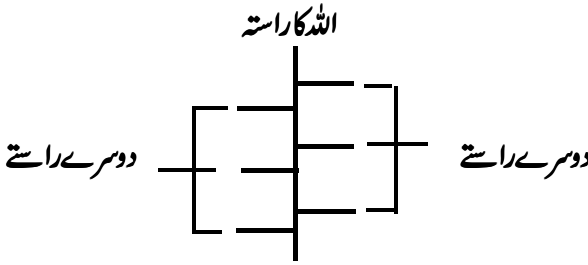
وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ (الانعام:۱۵۲)

ایک روایت میں ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّیْنِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَخَطَّیْنِ عَنْ یَسَارِهٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَهٗ فِی الْخَطِّ الْاَوْسَطِ فَقَالَ هٰذَا سَبِیْلُ اللّٰهِ (ابن ماجہ بتحقیق فؤاد عبدالباقی ج۱ ص۶ حدیث نمبر۱۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ایک (سیدھی) لکیر کھینچی پھر دو (ترچھی) لکیریں اس کے دائیں جانب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) و الدارمی ۱/۶۷ والحاکم فی المستدرک ۳۱۸/۲ و ۲۳۹/۲ وقال الحاکم هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه وقال الذهبی صحیح ۲۳۹/۲ والحدیث مذکور ایضا فی مشکوة المصابیح ص۳۰)

کھینچیں اور دو (ترچھی) لکیریں اس کے بائیں جانب کھینچیں پھر درمیانی (سیدھی لکیر) پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے (باقی چاروں اللہ کی راہ نہیں ہیں)

یہ نقشہ اس طرح ہوسکتا ہے

اللہ کا راستہ
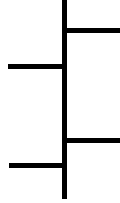
<u>لکیر لگانے سے صراط مستقیم کی وضاحت:</u>

کسی بات کو سمجھانے میں نقشوں کی بڑی اہمیت ہے ان احادیث میں نہ صرف صراط مستقیم کی حقیقت بتادی گئی بلکہ قیامت تک آنے والے فتنوں کی نوعیت اور ان سے بچنے کا طریقہ بھی امت کو بتا دیا گیا،

ان احادیث کے مضمون پر غور فرمائیں کہ نبی کریم ﷺ نے لکیر لگائی نقطہ نہ لگایا اگر نقطہ لگاتے تو یہ مطلب نکالا جاسکتا تھا کہ ہدایت براہ راست نبی ﷺ ہی سے ملتی ہے آپ نے لکیر لگائی اور لکیر آہستہ آہستہ آگے بڑھا کرتی ہے معلوم ہوا کہ جو ہدایت آپ لے کر آئے وہ ختم نہ ہوگی بلکہ آگے سے آگے چلے گی اور سیدھی چلے گی ٹیڑھی نہیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ ہر زمانے میں اصاغر اکابر کے نقشِ قدم پر چلتے رہیں گے اور جیسے اپنے بڑوں سے دین کو حاصل کیا اپنے چھوٹوں تک پہنچاتے رہیں گے۔

چنانچہ جس راستے پر آپ نے صحابہ کرام کو لگا دیا صحابہ کرام نے اس پر تابعین کو لگا دیا انہوں نے اس پر تبع تابعین کو اس طرح ہر دور میں بڑوں نے چھوٹوں کو صحیح صحیح دین پہنچایا اور چھوٹوں نے دین کے سمجھنے کے لئے بڑوں پر پورا پورا اعتماد کیا اور یہی صراط مستقیم ہے

اکابر کی اتباع کے فوائد:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ﴿اَلْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ﴾ (مستدرک حاکم ج۱ص۶۲) (برکتیں تمہارے بڑوں کے ساتھ ہیں) اکابر پر اعتماد کرنے سے ہی قرآن وحدیث کا صحیح مفہوم سمجھ آتا ہے اور انسان بہت سے فتنوں سے بچ جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سنتوں پر عمل نصیب ہوتا ہے۔ اکابر کی پیروی کرنے والوں کے اندر عاجزی ہوتی ہے اللہ تعالی ان کی زندگیوں میں برکتیں عطا فرماتا ہے اور ان کو مقبولیت سے نوازتا ہے۔ یہی لوگ اگلی نسلوں تک دین کو پہنچاتے ہیں۔

اکابر امت پر اعتماد صراط مستقیم:

جب یہ بات طے ہوگئی کہ دین کے معاملے میں اپنے سے بڑوں پر اعتماد کرنے کا نام صراط مستقیم ہے تو جو اپنے بڑوں پر اعتماد نہ کریں گے وہ دائیں یا بائیں مڑ جانے والوں سے ہوں گے کیونکہ خط تب ہی مستقیم ہے جب پہلے کی طرح سیدھا چلتا رہے اگر دائیں بائیں مڑ جائے تو اس کو خَطِّ مُنْحَنِیْ کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے خط مستقیم سے دائیں بائیں مڑ جانے والے شخص کو شیطان فرمایا قرآن پاک سے اس کی تائید ہوتی ہے ارشاد باری ہے **قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ** (الاعراف:۱۶) ترجمہ: ''شیطان نے کہا بسبب اس کے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر بیٹھوں گا''۔

دو طرف خط لگانے کی حکمت:

نبی کریم ﷺ نے جو خط مستقیم کے دو طرف خطوط کھینچے تو شاید اس لئے کہ ایک طرف افراط کرنے والے ہیں اور دوسری طرف تفریط کرنے والے۔ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک طرف خارجی پیدا ہوئے جو آپ کے حق میں کوتاہی کرتے تھے تو دوسری طرف رافضی جو آپ کی شان میں غلو کرتے تھے۔

اہل حق باقی رہیں گے:

اس حدیث سے یہ بات بھی سمجھ آ گئی کہ اہل حق کی جماعت سے کچھ لوگ اکابر سے کٹ کر وقتاً فوقتاً اپنی جماعتیں بنائیں گے لیکن اس کے باوجود اہل حق کی جماعت باقی رہے گی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهٗ (رواہ البیہقی مشکوۃ المصابیح ج۱ص۸۲) ترجمہ: اس علم کو یعنی کتاب وسنت کے علم کو ہر آنے والی جماعت سے نیک یعنی ثقہ اور قابل اعتماد لوگ لیں گے"۔

نیز فرمایا: لَايَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ (بخاری ج۱ص۱۶ مسلم ج۳ص۱۵۲۵ شرح السنۃ ج۱۴ص۲۱۲ ترمذی ج۲ص۴۳ مشکوۃ المصابیح ج۳ص۱۷۶۹) ترجمہ: "ہمیشہ رہے گی میری امت سے ایک جماعت اللہ کے حکم کو قائم کرنے والی"۔ اس لئے سب فرقوں کو گمراہ کہنا قطعا غلط ہے انہی فرقوں میں اہل حق کی جماعت بھی ہے جس کے ساتھ رہنے میں نجات ہے حق جماعت کی پہچان کا طریقہ مزید وضاحت کے ساتھ ان شاء اللہ اسی سورۃ کی دلیل نمبر ۲۰ میں آ رہا ہے۔

دین اسلام کا ایک امتیاز:

دنیا بھر کے دینوں میں اسلام ہی متواتر ہے اور اسلام کا تواتر اہل حق کی اسی جماعت کے ذریعے ہے جس کا ذکر مندرجہ بالا حدیث میں ہے اور یہ حدیث سند کے اعتبار سے بھی متواتر ہے۔(۱)

---

(۱) شیخ خلیل ابراہیم ملا خاطر فرماتے ہیں۔

ومما خص الله به هذه الامة ان لا يجمعها على ضلالة وانه ستبقى منها طائفة على الحق ظاهرين حتى يقاتل آخرها الدجال وحتى قيام الساعة والحديث في هذا الموضوع متواتر والحمد لله. قال ﷺ لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى ياتي امر الله (باقی اگلے صفحہ پر)

یادرکھیں جو شخص بھی گمراہ ہوا وہ اہل حق کی اس جماعت سے کٹ جانے کی وجہ سے یا یوں کہو کہ اکابر کے راستے سے ہٹ جانے کی وجہ سے گمراہ ہوا ہے آپ مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ائمہ تلبیس کا مطالعہ کریں جس میں جھوٹے نبیوں اور مہدیوں کے حالات کا ذکر ہے۔ وہ سب اپنے بڑوں کی بات نہ ماننے کی وجہ سے گمرہ ہوئے۔ ان میں سے ایک سید محمد جونپوری ہے جس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۲۵) اس جھوٹے مہدی کے ماننے والوں میں ایک شخص مبارک نامی تھا جس کے بیٹوں نے اکبر بادشاہ کو گمراہ کر کے مرتد بنایا مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں

مبارک مذہباً مہدوی تھا یعنی سید محمد جونپوری کو مہدی موعود مانتا تھا فیضی ۹۷۵ھ میں دربار اکبری میں پہنچ کر سلک امراء میں منسلک ہوا اس کے سات سال بعد یعنی ۹۸۲ھ فیضی کی سعی وسفارش سے اس کا چھوٹا بھائی ابوالفضل بھی درباریوں میں آ شامل ہوا یعنی ابوالفضل اکبر کا گمراہ کنندہ تھا (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۹۲) اس کے برخلاف جو لوگ اکابر علماء پر اعتماد کرتے ہیں بڑے بڑے فتنوں سے بچ جاتے ہیں حیات ترمذی میں لکھا ہے کہ جب نیا نیا پاکستان بنا مرزائیت کا بڑا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) وهم كذلك والحديث فى الصحيحين وغيرهما عن جابر ومعاوية بن ابى سفيان والمغيرة بن شعبة وعقبة بن عامر وسعد بن ابى وقاص وجابر بن سمرة وثوبان وابى هريرة وابى امامة وعمر بن الخطاب وجبير بن نفير وغيرهم رضى الله عنهم . حاشیہ میں لکھتے ہیں

استوعبت طرقه . حسب ما امكننى . فبلغت عن عشرين صحابيا فى تعليقى على كتاب مسألة الاحتجاج بالشافعى للخطيب البغدادى صفحة (۴۴. ۴۷) طبع الرياض وانظر النظم المتناثر صفحة ۹۳ (عظيم قدره ﷺ ورفعة مكانته عندربه عزوجل ص ۱۳۰،۱۳۱)

شور تھا دیہاتوں کے دیہات مرزائی ہو رہے تھے سرگودھا کے ایک علاقے میں مرزائیوں نے اپنا جال پھیلایا وہ لوگ کہنے لگے کہ یہاں ساہیوال سرگودھا میں ایک قاری عبدالشکور ہے اس سے بات کرلیں اگر وہ مان جائے تو ہم سب مرزائی ہو جائیں گے۔ ایک اللہ والے پر اعتماد کیا ان سب کا نہ صرف یہ کہ ایمان سلامت رہا بلکہ وہ کسی قسم کے شک وشبہ کا شکار نہ ہوئے اور اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے تو یا مرزائی ہو جاتے یا کم از کم شکوک وشبہات کا شکار ہو جاتے۔

الحمدللہ ہمیں اپنے اکابر پر اعتماد ہے ان کو اپنے اکابر پر اعتماد تھا اس طرح یہ ادب واحترام اور اعتماد والا سلسلہ ائمہ حدیث وفقہ تک اور ان کے واسطہ سے یہ سلسلہ نبی کریم ﷺ تک جاتا ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے اکابر صراط مستقیم پر ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی اتباع میں صراط مستقیم پر رکھے آمین۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۸﴾

﴿مکہ والے بھی مستقبل میں کسی نبی کے قائل نہ تھے﴾

ارشاد فرمایا:

وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ أَنْ تَقُوْلُوْا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا الخ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۵۵ تا ۱۵۷)

ترجمہ: اور یہ ایک کتاب ہے کہ اتاری ہم نے برکت والی سو اس پر چلو اور ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت ہو اس واسطے کہ کہیں تم کہنے نہ لگو کہ کتاب تو ہم سے پہلی دو جماعتوں پر اتری تھی اور ہمیں تو اس کے پڑھنے پڑھانے کی خبر ہی نہ تھی۔ یا کہنے لگو کہ اگر ہم پہ کتاب اترتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے سو آ چکی تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت۔ اب اس سے زیادہ بڑا ظالم کون ہے جو جھٹلائے اللہ کی آیتوں کو اور کترائے ان سے۔ ہم سزا دیں گے ان کو جو کتراتے ہیں ہماری آیتوں سے برا عذاب بدلے میں اس کترانے کے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ کتاب برکت والی ہے اس کو اتارنے کی ایک وجہ یہ بتائی کہ مکہ والے یہ نہ کہیں کہ ہم سے پہلوں پر کتاب نازل ہوئی ہم پر نازل نہ ہوئی اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے مگر یہ اعتراض نہ نقل کیا کہ ہم سے پہلوں پر بھی کتاب نازل ہوئی ہمارے بعد بھی۔ ہم پر نازل نہ ہوئی۔ بعد والوں کا ذکر نہیں کیونکہ بعد میں کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔

پھر اس میں قرآن کو هُــدًى فرمایا اور یہ بات گزر چکی کہ هُــدًى سے ختم نبوت پر استدلال کی وضاحت سوۃ البقرۃ کے ابتدائی دلائل میں ہو چکی ہے۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۹﴾

﴿قیامت کا انتظار نبی جدید کا نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

هَلْ يَنظُرُوْنَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَآئِكَةُ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۵۸)

ترجمہ: یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا پروردگار آئے یا تیرے پروردگار کی کوئی نشانی آئے جس دن تیرے پرودگار کی کوئی نشانی آئے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان کام نہ آئے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک کام نہ کیا ہو کہہ دو انتظار کرو ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

نبی ﷺ پر ایمان نہ لانے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ یا فرشتوں کی آمد کے منتظر جیسے موت کے وقت ہوگا یا خدا تعالیٰ کی آمد یعنی خاص تجلی کے منتظر جیسے قیامت کو ہوگی یا اللہ کی کسی خاص نشانی یعنی سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے منتظر ہیں۔ مگر یہ نہ کہا کہ کسی اور نبی کی آمد کے منتظر ہیں اس لئے کہ کسی اور نبی کو اب آنا ہی نہیں ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

''یعنی اللہ کی طرف سے ہدایت کی جو حد تھی وہ پوری ہوچکی انبیاء تشریف لائے، شریعتیں اتریں، کتابیں آئیں حتی کہ اللہ کی آخری کتاب بھی آچکی تب بھی نہیں مانتے تو شاید اب اس کے منتظر ہیں کہ اللہ آئے یا فرشتے آئیں یا قدرت کا کوئی بڑا نشان (مثلا قیامت کی کوئی بڑی علامت) ظاہر ہو تو یاد رہے کہ قیامت کے نشانوں سے ایک نشان ہو بھی ہے جس کے ظاہر ہونے کے بعد کافر کا ایمان لانا معتبر ہوگا نہ عاصی کی توبہ۔ صحیحین کی احادیث بتلاتی ہیں کہ وہ نشان آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا ہے۔ الخ (تفسیر عثمانی ص۱۹۹ف۲)

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر۲۰﴾

﴿اسلام فرقہ واریت سے بیزار ہے﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعاً لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (سورۃ انعام آیت نمبر۱۵۹)

ترجمہ: جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی جماعتیں بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا کام اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہی انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

فرقے بنانے والوں سے اللہ کے نبی بیزار ہیں فرقے کیسے بنتے ہیں کوئی شر پسند دین میں کوئی غلط عقیدہ یا عمل ڈالتا ہے۔ یا کوئی شخص امت کے سب فرقوں پہ بے اعتمادی کر کے اپنے برحق ہونے کا اعلان کرتا ہے اس کے کہنے سے سب فرقے ختم نہیں ہوجاتے ہاں عموما ایسے شخص کے کچھ متبع پیدا ہوجاتے ہیں اور یہ شخص ان کا مقتدا ہوتا ہے ان سے ایک نیا فرقہ بن جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر فرقہ پرست نبوت کا جھوٹا دعویدار ہے وہ دین کی شرح اپنی مرضی سے کرتا ہے اور

دینی اصلاحات کے اپنی مرضی سے معانی کرتا ہے امت کے خلاف کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے نہ ماننے والوں کو کافر بھی کہتا ہے۔ اس لئے یہ آیت کریمہ واضح طور پر ختم نبوت کا اعلان کرتی ہے۔

تنبیہ ضروری:

مرزائی اور دیگر ملحدین فرقہ واریت کے موضوع کو چھیڑ کر مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں اس لئے چند باتیں اس موضوع سے متعلقہ لکھی جاتی ہیں غور سے ان کو ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: فرقے اتنے زیادہ کیوں ہیں نیز حق کی پہچان کیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے اس امت میں فرقوں کی خبر دی ہے اس لئے فرقے تو ہوں گے ہی۔ سب مل کر ختم بھی کرنا چاہیں تو ختم نہ ہوں گے کیونکہ نبی کریم ﷺ ان کی خبر دے دی اتنا ہے کہ ساری امت گمراہ نہ ہوگی بلکہ اس کے اندر ایک جماعت حق والوں کی ہر زمانے میں باقی رہے گی جیسا کہ دلیل نمبر ۱۷ کے ذیل میں مدلل ذکر کیا جا چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جہاں فرقوں کی خبر دی آپ نے حق جماعت کہ پہچان بھی بتلا دی۔

چنانچہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اِفْتَرَقَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ يَعْنِي الْجَمَاعَةَ** (مسند ابی یعلی الموصلی ج۴ص۹۵،۹۶ نیز دیکھئے مجمع الزوائد ج۷ص۲۵۸،۲۵۹) ترجمہ: بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی سب کے سب دوزخی ہیں سوائے سواد اعظم کے محمد بن بحر راوی حدیث کہتے ہیں یعنی سوائے **الجماعة** کے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ** (مشکوۃ ص۳۰) ترجمہ: ''سواد اعظم کی اتباع کرو اس لئے کہ جو سواد اعظم سے جدا رہا جدا رہے گا آگ میں''۔ ایک روایت میں ہے **اِنَّ اُمَّتِيْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ** (ابن ماجہ۲ص۱۳۰۳)

ترجمہ: ''بیشک میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی جو جب تم اختلاف دیکھوتو سواد اعظم ہی کے ساتھ رہو''۔

سواداعظم کیا ہے؟

سواد اعظم صرف آج کے زمانے کی نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کے زمانے سے لے کر قیامت تک آنے والے مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت ہے نبی کریم ﷺ نے ان کو الجماعۃ کے نام سے تعبیر فرمایا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے **كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا فِرْقَةً وَاحِدَةً فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ تِلْكَ الْفِرْقَةُ ؟ قَالَ الْجَمَاعَةُ (مسند ابی یعلیٰ ج۴ ص۱۵۵ و اللفظ لہ، مسند احمد ج۳ ص۱۴۵، ابن ماجہ ج۲ ص۳۲۲ اوفی الزوائد اسنادہ صحیح رجالہ ثقات)** ترجمہ: وہ سب دوزخ میں جانے والے ہیں سوائے ایک فرقہ کے'' ہم نے عرض کی اے اللہ کے نبی وہ کونسا فرقہ ہے؟ فرمایا وہ الجماعۃ ہے دوسری حدیث میں ہے **وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ (مشکوۃ ص۳۰)** ترجمہ: ''اور ایک جنت میں ہے اور وہ الجماعۃ ہے''۔

اسی الجماعۃ کے ساتھ رہنے کی آپ نے ترغیب دی ایک روایت میں ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا **مَنْ تِلْكَ الْفِرْقَةُ** وہ فرقہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا **الجماعةُ الجماعةُ (مسند احمد ج۳ ص۱۴۵)** ''وہ جماعت ہے وہ جماعت ہے'' گرائمر کے اعتبار سے (اسلوب اغراء کے ساتھ منصوب پڑھیں تو) اس کا ترجمہ یوں ہوگا'' جماعت کے ساتھ رہو جماعت کے ساتھ رہو''

صحابہ کرام اس الجماعۃ کے اولین افراد ہیں اور وہ الجماعۃ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ یہ امت باقی ہے حدیث متواتر میں جس جماعت کے باقی رہنے کا ذکر دلیل نمبر ۱۷ میں گزرا وہ یہی جماعت ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو اس الجماعۃ کے افراد ان کا استقبال کریں گے۔

اہل حق کے ساتھ رہنے کا طریقہ:

اس الجماعۃ کے ساتھ رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ دین کو سمجھنے کیلئے اکابر پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلتے رہیں آپ کا ارشاد ہے اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ (مستدرک ج۱ص۶۲ وقال صحیح ووافقه الذهبی، الترغیب والترهیب ج۱ص۱۳، الجامع الصغیر ج۱ص۴۹۴ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۳ص۲۲۰ جامع بیان العلم ج۱ص۱۹۱ معرفة علوم الحدیث ص۴۸) ترجمہ: برکت تو تمہارے بڑوں کے ساتھ ہیا یک روایت میں ہے اَلْکَبِیْرُ الْکَبِیْرُ (مجمع الزوائد ج۸ص۱۵) ترجمہ: بڑا تو بڑا ہوتا ہے

اس جماعت کے افراد زیادہ کیوں ہیں؟

اس جماعت کے افراد زیادہ اس لئے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے سے حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے تک بلکہ ان کے بعد بھی یہ جماعت باقی رہے گی چونکہ ہر شخص اپنے سے لے کر نبی کریم ﷺ تک سب پر اعتماد کرتا ہے اس لئے بنیادی عقائد سب کے ایک جیسے ہیں جبکہ دوسرے فرقے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں نہ تھے بعد میں پیدا ہوئے اس لئے ان کا زمانہ کم ہے پھر وہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتے اس لئے تھوڑے تھوڑے زمانے کے بعد ان کے عقائد واعمال میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔اس لئے ایک نام ہونے کے باوجود ان میں بہت سی ٹولیاں بن جاتی ہیں۔

دیکھئے مرزا علی محمد باب شیرازی نے پہلے امام مہدی کے نمائندہ ہونے کا دعوی کیا پھر خود ہی مہدی بن گیا (ائمہ تلبیس ج۲ص۱۷۴،۱۷۵) باب کا پہلا خلیفہ ملا محمد علی بارفروشی تھا جسے بابی لوگ قدوس کے لقب سے یاد کرتے ہیں یہ بے ایمان مقام قدوسیت اور رجعت رسول اللہ ﷺ کا مدعی تھا رجعت رسول اللہ ﷺ سے اس کی یہ مراد تھی کہ آنحضرت ﷺ ازسر نو دنیا کے اندر تشریف لا کر معاذ اللہ بارفروشی کے پیکر میں ظاہر ہوئے ہیں (ائمہ تلبیس ج۲ص۲۱۷)

اسی مرزا علی محمد باب کے پیروکاروں میں ایک عورت زریں تاج عرف قرۃ العین ہے یہ عورت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مظہر ہونے کی دعویدار تھی کہتی تھی میری آنکھ حضرت سیدۃ

النساء رضی اللہ عنہا کی چشم مبارک کا حکم رکھتی ہے میں جس نجس اور ناپاک چیز پر ایک نظر ڈال دوں وہ پاک وطاہر ہو جاتی ہے (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۲۲۵)

اسی مرزا علی محمد باب کا ایک پیروکار مرزا حسین علی معروف بہ بہاء اللہ تھا اس نے دعوی کیا کہ خدا تعالیٰ کی روح اس میں حلول کر گئی ہے (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۲۴۵) پھر اس نے مسیح موعود ہونے کا بھی دعوی کیا (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۲۵۰) دیکھا آپ نے یہ سب ایک شخص ''باب'' کے ماننے والے اس کے نام لیوا ہیں مگر انہوں نے اپنے اپنے دعوے کر کے الگ الگ گروپ بنا لیے۔ ایسا ہی حال دوسرے باطل فرقوں کا ہے۔ اس کے برخلاف صراط مستقیم پر چلنے والے کبھی ایسے دعوے نہیں کرتے۔

اہل باطل کا اکابر سے عناد:

فتنہ باز جب کوئی فتنہ شروع کرتے ہیں تو علماء حق ان کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں اس لئے یہ فتنہ پھیلانے والے علماء کو گالیاں نکالا کرتے ہیں چنانچہ بہائیوں کی ایک کتاب میں ہے ''حضرت بہاء اللہ نے علماء آخر الزمان کے متعلق فرمایا علماء آسمان کے نیچے سب سے برے لوگ ہیں انہی سے فتنے اٹھے اور انہی کی طرف عود کریں گے'' (مقالہ سیاح ص ۱۳۲-۱۷۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ حدیث میں ہے کہ اس زمانہ کے مولوی اور محدث اور فقیہ ان تمام لوگوں سے بدتر ہوں گے جو روئے زمین پر رہتے ہوں گے (تبلیغ رسالت) ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: اے بد ذات فرقہ مولویاں (ضمیمہ انجام آتھم بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۹۷)

اکابر سے کٹنے والوں کی حسرت:

جب دین کو سمجھنے کیلئے امت محمدیہ کے اکابر علماء کی اتباع ضروری ٹھہری اور یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ کا راستہ ان کے بغیر نہیں مل سکتا کیونکہ ان حضرات کے توسط سے ہی دین اسلام ہم تک پہنچا ہے تو اب جو شخص علماء امت سے ہٹ کر نیا راستہ اختیار کرے گا وہ اللہ کے

نبی کے راستے سے دور ہٹ جائے گا اور قیامت کے دن افسوس کے ساتھ ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کر کہے گا " یَالَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یَا وَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَ نِیْ "ترجمہ: کاش میں رسول ﷺ کے ساتھ راستہ اپنا لیتا ہائے میری شامت کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا بے شک اس نے نصیحت پہنچنے کے بعد مجھے بہکا دیا

نوٹ: عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو اس امت کے اس وقت کے اکابر پر اتنا اعتماد کریں گے کہ ان کے پیچھے نماز ادا کریں گے کیا آج کل کے تعلیم یافتہ حضرت عیسی علیہ السلام سے زیادہ مقام رکھتے ہیں جو کہہ دیتے ہیں ہم کسی کی نہیں مانتے اپنی مرضی سے دین کی تشریح کرتے ہیں۔

امام مہدی دعوی نہ کریں گے:

بیشک امام مہدی جب تشریف لائیں گے اور اسی الجماعۃ سے ہوں گے جسے سواد اعظم فرمایا لیکن ان کی جو علامات بتائی گئی ہیں ان کے مطابق وہ ہرگز دعوی مہدویت کر کے اپنی اتباع کی دعوت نہ دیں گے بلکہ مکہ مکرمہ میں مسلمان اچانک ان کی بیعت کریں گے۔اسی طرح عیسی علیہ السلام جب نزول فرمائیں گے تو مسلمان خود ہی ان کو مان لیں گے۔عیسی علیہ السلام نہ اپنی طرف دعوت دیں گے نہ معجزات دکھائیں گے بلکہ امت مسلمہ علامات دیکھ کر خود ہی مان جائے گی معلوم ہوا کہ جو شخص مہدویت یا مسیحیت کا دعوی کر کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے وہ جھوٹا ہے کذاب ہے۔

حق جماعت کی پہچان کے اصول:

ایک مرتبہ راقم الحروف کسی ساتھی کے پاس گیا اس سے ایک شخص کسی موضوع پر الجھ رہا تھا ساتھی نے کہا آپ اس سے بات کریں راقم الحروف نے پوچھا آپ کیا کہہ رہیں ہیں وہ کہنے لگا یہ فرقے نہیں ہونے چاہئیں۔راقم الحروف نے کہا بہت اچھا جو فرقہ آپ نے بنایا آپ اس کو

ختم کردیں جو میں نے بنایا میں اس کو ختم کرتا ہوں اس پر وہ سوچ میں پڑ گیا۔تب اسے کہا کہ جب آپ نے بھی کوئی فرقہ نہیں بنایا میں نے بھی کوئی فرقہ نہیں بنایا اور ہم کہیں کہ فرقے نہیں ہونے چاہئیں کیا ہمارے احتجاج سے فرقے ختم ہو جائیں گے۔ختم نہ ہوں گے بلکہ اگر آپ کہیں کہ یہ سب فرقے غلط ہیں تو ایک اور فرقہ بنے گا جس کے بانی آپ ہوں گے اور اگر میں اس کے بعد کہوں کہ پہلے فرقے بھی غلط یہ بھی غلط تو ایک اور فرقہ جنم لے گا معلوم ہوا کہ اس طرح مخالفت کرنے سے فرقے ختم نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ ہوتے ہیں۔اس لئے کرنا یہ چاہئے کہ انہیں فرقوں پہ غور کرو کچھ ایسے اصول تلاش کرو جن کے ساتھ پتہ چل جائے کہ کونسا فرقہ ان میں سے درست ہے پھر راقم نے اس سے کہ میں کچھ اصول بتاتا ہوں ان میں سے کوئی پسند نہ ہو تو بتا دینا وہ اصول مندرجہ ذیل ہیں نمبر۱:اللہ پاک کی محبت نمبر۲: رسول اللہ ﷺ کی محبت نمبر۳: قرآن پاک نمبر۴: حدیث شریف۔یہ اصول تمام اہل اسلام کے نزدیک پسندیدہ اور ہر قسم کے اختلاف سے پاک ہیں اس کو بھی پسند آئے۔راقم نے کہا اب ان کے تقاضے سنو!

اصول اربعہ کے تقاضے:

اللہ کی محبت کا تقاضا ہے کہ اللہ والوں سے محبت ہو نیز ہر مشکل میں اسی کو پکارتے ہوئے یا اللہ مدد کہا جائے۔رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کا سب سے افضل اور آخری نبی مانا جائے آپ کے فضائل میں حیات النبی ﷺ کا عقیدہ بھی ہے۔ نیز آپ سے محبت کی وجہ سے آپ کے صحابہ کرام اور آپ کے اہل بیت عظام سے بھی محبت کی جائے،آپ کی پیاری سنتوں کو اپنایا جائے اور بدعات سے گریز کیا جائے۔

قرآن وحدیث کو ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو خوب گہرائی کے ساتھ سمجھ کر ان پر عمل کیا جائے ان کے بتائے ہوئے عقائد پر ایمان لایا جائے خدا کے احکامات کو عمل میں لانے کے لئے حکمتوں کو تلاش نہ کیا جائے بلکہ قرآن وحدیث کا حکم سمجھ کر ان کو مانا جائے اور عمل میں لایا جائے اور اگر خود کو قرآن وحدیث کی مکمل سمجھ نہ ہو تو قرآن وحدیث کی گہری سمجھ رکھنے والے علماء

سے پوچھ کران کے کہنے پرعمل کیا جائے۔

قرآن وحدیث کو ماننے اوراس پرعمل کرنے کی وجہ سے یہ الجماعۃ صحیح معنی میں اہل القرآن والحدیث کہلوانے کی حق دار ہے۔ وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

اس پر وہ ساتھی بہت خوش ہوااور کہنے لگا یہ چار اصول میری زندگی کا اثاثہ ہیں اور جن میں یہ اصول ہیں ان کوفرقہ نہ کہا جائے ان کو جماعت کہا جائے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کیونکہ نبی کریم ﷺ کی احادیث میں ان کے لئے **الجماعة** کالفظ آپ دیکھ چکے ہیں۔

حق جماعت کی پہچان ایک اورانداز سے:

حضرت ابن مسعوداور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی خط مستقیم والی احادیث سے یہ سمجھ آیا تھا کہ صراط مستقیم اکابر پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے اس کے مطابق موجودہ فرقوں کو دیکھا موجودہ فرقے تین قسم پر پائے ایک تو وہ جس کا قائدزندہ ہیں اور وہ اپنے سوا کسی کو برحق نہیں مانتا حدیث شریف کی رو سے وہ صراط مستقیم پر نہ رہا دوسرے وہ جن کو اپنے بڑے پر اعتماد ہے مگران کے بڑے کوکسی پر اعتماد نہیں یا اپنے اساتذہ کے سلسلے میں چندافراد پر اعتماد ہے ان سے اوپر والوں پر نہیں حدیث شریف کی رو سے یہ قسم بھی صراط مستقیم پر نہیں۔تیسرے نمبر پر کچھ مسلمان ایسے ہیں جن کو اپنے پورے سلسلہ اساتذہ پر اعتماد ہےاور سلسلے کے ہر فرد کو اپنے بڑوں پر اعتماد تھا اور انہوں نے چھوٹوں کو قابل اعتماد سمجھ کر یہ امانت ان کے سپرد کی۔اس لئے انہیں حضرات کے ساتھ جڑنے میں خیر ہے جو پورے سلسلے پر اعتماد کرتے ہیں حدیث شریف کی رو سے یہ حضرات صراط مستقیم پر ہیں۔

الحمدللہ ہمارے اساتذہ اور مشائخ نے اپنے پورے سلسلے پر اعتماد کیا ہے۔پھر یہ اعتماد اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر دین کی کوئی بات ثابت ہی نہیں ہوسکتی قرآن کریم اور حدیث شریف ہمیں امت کے افراد کے ذریعے ہی ملے ہیں اگر امت کے سب افراد قابل اعتماد نہ رہیں تو قرآن وحدیث اوران کے ترجموں پر اعتماد بھی ختم ہوجائے گا۔اکابر پر اعتماد کرنے

والے مسلمان جس علاقے میں بھی ہوں خواہ وہ حنفی ہوں یا شافعی مالکی ہوں یا حنبلی ان کو اپنے اکابر پر اعتماد ہے اور ان کے اکابر کا اپنے اساتذہ پر اور یہ ادب احترام والا سلسلہ ائمہ حدیث وفقہ تک جاتا ہے اور ان کے واسطے سے یہ سلسلہ نبی کریم ﷺ تک پہنچ جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اہل بدعت مقلدین میں شامل نہیں کیونکہ جن باطل عقائد یا باطل اعمال کی وجہ سے یہ اہل حق سے الجھتے ہیں ان کا ذکر نہ قرآن پاک میں ہے نہ حدیث یا فقہ کی کسی مستند کتاب میں ہے اس لئے یہ لوگ بھی صراط مستقیم پر نہیں ہیں۔

سوال: فقہاء میں اتنا اختلاف ہے پھر یہ سب اہل حق کیسے ہیں؟

جواب: یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ اس نے بعض احکام کو قطعی کر دیا تا کہ وہ دین کی بنیاد بن سکیں اور بعض میں اختلاف رہنے دیا تا کہ امت کے لئے سہولت ہو جائے اگر سارے احکام قطعی ہو جاتے تو امت کے لئے رخصت کا کوئی پہلو نہ رہتا۔ ذیل میں قرون اولیٰ سے اختلافِ رائے کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱) غزوۂ خندق کے موقعہ نے بنو قریظہ کے یہودیوں نے غداری کی جس سے مسلمانوں کو بڑی پریشانی ہوئی غزوۂ خندق سے فراغت کے بعد نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے کہا :

لاَ یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَاَدْرَکَ بَعْضُھُمُ الْعَصْرَ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لاَ نُصَلِّیْ حَتّٰی نَأْتِیَہٗ وَقَالَ بَعْضُھُمْ بَلْ نُصَلِّیْ لَمْ یُرِدْ مِنَّا ذٰلِکَ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ یُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْھُمْ . (بخاری ج۲ص۵۹۱)

ترجمہ: ’’تم میں سے کوئی شخص بھی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر چنانچہ راستے میں ان میں سے بعض پر عصر کا وقت آ گیا ان میں سے کچھ حضرات نے کہا ہم تو بنی قریظہ میں جا کر ہی عصر کی نماز پڑھیں گے دوسرے بعض نے کہا ہم تو عصر یہاں ہی پڑھیں گے کیونکہ آپ نے یہ تو نہیں چاہا کہ کہ ہم نماز نہ پڑھیں انہوں نے نماز پڑھ لی جب آپ کے سامنے اس کا

ذکر ہوا تو آپ نے کسی پر ملامت نہ کی"۔

حافظ ابن القیمؒ فرماتے ہیں پہلا گروہ فقیہ تھا وہ دہرے اجر کا مستحق ہوا دوسرا گروہ معذور بلکہ ماجور تھا وہ ایک اجر کا وہ بھی مستحق ہو (زاد المعاد ج ۳ ص ۱۳۱)

۲) حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے کہا کہ میری دادے کی وراثت کے بارے میں ایک رائے یعنی ایک تحقیق ہے اگر تم بہتر جانو تو اس کی پیروی کرو حضرت عثمان نے فرمایا اگر ہم آپ کی رائے کی پیروی کریں تو یہ ہدایت ہے اور اگر شیخ یعنی حضرت صدیق کی رائے کی پیروی کریں تو وہ بہت اچھے رائے والے تھے راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دادے کو وراثت میں باپ کی طرح بناتے تھے۔(دارمی ص ۱۵۱)

۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کسی مسئلہ میں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ تھا آپ نے اس سے رجوع کر لیا تو کسی نے آپ سے عرض کی کہ آپ کی اکیلی رائے سے آپ دونوں کی رائے ہمیں زیادہ پسند ہے تو حضرت علیؓ نے فرمایا:

اِقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ الِاخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُوْنَ النَّاسُ جَمَاعَةً (بخاری ج ۱ ص ۵۲۶) "تم لوگ جیسے فیصلہ کرتے تھے کرو اس لئے کہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا تا کہ لوگ ایک جماعت ہو جائیں"۔

دیکھئے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علیؓ نے اپنے فتویٰ سے رجوع نہیں کیا لیکن دوسروں کو اس کا پابند بھی نہیں کیا کیونکہ ان کے پاس حضرت عمر کا فتویٰ موجود تھا۔ حضرت علی کے اس جملے "**حتی یکون الناس جماعة**" سے معلوم ہوا کہ اجتہادی مسائل میں اختلاف کو برداشت کرنے سے مسلمان ایک جماعت بن جاتے ہیں

۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا گیا کہ اگر آپ لوگوں کو ایک چیز پر اکٹھا کر دیں فرمایا مجھے نہیں اچھا لگتا کہ وہ اختلاف نہ کرتے پھر آپ نے مختلف علاقوں کی طرف لکھا

کہ ہر قوم اس کے ساتھ فیصلہ کرے جس پر ان کے فقہاء کا اتفاق ہے۔(دارمی ص ۱۵۱)

عون بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ صحابہ کرام کا اختلاف نہ ہوتا اس لئے کہ اگر وہ کسی چیز پر اتفاق کر لیتے تو اس کو چھوڑنے والا تارک سنت ہو اور اگر ان کا اختلاف ہو گیا تو کوئی شخص کسی کے قول کو بھی لے لے وہ سنت کو لینے والا ہو جاتا ہے۔(دارمی ص ۱۵۱)

۵) حضرت امام مالک جو حدیث و فقہ کے بہت بڑے امام ہیں ان کے بارے میں حلیہ ابی نعیم میں ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ہارون الرشیدؒ نے مشورہ کیا کہ مؤطا امام مالک کو خانہ کعبہ پر لٹکا دوں اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا کہوں تو امام مالک نے فرمایا **لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اخْتَلَفُوْا فِی الْفُرُوْعِ وَ تَفَرَّقُوْا فِی الْبُلْدَانِ وَ کُلٌّ مُصِیْبٌ** (اوجز المسالک الی مؤطا مالک ج ا ص ۳۰) ترجمہ: ”ایسا نہ کرنا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کا فروعی مسائل میں اختلاف ہوا ہے اور وہ مختلف شہروں میں پھیل گئے اور سب برحق ہیں“۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ جب خلیفہ منصورؒ نے حج کیا تو امام مالکؒ سے کہا میرا یہ ارادہ ہے کہ آپ نے جو کتابیں لکھی ہیں ان کے نسخے لکھوا کر مسلمانوں کے ہر شہر میں ایک ایک نسخہ بھیج دوں اور انہیں حکم دوں کہ بس اسی پر عمل کریں تو امام مالک نے فرمایا ایسا نہ کریں کیونکہ لوگوں کو اقوال پہلے پہنچ چکے ہیں انہوں نے احادیث کو سنا اور روایت کیا اور جو ان کے پاس پہلے سے پہنچ گیا اس کو لے لیا لہذا ہر علاقے کے لوگوں نے اپنے لئے اختیار کر لیا اس کے ساتھ ان کو رہنے دیجئے (اوجز المسالک الی مؤطا مالک ج ا ص ۳۰)

ابن القیمؒ اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں کہ اہل مدینہ کا علم حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حاصل شدہ ہے اور اہل مکہ کا علم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں سے اور اہل عراق کا علم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے حاصل شدہ ہے (اوجز المسالک الی مؤطا مالک ج ا ص ۲۶)

اہل مدینہ کے فقیہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں اہل مکہ کے فقیہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں اور اہل عراق کے فقیہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں اور جب ان سب کا علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ماخوذ ہے تو جیسے ماضی میں ان حضرات کے متبعین نے ایک دوسرے کا احترام کیا ہے امام نوویؒ شافعی ہیں موفق الدین ابن قدامہ حنبلی ہیں مگر سب حضرات ان کا احترام کرتے ہیں امام طحاوی حنفی ہیں مگر ان کی عقیدہ طحاویہ سب مانتے ہیں اسی طرح آج بھی فروعی مسائل میں اختلاف کے باوجود دوسروں کا ادب واحترام کریں تو یہ الجماعۃ ہیں یہ سواد اعظم ہیں۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۲۱﴾

﴿دین اسلام دین قیم ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلۡ اِنَّنِیۡ ھَدٰنِیۡ رَبِّیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ دِیۡنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبۡرٰھِیۡمَ حَنِیۡفًا وَمَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۶۱)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے کہ وہ ایک دین ہے مستحکم طریقہ ابراہیم کا جو ایک طرف کے تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

دلیل کی وضاحت:

صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہی منحصر ہے۔ نیز اس میں ملۃ ابراہیمی کا ذکری ہے اور ملۃ ابراہیمی کی اتباع کا حکم دوسری جگہ فرمایا **قُلۡ بَلۡ مِلَّۃَ اِبۡرٰھِیۡمَ حَنِیۡفًا** (البقرۃ ۱۳۵)

ترجمہ: کہہ دیجئے ہم تو ملت ابراہیم پر رہیں گے جس میں کجی کا نام نہیں۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۲۲﴾

﴿ہماری نماز اللہ کے لئے ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ إِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۶۱)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

نبی کریم ﷺ کی نماز بھی اللہ کے لئے تھی مسلمانوں کی نماز بھی اللہ کے لئے اور اس نماز میں نبی کریم ﷺ کی نبوت کی شہادت دی جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ مسلمان اللہ کی رضا کیلئے ہی نماز میں یہ شہادت دیتے ہیں۔ اور نماز میں اس شہادت کا پایا جانا دلیل ہے ختم نبوت کی کما مرفی المقدمۃ۔

﴿سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۲۳﴾

﴿مسلمانوں کا زمانہ پہلی امتوں کے بعد ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلَائِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۶۵)

ترجمہ: اور اسی نے تم کو نائب کیا ہے زمین میں اور بلند کیا بعض کو بعض پر درجوں میں تا کہ آزمائے تم کو اپنے دیئے ہوئے حکموں میں۔

دلیل کی وضاحت:

تفسیر خازن اور تفسیر نسفی میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں (واللفظ للنسفی) لان محمد ﷺ خاتم النبیین وامتہ قد خلفت سائر الامم (تفسیر النسفی مع

تفسیر الخازن ج۲ص۱)ترجمہ:(یہ امت اس لئے نائب ہے) کہ حضرت محمدﷺ آخری نبی ہیں اوران کی امت سب امتوں کے بعد ہے۔

مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس تفسیر کی تائید میں دو باتیں ذکر فرمائی ہیں ایک یہ کہ بنی اسرائیل میں انبیاء کرام کا آنا طے شدہ امر تھا اس لئے ان پر احسان جتاتے ہوئے ارشادفرمایا **جَعَلَ فِيُكُمُ اَنُبِيَاءَ** (سورۃ المائدۃ آیت نمبر۲۰)''اللہ نے تمہارے اندرانبیاءکو بنایا''اس امت میں انبیاء نے نہیں آنا تھا اس لئے ان پر احسان جتاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں پچھلی امتوں کا نائب بنایا ہے اگران میں بھی انبیاء نے آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس احسان کوبھی ذکرفرماتے جب کہ ایسا کہیں بھی ذکرنہیں معلوم ہوایہ آخری امت ہے

دوسری بات یہ ارشادفرمائی کہ قوم ہود کے بارے میں فرمایا **جَعَلَكُمُ خُلَفَاءَ مِنُ بَعُدِ قَوُمِ نُوُحٍ** (سورۃ الاعرف آیت ۶۹)''تمہیں قومِ نوح کے بعد جانشین بنایا''جبکہ اس امت کے بارے میں کسی خاص کی نیابت کا ذکر نہ کیا معلوم ہوا کہ یہ امت سب کے بعد ہے(دیکھئے **هدية المهديين** ص۵۹،۶۰)

<u>حدیث نبوی سے تائید:</u>

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشادفرمایا:

اِنَّمَا اَجَلُكُمُ فِيُ اَجَلِ مَنُ خَلَا مِنَ الُاُمَمِ مَا بَيُنَ صَلٰوةِ الُعَصُرِ اِلٰى مَغُرِبِ الشَّمُسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمُ وَمَثَلُ الُيَهُوُدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسُتَعُمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنُ يَعُمَلُ لِيُ اِلٰى نِصُفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيُرَاطٍ قِيُرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الُيَهُوُدُ اِلٰى نِصُفِ النَّهَارِعَلٰى قِيُرَاطٍ قِيُرَاطٍ . ثُمَّ قَالَ مَنُ يَعُمَلُ لِيُ مِنُ نِصُفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الُعَصُرِ عَلٰى قِيُرَاطٍ قِيُرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنُ نِصُفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الُعَصُرِ عَلٰى قِيُرَاطٍ قِيُرَاطٍ . ثُمَّ قَالَ مَنُ يَعُمَلُ لِيُ مِنُ صَلٰو ةِ الُعَصُرِ اِلٰى مَغُرِبِ الشَّمُسِ عَلٰى قِيُرَاطَيُنِ قِيُرَاطَيُنِ؟ اَلَا فَاَنُتُمُ الَّذِيُنَ يَعُمَلُوُنَ مِنُ صَلٰوةِ الُعَصُرِ اِلٰى مَغُرِبِ الشَّمُسِ

عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ .اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰہُ ھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ (بخاری بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج ۲ص۴۹۳ حدیث نمبر۳۴۵۹)

ترجمہ: تمہاری مثال گذشتہ امتوں کی نسبت ایسے جیسے مغرب سے عصر کے درمیان کا وقت ہے اورتمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کچھ مزدوروں کوکام پر لگایا تو کہا کون میرے لئے کام کرے گا نصف النہار تک ایک ایک قیراط پر؟ تو یہودیوں نے نصف النہار تک کام کیا ایک ایک قیراط پر۔ پھر اس نے کہا کون میرے لئے کام کرے گا نصف النہار سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر؟ تو نصاریٰ نے کام کیا نصف النہار سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر۔ پھر اس نے کہا کون ہے جو میرے لئے کام کرے گا عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک دو دو قیراط پر؟ خبردار تم وہ ہو جو عصر کی نماز سے سورج کے غروب ہونے تک کام کرتے ہو دو دو قیراط پر، یاد رکھو تمہارے لئے دوہرا اجر ہے۔ یہود ونصاری ناراض ہوئے کہنے لگے ہمارا کام زیادہ اور اجرت کم ہے اللہ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق سے تمہیں کچھ کم دیا کہنے لگے نہیں۔ اللہ نے فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

دلیل کی وضاحت:

اس حدیث میں سابقہ امم کے مقابلہ میں اس امت کو ذکر کیا بعد میں آنے والی کسی امت کا ذکر نہیں کیونکہ بعد میں کوئی اور امت ہے ہی نہیں پھر یہ بتایا کہ یہ امت عصر سے غروب آفتاب تک کام کرنے والی ہے اور غروبِ آفتاب کے وقت دن پورا ہوجاتا ہے اس میں بھی اشارہ ہے کہ یہ امت آخری امت ہے۔ واللہ اعلم

﴿سورة الاعراف سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورة الاعراف سے دلیل نمبر۱﴾
﴿حروف مقطعات دلیل ختم نبوت ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

المّٓصٓ (سورة الاعراف آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

حروف مقطعات دلیل ہے ختم نبوت کی جیسا کہ سورة البقرہ میں گزرا۔

﴿سورة الاعراف سے دلیل نمبر۲﴾
﴿قرآن کا حکم دائمی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (سورة الاعراف آیت نمبر۲)

ترجمہ: یہ کتاب ہے جو آپ کی طرف اتاری گئی تو چاہئے کہ آپ کے جی میں اس سے تنگی نہ ہو، تا کہ آپ اس کے ساتھ ڈرائیں اور نصیحت ایمان والوں کے لئے

دلیل کی وضاحت:

دلیل یوں بنتی ہے کہ اگر اس کتاب کا حکم دائمی نہ ہو یا اس کے بعد کسی اور کو آنا ہو تو دل میں کچھ نہ کچھ تنگی رہے گی قرآن کے بارے میں کسی تنگی کا نہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ قرآن کے بعد کوئی وحی نہیں ہے۔اور حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر۲﴾

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ﴾

ارشاد فرمایا:

اِتَّبِعُوْا مَآ أُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِن دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ (سورۃ الاعراف آیت نمبر۳)

ترجمہ: جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتری ہے اس کا اتباع کرو اور اللہ کو چھوڑ کر دوسرے دوستوں کی تابعداری نہ کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ کی طرف سے جو اتارا گیا اس سے مراد قرآن ہی ہے قرآن کے علاوہ اور کی اتباع سے منع کیا گیا نبی ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے اس کی پیروی "أَوْلِيَـاءَ مِـنْ دُوْنِـهٖ" میں داخل ہوگی جو اس آیت کی رو سے ممنوع ہے۔اس لئے یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل بنتی ہے۔(مزید دیکھئے تفسير ابن كثير تحت هذه الأية وهدية المهديين ص۵۴)

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر۳﴾

﴿صراط مستقیم سے بہکانا شیطان کا کام ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورۃ الاعراف آیت نمبر۱۶)

ترجمہ: کہا جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا میں بھی ضرور بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر

دلیل کی وضاحت:

جو آدمی علم دین بڑوں سے حاصل کرتا ہے مگر ان پر اعتماد نہیں کرتا وہ اس کا مصداق ہے

اوران میں سرفہرست جھوٹے انبیاء ہیں۔علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے۔(تفصیل کے لئے دیکھئے سورۃ الانعام سے دلیل نمبر ۱۷)

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿اسلام عدل وانصاف پر مشتمل ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ أَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَأَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۹)

ترجمہ: کہہ دیجئے میرے رب نے انصاف کا حکم دیااور سیدھے کرواپنے چہرے ہر نماز کے وقت۔

دلیل کی وضاحت:

دین اسلام انصاف پر مشتمل ہے کوئی آ کر اس سے اختلاف کرے تو حکم ظلم کا دے گا اور ظلم کا حکم دینا نبی کے شان کے خلاف ہے اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی ہو نہیں سکتا۔نیز اس میں نماز کی پابندی کا حکم ہے اور نماز مستقل دلیل ہے ختم نبوت کی جیسا کہ مقدمہ میں گزرا۔

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿نماز کے اہتمام کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: اے بنی آدم لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت اور کھاؤ اور پیئو اور بے جا خرچ نہ کرو بے شک اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں ہر نماز کو اہتمام کے ساتھ پڑھنے کا اس کے لئے اچھے کپڑے پہننے کا حکم ہے اور مسلمان جو پڑھتے ہیں اس میں نبی کریم ﷺ کی نبوت کی گواہی دی جاتی ہے، اور جو شخص کسی نئے نبی کو مانے وہ اس نماز سے نفرت رکھے گا۔ والعیاذ باللہ۔ اگر نبی ﷺ کے بعد کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس نماز کے لئے اس قدر اہتمام کرنے کا دائمی حکم نہ دیتے۔

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر۶﴾

﴿نبی کریم ﷺ دعوی خاتمیت میں سچے تھے﴾

ارشاد فرمایا:

یٰبَنِیٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ آیَاتِیُ الخ (سورۃ الاعراف آیت نمبر۳۵،۳۶)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد اگر تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنائیں پھر جو شخص ڈرے اور اصلاح کرے ایسوں پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا وہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

گذشتہ آیات میں حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ بیان کر کے آپ کی اولاد کو کچھ عمومی احکام دیئے گئے تھے جیسے ستر چھپانے کا حکم۔ یہ بھی سب اولادِ آدم کو خطاب ہے کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے رسول آئیں گے تو ان کی تصدیق کرنا اور ان کی اطاعت کرنا۔ اللہ کے سب انبیاء سچے تھے اور اپنے اپنے زمانے میں ان کی اطاعت واجب تھی۔ بعض انبیاء آنے والے انبیاء کی خبر بھی دے دیتے تھے۔

جیسے پہلے انبیاء سچے اور واجب الاطاعت تھے اسی طرح اللہ کے نبی حضرت محمد رسول

اللہﷺ بھی نہایت سچے اور واجب الاطاعت تھے۔دیگر انبیاء کرام نے نبوت کا دعویٰ کیا آپ نے نبوت کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کا بھی دعویٰ کیا آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں ساری کائنات کے لئے رسول ہوں۔میرے بعد کوئی نیا نبی نہ ہوگا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور شریعت محمدی ہی کو نافذ کریں گے۔

مرزائیوں کی شرارت اور اس کا توڑ:

مرزائی کہتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں کہا گیا اگر تمہارے پاس رسول آئیں مرزائی کہتے ہیں معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہﷺ کے بعد بھی رسول آئیں گے۔اس کا جواب یہ کہ اس آیت میں یَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ کہہ کر سب انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے تفسیر طبری میں ہے یہ خطاب عالم ارواح میں ہوا (دیکھئے تفسیر عثمانی ص۲۶۶ سطر۵)۔اور آدم علیہ السلام کے بعد نبی کریمﷺ تک ہزاروں انبیاء تشریف لائے آپ سے پہلے کسی نبی نے خاتمیت کا دعویٰ نہ کیا آپ نے دعویٰ خاتمیت کا کر دیا اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔اس آیت سے اجراء نبوت پر دلیل تب ہوتی جب امت محمدیہ کے ایمان والوں کو خطاب کر کے یہ بات کہی جاتی۔جبکہ مقدمہ میں یہ بات ثابت کی جا چکی ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر کوئی شخص مؤمن ہو ہی نہیں سکتا۔تو ایمان والے ہیں ہی وہ جو ختم نبوت کو مانتے ہیں۔علاوہ ازیں مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد مرزائی کسی کو نبی نہیں مانتے تو آیت کریمہ سے نبوت کے جاری ہونے پر استدلال کرنا خود ان کے مسلمات کے خلاف ہے۔

اپنا فکر کریں:

دلیل کی وضاحت سے آپ کو پتہ چل گیا کہ ان آیات میں انبیاء سابقین کا بھی ذکر ہے اور نبیﷺ کی نبوت اور ختم نبوت کا بھی۔اگلی آیات میں آپ کے بعد آنے والے جھوٹے مدعیان نبوت کا اور ان کو ماننے والوں کے برے انجام کا ذکر ہے۔مرزائی قرآنی آیات سے کھیلنے کی کوشش نہ کریں بلکہ قبر و حشر کو سامنے رکھتے ہوئے آیات کے صحیح معنی سمجھنے اور ان کو ماننے کی فکر کریں۔ان آیات کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے: فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی

اللّٰہِ کَذِباً أَوْ کَذَّبَ بِآیَاتِہِ الخ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۷ تا ۳۹) ترجمہ: تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کے آیات کی تکذیب کرے ان لوگوں کا جو کچھ نصیب ہے وہ ان کو مل جائے گا یہاں تک کہ جب ان کے ہاں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے روح قبض کرنے آئیں گے تو کہیں گے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے وہ کہاں گئے وہ کہیں گے ہم سے سب غائب ہوگئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کرنے لگیں گے فرمائے گا جنوں اور انسانوں میں جو امتیں تم سے پہلے ہو چکی ہیں ان کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ جب ایک امت داخل ہوگی دوسری پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب گر جائیں گے تو ان کے پچھلے پہلوں سے کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں انہوں نے گمراہ کیا سو تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے فرمائے گا دونوں کو دگنا ہے لیکن تم نہیں جانتے اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے پس تمہیں ہم پر کچھ فضیلت نہیں پس بسبب اپنی کمائی کے عذاب چکھو۔

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿قرآن کے بعد کسی رسول کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ جِئْنٰھُم بِکِتَابٍ فَصَّلْنَاہُ عَلٰی عِلْمٍ ھُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَO ھَلْ یَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِیْلَہ الاٰیۃ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۲، ۵۳)

ترجمہ: اور ہم نے ان کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچا دی ہے جسے ہم نے اپنے علم کامل سے بہت واضح کر کے بیان کر دیا ہے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو ایمان والے ہیں ☆ انہیں اور کسی چیز کا انتظار نہیں صرف آخری نتیجہ کا انتظار ہے جس دن اس کا آخری نتیجہ سامنے آئے گا اس دن جو اسے پہلے بھولے ہوئے تھے کہیں گے واقعی ہمارے رب کے رسول سچی باتیں لائے تھے سو اب کیا ہمارے کچھ سفارشی ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں تا کہ جو کام

کیا کرتے تھے ان کے علاوہ کام کریں بیشک انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور جو باتیں بناتے تھے سب گم ہو گئیں۔

دلیل کی وضاحت:

ایک تو ان آیات میں قرآن کو ھُدیٰ یعنی نری ھدایت کہا اس سے ختم نبوت پر استدلال سورۃ بقرہ کے شروع میں کر چکے ہیں پھر اس میں یہ بتایا کہ قرآن نہ ماننے والے اقرار کریں گے **قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ** ہمارے پاس ہمارے رب کے سچے رسول آچکے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ قرآن کے بعد کسی اور رسول کو نہیں آنا ورنہ اس کا بھی کہیں ذکر ہوتا۔

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿وحی کا جھوٹا دعویدار متکبر اور مکذب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

سَأَصْرِفُ عَنْ اٰیَاتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۴۶)

ترجمہ: میں پھیر دوں گا اپنی آیات سے ان کو جو تکبر کرتے ہیں زمین میں ناحق۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کے بعد کوئی وحی کا دعویدار ہو تو اس کے متکبر اور مکذبِ آیات ہونے میں کیا شک ہے ایسا شخص تو ہدایت سے محروم ہے ہی اس کے پیروکاروں کے گمراہ ہونے میں بھی کوئی شک نہیں

اِذَا کَانَ الْغُرَابُ دَلِیْلَ قَوْمٍ سَیَهْدِیْهِمْ طَرِیْقَ الْهَالِکِیْنَ

ترجمہ: جب کوا کسی قوم کا رہنما ہو گا تو ان کو ہلاکت کے راستے لے چلے گا

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿اللہ کی خاص رحمت اب مسلمانوں کے ساتھ ہی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ فَسَاَکْتُبُھَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ الخ(سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۶،۱۵۷)

ترجمہ: اور میری رحمت ہر چیز کو وسیع ہے سو میں اس کو لکھوں کا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور ہماری سب آیات پر ایمان رکھتے ہیں وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ حکم کرتا ہے ان کو نیک کام کا اور منع کرتا ہے ان کو برے کام سے اور حلال کرتے ہیں ان کے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتے ہیں ان پر ناپاک چیزیں اور اتارتا ہے ان پر سے ان کے بوجھ اور وہ پابندیاں جو ان پر تھیں سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت کی اور اس کی مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا ہے وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

یہ اللہ کی خاص رحمت ہے جو نبی کریم ﷺ کے ماننے والوں پر رہ گئی اگر کوئی نیا نبوت کا دعویدار کھڑا ہوگا تو نبی کریم ﷺ کی جماعت سے نکل جائے گا اللہ کی رحمت اس پر نہیں آسکتی بلکہ اس پر لعنت اور پھٹکار پڑے گی۔ چونکہ رحمت خاصہ نبی ﷺ کی اتباع سے ملتی ہے اس سے ممکن ہے کہ استدلال کیا جائے کہ آپ عالمین کے نبی ہیں نبی الانبیاء ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں حضرت (مولانا عبدالقادر) شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ شاید حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی امت کے حق میں دنیا وآخرت کی بھلائی جو مانگی مراد یہ تھی کہ سب امتوں پر مقدم اور فائق رہیں دنیا اور آخرت میں جواباً اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقہ پر مخصوص نہیں سو عذاب تو اسی پر ہے جس کو اللہ چاہے اور رحمت عامہ سب مخلوق کو شامل ہے لیکن وہ رحمت خاص جو تم طلب کر رہے ہو لکھی ہے ان کے نصیب میں جو اللہ کا ڈر رکھتے ہیں اور اموال میں زکوۃ ادا کرتے ہیں یا نفس کا تزکیہ کرتے ہیں اور خدا کی ساری

کتابوں پر یقین کامل رکھتے ہیں یعنی آخری امت کہ سب کتابوں پر ایمان لاویگی سوحضرت موسی علیہ السلام کی امت میں جو آخری کتاب پر یقین لائے وہ پہنچے اس نعمت کو اور حضرت موسی علیہ السلام کی دعا ان کو لگی (تفسیر موضح القرآن ص ۲۰۵ تفسیر عثمانی ص ۲۲۵)

اس سے معلوم ہوا کہ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِآیَاتِنَا یُؤْمِنُوْنَ میں اضافت استغراق کیلئے ہے یہ امت مسلمہ اس لئے اس شرف کو پا گئی کہ اس کے بعد نہ کوئی امت ہے نہ کوئی کتاب ہے۔ الغرض اس امت کا اس شرف کو حاصل کرنا اس کے آخری ہونے کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿آپ ﷺ سب انسانوں کے رسول ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الاٰیۃ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۸)

ترجمہ: کہہ دیجئے اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول ہوں اس اللہ کا جس کے لئے بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی۔ نہیں کوئی معبود مگر وہی زندہ کرتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر جو نبی امی ہے جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے سب کلمات پر اور پیروی کرو اس کی تاکہ تم راہ پاؤ۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں سب انسانوں کا ذکر آتا ہے اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا رب ہے اور آپ ﷺ سب کے رسول ہیں پھر کسی اور رسول کی کیا ضرورت رہی۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اَلَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ کَلِمَاتِهٖ میں اضافت استغراق کیلئے ہے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ سب انبیاء کی طرف آنے والی وحی پر ایمان رکھتے تھے اور یہ تب ہی ہے

جب آپ اللہ کے آخری نبی ہوں۔آپ کی برکت سے آپ کی امت کو بھی ساری کتابوں پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہوا اس لئے اس کے بعد نہ کوئی امت ہے نہ کوئی کتاب ہے۔الغرض اس امت کا اس شرف کو حاصل کرنا اس کے آخری ہونے کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر۱۱﴾

﴿قیامت ہی کا سوال کیوں؟﴾

ارشاد فرمایا:

يَسْأَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَاقُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ(الاعراف آیت نمبر۱۸۷)

ترجمہ: سوال کرتے ہیں آپ سے قیامت کے بارے میں کہ کب وقت ہے اس کے قائم ہونے کا کہہ دیجئے اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے۔

دلیل کی وضاحت:

لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں تو پوچھتے تھے مگر یہ نہ پوچھتے تھے کہ بعد میں آنے والا نبی کب آئے گا؟ کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کے بارے میں سوال کرتے۔سوال نہ کرنا اس کی دلیل ہے کہ آپ نے اپنے بعد کسی نئے نبی کی بشارت نہ دی۔اور بشارت نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہے ہی نہیں۔معلوم ہوا کہ آپ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر۱۲﴾

﴿قرآن نری ہدایت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (سورۃ الاعراف آیت نمبر۲۰۳)

ترجمہ: یہ بصیرت کی باتیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں

دلیل کی وضاحت:

هُدًى کا مطلب ہے نری ھدایت تو جب قرآن جو نری ہدایت ہے موجود ہے تو پھر کسی اور نبی کی کی ضرورت رہ گئی؟

﴿سورۃ الاعراف سے دلیل نمبر ۱۳﴾

﴿قرآن کو غور سے سننے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۰۴)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کو غور سے سننے اور اس کی قراءت کے وقت خاموش رہنے کا حکم جیسے اس زمانے میں تھا اب بھی ہے، اس حکم پر عمل وہی کرے گا جو قرآن کو اللہ کی آخری کتاب مانے گا جو شخص قرآن کے بعد وحی کے نزول کا قائل ہے وہ دھیان اور توجہ سے نئے مدعی نبوت کی بات کو سنے گا نہ کہ قرآن کو۔ الغرض قرآن کو ہر زمانے میں غور سے سننے اور اس کی قراءت کے وقت خاموش رہنے کا حکم بھی ختم نبوت کی دلیل ہے وللہ الحمد۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿سورۃ الانفال سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الانفال سے دلیل نمبر۱﴾
﴿آئندہ نبی کی بابت سوال نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ (سورۃ الانفال آیت نمبر۱)

ترجمہ: سوال کرتے ہیں آپ سے حکم مالِ غنیمت کا کہہ دیجئے مالِ غنیمت اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا

دلیل کی وضاحت:

غنیمت کی تقسیم کا سوال کیا مگر آنے والے نبی کا سوال نہ کیا نہ نشانی پوچھی نہ زمانہ اور نہ اس کے زمانے کے حالات دریافت کئے۔ اگر بعد میں کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو اس کی بابت سوال زیادہ اہم تھا تا کہ سچے کی تکذیب سے بچیں۔ آئندہ کسی نبی کی بابت سوال نہ کرنے کی وجہ اس کے سوا کیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کسی اور نبی کی آمد کا نہ اعتقاد رکھتے تھے اور نہ اس کے منتظر تھے۔

ایک عجیب بات یہ ہے قادیانی سے بھی اس کے ماننے والوں نے یہ نہ پوچھا کہ تیرے بعد نیا نبی کب آئے گا۔ اس بات کو بھی سوچیں کہ قادیانی نے لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لئے ہزاروں پیشگوئیاں کیں لیکن آئندہ نبی کی وہ بھی پیشگوئی نہ کر کے گیا۔

﴿سورۃ الانفال سے دلیل نمبر۲﴾
﴿قرآن اور نماز کو ماننے والے پکے مومن﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ الخ(سورۃ الانفال آیت۲تا۴)

ترجمہ: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اس کی آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو رزق دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں یہی پکے ایمان والے ہیں ان کے رب کے ہاں ان کے لئے درجے ہیں اور بخشش ہے اور عزت کا رزق۔

دلیل کی وضاحت:

پکے ایمان والوں کی ایک نشانی یہ بتائی گئی کہ قرآن کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کو ایمان مزید مضبوط ہو جاتا ہے اگر قرآن کے بعد وحی کا نزول ہوتا تو ایمان کی ترقی اس نئی وحی سے ہوتی معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آیا اور نہ کسی پر وحی نازل ہوگی۔ پکے مومنین کی ایک نشانی یہ بتائی کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں اور یہ بات مقدمہ میں مبرہن کی جا چکی ہے کہ نماز ختم نبوت کی محکم دلیل ہے۔

﴿سورۃ الانفال سے دلیل نمبر۳﴾
﴿فرقان کا حصول ہر شخص کے لئے ممکن﴾

ارشاد فرمایا:

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ(سورۃ الانفال آیت نمبر۲۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہارے لئے فرقان بنا دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر یوں ذکر کرتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ تقویٰ کی برکت سے حق تعالیٰ تمہارے دل میں ایک نور ڈال دے گا جس سے تم ذَوْقًا وَوِجْدَانًا حق و باطل اور نیک و بد کا فیصلہ کرسکو گے (تفسیر عثمانی ص۲۳۹ف۱)

معلوم ہوا کہ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والے نور کو حاصل کرنے کے لئے اب تقوی اختیار کرنے کی ضرورت ہے ہدایت نہ ملنے کی وجہ وہ کمزوری ہوگی جو ہمارے اندر ہوگی لہذا ہمیں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت ہے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔سورۃ بقرۃ کی دلیل نمبر۴۳ میں گزر چکا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر انسان متقی بن نہیں سکتا۔

﴿سورۃ الانفال سے دلیل نمبر۴﴾

﴿آئندہ وحی کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

﴿اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا﴾ (سورۃ الانفال آیت نمبر۴۱)

ترجمہ: اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر

دلیل کی وضاحت:

یہ تو فرمایا کہ جو ہم نے اتارا ، مگر یہ نہ کہا کہ جو ہم اگلوں پر اتاریں گے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ بعد میں کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ الانفال سے دلیل نمبر۵﴾

﴿یوم بدر یوم فرقان ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ(سورۃ الانفال آیت نمبر ۴۱)

ترجمہ: اور جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن جس دن بھڑ گئیں دو جماعتیں۔

دلیل کی وضاحت:

بدر کے معرکہ کے دن کو **یَوْمَ الْفُرْقَان** کہا۔ اس کو حق و باطل کے درمیان فیصلے کا دن قرار دیا اس دن آپ نے دعا میں عرض کیا تھا﴿**اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ لَا تُعْبَدْ بَعْدَهَا فِي الْاَرْضِ**﴾ (**السیرة النبویة لابی الحسن الندوی ص۲۲۱،وفی مسلم ج۳ص۱۳۸۴**)**اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ**)(اے اللہ اگر یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو اس کے بعد زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی)۔ یہ دعا بھی اس پر دلیل ہے کہ امت محمد یہ آخری امت ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہ آئے گا۔

﴿سورۃ الانفال سے دلیل نمبر ٦﴾

﴿عقیدۂ ختم نبوت نزاع کو ختم کرتا ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (سورۃ الانفال آیت نمبر ۴٦)

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور آپ کی کامل اطاعت تب ہی

ہوسکتی ہے جب آپ کو اللہ کا آخری نبی مانا جائے۔ کیونکہ اگر آپ کے بعد کسی نئے آدمی کو نبی مانا جائے تو پھر اطاعت اس کی ہوگی۔ اس طرح یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

پھر آیت کریمہ میں آپس کے نزاع سے منع کیا گیا ہے اور سب سے بڑھ کر نزاع عقیدۂ ختم نبوت کو نہ ماننے سے ہوگا اس لئے کہ اگر انبیاء کا سلسلہ بعد میں مانا جائے تو کوئی مانے گا کوئی انکار کرے گا۔ جس کی وجہ سے قتل وقتال اور لڑائی جھگڑے کی نوبت آئے گی۔

﴿سورۃ الانفال سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿اسلام دلوں کو جوڑتا ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّآ أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ (سورۃ الانفال آیت نمبر ۶۳)

ترجمہ: اور الفت ڈال دی ان کے دلوں میں اگر تو خرچ کرتا جو کچھ زمین میں ہے سارا نہ الفت ڈال سکتا ان کے دلوں میں لیکن اللہ نے الفت ڈال دی ان کے دلوں میں۔

دلیل کی وضاحت:

گذشتہ امتوں کے اختلافات کو دور کرنے لئے اللہ انبیاء کو بھیج دیتا جبکہ اس امت کے بارے میں فرمایا **وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ** (اور الفت ڈال دی ان کے دلوں میں) اور اس امت کو ایسے اعمال بتادیئے جن پر قائم رہنے سے دل آپس میں جڑے رہیں ان میں سرفہرست نماز ہے۔

تالیف قلوب میں نماز کو اس کے آداب کے ساتھ ادا کرنے کا بڑا دخل ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿**اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ**﴾ (رواہ مسلم ج ۱ ص ۱۸۱، الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۳۲۵) (سیدھے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو کہ تمہارے دلوں میں

اختلاف ہو جائے گا) اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے جہاں اور بیسیوں فائدے ہیں ان میں سے ایک فائدہ تالیف قلوب ہے اور یہ ایک فائدہ تالیف قلوب تنہا اتنا عظیم فائدہ ہے کہ ساری دنیا کے خزانے خرچ کر کے بھی اس کا متبادل حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تالیف قلوب کیلئے مسلمانوں کو دین پر صحیح معنی میں قائم رہنے اور نماز کو پورے آداب کے ساتھ قائم کرنے کی ضرورت ہے کسی نئے نبی کا انتظار فضول ہے۔

ایک تاریخی حقیقت:

اسلام سے پہلے مدینہ میں رہنے والے قبائل یہودیوں کی سازشوں کی وجہ سے آپس میں لڑتے رہتے تھے ان کے بہت سے سردار اسی طرح مارے گئے وہ چاہتے بھی تھے کہ کسی طرح یہ فساد ختم ہو جائے اور ہم امن اور سکون کی زندگی گزاریں۔ احکامِ اسلام اور بالخصوص نماز باجماعت کی برکت سے مدینہ والوں میں اتفاق واتحاد ہو گیا ان کے اختلافات ختم ہو گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا احسان تھا۔

ارشاد فرمایا ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًاوَّ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا﴾ (آل عمران:۱۰۳) (اور مضبوط پکڑ واللہ کی رسی کو مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کر اللہ کی نعمت اپنے اوپر جبکہ تھے تم آپس میں دشمن پھر الفت دی تمہارے دلوں میں تو ہو گئے تم اس کے فضل سے بھائی اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تم کو اس سے بچا لیا)۔ الحاصل انسانیت کو تالیف قلوب کیلئے ایمان اور نماز کامل کی ضرورت ہے۔ کسی نئے نبی کا انتظار فضول ہے۔

﴿سورۃ الانفال سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿اسلام کو پھیلانے کے ایمان والے کافی﴾

ارشاد فرمایا:

يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ الانفال آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ: اے نبی آپ کو اور آپ کے تابعدار ایمان والوں کو اللہ کافی ہے

دلیل کی وضاحت:

نبی ﷺ کے لئے کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے مشن کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بعد ایمان والے کافی ہیں۔ کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں قادیانی نے برائے نام عیسائیوں اور ہندوؤں سے مناظرے کئے پھر دعوی نبوت کر دیا۔ کافروں سے مقابلہ ایمان والے کریں گے دعوی نبوت کر کے تو قادیانی کافروں سے بدتر مرتد بن گیا دوسروں کو کافر و مرتد بنانے لگ گیا۔

حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے عیسائی پادری فنڈر سے مناظرہ میں شکست فاش دی اس پادری کی ایک کتاب ''میزان الحق'' کے خلاف ''اظہار الحق'' نامی عجیب وغریب کتاب لکھی۔ اس میں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کو ثابت کیا عیسائی اب تک اس کتاب کا جواب نہ دے سکے وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے عیسائیوں اور ہندوؤں کے ساتھ مناظروں میں بڑی عالیشان کامیابیاں حاصل کیں آپ ان کے مناظروں کو پڑھیں ان کی اس موضوع پر لکھی تحریروں کو دیکھیں جا بجا ختم نبوت کا اعلان کر جاتے ہیں کچھ حوالے اس کتاب میں ملیں گے اس سے زیادہ ان شاء اللہ ''نبی الانبیا ﷺ'' کتاب میں آپ کو دستیاب ہوں گے، یہ لوگ ہیں سچے ایمان والے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کا ساتھ نصیب کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿سورۃ التوبۃ سے دلائلِ ختمِ نبوت﴾

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر۱﴾

﴿مشرکین سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بیزاری﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ أَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر۳)

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن لوگوں کا آگاہ کر دینا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں

دلیل کی وضاحت:

مشرکین سے اللہ اور اس کے رسول کی بیزاری دائمی ہے اور شرک کسی نبی کی شریعت میں جائز نہ ہوا۔ اگر کوئی اور رسول نے آنا ہوتا تو اس کی شریعت میں بھی شرک جائز نہ ہوتا اور وہ بھی شرک سے بیزار ہوتا۔ اس آیت میں رسول واحد کا صیغہ لایا گیا ہے اور یہ ختم نبوت کی دلیل ہے کیونکہ اگر کسی اور رسول کو آنا ہوتا تو ''رَسُوْل'' کے بجائے ''رُسُل'' جمع کا صیغہ لانا زیادہ مناسب ہوتا

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿نماز اور زکوۃ سے امن ملتا ہے﴾

ارشاد فرمایا:

فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ (سورۃ التوبۃ: ۵)

ترجمہ: پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

دلیل کی وضاحت:

کافر کفر سے توبہ کر کے جب تک نماز پڑھتے رہیں زکوۃ دیتے رہیں ان سے لڑائی نہیں کی جائے گی اور مقدمہ کے اندر یہ بات مبرہن کردی گئی ہے کہ نماز اور زکوۃ ختم نبوت کی دلیل ہے۔ معلوم ہوا کہ جب تک انسان ختم نبوت کا قائل ہے اس کا مال جان محفوظ اور اگر ختم نبوت کا منکر تو اس کے مال جان کا کوئی تحفظ نہیں۔ ایسے لوگوں سے اسلامی حکومت جنگ کرے گی جیسا کہ حضرت صدیق کے زمانے میں اسی بنا پر مسیلمہ کذاب وغیرہ سے لڑائی کی گئی۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿حجت قائم کرنے کیلئے قرآن باقی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر۶)

ترجمہ: اگر کوئی مشرک پناہ مانگے تو اس کو پناہ دیدو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔

دلیل کی وضاحت:

مشرکوں کافروں کو حکم تھا اسلام میں داخل ہونے کا اگر کوئی شبہ دور کرنے کیلئے مسلمانوں کے پاس آنا چاہے تو فرمایا کہ اس کو حفاظت میں لے کر اللہ کا کلام سناؤ اور دین کی ضروری باتیں بتاؤ اگر وہ مان جائے تو بہت اچھا ورنہ اس کو کسی پر امن کی جگہ پہنچاؤ پھر وہ دوسرے کافروں کی طرح ہے۔ اب اگر مارا جائے تو اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔

استدلال یوں بنتا ہے کہ اللہ کا کلام جس کے سنانے کا حکم دیا وہ اُسی طرح اب بھی محفوظ ہے۔ کافروں یا فاسقوں کو سمجھانے یا ان پر حجت قائم کرنے کے لئے یہ قرآن اور زندہ محفوظ دین

کافی ہے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر۴﴾

﴿نمازی ہمارے بھائی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَإِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر۱۱)

ترجمہ: پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

نماز پڑھنے والے زکوۃ دینے والے مسلمانوں کے بھائی ہیں تو جو نماز نہ پڑھے زکوۃ نہ دے وہ مسلمانوں کا بھائی نہیں ہے۔اور یہ بات مقدمہ میں ثابت کی جا چکی ہے کہ نماز اور زکوۃ ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر۵﴾

﴿ختم نبوت کے منکر دین میں طعن کرتے ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَإِن نَّكَثُوٓا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوٓا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر۳)

ترجمہ: اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو کفر کے سرداروں سے لڑائی کرو ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آئیں۔

دلیل کی وضاحت:

جو ختم نبوت کا قائل نہیں وہ اسلام کے ان اعمال کا مذاق اڑائے گا جن میں نبی ﷺ کی

نبوت کی شہادت دی جاتی ہے اور بعد میں کسی نبی کا ذکر نہیں جیسے اذان، اقامت ، نماز قبر کی احادیث،شفاعت کی احادیث اس لئے ایسے لوگ صرف کفار ہی نہیں بلکہ ائمة الکفر ہیں۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۶﴾

﴿مساجد آباد ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وأَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۸)

ترجمہ: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

دلیل کی وضاحت:

جب مساجد آباد ہیں اللہ والے موجود ہیں تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے انبیاء کا کام بھی تو مساجد کا آباد کرنا ہوتا ہے اور وہ کام اس امت کے ذریعے ہو رہا ہے۔

مساجد جیسے اس زمانے میں آباد تھیں ویسے ہی آج بھی الحمدللہ آباد ہیں اور ان میں نبی ﷺ کا کلمہ بلند ہوتا ہے مؤذن و مکبر بلند آواز سے کہتا ہے اور سننے والا جواب میں کہتا ہے۔

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ　　　أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

أَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ　　　أَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

۔ پھر آیت میں نماز کا ذکر ہے اور نماز ختم نبوت کی مستقل دلیل ہے کیونکہ نماز میں نبی ﷺ کے زمانے سے لے کر اب تک پڑھا جا رہا ہے۔

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو یا اذان اقامت اور نماز میں یا ان کی گنجائش رکھ دی جاتی یا

اس اذان واقامت اور نماز کو دنیا سے اٹھا دیا جاتا تا کہ جو نیا نبی آتا وہ اپنے نام پر مشتمل اذان اقامت اور نماز لے کر آتا۔ کمال کی بات ہے کہ قادیانی اور اس کی ذریت خود بھی اذان اقامت اور نماز میں نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ کر قادیانی کے دعوی نبوت پر پانی پھیرتے رہے اور پھیر رہے ہیں۔ واقعی **الاسلام یعلو ولا یعلی علیه**

ختم نبوت کے منکر کو اذان واقامت کی اجازت نہیں:

یادرہے کہ قادیانیوں اور دیگر منکرین ختم نبوت کا نہ اذان واقامت میں کوئی حق ہے اور نہ نماز اور خانہ کعبہ میں اور نہ حج اور عمرہ جیسے اعمال میں کیونکہ یہ سب امور ختم نبوت کے دلائل ہیں اور یہ لوگ اس عقیدہ کے منکر ہیں۔ ان امور کا ختم نبوت کی دلیل ہونا مقدمہ میں گزر چکا ہے۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿مکہ کی حرمت دائمی﴾

ارشاد فرمایا:

یَـٓا أَیُّهَـا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡٓا إِنَّمَا الۡمُشۡرِکُوۡنَ نَجَسٌ فَلَا یَقۡرَبُوا الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِهِمۡ هٰـذَا (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ: اے ایمان والو مشرک تو پلید ہیں سو اس برس کے بعد مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں

دلیل کی وضاحت:

مکہ سے مشرکین کو ہمیشہ کیلئے منع کیا گیا یہ حکم محکم ہے کبھی منسوخ نہ ہوگا اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کی آمد تک حکم دیا جاتا نیز آیت کریمہ میں مسجد حرام کا ذکر ہے اور مسجد حرام میں خانہ کعبہ جو حضرت النبیین ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿اب کسی اور نبی کی شریعت نہ چلے گی﴾

ارشاد فرمایا:

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ الْاٰية (سورۃ التوبۃ آیت نمبر۲۹)

ترجمہ: ان لوگوں سے لڑو جو اللہ اور آخری دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ اسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اور سچا دین قبول نہیں کرتے ان لوگوں سے جن کو کتاب دی گئی یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔

دلیل کی وضاحت:

کسی چیز کو حلال یا حرام کرنا دراصل اللہ کا کام ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت حکم پہنچانے کے اعتبار سے ہے۔ بہرحال اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو یوں کہنا مناسب تھا **مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرُسُلُهٗ** ۔جس کا ترجمہ یوں ہوتا ''جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسولوں نے'' اس مقام پر واحد کے صیغہ کو اختیار کرنا اس کی دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نیز اس میں'' **الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ**''

کہہ کر ان لوگوں کا ذکر کیا گیا جن کو گذشتہ زمانے میں کتاب دی گئی ان کا ذکر نہ کیا گیا جن کو مستقبل میں کتاب ملے گی کیونکہ مستقبل میں کوئی آسمانی کتاب نہ اترے گی۔ اس سے بھی سمجھ آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر۹﴾

﴿اللہ کا وعدہ دین کو پورا کرنے کا﴾

ارشاد فرمایا:

يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ اِلَّآ أَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر۳۲)

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ بجھادیں اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے اور اللہ نہیں مانتا مگر یہ کہ پورا کرے اپنے نور کو اگرچہ ناپسند کریں کافر لوگ۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ کے نور سے مراد دین اسلام ہی ہے اللہ چاہتے ہیں کہ اس نبوت کو ہی پورا کریں اسی کو دنیا میں پھیلائیں اگر کوئی اور نبی آئے گا تو اس میں دخل اندازی کرے گا جب کہ اللہ کو یہ منظور نہیں اس لئے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔

<u>قادیانی کے دعوی میں اور حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد کا فرق:</u>

عیسی علیہ السلام نے آسمان پر جانے سے قبل اپنی نبوت کا اعلان فرمایا لوگوں کو اپنی اتباع کی دعوت دی اور آئندہ زمانے میں دنیا کے سردار آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے آنے کی بشارت دی۔ جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو نہ دعوی کریں گے نہ اپنی اتباع کی طرف بلائیں گے بلکہ مسلمانوں کی جس جماعت کو ان کے استقبال کا شرف حاصل ہوگا وہ خود ہی نشانیوں کو دیکھ کر ان کو عیسی علیہ السلام مان لیں گے عیسی علیہ السلام باوجودیکہ اس وقت بھی نبی ہوں گے مگر نماز میں یہی کلمہ پڑھیں گے جو مسلمان پڑھتے ہیں۔ان کی آمد کے وقت وہی اقامت ہورہی ہوگی جس میں ’’ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهُ ‘‘ کہا جاتا ہے اور وہ خود بھی اذان واقامت کے جواب میں ان شاءاللہ اسی طرح کہیں گے۔حاصل یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی آمد سے پہلے اپنی نبوت کا اعلان کیا اور دوبارہ آئیں گے تو نبی کریم ﷺ کی نبوت کا اعلان کریں گے۔

مرزا قادیانی ہرگز عیسی علیہ السلام کی طرح نہیں کیونکہ یہ نبی ﷺ کے بہت زمانہ بعد پیدا ہوا ہے اب اگر یہ دعوی نبوت کرتا ہے تو ختم نبوت کے خلاف ہے اور اگر یہ خاموش رہتا ہے اور جیسے عیسی علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد دعوی نبوت نہ کریں گے یہ بھی دعوی نہ کرے تو اس کے نبی ہونے کا پتہ کیسے چلے گا۔عیسی علیہ السلام نے تو نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل دعوی کیا

تھا اور قادیانی کو وہ زمانہ نصیب نہ ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کا عیسی علیہ السلام کی آمد کے عقیدے کو ختم نبوت کے عقیدہ کے معارض بتانا یا قادیانی کو عیسی علیہ السلام کے مشابہ بتانا یا قادیانی ملعون کو ہی حضرت عیسی علیہ السلام قرار دینا عقل ونقل کی رو سے قطعاً باطل ہے۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿یہ دین غالب رہے گا﴾

ارشاد فرمایا:

هُوَالَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ الأیة (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ: وہ ذات ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔

دلیل کی وضاحت:

اگر بالفرض کوئی اور نبی آئے تو وہ اپنا دین لائے گا یا اپنا دین نہ لائے گا اگر اپنا دین نہ لائے گا تو اس کے آنے کا فائدہ کیا؟ اور اگر وہ اپنا دین لائے گا تو وہ دین پہلے دین پر غالب ہوگا یا نہ ہوگا اگر نئے نبی کا لایا ہوا دین گذشتہ دینوں پر غالب نہ ہو تو اس کا فائدہ کیا؟ اور اگر اس کو غالب مانا جائے تو دین اسلام کے غالب ہونے کا وعدہ پورا نہ ہوگا۔ جبکہ اللہ کے سب وعدے سچے ہیں۔

تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ جھوٹے نبی دین اسلام کا کچھ نہ بگاڑ سکے آپ صرف مسلمانوں کی اذان غور کریں۔ کوئی جھوٹا اس کا مقابلہ تو کیا کرے قادیانی جیسے بے ایمان بھی اسی اذان پر مجبور ہیں حالانکہ ان کا اس اذان میں کوئی حق نہیں۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿منافق نماز میں سستی کرتے ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَلاَ يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۵۴)

ترجمہ: اور وہ منافق نماز میں سست ہو کر ہی آتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

نماز میں سستی کرنا منافقوں کا کام ہے اس لئے کہ نماز میں نبی کریم ﷺ کی نبوت کی گواہی دی جاتی ہے اور منافق آپ کو دل سے سچا نبی نہیں مانتے۔ اس لئے نماز پڑھنا ان کے لئے بہت گراں ہے مرزائی اگرچہ نماز کا نام لیتے ہیں مگر انہوں نے " **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** " کے مفہوم میں قادیانی کو شامل کیا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے

ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی بحوالہ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین از مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس لئے مسلمانوں والی نماز سے یہ مکمل طور پر باغی ہیں۔ چونکہ اس زمانے کے منافقین نے یہ کلمہ کے مفہوم میں ایسی تحریف نہ کی تھی اس لئے مرزائیوں کا کفر اس زمانے کے مشرکین اور منافقین سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۱۲﴾

﴿رسول اللہ ﷺ کا نافرمان دوزخی﴾

ارشاد فرمایا:

أَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الاٰية (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۶۳)

ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو اس کے واسطے دوزخ کی آگ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا یہ بڑی ذلت ہے۔

دلیل کی وضاحت:

صرف رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کا بھی ذکر ضروری تھا یہاں نہیں تو کسی اور مقام پر ہوتا مگر قرآن وحدیث میں کہیں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد کا ذکر نہیں ملتا۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر۱۳﴾

﴿نمازیوں پر اللہ کی رحمت ہوگی﴾

ارشاد فرمایا:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ الاٰية (سورۃ التوبۃ آیت نمبر۷۱)

ترجمہ: ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں نماز اور زکوۃ کا ذکر ہے اور مقدمہ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نماز اور زکوۃ عقیدۂ ختم نبوت کی فرع ہیں۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر۱۴﴾

﴿اللہ نے خبر دے دی﴾

ارشاد فرمایا:

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ الاٰية(سورۃ التوبۃ آیت نمبر۹۴)

ترجمہ: بہانے بنائیں گے تمہارے پاس جب تم پھر کر ان کی طرف جاؤ گے کہہ دیجئے بہانے مت بناؤ ہم ہرگز نہ مانیں گے تمہاری بات۔ہم کو بتا چکا ہے اللہ تمہارے احوال۔اور دیکھے گا اللہ تمہارا کام اور اس کا رسول پھر لوٹائے جاؤ گے تم اس کی طرف جو جاننے والا ہے ہر پوشیدہ اور ظاہر کو تو وہ خبر دے گا اس کی جو تم کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو فرمایا کہ اللہ نے ہمیں تمہاری باتیں بتادیں مگر یہ نہ فرمایا کہ آئندہ نبی کو بھی تمہاری باتیں بتادی جائیں گی یا مستقبل میں نازل ہونے والی کتاب میں بھی اس کو ذکر کیا جائیگا اس کی وجہ کیا ہے وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی کتاب۔

نوٹ:

اس آیت کریمہ جو فرمایا ''**وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ** ''جس کا ترجمہ ہے ''اور دیکھے گا اللہ تمہارے کام اور اس کا رسول'' اس جملے سے نبی کریم ﷺ کے لئے علم غیب ثابت نہیں ہوتا ایک تو اس وجہ سے کہ اگر اس آیت سے نبی ﷺ کیلئے علم غیب مانا جائے تو اگلی آیت سے سب ایمان والوں کے لئے علم غیب ماننا لازم آتا ہے اگلی آیت میں فرمایا'' **فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ** ''جس کا ترجمہ ہے'' تو دیکھے گا اللہ تمہارا کام اور اس کا رسول اور ایمان والے''۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ان دونوں آیتوں میں **عالم الغیب و الشھادۃ** تو صرف اللہ ہی کو کہا گیا ہے۔قرآن پاک میں علم اور غیب جہاں بھی اکٹھا آیا صرف اللہ ہی کیلئے ہے جیسے اس آیت میں عالم اور الغیب اکٹھا صرف اللہ کیلئے ہے اور ہر مسلمان کو یہی عقیدہ اپنانا ضروری ہے۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۱۵﴾

﴿اللہ خبر دے گا نہ کہ آنے والا نبی﴾

ارشاد فرمایا:

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِفَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۰۵)

ترجمہ: اور کہہ دیجئے کہ تم کام کرو تو دیکھے گا اللہ تمہارا کام اور اس کا رسول اور ایمان والے اور تم جلد لوٹائے جاؤ گے اس کے پاس جس کو ہر پوشیدہ اور کھلی چیز کا علم ہے تو وہ بتائے گا جو تم کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ فرمایا کہ اللہ تم کو خبر دے گا جو عالم الغیب و الشھادۃ ہے یہ نہ فرمایا کہ آنے والا نبی اس کی خبر دے گا۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے واقعات قرآن نے بیان کئے مگر اس امت کے واقعات بعد کی کسی آسمانی کتاب میں نہیں کیونکہ کوئی اور کتاب نازل نہ ہوئی نہ ہوگی۔ ہاں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب کاموں کی خبر دے گا۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۱۶﴾

﴿مسلمانوں میں تفریق منافقین کا کام﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًام بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ

(سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۰۷، ۱۰۸)

ترجمہ: اور جنہوں نے نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کے لئے مسجد بنائی ہے اور واسطے گھات لگانے ان لوگوں کے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے لڑ چکے ہیں

اور ضرور قسمیں کھائی گے کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی تھی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک وہ جھوٹے ہیں آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ مسلمانوں میں اختلاف اور تفریق پیدا کرنا منافقین کا کام ہے۔اگر آپ کے بعد کسی نئے نبی کو مانا جائے تو دیکھنا یہ ہے کہ وہ اہل ایمان کو متحد رکھے گا یا ان میں تفریق ڈالے گا۔ظاہر ہے کہ اس کی وجہ سے تفریق ہوگی کچھ مانیں گے کچھ نہ مانیں گے۔ مومن تو پہلے سے چلے آرہے ہیں۔جناب نبی کریم ﷺ کے بعد سے آج تک جتنے نبوت کے دعویدار ہوئے انہوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کیا ہے۔کچھ لوگ ان کو مان گئے باقیوں نے ان کی مخالفت کی۔ایسا اختلاف پیدا کرنیوالے خود گمراہ ہیں اہل ایمان گمراہ نہیں ہیں۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۱۶﴾

﴿اللہ کے وعدوں کا ذکر تورات انجیل اور قرآن میں ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ الخ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۱۱)

ترجمہ: اللہ نے خریدا مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں پھر مارتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں۔وعدہ ہو چکا اس کے ذمہ سچا تورات اور انجیل اور قرآن میں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کے بعد کسی اور وحی کا ذکر نہیں۔یہ نہیں فرمایا کہ آئندہ وحی میں بھی یہ وعدہ کیا جائے گا کیونکہ قرآن کے بعد کوئی کتاب نازل نہ ہوگی۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۱۸﴾

﴿نمازی بشارت کے حقدار ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

التَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ الاٰية (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۱۲)

ترجمہ: توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے شکر کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے اچھے کام کا حکم کرنے والے بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے اور ایسے ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

دلیل کی وضاحت:

رَاكِعُوْن سَاجِدُوْن سے مراد نمازی ہیں نماز جنت کی بشارت کے حقدار ہیں اور نماز ختم نبوت کی دلیل محکم ہے۔ جیسا کہ مقدمہ میں گزرا۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۱۹﴾

﴿سچوں کے ساتھ رہنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ) (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ تقوی کا بھی حکم ہے اور سچوں کے ساتھ رہنے کا بھی اور متقی اور سچے لوگ وہ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں زکوۃ دیتے ہیں اور یہ بات مبرہن ہو چکی کہ نماز اور زکوۃ ختم نبوت کی دلیل

ہے۔رہی یہ بات کہ متقی اور صادقین وہ ہیں جو نماز پڑھنے والے اور زکوۃ دینے والے ہیں تو اس کی دلیل آیت کریمہ ہے

لَّيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .... أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۷۷) اس کا ترجمہ اور طریق استدلال اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۰ میں سورۃ بقرۃ کی دلیل نمبر ۴۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر ۲۰﴾

﴿نبی ﷺ بے حد مہربان ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۲۸)

ترجمہ: بیشک آئے ہیں تمہارے پاس رسول تم میں سے بھاری ہے ان پر جو تم کو تکلیف پہنچے حریص ہیں تمہاری بھلائی پر ایمان والوں پر ہیں نہایت شفیق مہربان۔

دلیل کی وضاحت:

ذیل میں نبی ﷺ کی مہربانی کے بارے میں چند احادیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔حضرت ابو ہریرہ حضرت انس اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے(واللفظ لروایة جابر) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ وَخَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (مسلم طبع بیروت ج ا ص ۱۹۰) ہر نبی کی ایک دعا ہے جو اس نے اپنی امت کیلئے مانگ لی اور میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کیلئے چھپا کر رکھا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے﴿أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ

عَزَّوَجَلَّ فِیْ اِبْرَاهِیْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ الآیة وَقَالَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ أَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ فَرَفَعَ یَدَیْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ وَبَکیٰ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَا جِبْرِیْلُ اذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا یُبْکِیْکَ فَأَتَاهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَسَأَلَهٗ فَأَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ یَا جِبْرِیْلُ اذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ أُمَّتِکَ لَا نَسُوْءُ کَ (مسلم طبع بیروت ج ۱ ص ۱۹۱) ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا سو جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے الآیة اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخشے تو تو غالب حکمت والا ہے تب آپ نے ہاتھوں کو ہٹایا اور فرمایا اے اللہ میری امت میری امت اور رو دیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل جا محمد ﷺ کی طرف اور تیرا پروردگار خوب جانتا ہے تو اس سے پوچھ کہ آپ کیوں روتے ہیں جبریل نبی ﷺ کے پاس آئے آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کو اپنی بات بتائی اور وہ جانتے تھے تو اللہ نے فرمایا اے جبریل جا محمد ﷺ کی طرف اور کہہ کہ ہم تجھے تیری امت کے بارے میں خوش کردیں گے پریشان نہ کریں گے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ﴿اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰی قَوْمَهٗ فَقَالَ یَاقَوْمِ اِنِّی رَأَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ أَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَادَّلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مُهْلَتِهِمْ فَنَجَوْا وَکَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَکَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَأَهْلَکَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ﴾ (مسلم ج ۲ ص ۲۴۸) ترجمہ: مثال میری اور اس چیز کی جس

کے ساتھ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا ہے اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا اے میری قوم میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر کو دیکھا ہے اور میں ہوں ڈرانے والا بے غرض پس ڈھونڈو تم نجات کو اس کی قوم کی ایک جماعت نے اس کی بات مان لی اور راتوں رات چل دیئے آہستگی سے پس نجات پائی اور ان میں سے ایک جماعت نے جھٹلایا اور اپنی جگہ صبح کی تو پایا اس کو لشکر نے پس ہلاک کیا ان کو اور جڑ سے اکھیڑ دیا تو یہ مثال ہے اس کی جس نے میری فرمانبرداری کی اور پیروی کی اس چیز کی جس کو میں لے کر آیا اور مثال اس کی جس نے میری نافرمانی کی اور اس حق کی تکذیب کی جس کو میں لے کر آیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿مَثَلِی كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَ تْ مَاحَوْلَهَا جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ فِی النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخُذُكُمْ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ وَتَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا﴾ (مسلم ج۲ص۲۴۸) ترجمہ: میری حالت اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی پھر جب آگ نے روشن کی اس کو جو اس کے اردگرد ہے تو یہ پروانے اور کیڑے جو آگ میں ہوتے ہیں آگ میں گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے لگا اور یہ اس پر غالب آرہے ہیں اور گر رہے ہیں آگ میں تو میری اور تمہاری مثال ہے میں تم کو تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ سے دور کرتا ہوں کہ پیچھے ہٹو آگ سے پیچھے ہٹو آگ سے تو تم مجھ پر چھا جاتے ہو اور اس میں گھس رہے ہو۔

قابل غور بات یہ ہے کہ باوجود اس قدر مہربان ہونے کے آپ نے کسی نئے نبی کا نہ بتایا بلکہ ختم نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ بتایا کہ میرے بعد ۳۰ دجال کذاب آئیں گے جو نبوت کے دعویدار ہوں گے۔ بڑے دجال کے بارے میں بھی خبر دی۔ انبیاء تو اور بہت ہوئے مگر ختم نبوت کا دعویٰ صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی نے کیا۔

﴿سورۃ التوبۃ سے دلیل نمبر۲۱﴾

﴿مجھے اللہ کافی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۲۹)

ترجمہ: پھر بھی اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہہ دیجئے کافی ہے مجھ کو اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی ہے مالک عرش عظیم کا (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۲۹)

دلیل کی وضاحت:

کافروں کے منہ پھیرنے کے مقابل حَسْبِیَ اللّٰهُ کہا تو مقصد یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ میرے اس دین کو پھیلانے کے لئے کافی ہے مجھے تمہاری تکذیب یا روگردانی کی کوئی پرواہ نہیں۔ جب اللہ کافی ہوا تو کوئی اس دین کو مٹا نہ سکے گا جب اس دین کو باقی رہنا ہے اور اللہ نے اس کی حفاظت کرنی ہے تو کسی اور نبی کی گنجائش کیسے؟

فائدہ: ابوداود میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص صبح و شام سات سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پڑھا کرے خدا اس کے تمام ہموم و غموم کو کافی ہو جائے گا (تفسیر عثمانی ص ۲۷۴) اور مسلمان کو سب سے زیادہ فکر ایمان کی حفاظت اور خاتمہ بالخیر کا ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں ہمیں یہ نسخہ عطا فرما دیا اس کو پڑھنے کی ضرورت ہے کسی نئے نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿سوالات﴾

(۱)سورۃ المائدۃ کی اس آیت سے ختم نبوت پراستدلال کیسے ہوتا ہے؟'' یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ''(۲)اس کوثابت کریں کہ قرآن پاک شعائر اللہ کے ادب کاحکم دیتا ہے جبکہ قادیانی ان کی بےادبی کرتے ہیں پھراس سے عقیدۂ ختم نبوت پر دلیل ذکرکریں (۳)اس آیت سے ختم نبوت پراستدلال کریں ''اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ ''(۴)اس موضوع پرحضرت نانوتویؒ کی پیش کردہ دلیل مکمل ذکرکرنے کے بعدحدیث نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے اس کی تائیدات نقل کریں (۵)اس بات کواحادیث سے ثابت کریں کہ جب تک اس دنیامیں ہدایت ہےاس امت کے ساتھ ہے (۶)اکمال دین کی آیت لکھ کراس سے ختم نبوت کوثابت کریں نیزاس موضوع پرکچھ احادیث بھی ذکرکریں (۷)خالی جگہ پرکریں اورعقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں،

جیسےایک اینٹ کی کمی سے............ نامکمل ہوتی ہےاسی طرح عمارت کے مکمل ہونے کے بعد............اینٹ کے بڑھانے سے عمارت............ہوجاتی ہے۔

(۸)ارشادفرمایا:یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ الْاٰیۃ ترجمہ کریں شان نزول لکھیں پھرآیت کی جامعیت ذکرکرکے عقیدۂ ختم نبوت پرکچھ دلائل تحریر کریں (۹)وضوغسل تیمّم کی آیات واحادیث سے ختم نبوت کیسے ثابت ہوتی ہے؟(۱۰) کچھ ایسے اعمال لکھیں جوگناہوں کا کفارہ بنتے ہیں پھران سے عقیدۂ ختم نبوت کااستنباط کریں (۱۱)وضوکے فضائل کی حدیث ذکرکریں اوراس سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں (۱۲)وضوکے بعددعا کی فضیلت سے قادیانی کے ظلی بروزی نبی ہونے کے عقیدہ کا ردکریں (۱۳) جنت کل آٹھ دروازے ہیں اوروہ آٹھوں دروازے اچھی طرح وضوکرکے حضرت محمدﷺ کی رسالت کی گواہی دینے والوں کے لئے کھلتے ہیں بتائیں قادیانی کو ماننے والوں کیلئے کیا بچا؟(۱۴) قادیانیوں کی

طرف سے کلمہ طیبہ کی گستاخی پر کوئی حوالہ پیش کریں (۱۵) درج ذیل نصوص سے ختم نبوت کے کچھ دلائل تحریر کریں ''وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکُمْ''، '' قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ '' نیز دوسری نص میں نور سے کیا مراد ہے؟ بشریت کی نفی کرنے والوں کا بلیغ رد کریں (۱۶) قرآن پاک کے مُهَیْمِن ہونے والی آیت لکھ کر ترجمہ کریں اور قرآن پاک کے مُهَیْمِن سے ختم نبوت ثابت کریں (۱۷) ترجمہ کریں اور ختم نبوت کو ثابت کریں ''یَآ أَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ أَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ أَعِزَّةٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الاٰیة'' (۱۸) درج ذیل نصوص سے ختم نبوت کو ثابت کریں ''اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا، وَاحْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْکَ عَنْ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ''، ''لَا تَتَّخِذُوْا دِیْنَکُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ'' (۱۹) مرزائیوں کو اہل کتاب کہیں گے یا نہیں اور کیوں؟ (۲۰) اس کو ثابت کریں کہ قادیانی مسلمان نہیں نیز یہ کہ قادیانی عیسائیوں یہودیوں سے بدتر ہیں (۲۱) حکمِ جہاد سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۲۲) آیت کی تفسیر لکھیں اور قادیانیوں کے کفر کی کچھ وجوہات ذکر کریں ''وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا'' (۲۳) اس کو ثابت کریں کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمانوں سے اعلیٰ مانتے ہیں (۲۴) ان نصوص سے ختم نبوت ثابت کریں ''وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْکِتَابِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا'' الاٰیة، ''وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ''، لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ''، ''وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ (۲۵) موجودہ تورات وانجیل سے نبی کریم ﷺ کے بارے میں کچھ پیشگوئیاں ذکر کریں (۲۶) شراب اور جوئے کی حرمت سے عقیدۂ ختم نبوت کو ثابت کریں (۲۷) ان نصوص سے عقیدۂ ختم نبوت کیسے ثابت ہوگا؟ ''لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ''، عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ'' (۲۸) آیت کریمہ مکمل کریں اور اس کی روشنی میں قادیانیت

کارد کریں ’’جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ‘‘الخ(۲۹)ان نصوص سے ختم نبوت پر استدلال کیسے ہوگا؟’’وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ ‘‘ ، ’’ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ‘‘ ، ’’ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ ‘‘ ، ’’ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ ‘‘ ، ’’ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ (۳۰)ختم نبوت کوثابت کریں ’’ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ ‘‘الخ ’’ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ‘‘ ، ’’فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ‘‘ (۳۱)صراط مستقیم کی آیت لکھ کراس کا ترجمہ تحریر کرنے کے بعد بتائیں کہ صراط مستقیم اب موجود ہے یانہیں اگر موجود ہے تو اس کے حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ نیز اس کے ساتھ قادیانیت پر رد کریں (۳۲) نبی کریم ﷺ نے خط لگا کر صراط مستقیم کو واضح فرمایا ان احادیث کوذکر کریں اور بتائیں کہ آپ نے خط لگایا، نقطہ نہ لگایا اس میں کیا حکمت ہے؟ (۳۳) ان احادیث میں خط مستقیم اور اس کے اردگرد خطوط لگانے سے آپ کیا سمجھے؟ (۳۴) اہل حق کی جماعت سے کچھ لوگ کٹ جائیں تو کیا یہ جماعت باقی رہے گی یا ختم ہوجائے گی اور کس دلیل سے؟ (۳۵) اس حدیث کا مطلب لکھیں اور اصولِ حدیث کی رو سے اس حدیث کا درجہ بھی باحوالہ ذکر کریں ’’لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ قَائِمَةً بِاَمْرِ اللّٰهِ‘‘ الحدیث (۳۶) امت کیا کابر پر اعتماد کرنے سے ایمان کی حفاظت کا واقعہ تحریر کریں (۳۷) اس کو ثابت کریں کہ اہل مکہ بھی مستقبل میں کسی نبی کے قائل نہ تھے (۳۸) ترجمہ کریں اور قادیانیت کارد کریں ’’اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ‘‘ (۳۹) مسلمانوں میں فرقے کیسے بنتے ہیں؟ نیز فرقے اتنے زیادہ کیوں ہیں؟ اور حق جماعت کی پہچان کیا ہے؟ (۴۰) سواد اعظم سے کیا مراد ہے اور یہ کب سے ہیں کب تک رہیں گے؟ نیز ان کے ساتھ رہنے کی طریقہ کیا ہے؟ (۴۱) جماعت اہل حق کے افراد دوسرے فرقوں کی نسبت سے کم ہیں یا زیادہ اور کیوں؟ مفصل تحریر کریں (۴۲) اہل باطل کے حق جماعت سے عناد ہوتا ہے اس کو شواہد سے ذکر کریں (۴۳) دعوی مسیحیت اور دعوی مہدویت کرنے والے کا اصولی رد لکھیں نیز یہ

ثابت کریں کہ اکابر سے کٹنے والوں کو سخت حسرت دیکھنے پڑے گی (۴۴) نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل اکابر پر اعتماد کرنے والوں کا مؤید ہوگا یا بداعتمادی کرنے والوں کا؟ (۴۵) حق جماعت کے اصولِ اربعہ اوران کے تقاضے تحریر کریں نیز اکابر پر اعتماد کرنے نہ کرنے کے اعتبار سے موجود فرقوں کے حالات تحریر کرکے حق جماعت کی تعیین کریں (۴۶) اس بات کو ثابت کریں کہ فقہاء کا اختلاف امت کی اجتماعیت کے خلاف نہیں (۴۷) قرآن وحدیث سے ثابت کریں کہ اس امت کا زمانہ دیگر امتوں کے بعد ہے (۴۸) سورۃ الاعراف سے ختم نبوت کے چند دلائل ذکر کریں (۴۹) نصوص کا ترجمہ وتفسیر کریں ''قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ''، ''سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ'' (۵۰) ارشاد فرمایا ''يَا بَنِيْ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِيْ'' ترجمہ وتشریح کریں۔اور ثابت کریں کہ اس آیت کریمہ میں انبیاء سابقین کی نبوت کا بھی ذکر ہے اور آنحضرت ﷺ کی نبوت اور ختم نبوت کا بھی (۵۱) مرزائی مندرجہ بالا آیت سے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کے جاری ہونے پر استدلال کرتے ہیں مرزائیوں کا بلیغ رد کریں (۵۲) ''اللہ کی رحمت اب مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے'' اس کو قرآن وحدیث سے ثابت کریں (۵۳) ''اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا'' سے ختم نبوت کیسے ثابت ہوئی؟ (۵۴) قرآن نری ہدایت ہے اس کو ثابت کریں اور اس سے ختم نبوت پر استدلال کریں (۵۵) ترجمہ کریں اور ختم نبوت کو ثابت کریں ''وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا'' (۵۶) سورۃ الانفال سے ختم نبوت پر چند دلائل ذکر کریں (۵۷) ''اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا'' ترجمہ وتفسیر لکھیں اور عقیدۂ ختم نبوت کا استنباط کریں (۵۸) ''وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ'' سے ختم نبوت پر استدلال کو مفصل ذکر کریں (۵۹) ''وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا'' نیز ''حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ'' سے ختم نبوت کو پیش کریں (۶۰) عیسائیوں کے ساتھ مناظرے مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی کئے اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے بھی دونوں کے مناظروں میں بنیادی فرق کیا

ہوا؟(٦١) سورۃ التوبۃ سے کچھ دلائل ختم نبوت کے ذکرکریں(٦٢) درج ذیل نصوص سے ختم نبوت کوثابت کریں فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ ، وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ ، لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ(٦٣) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ اس آیت میں تو نبی کریم ﷺ پر ایمان کا ذکر نہیں پھر اس سے ختم نبوت کا عقیدہ کیسے ثابت ہوا ؟ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (٦٤) نبی کریم ﷺ سے پہلے عیسی علیہ السلام کی آمد کے حالات اور قیامت کے قریب آسمان سے ان کے نزول کے حالات کا موازنہ پیش کریں(٦٥) ثابت کریں کہ مرزائیوں کا کفر مشرکین اور منافقین کے کفر سے بھاری ہے(٦٦) ایک جگہ فرمایا" وَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ " دوسری جگہ فرمایا" فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ "ان آیات سے عقیدۂ ختم نبوت کوثابت کریں نیز غیر اللہ کے لئے علم غیب کے عقیدہ کا رد کریں(٦٧) مسجد ضرار والی آیت مع ترجمہ لکھیں اور اس سے عقیدۂ ختم نبوت کوثابت کریں(٦٨) درج ذیل نصوص سے عقیدۂ ختم نبوت کوثابت کریں" اِتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ" ، اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ " ، "وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ، قَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ" (٦٩) "نبی کریم ﷺ امت پر بے حد مہربان تھے" اس کو قرآن وحدیث سے ثابت کریں پھر اس کو ختم نبوت کی دلیل بنائیں (٧٠) سورۃ التوبۃ کی آخری آیت کریمہ سے ختم نبوت کو واضح کریں

﴿ باب سوم ﴾

قرآن پاک کی تیسری منزل سے
دلائل ختم نبوت

﴿سورۃ یونس سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر۱﴾
﴿حروفِ مقطعات﴾

ارشادفرمایا:

الٓر۱(سورۃ یونس آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

حروف مقطعات ختم نبوت کی دلیل ہیں جیسا کہ سورۃ بقرہ کے شروع میں گذرا ہے کہ قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں اس قدر محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کس قدر محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر۲﴾
﴿قرآن محکم ہے﴾

ارشادفرمایا:

تِلْکَ اٰیَاتُ الْکِتَابِ الْحَکِیْمِ(سورۃ یونس آیت نمبر۱)

ترجمہ: یہ آیتیں ہیں پکی کتاب کی (ترجمہ ازموضح القرآن)

دلیل کی وضاحت:

یہ آیات پکی ہیں یعنی محکم اور مضبوط ہیں ان میں کوئی ردوبدل نہیں کرسکتا تو ان کے ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی کیا ضرورت ہے؟ پتہ چلا کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر۳﴾

﴿امت مسلمہ باقی امتوں کے بعد ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدۡ أَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا الاٰية (سورۃ یونس آیت نمبر۱۳،۱۴)

ترجمہ: اور بے شک ہم تم سے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چکے جب انہوں نے ظلم کیا اوران کے پاس ان کے رسول آئے کھلی نشانیاں لے کر،اور ہرگز نہ تھے وہ لوگ ایمان لانے والے۔اسی طرح ہم سزا دیتے ہیں مجرم قوم کو پھر ہم نے تم کو بنایا نائب زمین میں تا کہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو؟

دلیل کی وضاحت:

اس میں یاامم سابقہ کا ذکر ہے یا اس امت کا۔بعد میں آنے والی کسی امت کا ذکر نہیں ہے۔نہ اس جگہ نہ قرآن میں کسی اور جگہ اور یہ اس کی دلیل ہے کہ بعد میں کوئی امت نہ آئے گی مفتی اعظم مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے ختم نبوت پر استدلال کیا ہے(دیکھئے **هدية المهديين ص۵۹**)

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن محفوظ کتاب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ الاٰية (سورۃ یونس آیت نمبر۱۵)

ترجمہ: اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آ، یا اس کو بدل دے کہہ دیجئے میرا کام نہیں کہ میں اس کو اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی

ہوتی ہے میں ڈرتا ہوں اگر میں نافرمانی کروں بڑے دن کے عذاب سے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن جیسے اُس دور میں محفوظ تھا اب بھی محفوظ ہے تو جب یہ محفوظ ہے تو اب اگر بالفرض کوئی نیا نبی آئے تو قرآن میں یا اس کے احکام میں ردوبدل کرے گا جبکہ قرآن میں اس کی گنجائش نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ نبی تو آئے مگر اس کتاب کے احکام میں کوئی ردوبدل نہیں کرے تو پھر اس کے نبی بن کر آنے سے کیا حاصل؟

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿اسلام نے سب کو ایک امت بنادیا﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا (سورۃ یونس آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ: اور لوگ ایک ہی جماعت تھے پھر جدا جدا ہو گئے

دلیل کی وضاحت:

جب لوگوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے انبیاء کو بھیجا جو ان کے اختلاف کو دور کریں جبکہ اس امت کے بارے میں فرمایا " وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ " (الانفال :۶۳)(اور اللہ نے ان کے دلوں میں جوڑ پیدا کردیا) اگر صفیں سیدھی کر کے نمازوں کو قائم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ دلوں میں جوڑ پیدا کردیں گے۔ الحاصل الفت پیدا کرنے کیلئے دین اسلام پر استقامت کیساتھ چلنے کی ضرورت ہے نہ کہ کسی اور نبی کی۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر ۶﴾

﴿اسلام میں سلامتی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ ۖ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(سورۃ یونس آیت نمبر ۲۵)

ترجمہ: اور اللہ بلاتا ہے سلامتی والے گھر کی طرف اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

سلامتی والا راستہ نبی علیہ السلام والا راستہ ہی ہے آپ خطوط میں لکھواتے تھے ﴿أَسْلِمْ تَسْلَمْ﴾ ''اسلام قبول کر سلامت رہے گا'' (بخاری مع شرح الکرمانی ج۱ص ۲۷ و مع فتح الباری ج۱ص۳۲) اور یہ بات بارہا گزر چکی کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع سے حاصل ہوتی ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ خود نبی کریم ﷺ کی اتباع کی طرف بلاتے ہیں اور جا بجا آپ کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں تو کسی اور کو نبی بنا کر کیسے بھیجیں گے؟ معلوم ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر ۷﴾
﴿قرآن جیسی کتاب نہیں لائی جا سکی﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الأية (سورۃ یونس آیت نمبر ۳۷،۳۸)

ترجمہ: اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا اسے کوئی اپنی طرف سے بنا لائے اور لیکن تصدیق کرتا ہے اپنے سے پہلے کلام کی اور بیان کرتا ہے ان چیزوں کو جو تم پر لکھی گئی، اس میں کوئی شبہ نہیں ، رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو بنا لایا کہہ دیجئے تم لے آؤ ایک ہی

سورت اس جیسی اور بلالو جس کو بلاسکو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

ایک تو فرمایا وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ (اور لیکن تصدیق کرتا ہے اس کی جو اس سے پہلے ہے) اور یہ نہ کہا کہ اس قرآن کی بھی کوئی کتاب آ کر تصدیق کرے گی اس کے بعد آئے گی۔ پتہ چلا کہ اس کے بعد کوئی اور کتاب نہ آئے گی۔

پھر جس چیلنج کا اس میں ذکر ہے آج بھی موجود ہے نہ اس وقت کوئی قرآن کا مقابلہ کر سکا نہ آج کر رہا ہے اور نہ مستقبل میں کوئی کر سکے گا۔ اگر کوئی کہے کہ قرآن جیسا کلام کسی نے بنایا تھا مگر وہ مٹ گیا اس کا جواب یہ ہے ہے کہ قرآن تو نہ مٹنے والی کتاب ہے جو کلام مٹ گیا وہ قرآن جیسا ہو نہ سکا۔ لہذا قرآن کا چیلنج اپنی جگہ باقی ہے۔ اور قرآن کا باقی رہنا خود ایک دلیل ہے ختم نبوت کی جیسا کہ مقدمہ میں گزر چکا ہے۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿کافر اندھوں بہروں کی طرح ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ الخ (سورۃ یونس آیت نمبر ۴۲،۴۳)

ترجمہ: اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں گیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو اگر چہ وہ نہ سمجھیں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو تمہاری طرف دیکھتے ہیں کیا تم اندھوں کو راہ دکھاؤ گے اگر چہ وہ کچھ بھی نہ دیکھتے ہوں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کے نہ ماننے والوں کو اندھوں اور بہروں سے تعبیر کیا اور سورۃ البقرۃ کی دلیل

نمبر ۱۱ میں ثابت کیا جا چکا ہے کہ یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿قیامت کا سوال نئے نبی کا نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَقُولُونَ مَتَى هَـٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (سورۃ یونس آیت نمبر ۴۸)

ترجمہ: اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت ہی کا سوال کی بعد میں آنے والے نبی کی بابت سوال نہ کیا کیونکہ اور کوئی نبی آئے گا ہی نہیں۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿قرآن سراپا ھدایت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ الخ (سورۃ یونس: ۵۷،۵۸)

ترجمہ: اے لوگو آئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کہ طرف سے اور شفا دلوں کی بیماری کی اور ہدایت اور رحمت ایمان داروں کیلئے۔ کہہ دیجئے (قرآن) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے سو اسی پر انہیں خوش ہونا چاہئے وہ ان چیزوں سے بہتر ہیں جن کو یہ جمع کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کو ھُــــدًی بتایا یعنی نری ہدایت اور یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے جیسا کہ سورۃ البقرۃ کی دلیل نمبر ۴ میں گزر چکا ہے۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر۱۱﴾

﴿نیا مدعی نبوت مخالفین کے خون کو حلال جانے گا﴾

ارشاد فرمایا:

قُلۡ أَرَأَيۡتُم مَّآ أَنزَلَ اللّٰهُ لَكُم مِّن رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُم مِّنۡهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ط قُلۡ آللّٰهُ أَذِنَ لَكُمۡ أَمۡ عَلَى اللّٰهِ تَفۡتَرُوۡنَ (سورۃ یونس آیت نمبر۵۹)

ترجمہ: کہہ دو بھلا دیکھو تو اللہ نے تمہارے لئے جو رزق نازل فرمایا ہے تم نے اس میں سے بعض کو حرام بعض کو حلال کر دیا کہہ دو کیا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے یا اللہ پر افترا کرتے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ کے حرام کردہ کو حلال بتانے والا اللہ پر افتراء باندھتا ہے۔ یاد رہے کہ مدعی نبوت اپنی مخالفت کرنے والوں کے قتل کو حلال جانے گا اللہ نے اہل ایمان کے خون کو حرام کیا ہے۔ اس وجہ سے بھی کوئی نیا نبی نہیں آسکتا کیونکہ وہ آکر اہل ایمان سے عناد رکھے گا اور ان کے خون کو حلال جانے گا۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر۱۲﴾

﴿کتب سابقہ کا ذکر بعد والی کتاب کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

فَإِنۡ كُنۡتَ فِيۡ شَكٍّ مِّمَّآ أَنۡزَلۡنَآ إِلَيۡكَ الآیۃ (سورۃ یونس آیت نمبر۹۴)

ترجمہ: سو اگر آپ کو اس چیز میں شک ہے جو ہم نے آپ کی طرف اتاری تو ان سے پوچھ لیجئے جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں بیشک آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے حق بات آئی ہے سو آپ شک کرنے والوں سے ہرگز نہ ہو جانا۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں پہلے نازل ہونے والی کتاب کی ذکر ہے بعد میں اترنے والی کتاب کا کوئی ذکرنہیں یہ اس کی دلیل ہے کہ بعد میں کوئی کتاب نازل نہ ہوگی۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر۱۳﴾

﴿ایمان والوں کی نجات ضروری ہے﴾

ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِيْنَ(سورۃ یونس آیت نمبر۱۰۳)

ترجمہ: پھر ہم اپنے رسولوں کواور ان لوگوں کو جوایمان لائے بچالیتے ہیں اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ ایمان والوں کو بچالیں۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کواور ایمان والوں کونجات دینے کا وعدہ فرمایاہےاور ایمان والے ہیں ہی وہ جوعقیدۂ ختم نبوت کے حامل ہوں۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر۱۴﴾

﴿صراط مستقیم کا ذکر﴾

ارشادفرمایا:

وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفاً وَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ(سورۃ یونس آیت نمبر۱۰۵)

ترجمہ: اور یہ کہ یکسو ہوکر دین کی طرف رخ کیے رہواور مشرکین میں سے نہ ہوجانا۔

دلیل کی وضاحت:

اپنے چہرے کودین اسلام کیلئے سیدھا رکھیں یعنی صراط مستقیم پر چلیں خطاب اگرچہ نبی کریم ﷺ کو ہے مگر امت کو بھی اس کا حکم ہے اور امت کے لئے صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی

اتباع سے حاصل ہوتی ہے۔جیسا کہ سورۃ الانعام کی دلیل نمبر ۷امیں مدلل گزر چکا ہے۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر ۱۵﴾

﴿قرآن حق وصداقت کی کتاب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ کُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ الأیة (سورۃ یونس آیت:۱۰۸)

ترجمہ: کہہ دواے لوگو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے حق پہنچ چکا ہے پس جو کوئی راہ پر آئے وہ اپنے فائدے کے لئے راہ پاتا ہے اور جو گمراہ رہے گا تو اس کا وبال اسی پر ہے اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن حق وصداقت پر مشتمل کتاب ہے ہدایت لینا نہ لینا انسان کی اپنی مرضی پر ہے قرآن میں کسی قسم کی کوئی کمی یا کجی نہیں ہے۔قرآن کے ہوتے ہوئے کسی اور آسمانی کتاب کی ضرورت نہیں ہدایت کے طلبگار کے لئے اللہ کی یہ کتاب کافی ہے کسی نئے نبی کا انتظار فضول ہے۔

﴿سورۃ یونس سے دلیل نمبر ۱۶﴾

﴿اللہ کے فیصلے کا انتظار کسی اور نبی کا نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰیٓ اِلَیْکَ وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ وَھُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ

(سورۃ یونس آیت نمبر ۱۰۹)

ترجمہ: اور جو آپ کی طرف وحی کیا گیا اس پر چلیں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ فیصلہ دے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

فرمایا آپ اللہ کے فیصلے کے آنے تک نازل شدہ وحی کی پیروی کرتے رہیں یہ نہ فرمایا کہ کسی اور نبی کی آمد تک یہ کام کریں معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔اب قیامت تک آپ کی پیروی ہی میں نجات ہے۔

﴿سورۃ ھود سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ ہود سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

(۱۳/۸۹) الٓرٰ (سورۃ ھود آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

حروف مقطعات ختم نبوت کی دلیل ہیں جیسا کہ سورۃ بقرہ کے شروع میں گذرا ہے۔

﴿سورۃ ہود سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن محکم و مفصل کتاب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

كِتَابٌ أُحْكِمَتْ اٰيَاتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ (سورۃ ھود آیت نمبر۱)

ترجمہ: یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں علیم خبیر کی طرف سے مستحکم کردی گئی ہیں پھر مفصل بیان کردی گئی ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

جب حکمت والی کتاب موجود ہے جو محفوظ ہے محکم ہے پھر مفصل بھی ہے تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟ کوئی ضرورت نہیں۔ معلوم ہوا کہ قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور یہ امت آخری امت ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں: قرآنی حقائق ودلائل ایسے مضبوط ومحکم ہیں کہ زمانہ کتنی ہی پلٹیاں کھائے ان کے بدلنے یا غلط ہونے کا کوئی امکان نہیں عالم کے مزاج کی پوری تشخیص کرکے اور قیامت تک پیش آنے والے تغیرات وحوادث کو من کل الوجوہ جانچ تول کر ایسی معتدل اور ابدی غذائے روح مائدہ قرآنی کے ذریعے سے پیش کی گئی ہے جو تناول کرنے والوں کے لئے ہر وقت اور ہر حالت میں مناسب وملائم ہو۔ (تفسیر عثمانی ص۲۹۲)

﴿سورۃ ہود سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن کا چیلنج﴾

ارشاد فرمایا:

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ط قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيٰتٌ الاٰية (سورۃ ھود آیت نمبر۱۳)

ترجمہ: کیا کہتے ہیں کہ یہ قرآن کو بنالایا ہے کہہ دیجئے تم لے آؤ دس سورتیں اس جیسی بنا کر اور اللہ کے سوا جس کو تم بلا سکتے ہو بلالو، اگر تم سچے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

اس مقام پر دس سورتوں کی مثل لانے کا چیلنج ہے اور سورۃ البقرۃ میں ایک سورۃ کی مثل لانے کا چیلنج ہے اور یہ چیلنج جیسے اُس زمانے میں اب بھی یہ چیلنج موجود ہے۔ پہلے بھی قرآن کی مثل کوئی نہ لا سکا اب بھی کوئی نہیں لاسکتا۔ جب یہ بے مثال کتاب موجود بھی ہے محفوظ بھی ہے تو پھر اور کسی نبی کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ ہود سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن کا منکر دوزخ جائے گا﴾

ارشاد فرمایا:

أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْه الخ (سورۃ ھود آیت نمبر۱۷)

ترجمہ: بھلا جو شخص اپنے رب کے صاف راستے پر ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب گواہ تھی جو امام اور رحمت تھی یہی لوگ قرآن کو مانتے ہیں اور جو کوئی سب فرقوں سے اس کا منکر ہو تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں پہلی کتاب توراۃ کا ذکر ہے بعد میں نازل ہونے والی کسی کتاب کا ذکر نہیں۔ پھر "الاحزاب" کا لفظ سب انسانوں کو شامل ہے حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں "الاحـــزاب" سے مراد قیامت تک آنے والے لوگوں کی سب جماعتیں ہیں اس لئے یہ آیت اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کو قیامت کے دن تک سب انسانوں کیلئے بھیجا گیا ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے پھر مفتی صاحب نے تائید میں تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۲۰۳ کی عبارت بھی پیش کی ہے(۱) دیکھئے (هدية المهديين ص۵۳،۵۴)

---

(۱) قال الحافظ ابن كثير رحمه الله تعالىٰ تحت قوله تعالىٰ لانذركم به ومن بلغ [الانعام:۱۹] ﴿واوحى الى هذا القرآن لانذركم به ومن بلغ﴾ اى وهو نذير لكل من بلغه كقوله تعالىٰ :﴿ ومن يكفر به من الاحزاب فالنار موعده﴾ قال ابن ابى حاتم حدثنا ابو سعيد الاشج ، حدثنا وكيع ابو اسامة ، وابو خالد عن موسى بن عبيدة عن محمد بن كعب فى قوله﴿من بلغ ﴾ ومن بلغه القرآن فكانما راى النبى ﷺ زاد ابو خالد وكلمه ورواه ابن جرير عن طريق ابى معشر (باقی اگلے صفحہ پر)

﴿سورۃ ہود سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿کافر اندھے ہیں بہرے ہیں﴾

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْأَعْمٰى وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ط هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلاً ط أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (سورۃ ھود آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ: دونوں فریق کی مثال ایسے ہے جیسے ایک اندھا اور ایک بہرا ہو اور دوسرا سننے والے دیکھنے والا کیا دونوں کا حال برابر ہے؟ پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کے نہ ماننے والوں کو جو اندھا بہرا فرمایا جس کا مطلب یہ ہوا کہ جس کو (بالواسطہ یا بلا واسطہ) قرآن سے ہدایت نہ ملی اور کس سے ملے گی؟ ایسا شخص روحانی طور پر اندھا اور بہرا ہے اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کے ذریعے یدایت کی امید کی جاسکتی تھی۔قرآن سے محروم ہونے والوں کے لئے ایسے الفاظ کا ذکر کرنا اس کی دلیل ہے کہ قرآن آخری کتاب ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ ہود سے دلیل نمبر ۶﴾

﴿شریعت محمدیہ پر استقامت کا حکم﴾

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) **عن محمد بن کعب قال من بلغه القرآن فقد ابلغه محمد ﷺ وقال عبد الرزاق عن معمر عن قتادة فی قوله تعالیٰ ﴿لانذرکم به ومن بلغ﴾ ان رسول الله ﷺ قال بلغوا عن الله فمن بلغته آیة من کتاب الله فقد بلغه امر الله وقال الربیع بن انس حق علی من اتبع رسول الله ﷺ ان یدعو کالذی دعا رسول الله ﷺ وان ینذر بالذی انذر (تفسیر ابن کثیر ج۲ص۲۰۳)**

ارشاد فرمایا:

فَاسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

(سورۃ ھود آیت نمبر ۱۱۲)

ترجمہ: سو آپ استقامت کریں جیسا آپ کو حکم دیا گیا اور جنہوں نے آپ کے ساتھ توبہ کی اور حد سے نہ بڑھو بیشک وہ دیکھتا جو کچھ تم کرتے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

جس طرح آپ کو اپنی شریعت پر استقامت کا حکم ہے اسی طرح آپ کی ساری امت کو حکم ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جبکہ آپ کو اللہ کا آخری نبی مانا جائے۔ اگر آپ کے بعد کسی نئے نبی کا مانا جائے تو اس کی بات کو ماننا ہوگا نبی ﷺ کی شریعت کو نہ مانا جائیگا۔

﴿سورۃ ہود سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿نماز کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ (سورۃ ھود آیت نمبر ۱۱۴)

ترجمہ: اور قائم کر نماز دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں دن رات میں بار بار نماز کا حکم ہے اور نماز اس وقت تک مکمل نہیں جب تک اس میں یوں نہ کہا جائے ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ اور یہ بات گزر چکی ہے کہ اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو یا نماز میں اس کا ذکر ہوتا یا ایسی

نماز ہی اس کی آمد تک مٹ جاتی جس میں اس کا ذکر نہیں تا کہ وہ آئے تو اپنے نام پر مشتمل اذان بھی لائے اور نماز بھی۔

شان نزول:

ایک صحابی سے خطا ہوگئی سزا لینے کے لئے حاضر ہو گئے آپ نے یہ آیت سنائی اور بتایا کہ تیری خطا معاف ہوگئی (تفسیر ابن کثیر ج۲ص۱۵۷، ۱۶۷) یادرکھیں ایسی آیات یا احادیث سے گناہ کی اجازت ہرگز نہیں دی جارہی بلکہ نادم گناہ گار کو حوصلہ دیا جارہا ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائے۔

﴿سورۃ یوسف سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ یوسف سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشادفرمایا:

الٓرٰ (سورۃ یوسف آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

حروف مقطعات ختم نبوت کی دلیل ہیں جیسا کہ سورۃ بقرہ کے شروع میں گذرا ہے۔

﴿سورۃ یوسف سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن کتاب مبین ہے﴾

ارشادفرمایا:

تِلْکَ اٰیَاتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِ (سورۃ یوسف آیت نمبر۱)

ترجمہ: یہ آیتیں ہیں واضح کتاب کی

دلیل کی وضاحت:

اس کتاب کی آیات واضح ہیں تو جب قرآن بھی محفوظ اس کے معانی بھی محفوظ اور وہ واضح بھی ہیں تو پھر کسی اور کتاب یا کسی نئے نبی کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ یوسف سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿قرآن کی زبان محفوظ﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۲)

ترجمہ: ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا تاکہ تم سمجھ لو

دلیل کی وضاحت:

پہلی کتابوں کا پتہ نہیں کہ وہ کس زبان میں نازل ہوئیں اور قرآن پاک کی زبان بھی محفوظ کلمات بھی محفوظ۔ حروف مقطعات بھی محفوظ تو پھر کسی اور چیز کی ضرورت کیا رہی؟ ہاں سمجھنے کے لئے عقل کی ضرورت ہے۔ کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔

﴿سورۃ یوسف سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿امت مسلمہ بصیرت پر ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ؔقف عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ ؕ وَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۸)

ترجمہ: کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ بصیرت پر ہوں میں اور جنہوں نے میری پیروی کی اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔

دلیل کی وضاحت:

امت مسلمہ بصیرت پر ہے تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟ امت مسلمہ اللہ کی طرف داعی ہے کوئی نبی آئے گا تو کیا کرے گا؟ نبی کو بصیرت کے ساتھ دعوت دینے ہوتی ہے اور اس کام کو یہ امت سرانجام دے رہی ہے تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت؟

﴿سورۃ یوسف سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿انبیاء سابقین ہی کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ اِلّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۹)

ترجمہ: اور آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ مرد تھے ہم ان کی طرف وحی بھیجتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

زمانہ سابق میں بھیجے ہوئے انبیاء کے بارے میں بتایا کہ وہ سب مرد تھے ان میں کوئی عورت نہ تھی مگر یہ نہ بتایا کہ زمان مستقبل میں جو رسول ہوں گے کن میں سے بھیجے جائیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ مستقبل میں کسی کو رسول نہ بنایا جائے گا۔

﴿سورۃ یوسف سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿سابق وحی ہی کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی وَلٰـکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَتَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّهُدًی وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ) (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۱۱)

ترجمہ: کوئی بنائی ہوئی بات نہیں لیکن اس کلام کے موافق ہے جو اس سے پہلے ہے اور ہر چیز کا بیان اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کتب سابقہ کی تصدیق کرتا ہے قرآن کو کسی مصدق کی ضرورت نہیں اس کے بعد کوئی کتاب نہیں جو اس کی تصدیق کرے۔ شریعت کے تمام مسائل قرآن میں اصولی طور پر بیان کر دیئے گئے ہیں پھر یہ نری ہدایت ہے اس کے لئے "ھُدًی" مصدر لایا گیا ہے اس لئے اس کے بعد کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں جیسا کہ بارہا گزرا ہے۔

﴿سورۃ الرعد سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الرعد سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

الٓمّٓرٰ (سورۃ الرعد آیت نمبر ۱)

دلیل کی وضاحت:

حروف مقطعات ختم نبوت کی دلیل ہیں جیسا کہ سورۃ بقرہ کے شروع میں گذرا ہے۔

﴿سورۃ الرعد سے دلیل نمبر ۲﴾

﴿نبی کریم ﷺ سب کے رہنما ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ (سورۃ الرعد آیت نمبر ۷)

ترجمہ: سوائے اس کے نہیں کہ آپ ڈر سنانے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے رہنما۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں نبی کریم ﷺ کے لئے دو باتیں بتائی گئی ہیں ایک یہ کہ آپ ''مُـنـذِر''یعنی ڈر سنانے والے ہیں دوسرے'' لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ'' آپ ہر قوم کے لئے رہنما یعنی اللہ کی باتیں بتانے والے یعنی سب کے نبی ہیں تو جب اللہ نے ہر قوم کے لئے ایک نبی بھیج دیا تو پھر کسی نئے نبی کی کیا ضرورت ہے؟ آپ ہی اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الرعد سے دلیل نمبر۳﴾

﴿اسلام باقی رہے گا﴾

ارشاد فرمایا:

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا الأية (سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: اتارا آسمان سے پانی پھر بہنے لگے نالے اپنی بقدر پھر اوپر لے آیا وہ پانی جھاگ پھولا ہوا اور جس کو دھونکتے ہو آگ میں واسطے زیور یا اسباب کے اس میں بھی جھاگ ہے ویسا ہی۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ حق اور باطل کو پھر جھاگ تو جاتا رہتا ہے سوکھ کر اور جو لوگوں کو کام دیتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے۔

مختصر تفسیر:

اس میں دو مثالیں دی گئی ہیں ایک یہ کہ بارش ہوتی ہے تو خس وخاشاک اور جھاگ اوپر آجاتا ہے کچھ دیر کے بعد خس وخاشاک جاتا رہتا ہے اور پانی باقی رہ جاتا ہے۔ دوسری مثال یہ کہ سونے چاندی یا دیگر معدنیات سے زیورات برتن یا ہتھیار وغیرہ جب تیار کرتے ہیں تو سونا نیچے رہ جاتا ہے میل کچیل اوپر آجاتا ہے تھوڑی دیر بعد خشک یا منتشر ہو کر جھاگ جاتا رہتا ہے اور اصل کارآمد چیز معدنیات باقی رہ جاتی ہے۔

ایسے ہی حق و باطل کی کشمکش ہوتی ہے بظاہر باطل غالب آجاتا ہے اور حق کو دبا لیتا ہے مگر یہ ابال وقتی ہوتا ہے کچھ عرصے کے بعد اس کا جوش وخروش جاتا رہتا ہے حق رہ جاتا ہے باطل

مٹ جاتا ہے۔ دیکھئے اکبر بادشاہ نے اتنا فتنہ مچایا تھا آج اس کا نام لینے والا کوئی بھی نہیں اور جس اسلام کو وہ مٹانا چاہتا تھا وہ اب بھی باقی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

ان مثالوں میں یہ بات سمجھا دی گئی کہ نبی علیہ السلام کا لایا ہوا دین باقی رہے گا فتنے آتے رہیں گے (ان فتنوں میں سرفہرست جھوٹے نبیوں کا فتنہ ہے) مگر بالآخر حق غالب رہے گا یہ دین باقی رہے گا تو جب یہ دین اس طرح باقی رہنے والا ہے تو پھر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی کیا ضرورت؟

﴿سورة الرعد سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿نماز پڑھنے والے جنتی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ الخ (سورة الرعد آیت نمبر ۱۹ تا ۲۵)

ترجمہ: بھلا جو شخص جانتا ہے کہ جو کچھ اتارا گیا آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی طرف سے وہ حق ہے کیا وہ برابر ہے اس کے جو اندھا ہے، سمجھتے وہی ہیں جن کو عقل ہے، وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں اللہ کے عہد کو اور نہیں توڑتے اس عہد کو اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں اسے جسے ملانے کا اللہ نے حکم دیا اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور اندیشہ رکھتے ہیں برے حساب کا اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کو خوش کرنے کیلئے اور نماز قائم کی اور جو ہم نے ان کو دیا اس سے خرچ کیا پوشیدہ اور ظاہر اور برائی کے مقابلہ میں بھلائی کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے ہے آخرت کا گھر باغ ہیں رہنے کے داخل ہوں گے ان میں اور جو نیک ہوئے ان کے باپ دادوں سے اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد سے اور فرشتے آئیں گے ان کے پاس ہر دروازے سے کہیں گے سلامتی تم

پر اس کے بدلے کہ تم نے صبر کیا تو کتنا اچھا ہے آخرت کا گھر۔ اور وہ لوگ جو توڑتے ہیں اللہ کا عہد اس کو مضبوط کرنے کے بعد اور کاٹتے ہیں اس کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا اور زمین میں فساد کرتے ہیں ایسے لوگ ان کے واسطے ہے لعنت اور ان کے لئے برا گھر ہے۔

دلیل کی وضاحت:

آپ پر ایمان نہ لانے والے کو اَعۡمٰی یعنی اندھا کہا گیا اور اس سے ختم نبوت پر استدلال سورۃ البقرۃ کی دلیل نمبر ۱۱ میں ثابت کیا جا چکا ہے پھر اس میں بتایا گیا کہ صبر کرنے والے نماز پڑھنے والے جنت جائیں گے فرشتے کہیں گے تمہارے صبر کی وجہ سے تمہیں سلام ہو۔ نماز خود ختم نبوت کی دلیل ہے اور جھوٹے نبیوں کے مقابلہ میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت پر جمے رہنا بہت بڑا صبر ہے۔ اس طرح ان آیات میں ختم نبوت کئی دلیلیں ہیں۔

ان آیات میں یہ بھی بتایا کہ جو لوگ جو اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں وہ لعنت کے حقدار ہیں کوئی شک نہیں کہ جھوٹے نبی اور ان کے پیروکار سرِ فہرست اس کا مصداق بنتے ہیں اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں کہ اللہ نے آخری نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا وہ مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں پھر زمین میں فساد کرتے ہیں مسیلمہ کذاب ہی کو دیکھیں کتنے صحابہ کرامؓ اس کے مقابلے میں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

﴿سورۃ الرعد سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿قرآن سے اوپر کوئی کلام نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

لَوْ أَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى

(سورۃ الرعد آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: اور اگر کوئی قرآن ہوتا جس سے پہاڑ چلا دیئے جاتے یا زمین کے ٹکڑے کر دیئے

جاتے یااس کے ساتھ مردہ کو بلوایا جاتا۔

مختصر تفسیر:

آیت کریمہ میں شرط کا ذکر ہے اس کی جزا مذکور نہیں ہے اس کی جزائیں دو بنتی ہیں ایک تو یہ ایسا قرآن آ بھی جاتا جس سے پہاڑ چل پڑتے زمین کے ٹکڑے ہوجاتے مردے زندہ ہوجاتے تو یہ لوگ ایمان نہ لاتے دوسرا یہ کہ اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا تو یہی ہوتا نہ کہ کوئی اور۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں: یہاں قرآن سے مراد عام کتاب ہے جیسا کہ ایک حدیث صحیح میں زبور پر لفظ قرآن کا اطلاق ہوا ہے یعنی اگر کوئی کتاب ایسی اتاری جاتی جس سے تمہارے یہ فرمائشی نشان پورے ہوجاتے تو وہ بجز اس قرآن کے اور کونسی ہوسکتی تھی یہ ہی قرآن ہے جس نے روحانی طور پر پہاڑوں کی طرح جمے ہوئے لوگوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا قلوب بنی آدم کی زمینوں کو پھاڑ کر معرفت الٰہی کے چشمے جاری کردیئے وصول الی اللّٰہ کے راستے برسوں کی جگہ منٹوں میں طے کرائے مردہ قوموں اور دلوں میں ابدی زندگی کی روح پھونک دی جب ایسے قرآن سے تم کو شفا وہدایت نصیب نہ ہوئی تو فرض کرو تمہاری طلب کے موافق اگر یہ قرآن مادی اور حسی طور پر بھی وہ سب چیزیں دکھلا دیتا جس کی فرمائش کرتے ہو تب ہی کیا امید تھی کہ تم ایمان لے آتے۔ (تفسیر عثمانی ص ۳۳۵ ف ۷)

دلیل کی وضاحت:

اس آیت سے ختم نبوت پر استدلال یوں ہے کہ جب یہ قرآن اس قدر اثر رکھتا ہے تو اس کے ہوتے ہوئے کسی وحی کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے زیادہ اور کیا اثر ہوگا؟ معلوم ہوا کہ معلوم ہوا کہ قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے اور آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الرعد سے دلیل نمبر ۶﴾

﴿تسلی کے لئے پہلوں کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِکَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ(سورۃ الرعد آیت نمبر ۳۲)

ترجمہ: اور بے شک آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کے ساتھ استہزاء کیا گیا تو میں نے ڈھیل دی منکروں کو پھر میں نے ان کو پکڑا تو کیسے تھا میرا بدلہ لینا

دلیل کی وضاحت:

یہ تو بتایا کہ پہلوں کیساتھ استہزاء کیا گیا یہ کہیں نہ کہا کہ آئندہ آنے والے انبیاء کے ساتھ بھی ایسا ہوگا کیونکہ بعد میں کوئی نبی ہی نہیں۔ مرزائی ویسے تو نبوت کو جاری کہتے ہیں مگر بتائیں کہ مرزا قایادنی کے ہزاروں نام نہاد الہامات سے کوئی ایک الہام بھی کسی آنے والے نبی کی بابت ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ قادیانی نے ختم نبوت کا انکار صرف خود کو نبی کہنے کیلئے کیا۔ دلی طور پر وہ بھی ختم نبوت کا قائل تھا فرق یہ ہے کہ ہم جن کو خاتم النبیین مانتے ہیں وہ سچوں کے سردار ختم نبوت کا اعلان کر کے گئے اور قادیانی جھوٹا زبان سے ختم نبوت کا انکار کرتا رہا اور در پردہ خود کو خاتم النبیین کہتا ہے۔ مرزائیو! ختم نبوت کو تو ماننا ہی پڑے گا آج تمہیں اختیار ہے کہ قادیانی کو خاتم النبیین مان کر جہنم کے حق دار بن جاؤ یا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ﷺ کو خاتم النبیین مان کر ابدی سعادت حاصل کرنے والے بن جاؤ۔

﴿سورۃ الرعد سے دلیل نمبر ۶﴾
﴿قرآن کی زبان تک محفوظ ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِکَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا(سورۃ الرعد آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ: اسی طرح ہم نے یہ قرآن اتارا حکم عربی زبان میں

دلیل کی وضاحت:

جب قرآن فیصلہ کن کتاب ہے تو اس کے بعد کسی کی کیا ضرورت نیز اس میں قرآن کی زبان کا بھی ذکر ہے اس سے ختم نبوت پر استدلال سورۃ البقرۃ کی دلیل نمبر ۱۳ کے ضمن میں مفصل بیان ہو چکا ہے۔

﴿سورۃ الرعد سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿پہلے انبیاء کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (سورۃ الرعد آیت نمبر ۳۸)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو بھیجا اور ان کو بیویاں دیں اور اولاد۔

دلیل کی وضاحت:

پہلے انبیاء کے حالات بتائے آئندہ آنے والے نبی کا نہ بتایا کہ وہ کیسے ہوں گے یا ان کے حالات کیسے ہوں گے کیونکہ بعد میں کوئی نیا نبی نہ آئے گا۔

﴿سورۃ الرعد سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿نئے نبی کی گواہی کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلاً ط قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا م بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ لا وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (سورۃ الرعد آیت نمبر ۴۳)

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں کہہ دیجئے اللہ کافی ہے گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کو علم ہے کتاب کا۔

دلیل کی وضاحت:

ان لوگوں کی گواہی کا ذکر کیا جن کو قرآن کا علم ہے یا پہلی کتابوں کا لیکن یہ نہ کہا کہ آئندہ آنے والا نبی بھی میری نبوت کی گواہی دے گا کیونکہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ ابراھیم سے ختم نبوت کے دلائل﴾

﴿سورۃ ابرٰہیم سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

الرٰ (سورۃ ابراہیم آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں نہ یہ کسی معنی کیلئے موضوع ہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ ابرٰہیم سے دلیل نمبر۲﴾

﴿نبی ﷺ نور کے داعی تھے﴾

ارشاد فرمایا:

کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ الخ (سورۃ ابراھیم آیت نمبر۱،۲)

ترجمہ: یہ کتاب ہے جس کو ہم نے اتارا آپ کی طرف تا کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالیں ان کے رب کے حکم سے، غالب قابل تعریف اللہ کے راستے کی طرف جس کے لیے بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور ہلاکت ہے کافروں کے لئے سخت عذاب سے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ قرآن ظُلُمَات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے ظُلُمَات جمع ہے نور واحد ہے کیونکہ گمراہی کے راستے بے شمار ہیں اور ہدایت کا راستہ ایک ہی ہے اور وہ نـــــور یعنی ہدایت کا راستہ نبی علیہ السلام کی اتباع میں مل رہا ہے تو اب کسی نبی کی کیا ضرورت ہے؟ پھر یہ قرآن اللہ کے راستے کی طرف بلا رہا ہے اور صـراطُ الـلّٰہ وہی صراط مستقیم ہی ہے جو نبی کریم ﷺ کو دی گئی جس کا بیان سورۃ الانعام کی آیت وَأَنَّ هٰـذَا صِـرَاطِـیْ مُسْتَـقِیْمًا کے ذیل میں گزرا پھر یہاں اللہ تعالیٰ کی متعدد صفات عظیمہ کا ذکر کیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس صراط مستقیم کو کوئی ختم نہیں کرسکتا۔ الغرض یہ آیت کئی طرح سے ختم نبوت کی دلیل بنتی ہے

﴿سورۃ ابرٰہیم سے دلیل نمبر۳﴾

﴿کلمہ طیبہ ہر وقت پھل دیتا ہے﴾

ارشاد فرمایا:

أَلَـمْ تَـرَ كَيْفَ ضَـرَبَ الـلّٰـهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَـرْعُهَا فِي السَّمَآءِO تُـؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ط وَيَـضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (سورۃ ابراہیم آیت نمبر۲۴ تا ۲۵)

ترجمہ: کیا نہ دیکھا کہ اللہ نے کیسے ایک مثال بیان کی کلمہ طیبہ ایک پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں دیتا ہے اپنا پھل ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کے لئے تا کہ وہ فکر کریں۔

دلیل کی وضاحت:

مسلمانوں کا کلمہ شجرہ طیبہ کی طرح مضبوط ہے ہر جگہ کام آتا ہے ہر وقت فائدہ دیتا ہے عقیدۂ ختم نبوت کی مناسبت سے یہاں '' مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ '' کا مؤمن سے ربط بتایا جاتا ہے (اگر چہ یہ مضمون مقدمہ میں گزر چکا ہے آیت کریمہ کی مناسبت سے پھر دیا جاتا ہے) مسلمان کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو دائیں کان میں اذان بائیں میں اقامت کہی جاتی ہے بچے کو وضو سکھایا جاتا ہے تو وضو کے بعد کلمہ شہادت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اس کو نماز کا حکم دیا جاتا ہے ویسے بچے کو نماز پہلے سکھا دی جاتی ہے اور جب دس سال کا ہو جائے تو مار کر نماز پڑھانے کا حکم ہے۔ اذان و اقامت میں کہا جاتا ہے ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ اور نماز میں کہا جاتا ہے ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ دیکھیں اذان اقامت اور نماز میں کس طرح کلمہ آ گیا ہے۔ پھر پانچ نمازوں کے لئے اذان و اقامت کہی جاتی ہے مؤذن و مکبّر اس میں کلمہ پڑھتا ہے اور سننے والا جواب میں اس کو دہراتا ہے۔ نماز میں یا نماز سے باہر درود شریف پڑھا جائے تو اس میں بھی نبی ﷺ کا ذکر آتا ہے خوش نصیب ہے وہ جو کلمہ پڑھتا ہوا دنیا سے جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے اپنے وقت پر یہ نعمت نصیب فرمائے آمین۔

قبر میں یہ کلمہ کام آتا ہے مومن سے جب نبی ﷺ کی بابت پوچھا جاتا ہے تو کہتا ہے ﴿هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ﴾ (کتاب الایمان لابن مندہ ص ۹۶۳) (وہ اللہ کے رسول ہیں) اور بعض روایات میں ہے کہ وہ کہتا ہے ﴿أَشْهَدُ أَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ﴾ (کتاب الایمان لابن مندہ ص ۹۶۶) (میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)

حشر میں شفاعت نصیب ہوگی۔ بلکہ احادیث شفاعت میں آپ کے اسم گرامی کے ساتھ بعض روایات میں خاتم النبیین کا لفظ بھی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس لوگ جا کر

شفاعت کی درخواست کریں گے تو حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے﴿اِنِّی لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اِنَّہٗ قَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ ﴾(کتاب الایمان لابن مندہ ص۸۳۷، ۸۳۸) میں یہ کام نہ کروں گے لیکن تم حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کے پاس جاؤ وہ آج تشریف فرما ہیں) پھر لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے شفاعت کی درخواست کرتے ہوئے کہیں گے﴿یَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ﴾(بخاری ج۲ص۶۸۵، مسلم طبع بیروت ج۱ص۱۸۵)(اے محمد آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں)۔معلوم ہوا کہ قیامت کے دن شفاعت بھی تب نصیب ہوگی جب ختم نبوت کا عقیدہ ہوگا اس کے بغیر شفاعت کی درخواست ہی نہ ہوسکے گی۔

﴿سورۃ ابرہیم سے دلیل نمبر۴﴾

﴿کلمہ خبیثہ کمزور خبیث پودے کی طرح ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ (سورۃ ابراہیم آیت نمبر۲۶)

ترجمہ: اور ناپاک کلمہ کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جائے اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے۔

دلیل کی وضاحت:

مسلمانوں کا کلمہ ہے﴿أَشْھَدُ أَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ﴾اس میں نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی پایا جاتا ہے اس کا مسلمان کی زندگی سے گہرا ربط آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا۔اس کے برخلاف مرزائیوں کے ہاں قادیانی کے نام کی نہ اذان نہ اقامت۔نماز میں اس کا نام نہیں قبر میں اس کا کلمہ نہیں، شفاعت کی احادیث میں اس کا ذکر نہیں۔

دنیا میں یہ فائدہ ہوسکتا ہے کہ اگر قسمت میں ہوا تو مرزائی اس کی شادی کرادیں گے اس کو کہیں نوکری دلوا دیں گے یا کسی کافر ملک کا ویزا مل جائے گا مگر جب موت کا وقت آئے گا تو ساری عمارت گر کر رہ جائے گی ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جائے گا۔

نبی ﷺ کا کلمہ طیبہ تھا ہر موقع کی آپ نے رہنمائی کی جبکہ مرزا کے پاس چند شیطانی الہامات کے اور کیا رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے جب سے نبوت کا دعوی کیا استقامت کے ساتھ اس پر جمے رہے حنین میں تیروں کی بارش میں فرمایا'' أَنَــا الـنَّبِيُّ لَا كَذِبَ " ''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں'' (بخاری طبع کراچی ج ا ص ۴۲۷) خطوط میں آپ لکھواتے تھے ''مِــــنْ مُـحَـمَّـدٍ رَّسُـوْلِ اللّٰهِ " (تاریخ طبری ج ۲ ص ۶۵۴،۶۵۵) ہرقل کے نام خط میں آپ نے لکھوایا'' مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" (بخاری طبع کراچی ج ا ص ۵)

جبکہ قادیانی کا کلمہ خبیثہ تھا اپنے دعوی پر بھی قائم نہ رہتا تھا اپنے کتابوں کے آخر میں اور اپنے خطوط کے آخر میں لکھتا تھا'' خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی'' (دیکھئے مرزا کی کتاب برکات الدعاء ص ۴۶،۴۷) کہاں گیا دعوی نبوت ورسالت۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا کلمہ خبیثہ تھا اس میں قرار نہ تھا۔

﴿سورۃ ابرہیم سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿قبر میں کسی اور نبی کی بابت نہ پوچھ ہوگی﴾

ارشاد فرمایا:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ج وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت کی تفسیر حدیث کی رو سے یہ ہے کہ قبر میں مومن سوالات کا صحیح جواب دے گا سوالاتِ قبر کے بارے میں احادیث مختلف ہیں کسی میں تین سوالات کا ذکر ہے کسی میں دو سوالات ہیں کسی میں صرف ایک سوال مذکور ہے مگر اتنی بات سب میں مشترک ہے کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی دے گا اس کے لئے قبر جنت کا باغ بنے گی اور جو آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دے گا اس کے لئے قبر دوزخ کا گڑھا بن جائے گی۔ کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ اتنے عرصے تک تو "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کہنے سے نجات ہوگی اس کے بعد نئے آنیوالے نبی کا کلمہ پڑھنا پڑے گا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ قیامت تک حضرت محمد عربی ﷺ کا کلمہ ہی کام دے گا اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو قبر یا حشر کی احادیث میں ہی اس کا ذکر ضرور آتا۔

قادیانی سوچ کر بتائیں:

قادیانی سوچ سمجھ کر بتائیں قبر میں وہ کیا جواب دینا پسند کریں گے؟ اور یہ بھی بتائیں کہ مرزا قادیانی نے مرزائیوں کو قبر کے بارے میں کیا بتایا اور کس جواب کی تلقین کی ہے؟

قبر کے سوال جواب کے بارے میں کچھ احادیث:

ذیل میں قبر کے سوالات و جوابات کی بابت چند احادیث دی جاتی ہے ان کو پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دنیا میں اور آخرت کے تمام مراحل میں کامیابی کی دعا کریں اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو عذابِ قبر سے بچائے آمین۔ اس وقت صحیح جواب دینا اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق کے بغیر ناممکن ہے۔

حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی "يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ" پھر فرمایا یہ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ

أَنْ لَااِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ" ترجمہ: ''مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو یہ اللہ کے فرمان کا معنی ہے 'یُثَبِّتُ اللّٰـهُ الَّـذِیْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ''.

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ آیت " یُثَبِّتُ اللّٰـهُ الَّـذِیْنَ آمَنُوْا بِـالْـقَـوْلِ الثَّابِـتِ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ'' عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی انسان سے کہا جاتا ہے '' مَنْ رَبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ تو کہتا ہے '' رَبِّیَ اللّٰهُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں (دیکھئے بخاری ج ا ص ۱۸۳، ۱۸۴ کتاب الجنائز نیز ج ۲ ص ۶۸۲ کتاب التفسیر، مسلم ج ۴ ص ۲۲۰۱ بتحقیق محمد فؤاد عبد الباقی رقم ۲۸۷۱، ترمذی ج ۲ ص ۶۱۳ کتاب التفسیر، ابوداود ج ۲ ص ۳۰۹، ۳۱۰ طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور، مشکوۃ ج ا ص ۴۵ طبع بیروت جامع الاصول ج ۱۱ ص ۱۷۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اِنَّ الْـعَبْدَ اِذَا وُضِـعَ فِـیْ قَبْـرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ أَصْحَابُهٗ وَاِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰـهِ وَرَسُوْلُهٗ فَیُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَکَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْـجَنَّةِ فَیَـرَاهُـمَـا جَمِیْعًا'' (بخاری ج ا ص ۱۸۳، ۱۸۴ واللفظ لہ، مسلم ج ۴ ص ۲۲۰۰ حدیث رقم ۲۸۷۰ بتحقیق محمد فؤاد عبد الباقی مشکوۃ ج ا ص ۴۵)

ترجمہ: ''بندے کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پھر جاتے ہیں اور بے شک وہ ان کے جوتوں کی آہٹ کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں پھر محمد ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں ''مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ''' تو اس

شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا'' تو مومن کہتا ہے'' أَشْهَدُ أَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ'' میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس کو کہا جاتا ہے دیکھ اپنے آگ والے ٹھکانے کی طرف اللہ نے تجھے اس کے بدلے جنت کا ٹھکانہ عطا کردیا تو بندہ ان دونوں کو اکٹھا دیکھتا ہے''۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''اِذَا أُقْبِرَ الْمَيِّتُ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' (رواہ الترمذی ج۱ص۳۳۲مشکوۃ ج۱ص۴۷)''جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اس کے پاس دو سیاہ رنگ کے نیلے فرشتے آجاتے ہیں ان میں سے ایک کا نام منکر دوسرے کا نام نکیر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں'' مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ''تو اس شخص کی بابت کیا کہتا تھا تو مومن کہتا ہے ''هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ''وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' ''انسان کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اس سے کہتے ہیں مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے پھر اس سے کہتے ہیں مَا دِيْنُكَ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے پھر کہتے ہیں کیا ہے مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ وہ آدمی جس کو تم میں بھیجا گیا تو وہ کہتا ہے هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وہ اللہ کے رسول ہیں...... (ابوداود ج۲ص۳۱۰مشکوۃ ج۱ص۴۷،۴۸)ایک روایت میں ہے فرشتے پوچھتے ہیں'' مَنْ

رَّبُّکَ وَمَا دِیْنُکَ وَمَنْ نَبِیُّکَ تیرارب کون ہے؟ تیرادین کیا ہے؟ تیرے نبی کون ہیں؟......مومن کہتا ہے رَبِّیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ الَّذِیْ دَانَتْ بِهِ الْمَلَائِکَةُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ'' ''میرارب اللہ وحدہ لاشریک ہے میرادین وہ اسلام ہے جوفرشتوں کا دین ہےاورمیرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جو خاتم النبیین ہیں'' توفرشتے کہتے ہیں''صَدَقْتَ'' ''تونے سچ کہا'' (تفسیر ابن کثیر ج۲ص۸۳۱)

ایک روایت میں ہے ''فَیُقَالُ لَهٗ مَاتَقُوْلُ فِیْ هٰذَ الرَّجُلِ الَّذِیْ کَانَ فِیْکُمْ وَمَا ذَا تَشْهَدُ بِهٖ عَلَیْهِ فَیَقُوْلُ اَیُّ رَجُلٍ فَیَقُوْلُوْنَ الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ قَالَ فَلاَ یَهْتَدِیْ لَهٗ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ مُحَمَّدٌ (۱) فَیَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ قَالُوْا فَقُلْتُ کَمَا قَالُوْا'' (مستدرک ج۱ص۳۸) اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تواس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جوتم میں تھا اورتیری اس کے بارے میں کیا کچھ گواہی ہے وہ کہتا ہے تم کس شخص کے بارے میں سوال کرتے ہوفرشتے کہتے ہیں اس شخص کے بارے میں پوچھتے ہیں جوتم میں تھا فرمایا یہ سب کچھ ہوچکنے کے بعد بھی وہ نہیں پہچان سکتا کہ اس سے کس شخص کے متعلق سوال ہورہا ہے فرشتے کہتے ہیں ہم حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں وہ کہتا ہے میں نے لوگوں کو کہتے سنا تو میں بھی وہی کہنے لگا جوانہوں نے کہا۔(مزید روایات کیلئے دیکھئے تفسیر ابن کثیر ج۲ص۸۲۲تا۸۳۲ جامع الاصول للامام ابن الاثیر الجزری ج۱۱ص۱۷۳تا۱۷۹)

---

(۱) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ امام حاکم اورامام ذہبیؒ دونوں اس روایت کوصحیح علی شرط مسلم کہتے ہیں (تبرید النواظر ص۱۵۱) اس روایت سے معلوم ہوا کہ جوشخص مجمل سوال کونہ سمجھےگا اس کوقدرے تفصیل سے سوال کیا جائے گا۔یہ بھی معلوم ہوا کہ مفصل روایت کے ہوتے ہوئے مجمل روایت ''مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُل'' سے حاضرناظر کےعقیدہ پراستدلال قطعاًدرست نہیں۔مزید تفصیل کیلئے دیکھئے تبرید النواظر ص۱۴۰تا۱۶۱)

انجام: جو شخص صحیح جواب دیتا ہے اس کی قبر کو فراخ کر دیا جاتا ہے اس کے لئے جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے جنت کا بستر بچھا دیا جاتا ہے اور جو صحیح جواب نہیں دیتا اس کے لئے قبر کو اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں جا گھستی ہیں دوزخ کی کھڑکی اس کیلئے کھول دی جاتی ہے اس پر زہریلے سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں فرشتہ گرز لے کر اس کو مسلسل مارتا ہے۔ (مشکوۃ طبع کراچی ص۲۴ تا ۲۷ باب اثبات عذاب القبر نیز مشکوۃ ص۱۴۱ تا ۱۴۳)

قبر میں مومن کو پہلے دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر جنت تا کہ اس کی خوشی دوبالا ہو اور کافر کو پہلے جنت دکھائی جاتی ہے پھر دوزخ تا کہ اس کی حسرت اور دکھ دوبالا ہو۔ اگر صرف دوزخ دیکھے تو سمجھے کہ شاید قبر میں یہی کچھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبر کی پریشانی سے ہم سب کو بچائے۔ آمین

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوئے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی آپ سے کہا جاتا کہ آپ جنت دوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں تو نہیں روتے اور اس سے روتے ہیں آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''**اِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ**'' (بے شک قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے تو اگر انسان اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والے اس سے آسان ہیں اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو اس سے بعد والے اس سے زیادہ سخت ہیں)

حضرت عثمانؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا'' **مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ**'' (میں نے جو منظر بھی دیکھا قبر کو اس سے زیادہ خطرناک دیکھا) (مشکوۃ ج۱ ص۵۸ شرح السنۃ ج۵ ص۴۱۸) **نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.**

قادیانیوں کی بے بسی اور ان کی ناکام کوشش

مومن کے عقیدے اور عمل کی بنیاد قرآن پاک کی محکم آیات ہیں اور محکم آیات وہ

ہیں جن کے ظاہری معنی کو ساری امت مانتی چلی آئی ہے(۱)(تفسیر عثمانی ص ۲۷ ف ۶)

جبکہ باطل پرست اپنے دین کی بنیاد اپنی خواہشات اور عقائد باطلہ پر رکھتے ہیں اس کے لئے قرآن پاک کی نصوص قطعیہ میں تحریف معنوی اور جعلی احادیث کا ارتکاب بھی کرنا پڑے تو گریز نہیں کرتے مرزا غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت کا انکار کر کے خود نبی ہونے کا دعوی کر دیا اب قرآن وحدیث سے اس کو تائید نہیں ملتی نیز اس کے پاس اپنے نام کی نہ اذان نہ اقامت نہ نماز نہ اپنا قبلہ پھر قبر کی احادیث میں شفاعت کی احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں اس کے اوپر فرض تھا کہ اپنے دعوی سے توبہ کر لیتا مگر اس نے بجائے توبہ کرنے کے بہت سی آیات قرآنیہ کی اپنی مرضی

---

(۱) شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مفصل عبارت یوں ہے۔

یاد رکھو معجزہ وہی ہے جو حق تعالیٰ کی عام عادت کے خلاف مدعی نبوت کی تصدیق کے لئے ظاہر کیا جائے پس ایسی نصوص کو لے کر جو کسی چیز کی نسبت خدا تعالیٰ کی عام عادت بیان کرتی ہوں یہ استدلال کرنا کہ ان سے معجزات کی نفی ہوتی ہے سرے سے معجزہ کے وجود کا انکار اور اپنی حماقت وغباوت کا اظہار ہے معجزہ اگر عام قانون عادت کے موافق آیا کرے تو اسے معجزہ کیوں کہیں گے؟

حضرت مسیح علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا اِبْـرَاءِ اَکْمَه وَاَبْرَص اور اِحْیَاءِ مَوْتیٰ وغیرہ معجزات دکھلانا اہل اسلام میں تمام سلف وخلف کے نزدیک مسلم رہا ہے صحابہ وتابعین میں ایک قول بھی اس کے انکار میں دکھلایا نہیں جا سکتا آج جو ملحد یہ دعوی کرے کہ ان خوارق کا ماننا محکمات قرآنی کے خلاف ہے گویا وہ ایسی چیزوں کو محکمات بتلاتا ہے جن کا صحیح مطلب سمجھنے سے تمام امت عاجز رہی ہے یا سب کے سب محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے پڑ کر'' فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ '' کے مصداق بن گئے آج کل کے ملحدین کے سوا متشابہات کو محکمات کی طرف لوٹانے کی کسی کو توفیق نہ ہوئی العیاذ باللہ حق یہ ہے کہ وہ آیات جن کے ظاہری معنی کو ساری امت مانتی چلی آئی ہے محکمات ہیں اور اُن کو توڑ مروڑ کر محض استعارات وتشبیہات پر حمل کرنا اور معجزات کی نفی پر عموم عادت سے دلیل لانا یہ ہی زائغین کا کام ہے جن سے حذر کرنے کی حضور ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے (تفسیر عثمانی ص ۲۷ ف ۶)

سے ایسی تفسیر کی جو تفسیر نہیں بلکہ خالص تحریف اور بہت بڑا کفر ہے۔ پھر اس کفر پر اس نے اور اس کی ذریت نے بہت سے عقائد بنا ڈالے جو سب ایک دوسرے سے بڑھ کر الحاد اور گمراہی ہیں جن کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں۔

بے مثال کفر:

قادیانی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ دنیا میں معاذ اللہ قادیانی کے روپ میں بھیج دیا ہے اس لئے ان کے نزدیک محمد رسول اللہ کا معنی یہ ہے کہ قادیانی اللہ کا رسول ہے۔ اب جہاں جہاں مسلمان نبی کریم ﷺ کی نبوت کی گواہی دیتے ہیں مثلاً وضو کے بعد اذان واقامت میں نماز میں دنیا سے جاتے وقت قبر میں جواب دیتے وقت حشر میں شفاعت کی درخواست کرتے وقت مرزائی کہیں گے ان مقامات میں ہمارا قادیانی مراد ہے۔ سچی بات تو یہ کہ قادیانی اس تاویل پر بہت خوش ہیں لیکن یہ ایسا کفر ہے جو ابوجہل اور ابولہب نے بھی نہ کیا تھا قادیانی دل میں خوش ہوئے ہوں گے کہ ہم نے مسلمانوں کو لاجواب کرنے یا ان کو دھوکہ دینے کیلئے ایک عجیب وغریب حیلہ تلاش کر لیا مگر یہ بتلاؤ کہ قبر وحشر میں ان کا کیا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ برے انجام سے ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمارا ایمان بالغیب ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو یہ شرف ملا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور آپ سے براہِ راست دین کو حاصل کیا اور دوسروں تک پہنچایا اس سے ثابت ہوا کہ دین اسلام میں سب محکمات کی بنیاد ''محمد رسول اللہ'' ہے مسلمان تو مسلمان کافر بھی یہ کہتے رہے کہ اس کلمہ میں ''محمد'' سے مراد محمد عربی ﷺ ہیں مسلمان اس کو سچا مانتے رہے اور سچا مانتے ہیں جبکہ کافر اس کی تصدیق سے محروم رہے قادیانیوں نے اس محکم ترین کلمہ کے معنی کو ماننے سے انکار کر دیا تو باقی نصوص کی ان کے ہاں کیا اہمیت رہ گئی؟

مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے اپنے ایک مختصر رسالے میں قادیانیوں کی طرف سے

کلمہ طیبہ کی توہین کے عنوان سے اس موضوع پر بڑے حوالہ جمع کر دیئے ہیں ذیل میں مرزائیوں کی کچھ عبارات دی جارہی ہیں اکثر اسی رسالے سے منقول ہیں۔

۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہے اس نے لکھا ہے:

''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ'' اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، روحانی خزائن ص ۲۰۷ ج ۱۸ مطبوعہ ربوہ)

۲) مرزائیوں کے اس گندے عقیدے کی بنیاد یہ ہے کہ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ دوسری دفعہ قادیانی کی شکل میں تشریف لائے ہیں۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔ ایک مرزائی لکھتا ہے:

''اور جان کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار سال میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں۔ قادیانیوں کے خیال میں چھٹی صدی مسیحی میں دنیا کو بنے پانچواں ہزار تھا) ایسے ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار (یعنی تیرھویں صدی ہجری جب ان کے خیال میں دنیا بنی کو ساتواں ہزار سال تھا) کے آخر میں مبعوث ہوئے (روحانی خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۰)

۳) ایک مرزائی لکھتا ہے:

''آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں بتبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا(۱) جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا'' (روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۹)

---

(۱) نبی کریم ﷺ کو دوبارہ اس دنیا میں بھیجنے کا کوئی وعدہ نہیں یہ مرزائیوں کا خالص جھوٹ ہے اور اگر بالفرض دوبارہ آنا ہوتا تو جیسے حضرت عزیر علیہ السلام سو سال ایک جگہ فوت شدہ (باقی اگلے صفحہ پر)

۴) مرزا کہتا ہے کہ بعینہ محمد رسول اللہ ہوں چنانچہ وہ لکھتا ہے

''اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) حالت میں رہے۔سو سال کے بعد اللہ نے زندہ کیا تو اپنی قوم کے پاس گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر تشریف لے گئے چالیس دن کے بعد واپس تشریف لائے۔مرنے کے بعد کسی اور کی شکل میں پیدا ہونا تناسخ کہلاتا ہے اور یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

علاوہ ازیں کوئی دعویٰ کرے کہ قائداعظم جو ۱۹۴۸ء میں فوت ہوئے اب میرے روپ میں آئے گئے ہیں قائداعظم نے مرنے سے پہلے فلاں وقت کہا تھا کہ میں دوبارہ آؤں گا اب وہ میرے روپ میں دوبارہ آچکے ہیں اس لئے مجھے پاکستان کا بانی کہا جائے اور میری اجازت کے بغیر کوئی کام نہ کیا جائے ،مسلم لیگ کے سب دھڑے مجھے اپنا قائد مانیں ،قائداعظم نے جو کچھ کیا وہ دراصل میں نے کیا ہے، مجھ میں اور قائداعظم میں کوئی فرق نہیں؟

کیا پاکستان کا موجودہ صدر یا وزیراعظم اس کے دعویٰ کو مان کر اپنے عہدے کو ترک کر دیں گے؟ کیا عوام کے اندر اس کو قائداعظم کی طرح عزت ملے گی؟ کیا لوگ قاعداعظم کی واپسی کا جشن منائیں گے؟ کیا مسلم لیگ کے سارے دھڑے اس کی قیادت میں اکٹھے ہو جائیں گے؟ بلکہ ایسے شخص کو سب پاگل کہیں گے اور حکومت اس کو سزا دے گی۔

قادیانی یہ مت سمجھیں کہ اُن کو اس گستاخی پر کچھ نہ کہا جائے گا جس نے آنحضرت ﷺ کو نبوت ورسالت دی اور آپ سے خاتم النبیین ہونے کا اعلان کروایا وہ تمہیں پوچھے گا۔اور جب وہ پوچھے گا تمہیں کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

نوٹ: ''وآخرین منھم'' کے معنیٰ کا بیان ان شاءاللہ سورۃ الجمعہ کے دلائل میں آئے گا۔

جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخَـرِيْنَ مِنْهُمْ کے الفاظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، روحانی خزائن ص ۲۵۸ ج ۱۶) قادیانی نے شرف صحابیت کو گولیاں ٹافیاں سمجھ رکھا ہے۔

مرزائیوں نے ایک جگہ لکھا:

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتی کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) (۱) نے فرمایا ہے کہ صَارَ وُجُوْدِیْ وُجُوْدَهٗ'' (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱ روحانی خزائن ص ۲۵۸ ج ۱۶)

ایک مرزائی لکھتا ہے

''اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا......تو اس صورت میں کیا اس بات میں

---

(۱) دیکھا آپ نے مرزائیوں کے پاس سوائے قادیانی کی اپنی عبارتوں کے اور کچھ نہیں۔ اس کی عبارتوں کی بنیاد پر بڑے سے بڑا کفر کرتے جا رہے ہیں۔ اگر کوئی شخص دعوی کرے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی دوسری بعثت ہوں جو بیوی بچے مرزا غلام احمد قادیانی کے تھے وہ میرے ہی تھے اس لئے سب مرزائی میری بیعت میں داخل ہو جائیں ورنہ ان کا مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں تو بتائیں کیا مرزائی ایسے مدعی کی سب باتیں تسلیم کر لیں گے اور اگر کوئی شخص ایسا دعوی مرزا کی موت کے بعد اس کی بیوی کی زندگی میں کر دیتا تو کیا مرزا کی بیوی اس کو اپنا شوہر مان لیتی اور کیا مرزا کا بیٹا اپنی خلافت چھوڑ کر اس کی بیعت کر لیتا؟

کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا (کلمۃ الفصل ص ۱۰۴، ۱۰۵ مولفہ مرزا بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

قادیانی اخبار لکھتا ہے:

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک — کہ جس میں وہ بدر الدجی بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت — اب احمد مجتبی بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر — کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء)

اے میرے پیارے مری جاں رسول قدنی — تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد — تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسولِ قدنی

(اخبار الفضل قادیان ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

قدنی قادیانی کا مخفف ہے تو رسول قدنی کا مطلب قادیان میں پیدا ہونے والا رسول معاذ اللہ۔

۵) مرزائیوں کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں ہیں چنانچہ مرزا قادیانی عقل سے اندھا ہو کر اور سراپا کذب وکفر میں ڈوب کر لکھتا ہے:

''جبکہ بروزی طور پر میں آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوتِ محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوی کیا'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰، روحانی خزائن ص ۲۱۲ ج ۱۸)

ایک مرزائی کہتا ہے:

''خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وجود آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت ﷺ آپس میں کوئی دوئی یا مفارقت نہیں رکھتے بلکہ ایک ہی شان ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں'' (اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۳ شمارہ

نمبر ۳۷ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۷۔ ایڈیشن نہم لاہور)

دوسرے مضمون میں وہ کہتا ہے

''گذشتہ مضمون مندجہ الفضل ۱۶ ستمبر میں میں نے بفضل الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) باعتبار نام کام آمد مقام مرتبہ کے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہیں یا یوں کہو کہ آنحضرت ﷺ جیسا کہ (دنیا کے) پانچویں ہزار سال میں مبعوث ہوئے تھے ایسا ہی اس وقت جمیع کمالات کے ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں'' (الفضل مورخہ ۲۸، اکتوبر قادیان ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۷ ایڈیشن نہم لاہور)

۶) قادیانی کو نبی کہنے کیلئے مرزائی ختم نبوت کا انکار کر دیتے ہیں جبکہ مرزا نے خود کو خاتم النبیین کہا ہے ایک اور جگہ خود مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میں بارہا بتا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت ''وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ'' بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰ روحانی خزائن ص ۲۱۲ ج ۱۸)

''مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے'' (کشتی نوح ص ۵۶ روحانی خزائن ص ۶۱ ج ۱۹)

۷) مرزائیوں کے عقیدے میں مرزا قادیانی افضل الرسل ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنا ایک الہام یوں بتایا

''آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا'' (مرزا کا الہام مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص ۳۴۶)

''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم ابراہیم موسیٰ نوح داود یوسف سلیمان یحییٰ عیسیٰ وغیرہ ہے پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم ﷺ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں (ملفوظات جلد سوم ص ۲۷۰ مطبوعہ ربوہ)

۸) مرزائی مرزا قادیانی کو فخر اولین و آخرین مانتے ہیں مرزائیوں کا اخبار روزنامہ الفضل قادیان مسلمانوں کو للکارتے ہوئے کہتا ہے:

''اے مسلمان کہلانے والو اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ (یعنی مسلمانوں کا اسلام جھوٹا ہے نعوذ باللہ ناقل) جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے اسی کے طفیل آج بر و تقوی کی راہیں کھلتی ہیں اس کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن بن کر آیا تھا (الفضل قادیان ۲۶ ستمبر ۱۹۱۷ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۱۱-۲۱۲ طبع نہم لاہور)

۹) اسی پر اکتفا نہیں بلکہ قادیانی عقیدہ میں محمد رسول اللہ کا قادیانی ظہور (جو مرزا قادیانی کی روپ میں ہوا ہے) مکی ظہور سے اعلیٰ و افضل ہے یعنی ان کے نزدیک مرزا قادیانی معاذ اللہ نبی کریم ﷺ افضل ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے

''اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر یعنی اِن دِنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کی طرح ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱ روحانی خزائن ص ۲۷۱ ج ۱۶)

خطبہ الہامیہ کا مرزائیوں کی نظر میں مقام :

مرزا بشیر احمد خطبہ الہامیہ کے بارے میں لکھتا ہے

''اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خطبہ الہامیہ وہ خطبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ کے رنگ میں مسیح موعود کو عطا ہوا جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے پس اس کتاب کو عام کتابوں کی طرح نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ اس کا ہر ایک فقرہ الہامی شان رکھتا ہے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۷۱ پر حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں فرق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔ اس طرح صفحہ ۱۸۱ میں لکھا ہے کہ جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سال سے تعلق نہیں رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اِن دِنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے ان حوالوں سے پتہ لگتا ہے کہ مسیح موعود کوئی معمولی شان کا انسان نہیں ہے بلکہ امت محمدیہ میں اپنے درجہ کے لحاظ سے سب پر (حتیٰ کہ معاذ اللہ خود محمد رسول اللہ ﷺ پر بھی۔ ناقل) فوقیت لے گیا ہے (کلمۃ الفصل ص ۱۳۰/۱۳۱ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

اس کا مطلب اس کے علاوہ اور کیا ہے کہ مرزائیوں کے ہاں مرزا قادیانی کا مقام نبی کریم ﷺ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۱۰) ایک قادیانی شاعر اکمل آف گولیکے نے مرزا کی تعریف میں قصیدہ لکھا جس نے کچھ اشعار یہ ہیں۔

امام اپنا عزیزو اس زماں میں — غلام احمد ہوا دار الاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم — مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق — شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
غلام احمد مسیحا سے ہے افضل — بروزِ مصطفیٰ ہو کر جہاں میں

غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے　　بلا شک جائے گا باغ عدن میں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں　　اور آگے سے بھی بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل　　غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

غلامِ احمدِ مختار ہو کر　　یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں

تیری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو　　کہ سب کچھ لکھ دیا رازِ نہاں میں

(اخبار بدر قادیاں نمبر۴۳ جلد۲ صفحہ نمبر۱۴۔۲۵۔اکتوبر۱۹۰۶ء)

۱۱)　　قادیانی کہتے ہیں کہ خود حضرت محمد ﷺ تشریف لائے تھے اس وقت اسلام ہلال (پہلی رات کے چاند) کی مانند تھا اور قادیانی کے آنے سے اسلام بدرِ کامل کی طرح روشن اور منور ہو گیا۔ مطلب یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے نزدیک پہلی رات کے چاند کی طرح ہیں اور پہلی رات کا چاند اکثر تلاش کرنے سے بھی جلدی نظر نہیں آتا وہ دوسرے کو کیا روشنی دے گا؟ جبکہ مرزا قادیانی ان بے ایمانوں کے نزدیک چودھویں کے چاند کی طرح ہے۔ مرزا کہتا ہے:

''اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے خدا تعالیٰ کے علم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کے مشابہ ہو'' (یعنی چودھویں صدی) (خطبہ الہامیہ ص۱۸۴ روحانی خزائن ص۲۷۵ ج۱۶)

مرزائیوں کا اخبار لکھتا ہے:

''آنخضرت کے بعثت اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن ان کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنخضرت کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزا ہے حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنخضرت کی بعثت اول وثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے''۔

(اخبار الفضل قادیان جلد۳ نمبر۱۰ مورخہ ۱۵ جولائی 1915ء بحوالہ قادیانی مذہب ۲۶۲)

''اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت زیادہ بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وقت ہو'' (خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳،۱۹۴ روحانی خزائن ص ۲۸۸ ج ۱۶)

۱۲) یہ بھی کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی مکی بعثت کا زمانہ روحانی ترقیات کا پہلا قدم تھا اور قادیانی ظہور کا زمانہ روحانی ترقیات کی آخری معراج ہے مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی روحانیت معاذ اللہ بالکل ابتدائی درجے میں تھی اور قادیانی کی روحانیت نہایت اعلیٰ درجے کی تھی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں (یعنی مکی بعثت میں) اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقی کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار سال کے آخر میں یعنی اِس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی''۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷ روحانی خزائن ص ۲۶۶ ج ۱۶)

۱۳) یہ بھی کہا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذہانت آنحضرت ﷺ کی ذہانت سے بڑھ کر تھی چنانچہ ملاحظہ ہو:

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا ذہنی ارتقا آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا...... اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے نبی کریم ﷺ کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ان کا پورا ظہور ہوا (ریویو مئی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۶ طبع نہم لاہور)

۱۴) قادیانیوں کو شکوہ ہے کہ مسلمان انہیں کافر کہتے ہیں اور اپنی حالت یہ ہے کہ جھوٹے کو نبی مان کر سچے نبی کا کلمہ پڑھنے والے امتیوں کو کافر کہتے ہیں۔ ایک قادیانی لکھتا ہے۔

''اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقوی اور اکمل اور اشد ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو(کلمۃ الفصل ص ۱۴۶، ۱۴۷ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے''(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰ مرزا بشیر احمد ایم اے) ایک اور مرزائی لکھتا ہے:

''تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا''(محمد علی لاہوری قادیانی منقول از مباحثہ راولپنڈی ص ۲۴۰)مرزا محمود نے کہا:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود(مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود(مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں''(آئینہ صداقت ص ۳۵۔ از مرزا محمود احمد قادیانی)

۱۵) قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی مرزا محمود کہتا ہے:

''ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے'' (انوار خلافت ص ۹۰ مرزا محمود احمد قادیانی)

۱۶) ہم مقدمہ میں لکھ چکے ہیں کہ قادیانی کے نام کے ساتھ اذان کا جملہ اگر بنایا جائے تو اتنا ثقیل و متنافر اور فصاحت سے گرا ہو جس کو پڑھنا بڑا مشکل ہو اس طرح کہ قادیانی اپنے اشتہارات اور کتابوں میں لکھتا تھا ''مرزا غلام احمد قادیانی'' اگر اس کے ساتھ یہ لوگ اذان دیں تو کفریہ جملہ

یوں بنے گا ''اَشْھَدُ اَنَّ الْمِیْرْزَا غُلَامَ اَحْمَدَ الْقَادِیَانِیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ'' اوراگرتخفیف کر کے کہیں تو بھی غلام احمد قادیانی تو کہنا ہی ہوگا کیونکہ قادیانی کہتا تھا کہ میرے نام ''غلام احمد قادیانی'' کے اعداد ۱۳۰۰ ہیں اورصرف میرا ہی دعوی کرنا اس امر کی بین دلیل ہے کہ میں ہی اس صدی میں مسیح ہوکر آیا (ازالہ ص ۱۵۸ بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۸۵) بہرحال اگراس نام کے ساتھ یہ لوگ اذان دیں تو کفریہ جملہ یوں ہوگا ''اَشْھَدُ اَنَّ غُلَامَ اَحْمَدَ الْقَادِیَانِیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ'' اور ہے یہ بھی بڑا ثقیل بلکہ قابلِ نفرت اورطبیعت پر گراں۔ چونکہ قادیانی نام پر مشتمل کلمہ شہادت نہایت ثقیل ومتنافر بنا تو قادیانیوں نے اہل اسلام کے کلمہ میں تحریف معنوی کر کے اپنے لیے پسند کرلیا تحریف ایک تو یہ کہ قادیانی نے کہا کہ محمد رسول اللہ میرا نام رکھا گیا دوسرے یہ کہ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں قادیانی کو داخل کرلیا چنانچہ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہوگیا ہے اوروہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بعثت کے بعد ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک اوررسول کی زیادتی ہوگئی لہذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ''لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اوربھی زیاددہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے (کیونکہ زیادہ شان والا نبی مرزا غلام احمد قادیانی اس کے مفہوم میں داخل ہوگیا۔ ناقل) غرض اب بھی اسلام (مراد قادیانیت) میں داخل ہونے کیلئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی آمد نے ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کردی ہے (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

۱۷) الغرض قادیانی مذہب میں کلمہ کے الفاظ تو وہی باقی رکھے گئے ہیں جو الفاظ مسلمانوں کے کلمہ کے ہیں مگر قادیانی عقیدے نے کلمہ کا مفہوم تبدیل کردیا مسلمانوں کے کلمہ میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد محمد عربی ہیں ﷺ اور قادیانی کلمہ میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد ہے۔ ایک مرزائی

لکھتا ہے۔

''علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے ''صَارَ وُجُوْدِیْ وُجُوْدَہٗ'' نیز ''مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَارَاٰنِیْ'' اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ظاہر ہے یہی مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی اور کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی......فتدبروا (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

یادرہے کہ محمد رسول اللہ کہنے والے مسلمان کا پہلے انبیاء پر اس لئے ایمان ہوتا ہے کہ آپ نے ان کی نبوت کی خبر دی اس وجہ سے نہیں کہ گزشتہ انبیاء کے نام آپ کو دیئے گئے دیکھئے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِنْہُ وَالْجَنَّۃُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ'' (متفق علیہ مشکوۃ ص ۱۴) ''جو شخص اس کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسی اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کی بندی کے بیٹے اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے روح ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا جس عمل پر کہ وہ ہو''۔

غور کریں اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی رسالت کی گواہی کے باوجود عیسی علیہ

السلام کا ذکر کیا گیا اگر محمد رسول اللہ کے مفہوم میں عیسی علیہ السلام داخل ہوتے تو ان کا ذکر نہ کیا جاتا معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں عیسی علیہ السلام داخل نہیں جو سچے مسیح ہیں تو جھوٹے کو کیسے مان لیا جائے؟

۱۸) قادیانیوں کے نزدیک اب صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی ہی مدار نجات ہے اس لئے بہائیوں کی طرح......قادیانیوں کے نزدیک......محمد عربی ﷺ کی نبوت ورسالت کا دور بھی ختم ہو چکا ہے اور اب وہ عملاً منسوخ ہو چکی ہے۔ مرزا کہتا ہے۔

''ان کو کہہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تو خدا بھی تم سے محبت کرے گا'' (مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام حقیقۃ الوحی ص۸۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۵۰ روحانی خزائن ص۹۵ ج۲۲) مرزا کہتا ہے۔

''خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابرہیم رکھا جیسا کہ فرمایا **سلام علی ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغم واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی**......یعنی سلام ہے ابراہیم (یعنی اس عاجز پر) ہم نے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ (اربعین نمبر۳ ص۲۷ روحانی خزائن ص۳۲۰ ج۱۷) نیز کہتا ہے:

''ایسے ہی یہ آیت وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا'' (اربعین نمبر۳ ص۳۲ مطبوعہ قادیان، روحانی خزائن ص۳۲۱ ج۱۷) نیز کہتا ہے:

''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا......اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم کو اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار

دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے (اربعین نمبر ۳ ص ۷، روحانی خزائن ص ۴۳۵ حاشیہ ج ۱۷)

۱۸) قادیانیوں کے نزدیک دین اسلام مردہ ہے چنانچہ ایک قادیانی لکھتا ہے:

''غالباً ۱۹۰۶ء میں خواجہ کمال الدین صاحب کی تحریک سے اخبار وطن کے ایڈیٹر کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب نے ایک سمجھوتا کیا کہ ریویو آف ریلیجنز میں سلسلہ کے متعلق کوئی مضمون نہ ہو اور صرف اسلامی مضامین ہوں اور وطن کے ایڈیٹر رسالہ ریویو کی امداد کا پروپیگنڈا اپنے اخبار میں کریں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس تجویز کو ناپسند فرمایا اور جماعت میں بھی عام طور پر اس کی بہت مخالفت کی گئی حضرت صاحب نے فرمایا کہ کیا مجھے چھوڑ کر تم مردہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کرو گے؟

(ذکر حبیب مولفہ مولوی صادق قادیانی ص ۱۳۶ طبع اول قادیان)

قادیانیوں کا اخبار لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد قادیانی) کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی تجویز پر ۱۹۰۵ء میں ایڈیٹر اخبار وطن نے ایک فنڈ اس غرض سے شروع کیا تھا کہ اس سے ریویو آف ریلیجنز کی کاپیاں بیرونی ممالک میں بھیجی جائیں بشرطیکہ اس میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام نہ ہو مگر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اس تجویز کو اس بنا پر رد کر دیا کہ مجھ کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام پیش کرو گے؟ اس پر ایڈیٹر صاحب وطن نے اس چندے کے بند کرنے کا اعلان کر دیا'' (اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۳۲ ا کتوبر ۱۹۲۸ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۴۵۸)

مرزا قادیانی خود کہتا ہے:

''ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے یہودیوں عیسائیوں ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا اگر

اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہہ سکتے ہیں آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے (ملفوظات مرزا جلد ۱۰ ص ۱۲۷ مطبوعہ ربوہ)

۱۹) قادیانیوں کے نزدیک دین اسلام محض قصوں کہانیوں کا مجموعہ لعنتی شیطانی اور قابل نفرت ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔ مرزا قادیانی کہتا ہے

''وہ دین دین نہیں اور نہ ہی وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالمات الہیہ (یعنی نبوت۔ ناقل) سے مشرف ہو سکے وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند معقول باتوں پر (یعنی شریعت محمدیہ پر جو کہ آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ ناقل) انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے......سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸، ۱۳۹ روحانی خزائن ص ۳۰۶ ج ۲۱)

ایک اور جگہ لکھا

''یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی امید نہیں صرف قصوں کی پوجا کرو پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں چلتا ......میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے کوئی نہ ہوگا (دریں چہ شک۔ ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳، روحانی خزائن ص ۳۵۴ ج ۲۱)

قادیانیوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ اب تو قادیانی کو مرے ہوئے سو سال گزر گیا جب تمہارے اندر سلسلہ نبوت نہ رہا تو تمہارا دین مردہ ہو گیا اسلام کی سب تعلیمات موجود ہیں اس لئے اسلام زندہ دین ہے قادیانیوں نے اس کو مردہ کہا مگر اپنے دین کو زندہ ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر زندہ دین کا یہی مطلب ہے کہ اس میں سلسلہ نبوت ہو تو پھر زندہ دین اس کو کہا جائے جس میں ہر

شخص نبی ہواور ایسا تو کوئی دین نہیں۔

﴿قادیانی کے اس الہام کی بنیاد﴾

مولانا رفیق دلاوری اپنی مایہ ناز کتاب ''ائمہ تلبیس'' کے صفحات ۳۵۱ تا ۴۰۹ میں مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب ذکر کئے ہیں فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد نے اپنا جو پنتھ جاری کیا وہ مختلف ادیان و مذاہب سے ماخوذ تھا اس نے اسلام، آریہ دھرم، یہودیت ،نصرانیت، باطنیت ، مہدویت ، بابیت اور بہائیت کے تھوڑے تھوڑے اصول لے کر ان کو اپنا لیا اور ایک معجون مرکب تیار کر کے اس کا نام احمدیت رکھ دیا (ائمہ تلبیس ص۳۵۱)

ایک اور مقام پر موصوف لکھتے ہیں:

ملا محمد علی بارفروشی جسے بابی لوگ قدوس کے لقب سے یاد کرتے ہیں علی محمد باب کا سب سے بڑا خلیفہ تھا......مقام قدوسیت اور رجعت رسول اللہ ﷺ کا مدعی تھا رجعت رسول اللہ سے اس کی یہ مراد تھی کہ آنحضرت ﷺ از سرنو دنیا کے اندر تشریف لا کر (معاذ اللہ) بارفروشی کے پیکر میں ظاہر ہوئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ مرزا غلام احمد نے بارفروشی ہی کے چبائے ہوئے لقمے کو اپنے خوان الحاد کی زینت بنالیا تھا چنانچہ قادیانی صاحب نے ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کے اشتہار میں لکھا کہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیۃ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے آں حضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے سے میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آتا کیونکہ ظل اپنی اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد رسول اللہ ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیوں کہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی (تبلیغ رسالت یعنی مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی جلد ا ص۲۰ بحوالہ

ائمہ تلبیس ج ۲ص ۷ ۲۱) ایک جگہ مولانا رفیق دلاوریؒ ایک بابی کا کلام نقل کرتے ہیں:

کہ حضرت قائم علیہ السلام (مرزا محمد علی باب المتوفی ۱۲۶۶ھ) کا ظہور بھی جناب محمد رسول اللہ ہی کی رجعت ہے (نقطۃ الکاف ص ۲۷۴ بحوالہ ائمہ تلبیس ص ۳۹۰)

سید محمد جونپوری المتوفی ۹۱۰ھ (جس نے دسویں صدی ہجری میں مہدی ہونے کا دعوی کیا) کے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ محمد ﷺ اور حضرت مہدی موعود اور سید محمد جونپوری ایک ذات ہیں (ہدیہ مہدویہ ص ۲۷۹ بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ص ۳۷۴)

بہر حال مرزا قادیانی کا یہ دعوی کہ مجھ میں اور نبی کریم ﷺ میں معاذ اللہ کوئی فرق نہیں پہلے بھی کئی ملحد کر چکے ہیں۔نہ پہلے اس دعوی میں سچے تھے نہ قادیانی۔

قادیانیوں کی شیخ چلی سے مشابہت:

کہتے ہیں کہ شیخ چلی سے کسی نے تیل کا کنستر پہنچانے کے لئے بیس روپے مزدوری طے کر لی شیخ چلی نے کنستر اٹھایا اور سوچنا شروع کیا کہ مجھے بیس روپے ملیں گے تو میں ان سے انڈے خریدوں گا پھر ان سے چوزے نکلواؤں گا پھر وہ بڑے ہوں گے تو ان سے اور نسل چلے گی پھر میں مرغیاں بیچ کر بکریاں خریدلوں گا پھر بکریوں کے ریوڑ ہو جائیں گے تو میں ان کو بیچ کر بھینسیں خرید لوں گا انہیں خیالات میں گم تھا کہ اس کے پاؤں کو ٹھوکر لگی اور کنستر زمین پر گر گیا کنستر کے مالک نے اس کو ملامت کی کہ میرا اتنے تیل کا نقصان کر دیا شیخ چلی کہنے لگا تجھے اتنے سے تیل کی فکر لگ گئی میرا اتنی بھینسوں کا نقصان ہو گیا۔لوگ شیخ چلی کو بیوقوف کہتے ہیں مگر قادیانی اس سے کہیں بڑا بیوقوف تھا اور اس کو ماننے والے بھی کیونکہ شیخ چلی کے خیالات کی کچھ تو بنیاد تھی اور قادیانیوں کے اِن کے عقائد فاسدہ کی بنیاد کسی بھی سچ پر نہیں ہے اللّٰھم احفظنا اللّٰھم اعذنا.

﴿سورۃ ابرہیم سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿قرآن سب کیلئے ہے﴾

ارشادفرمایا:

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ (سورۃ ابراھیم آیت نمبر۵۲)

ترجمہ: یہ خبر پہنچادینا ہے لوگوں کو اور تاکہ وہ چونک جائیں

دلیل کی وضاحت:

اَلنَّاس جمع ہے اور الف لام استغراق کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ قرآن سب انسانوں کو اللہ کا حکم پہنچانے کیلئے نازل ہوا۔ اور جب سب لوگوں کو حکم پہنچانے والی یہ کتاب موجود ہے تو کسی اور کی ضرورت ہی نہ رہی؟

﴿سورۃ الحجر سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الحجر سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشادفرمایا:

الٓرٰ (سورۃ الحجر آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

حروف مقطعات ختم نبوت کی دلیل ہیں جیسا کہ سورۃ بقرہ کے شروع میں گذرا ہے کہ قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ الحجر سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن کی حفاظت اللہ کرتے ہیں﴾

ارشادفرمایا:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (سورۃ الحجر آیت نمبر ۹)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

جب یہ کتاب محفوظ ہے تو پھر کسی اور کی کیا ضرورت رہی؟ مقدمہ میں پھر سورۃ البقرۃ میں اس دلیل کی وضاحت گزر چکی ہے اور یہ بھی گزرا ہے کہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے تحذیر الناس میں اس آیت سے ختم نبوت پر استدلال کیا ہے۔(۱)

---

(۱) حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی پوری عبارت یوں ہے:

اگر رسول اللہ ﷺ کو اول یا اوسط میں رکھئے تو انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف دین محمدی ہوتا تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آتا۔ حالانکہ خود فرماتے ہیں ﴿مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَۃٍ اَوۡ نُنۡسِہَا نَأۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡہَآ اَوۡ مِثۡلِہَا﴾ اور کیوں نہ ہو؟ یوں نہ ہو تو اعطاءِ دین منجملہ رحمت نہ رہے آثارِ غضب میں سے ہو جاوے ہاں اگر یہ بات متصور ہوتی کہ اعلیٰ درجہ کے علماء کے علوم ادنیٰ درجہ کے علوم سے کم تر ہیں اور اَدۡوَن ہوتے ہیں تو مضائقہ بھی نہ تھا پر سب جانتے ہیں کہ کسی عالم کا عالی مرتبہ ہونا مراتب علوم پر موقوف ہے یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

اور انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضۂ علوم کیا جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معنی؟ سو اس صورت میں اگر وہی علوم محمدی ہوتے تو بعد وعدۂ محکم ﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوۡنَ﴾ کے جو بہ نسبت اس کتاب کے جس کو قرآن کہئے اور بشہادت آیۃ ﴿وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتَابَ تِبۡیَاناً لِکُلِّ شَیۡءٍ﴾ جامع العلوم ہے کیا ضرورت تھی اور اگر علومِ انبیاء متاخرین علوم محمدی کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تِبۡیَاناً لِکُلِّ شَیۡءٍ ہونا غلط ہو جاتا۔ بالجملہ ایسے نبی جامع العلوم کو ایسی ہی کتاب جامع چاہئے تھی تا کہ علوم مراتب نبوت (باقی اگلے صفحہ پر)

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کا معنی یوں کرتے ہیں یاد رکھو اس قرآن کے اتارنے والے ہم ہیں اور ہم ہی نے اس کی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔۔۔ چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں۔۔ حفاظت قرآن کے متعلق یہ عظیم الشان وعدہ الٰہی ایسی صفائی اور حیرت انگیز طریقہ سے پورا ہو کر رہا ہے جسے دیکھ کر بڑے بڑے متعصب ومغرور مخالفوں کے سر نیچے ہو گئے میور لکھتا ہے جہاں تک ہماری معلومات ہیں دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو قرآن کی طرح بارہ صدیوں تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رہی ہو ایک اور یورپین محقق لکھتا ہے کہ ہم ایسے ہی یقین سے قرآن کو بعینہ محمد (ﷺ) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ سمجھتے ہیں جیسے مسلمان اسے اللہ کا کلام سمجھتے ہیں'' واقعات بتلاتے ہیں کہ ہر زمانہ میں ایک جم غفیر علماء کا جن کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے۔۔۔۔۔۔ آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک سے لے کر آج تک کوئی لمحہ اور کوئی ساعت نہیں بتلائی جاسکتی جس میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد حفاظ قرآن کی موجود نہ رہی ہو خیال کرو کہ آٹھ دس سال کا ہندوستانی بچہ جسے اپنی مادری زبان میں دو تین جز کا رسالہ یاد کرنا دشوار ہے وہ ایک اجنبی زبان کی اتنی ضخیم کتاب جو متشابہات سے پر ہے کس طرح فر فر سنا دیتا ہے پھر کسی مجلس میں ایک بڑے باوجاہت عالم وحافظ سے کوئی حرف چھوٹ جائے یا اعراب کی فروگذاشت ہو جائے تو ایک بچہ اس کو ٹوک دیتا ہے چاروں طرف سے تصحیح کرنے والے للکارتے ہیں ممکن نہیں کہ پڑھنے والا غلطی پر قائم رہے (تفسیر عثمانی ص ۳۴۷، ۳۴۸)

حضرت جی کا واقعہ:

پیر طریقت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ امریکہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جو لا جرم علو مراتب علمی ہے چنانچہ معروض ہو چکا میسر آئے ورنہ یہ علو مراتب نبوت بے شک ایک قول دروغ اور حکایت غلط ہوتی ایسے ہی ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے (تحذیر الناس ص ۵۲ تا ص ۵۳ سطر ۳)

میں ایک جگہ مختلف مذاہب کے نمائندے جمع ہوتے تھے اللہ نے اسلام کی ترجمانی کیلئے مجھے وہاں جانے کی توفیق دی ایک دفعہ ان سے طے ہوا کہ آئندہ میٹنگ میں ہر شخص اپنے مذہب کی کتاب پڑھ کر سنائے گا چنانچہ میں نے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیر انگریزی میں بیان کی میرے بعد عیسائی کی باری تھی اس نے بڑے شوق سے انجیل سے حضرت عیسی علیہ السلام کا پہاڑی والا مشہور وعظ پڑھ دیا جب فارغ ہوا تو میں نے سوال کیا کیا یہ اصل ہے یا ترجمہ اس پر وہ سمجھے کہ میں نے ان کو کس مشکل میں ڈال دیا ہے وہ سوچ میں پڑ گیا اس کے بعد نمبر تھا یہودی کا اس نے خود ہی کہا کہ سچی بات یہ ہے کہ اپنے مذہب کی اصل کتاب سوائے مسلمانوں کے اور کسی کے پاس نہیں ہے حضرت فرماتے ہیں مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اس دن دو رکعت نمازِ شکر ادا کی۔

﴿سورۃ الحجر سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿انبیاء سابقین کا ذکر﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ (سورۃ الحجر آیت نمبر ۱۰)

ترجمہ: اور آپ سے پہلے ہم پہلی قوموں میں بھی رسول بھیج چکے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

پہلی قوموں میں رسولوں کے بھیجنے کا ذکر کیا مستقبل میں کسی رسول کے بھیجنے کا ذکر قرآن وحدیث میں کہیں بھی نہیں ملتا اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہ آئے گا۔

﴿سورۃ الحجر سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿سورۃ فاتحہ محفوظ ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (سورۃ الحجر آیت نمبر ۸۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو نماز میں دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظمت والا دیا

دلیل کی وضاحت:

حضرت ابوسعید بن معلیٰ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت نہ سکھادوں پھر آپ نے میرے ہاتھ کو پکڑ لیا جب مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآن کی سب سے بڑی سورت سکھاؤں گا آپ نے فرمایا'' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ '' یہ سبع مثانی ہے اور وہ قرآن عظیم جو مجھے دیا گیا (بخاری شریف ج۲ص ۷۴۹) معلوم ہوا کہ سبع مثانی سورۃ فاتحہ ہی ہے اور سورۃ فاتحہ کے باقی رہنے سے ختم نبوت کی دلیل اس کتاب کے صفحہ ۶۲ میں ذکر کی جا چکی ہے۔

﴿سورۃ النحل سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر ۱﴾
﴿قیامت سے قبل کسی نبی کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

أَتیٰ أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ط سُبْحَانَهٗ وَتَعَالیٰ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (سورۃ النحل آیت نمبر ۱)

ترجمہ: آ پہنچا حکم اللہ کا پس اس کی جلدی مت کرو وہ اللہ پاک ہے اور برتر ان کے شریک بتلانے سے۔

دلیل کی وضاحت:

یعنی قیامت قریب آ گئی اگر کسی اور نبی کی آمد ہوتی تو اس کی خبر بھی ضروری تھی تا کہ آنے والے اس پر ایمان لا کر جہنم سے بچ جائیں۔(ھدیۃ المھدیین ص ۵۸)

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر۲﴾

﴿مستقبل کے نبی کا ذکر نہیں﴾

ارشادفرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ النحل آیۃ ۴۳)

ترجمہ: اور آپ سے قبل ہم نے مرد ہی بھیجے ہم وحی بھیجتے تھے ان کی طرف سو پوچھو یاد رکھنے والوں سے اگر تم کو علم نہ ہو

دلیل کی وضاحت:

یہ تو کہا کہ ہم نے آپ سے پہلے مردوں کو ہی رسول بنایا مگر یہ نہ فرمایا کہ آپ کے بعد بھی مردوں کو ہی رسول بنائیں گے۔اس لئے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر۳﴾

﴿انبیاء پہلوں میں آئے﴾

ارشادفرمایا:

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ (سورۃ النحل آیت نمبر ۶۳)

ترجمہ: اللہ کی قسم بے شک ہم نے رسول بھیجے آپ سے پہلے مختلف جماعتوں کی طرف۔

دلیل کی وضاحت:

پہلے لوگوں کا ذکر کیا بعد والوں کا نہ کیا۔کیونکہ بعد میں کسی پر وحی نہیں۔

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن ہدایت اور رحمت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (سورۃ النحل آیت نمبر۶۴)

ترجمہ: اور ہم نے اسی لئے آپ پر کتاب اتاری ہے کہ آپ انہیں وہ چیز کھول کر سنا دیں جس میں یہ جھگڑ رہے ہیں اور ایمان والوں کیلئے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں قرآن کو هُدًى یعنی ہدایت کہا جب سراپا ہدایت موجود ہے تو کسی اور کی کیا ضرورت؟ اس استدلال کی وضاحت سورۃ البقرۃ کے ابتدائی دلائل میں گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر۵﴾

﴿نبی ﷺ سب پر گواہ ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ (سورۃ النحل آیت نمبر۸۹)

ترجمہ: اور جس دن ہم کھڑا کریں گے ہر جماعت میں ایک گواہ ان پر انہیں میں سے اور آپ کو ان پر گواہ لائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

دنیا میں حضرت نبی کریم ﷺ سب انبیاء علیہم السلام کے بعد آکر ان کے مُصَدِّق ہوئے آخرت میں آپ ان کے شہید یعنی ان سب کے حق میں گواہی دینے والے ہوں گے اگر

آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو کہا جاتا کہ وہ آپ کے اوپر گواہ ہوگا یا آپ کا مصدق بنے گا۔مگر ایسا نہیں کہا گیا معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر ۶﴾

﴿قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (سورۃ النحل آیت نمبر ۸۹)

ترجمہ: اور ہم نے آپ پر کتاب اتاری ہر چیز کو بیان کرنے کے لئے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری مسلمانوں کے لئے۔

مختصر تفسیر:

قرآن پاک میں دین کے ہر معاملہ میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ بہت سے امور دینیہ بھی قرآن سے معلوم نہیں ہوتے اس لئے سنت نبویہ، اجماع اور قیاس کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے پھر قرآن ہمارے لئے ہر چیز کا تبیان کیسے ہوا؟ اس کا جواب علامہ نسفیؒ تفسیر مدارک ج ۳ ص ۱۳۱ برہامش تفسیر الخازن میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

قرآن تمام امور دینیہ کو بیان کرتا ہے احکام منصوصہ میں تو بالکل ظاہر ہے اسی طرح جو احکام سنت یا اجماع یا قول صحابی یا قیاس سے ثابت ہیں کیونکہ ان سب کا مرجع کتاب اللہ ہی ہے کہ اس میں ہمیں آنحضرت ﷺ کی اتباع واطاعت کا حکم دیا گیا......اس کے بعد تفسیر نسفی میں اجماع قول صحابی اور قیاس کو بھی قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔

حاصل یہ کہ کچھ مسائل کا حل قرآن کی نصوص سے صراحةً مل جاتا ہے اور کچھ مسائل حدیث نبوی اجماع امت اور قیاس سے ملے گا اور ان کا ثبوت قرآن پاک سے ہوتا ہے اس لئے

ہم کہتے ہیں کہ اصولی طور پر سارے احکام شرعیہ قرآن پاک میں موجود ہیں۔(۱)

دلیل کی وضاحت:

جب قرآن میں ہر ہر چیز کا بیان مل رہا ہے تو پھر کسی اور کی کیا ضرورت ہے؟ نیز جب یہ قرآن سراپا ہدایت ہے تو پھر کسی اور وحی کی کیا ضرورت ہے؟ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ آخری

---

(۱) کچھ لوگوں نے اس آیت کریمہ سے نبی کریم ﷺ کے لئے علم غیب پر استدلال کیا ہے۔اور یہ استدلال باطل ہے کیونکہ اس آیت میں یا کسی اور نص قطعی میں نبی کریم ﷺ کے لئے ''عِلْم'' اور'' غَیْب'' دونوں لفظ اکٹھے نہیں اس لئے علم غیب کا دعوی ان سے ثابت نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اصولی طور پر سارے احکام شرعیہ قرآن پاک میں موجود ہیں یہ نہیں کہ کائنات کے ذرے ذرے کا علم قرآن میں موجود ہے۔ بریلوی مکتب فکر کے مشہور مفتی احمد یار خان لکھتے ہیں۔

سوال۲ : رہبری کے لئے قرآن وحدیث کافی ہیں ان میں کیا نہیں جو فقہ سے حاصل کریں قرآن فرماتا ہے''وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ''اور نہ ہے کوئی تر اور خشک چیز جو اس روشن کتاب میں لکھی نہ ہو ، ''وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ''اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ قرآن میں سب ہے اور قرآن سب کے لئے آسان بھی ہے پھر کس لئے مجتہد کے پاس جاویں؟

جواب: قرآن وحدیث بیشک رہبری کے لئے کافی ہیں اور ان میں سب کچھ ہے مگر ان سے مسائل نکالنے کی قابلیت ہونا چاہئے سمندر میں موتی ہیں مگر ان کو نکالنے کیلئے غوطہ خور کی ضرورت ہے ائمہ دین اس سمندر کے غوطہ خور ہیں (جاء الحق ص ۳۶) مزید تفصیل کیلئے دیکھئے شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ازالۃ الریب ص ۴۶۴ تا ۴۸۳ ،راقم کی کتاب اساس المنطق ج ۱ ص ۱۸۵ تا ۱۸۸ او اساس المنطق ج ۲ ص ۴۴۱ تا ۴۴۴ نیز ص ۴۷۲ تا ۴۷۹۔

نبی ہیں۔اس کتاب کے ص ۸۸تا۹۰ میں سورۃ البقرۃ کی دلیل ۲۱ کے تحت اور ص ۳۸۴ میں سورۃ الحجر دلیل نمبر۲ کے تحت حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی وہ عبارت گزر چکی ہے جس میں انہوں نے اس آیت کریمہ سے ختم نبوت پر استدلال کیا ہے چونکہ اس کتاب کو حضرت نانوتویؒ کے دفاع کے لئے لکھا گیا اس لئے حاشیہ میں یہاں بھی وہ عبارت دی جاتی ہے(۱)۔

---

(۱) حضرت نانوتویؒ کی پوری عبارت یوں ہے:

اگر رسول اللہ ﷺ کو اول یا اوسط میں رکھئے تو انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف دین محمدی ہوتا تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آتا۔حالانکہ خود فرماتے ہیں ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ﴾ اور کیوں نہ ہو؟ یوں نہ ہو تو اعطاء دین منجملہ رحمت نہ رہے آثار غضب میں سے ہو جاوے ہاں اگر یہ بات متصور ہوتی کہ اعلیٰ درجہ کے علماء کے علوم ادنی درجہ کے علوم سے کم تر ہیں اور اَدْوَن ہوتے ہیں تو مضائقہ بھی نہ تھا پر سب جانتے ہیں کہ کسی عالم کا عالی مرتبہ ہونا مراتب علوم پر موقوف ہے یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

اور انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضۂ علوم کیا جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معنی؟ سو اس صورت میں اگر وہی علوم محمدی ہوتے تو بعد وعدۂ محکم ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ کے جو بہ نسبت اس کتاب کے جس کو قرآن کہئے اور بشہادت آیۃ ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ﴾ جامع العلوم ہے کیا ضرورت تھی اور اگر علوم انبیاء متاخرین علوم محمدی کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہونا غلط ہو جاتا۔بالجملہ ایسے نبی جامع العلوم کو ایسی ہی کتاب جامع چاہئے تھی تا کہ علو مراتب نبوت جو لا جرم علو مراتب علمی ہے چنانچہ معروض ہو چکا میسر آئے ورنہ یہ علو مراتب نبوت بے شک ایک قول دروغ اور حکایت غلط ہوتی ایسے ہی ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے۔(تحذیر الناس ص ۵۲ تا ص ۵۳ سطر ۳)

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر ۷﴾
﴿قرآن سے استفادے کا طریقہ﴾

ارشاد فرمایا:

فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (سورۃ النحل آیت نمبر ۹۸)

ترجمہ: سو جب آپ قرآن پڑھیں تو اللہ کی پناہ حاصل کریں شیطان مردود سے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن مجید سے فائدہ حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑلو، قرآن کو آخری کتاب اور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مان لو شیطان سے اللہ کی پناہ حاصل کرو کسی اور نبی کا انتظار نہ کرو آخری نبی تو آ چکے ہیں۔

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر ۸﴾
﴿قرآن مسلمانوں کیلئے خوشخبری ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ نَزَّلَهُ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (سورۃ النحل آیت نمبر ۱۰۲)

ترجمہ: کہہ دیجئے اس کو پاک فرشتے نے تیرے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ اتارا ہے تا کہ ایمان والوں کے دل جمادے اور ہدایت اور خوشخبر فرماں برداروں کیلئے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کو نری ہدایت بتایا نیز قرآن پاک مومنین کی ایمان پر ثابت قدمی کا ذریعہ ہے تو پھر اس قرآن کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی کیا ضرورت؟ پھر یہ کتاب جیسے اس زمانہ

کے مسلمانوں کیلئے خوشخبری تھی آج کے مسلمانوں کیلئے بھی خوشخبری ہے اور کامل خوشخبری تو تب ہی ہوگی جب اس کے بعد کوئی اور کتاب نہ ہوا گر اس کے بعد کوئی اور آسمانی کتاب ہو یا کسی نئے مدعی نبوت پر وحی کا نزول مانا جائے تو پھر اس نئے مدعی کی باتیں اس کے ماننے والوں کے لئے خوشخبری ہوں گی نہ کہ قرآن کریم۔ حاصل یہ کہ قرآن کریم خوشخبری ہونے کی حیثیت سے بھی ختم نبوت کی دلیل بنتا ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿قرآن کی زبان محفوظ ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ الاٰية (سورۃ النحل آیت نمبر ۱۰۳)

ترجمہ: اور ہم کو خوب معلوم ہے کہ وہ کہتے ہیں اس کو تو ایک آدمی سکھاتا ہے جس کی طرف یہ نسبت کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ زبان عربی ہے صاف۔

شان نزول اور مختصر تفسیر:

قریش کا ایک عجمی غلام تھا جو مکہ مکرمہ میں چیزیں بیچا کرتا تھا نبی کریم ﷺ کبھی کبھار اس کے پاس بیٹھ کر اس سے کچھ بات چیت کرلیا کرتے تھے وہ لڑکا عربی نہ جانتا تھا یا بہت کم عربی جانتا تھا اس کے نام کے بارے میں کئی اقوال ملتے ہیں جبر، یسار، عائش، یعیش کافروں نے کہا کہ محمد (ﷺ) معاذ اللہ اس لڑکے سے قرآن سیکھ کر ہمیں سناتے ہیں یہ قرآن اللہ کا نازل کردہ نہیں بلکہ اس لڑکے سے سیکھا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ دیکھو جس کی طرف قرآن کی نسبت کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کا اس کو استاد بتاتے ہیں وہ تو عربی زبان سے بالکل ناواقف۔ قرآن جیسی فصیح و بلیغ عربی کتاب جس کی مثل لانے سے عرب کے سارے فصیح و بلیغ عاجز آ گئے اس کی تعلیم سے کیسے ہو سکتی ہے؟ اعتراض کرنے والے کچھ تو عقل سے کام لیں۔

(تفسیر ابن کثیر ج۲ص۹۰۹، ۹۱۰تفسیر عثمانی ص۳۶۹ف ۳)

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں قرآن کی زبان کا ذکر ہے اور قرآن بھی محفوظ اور اس کی زبان عربی بھی محفوظ اس لئے اس کے معنی کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ۔تو پھر کسی اور کتاب کی یا اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟ قرآن اللہ کی آخری کتاب اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ النحل سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿ملت ابراہیم کی پیروی کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

(سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۳)

ترجمہ: پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کہ ملت ابراہیم کی پیروی کریں جو ایک طرف کے تھے اور نہ وہ مشرکوں سے نہ تھے

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے امت محمدیہ کو ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا گیا اور یہ بات اس کتاب کے ص۹۶، ۹۷ میں سورۃ البقرۃ دلیل نمبر ۲۷ کے تحت گزر چکی کہ ہمارے لئے ملت ابراہیمی کی پیروی نبی ﷺ کی اتباع ہی سے ممکن ہے اور نبی کریم ﷺ کی ساری تعلیمات محفوظ ہیں تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہی؟

﴿سوالات﴾

(۱) سورۃ یونس میں کتنی آیات ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے چند آیات ذکر کریں نیز طریق استدلال بھی واضح کریں (۲) مذکورہ ذیل آیات سے اسلام کی حقانیت اور مرزائیت کا بطلان ثابت کریں '' وَاللّٰہُ یَدْعُوْ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ '' ، ''وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُوْنَ اِلَیْکَ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ ''الآیۃ ،'' وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ''، '' وَاَنْ اَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ''۔(۳) سورۃ یونس سے دلیل نمبر ۱۱ کس آیت سے لی گئی ہے اور کیسے؟ وضاحت سے لکھیں (۴) سورۃ ھود سے چند دلائل ختم نبوت کے ذکر کریں (۵) درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور ختم نبوت کو ثابت کریں ''کِتَابٌ اُحْکِمَتْ اٰیَاتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ'' ، '' اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرَاہُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیَاتٍ ''(۶) قرآن کے منکر کا دوزخ میں جانا قرآن سے ثابت کریں پھر ختم نبوت کو ثابت کریں (۷) '' وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ مِنَ الْاَحْزَابِ'' ترجمہ وتفسیر کر کے بتائیں کہ مفتی محمد شفیعؒ نے لفظ ''الاحزاب'' کا کیا معنی کیا اور کس حوالے سے؟ (۸) سورۃ ھود کی آیت نمبر ۱۱۲ میں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے اور اس پر عمل کس طرح ممکن ہے؟ (۹) سورۃ ھود سے قرآن کا چیلنج اور نماز کا حکم ثابت کریں پھر ان سے ختم نبوت کے دلائل دیں (۱۰) ''الٓرٰ تِلْکَ اٰیَاتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ '' اس سے ختم نبوت کے چند دلائل ذکر کریں (۱۱) سورۃ یوسف کی آخری آیات سے دلیل ذکر کریں (۱۲) اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ۝ آیت کریمہ کا معنی کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوئی یا مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ پر۔ (۱۳) آیات کو مکمل کر کے ترجمہ کریں اور ختم نبوت کی دلیل ذکر کریں ''اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ کَمَنْ ھُوَ اَعْمٰی''، ''اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ اَوْدِیَۃٌ بِقَدَرِھَا ''(۱۴) آیت کریمہ مکمل

کر کے ترجمہ وتفسیر کریں اور ختم نبوت کو ثابت کریں ''وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ''الآیة (۱۵) سورة ابراہیم سے کچھ دلائل ذکر کریں (۱۶) اُس آیت کا ترجمہ لکھیں جس میں کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی مثالیں دی گئی ہیں پھر اس سے ختم نبوت پر چند دلائل قلمبند کریں (۱۷) مومن کا اپنے کلمہ ''محمد رسول اللہ'' کے ساتھ زندگی میں کس طرح ربط رہتا ہے اور زندگی کے بعد یہ کلمہ کہاں کہاں کام آئے گا؟ (۱۸) قادیانیوں کا یہ کہنا ''مرزا اللہ کا نبی تھا'' یہ کلمہ خبیثہ ہے مرزے کی زندگی سے اور مرزائیوں کی زندگی سے اس کلمہ کا خبیثہ ہونا ثابت کریں (۱۹) '' یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ '' آیت پوری کر کے ترجمہ کریں اور ختم نبوت پر استدلال کریں نیز یہ بتائیں کہ قادیانیوں کیلئے اس آیت میں کیا لمحہ فکریہ ہے؟ (۲۰) قبر کے سوال وجواب کو قرآن وحدیث سے ثابت کریں پھر اس سے ختم نبوت پر دلائل ذکر کریں (۲۱) مرزائی جنت جانے کے لئے چناب نگر کے نام نہاد بہشتی مقبرہ میں جگہ الاٹ کراتے ہیں کیا ان کو اس کے کچھ فائدہ ہوگا اگر نہیں تو کیوں؟ (۲۲) قبر کے سوال کے بارے میں احادیث مختلف ہیں مگر ایک بات سب میں مشترک ہے وہ کیا؟ (۲۳) بعض روایات میں یہ سوال مذکور ہے '' مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ '' کچھ لوگ اس سے عقیدۂ حاضر ناظر پر استدلال کرتے ہیں ان کا کیا جواب ہے؟ (۲۴) مومن کے عقائد کی بنیاد کن پر اور کافر کے عقائد کی بنیاد کن پر ہوتی ہے نیز تفسیر عثمانی سے محکمات کی بہترین تفسیر ذکر کریں (۲۵) قادیانیوں نے بے مثال کفر کیسے کیا؟ نیز اس کا پس منظر ذکر لکھیں (۲۶) باحوالہ ذکر کریں کہ قادیانیوں کے ہاں ''محمد رسول اللہ'' کا معنی کیا ہے؟ نیز اس کا اثر اور نقصان ذکر کریں (۲۷) قادیانیوں کی اس بات پر تبصرہ کریں کہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کو دوبارہ دنیا میں بھیجنے کا وعدہ کیا تھا (۲۸) مندرجہ ذیل عبارت کا مقصد تحریر کریں ''اگر کوئی شخص خود کو قائد اعظم کی دوسری بعثت کہے یا کہے کہ مرزا قادیانی میرے روپ میں دوبارہ آ گیا ہے کیا مرزائی اس کو مان لیں گے'' (۲۹) مرزا کی ایسی عبارات ذکر کریں جن میں مرزا نے خَاتَمُ الْاَنْبِیَاء یا اَفْضَلُ الرُّسُل ہونے کو دعوی کیا ہے (۳۰) ثابت کریں کہ مرزائی لوگ مرزا قادیانی علیہ ما علیہ

کو جناب نبی کریم ﷺ سے اعلیٰ مانتے ہیں۔(۳۱) خطبہ الہامیہ کیا ہے اور مرزائیوں کے ہاں اس کا کیا مقام ہے؟ نیز اس خطبہ سے قادیانیوں کے کچھ باطل عقائد پیش کریں (۳۲) نبی کریم ﷺ نے نبوت کو ایک عمارت سے اور خود کو اس کی ایک اینٹ سے تشبیہ دی جبکہ قادیانی نے نبی کریم ﷺ کو ہلال سے اور خود کو بدر سے تشبیہ دی آپ اس سے کیا نتیجہ نکالیں گے(۳۳) قادیانی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں نیز وہ مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز مانتے ہیں یا نہیں حوالہ بھی دیں (۳۴) قادیانیوں نے کلمہ کے مفہوم میں تحریف کی اپنا نیا کلمہ کیوں نہ بنالیا؟(۳۵) قادیانیوں کی اس عبارت پر تبصرہ کریں ’’مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی‘‘(۳۶) ایسی عبارات پیش کریں جن سے پتہ چلتا ہو کہ قادیانیوں کے نزدیک دین اسلام مردہ ہے پھر یہ ثابت کریں دین اسلام جس میں نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانا جاتا ہے وہ تو زندہ ہے مگر قادیانیت خود قادیانیوں کے اپنے اصول کی رو سے مردہ مذہب ہے(۳۷) قادیانی نے جو خود کو محمد رسول اللہ اس کی بنیاد کیا ہے قادیانی سے پہلے ایسا دعوی کس کس نے کیا؟(۳۸) قادیانی کی شیخ چلی سے مشابہت ثابت کریں اور یہ بھی کہ شیخ چلی مرزے کے نسبت زیادہ سمجھدار تھا(۳۹) سورۃ الحجر سے ختم نبوت کے چند دلائل کر کریں(۴۰) ’’اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوۡنَ‘‘ کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ اس آیت سے حضرت نانوتویؒ نے کس طرح ختم نبوت پر استدلال کیا ہے؟ پھر حضرت جی دامت برکاتہم العالیہ کا واقعہ بھی ذکر کریں(۴۱) ’’وَلَقَدۡ اٰتَیۡنٰکَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ ترجمہ اور باحوالہ تفسیر ذکر کریں پھر اس سے ختم نبوت کو مدلل کریں (۴۲) سورۃ النحل سے کچھ دلائل ختم نبوت کے ذکر کریں(۴۳)’’وَیَوۡمَ نَبۡعَثُ مِنۡ کُلِّ اُمَّةٍ شَهِیۡدًا عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَجِئۡنَا بِکَ شَهِیۡدًا عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ اس آیت سے عقیدۂ ختم نبوت پر استدلال فرمائیں(۴۴) قرآن پاک کا مسلمانوں کیلئے خوشخبری ہونا اور اس سے عقیدۂ

ختم نبوت کا اثبات کریں (۴۵) ''وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ'' آیت کریمہ کا ترجمہ کریں ختم نبوت کے دلائل ذکر کریں اور بتائیں کہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اس سے ختم نبوت پر کیسے استدلال کیا اور کس کتاب میں؟ (۴۶) مذکورہ بالا آیت سے لوگ علم غیب پر کیسے استدلال کرتے ہیں اور اس کا جواب کیا ہے؟ جواب میں مفتی احمد یار خان کی عبارت پیش کرنا نہ بھولئے۔

﴿باب چہارم﴾

قرآن پاک کی چوتھی منزل سے
دلائل ختم نبوت

﴿سورة بنی اسرائیل سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿واقعہ معراج (۱) ختم نبوت کی دلیل﴾

ارشاد فرمایا:

سُبْحَانَ الَّذِیٓ أَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصیٰ الاٰیۃ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱)

ترجمہ: پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تک جس کو گھیر رکھا ہماری برکت نے تا کہ ہم اس کو دکھائیں اپنی قدرت کے نمونے بیشک وہی ہے سننے والا دیکھنے والا۔

---

(۱) شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ نے الخصائص الکبری وغیرہ کے حوالہ سے ۳۴ صحابہ کرام کے نام دیئے ہیں جن سے معراج کی احادیث مروی ہیں پھر لکھتے ہیں کہ علامہ زرقانیؒ فرماتے ہیں کہ معراج کی حدیثیں پینتالیس صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں (ضوء السراج فی تحقیق المعراج المعروف چراغ کی روشنی ص ۵۸)

یاد رہے کہ مرزائی نبی کریم ﷺ کی معراج کے بھی منکر ہیں راقم کے پاس لاہوری اور قادیانی مرزائیوں کی سیرت النبی ﷺ پر جو کتابیں ہیں ان میں معراج کا ذکر نہیں ملتا۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

ہم تو قرآن کریم کی نصوص صریحہ اور احادیث صحیحہ اور امت کے اجماع واتفاق کے پیش نظر اس امر پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ مالک الملک نے جناب امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو بیدار کی حالت میں صرف ایک ہی رات میں جسم عنصری کے ساتھ مسجد حرام سے (باقی اگلے صفحہ پر)

واقعہ معراج اور نماز :

معراج کی رات آپ نماز کے ایک قبلہ بیت اللہ سے دوسرے قبلہ بیت المقدس گئے وہاں سے بیت المعمور گئے جو فرشتوں کا قبلہ ہے۔ آپ بیت المقدس پہنچے تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا فرمائی جب آسمانوں پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر پہلے پچاس پھر کم کر کر کے پانچ نمازیں فرض کیں (بخاری ج۱ ص۱۷۴) جب واپس تشریف لائے تو فجر کی نماز بیت المقدس میں ادا کی اس وقت تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی (۱) آپ کے امام الانبیاء ہونے سے عملی طور پر یہ بات سامنے آگئی۔ (۲) کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے مطاع اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے آسمان اول پھر دوم حتیٰ کہ آسمان ہفتم تک اور جنت وغیرہ تک غرضیکہ جہاں تک اللہ کو منظور تھا سیر کرائی اگر مرزا صاحب اور اس کے اتباع کو اس کا یقین ہو تو فبہا ورنہ وہ جانیں اور ان کا عقیدہ اور نظریہ ہم تو پروردگار عالم اور آقائے نامدار ﷺ کے صریح حکم پر اعتقاد اور ایمان رکھتے ہیں (ضوء السراج ص۶۱) دلائل اور منکرین کے رد کیلئے آپ حضرت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ضوء السراج کا مطالعہ فرمائیں۔

(۱) امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔ نسائی ج۱ ص۵۲ کی روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے جاتے ہوئے حضرات انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھائی اور اکثر علماء اسی کے قائل ہیں لیکن حافظ ابن کثیر تفسیر ج۳ ص۲۲،۲۳ میں آیت کریمہ سبحان الذی أسری بعبدہ کے تحت لکھتے ہیں کہ آپ جب معراج پر تشریف لے گئے تو جاتے ہوئے اکیلے مسجد اقصیٰ میں دو رکعت تحیۃ الوضوء پڑھی واپسی پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز پڑھائی جو صلوۃ الصبح تھی ظہر کی نماز کے وقت حضرت جبریل آئے آپ نے جبرائیل کی اقتدا میں دو دن نمازیں ادا کیں اور نمازوں کے اوقات سیکھے (از خزائن السنن ج۲ ص۱۵)۔

(۲) سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۸۱ کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ پہلے تمام انبیاء کرام سے فرداً فرداً یہ عہد لیا گیا کہ اگر ان کے زمانے نبی آخر الزمان ظاہر ہو جائیں تو ان پر (باقی اگلے صفحہ پر)

پیشوا ہیں۔اس لئے کہ امام مطاع ہوتا ہے اس کی اتباع کی جاتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿اِنَّمَا جُعِلَ الاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ الحديث (ابن ماجہ ج ا ص ۲۷۶) ''امام کواس لئے بنایا گیا کہ اس کی اتباع کی جائے''۔(۳)

نبی کریم ﷺ کی فضیلت کے اس مضمون کو بانی دار العلوم دیو بند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے یوں بیان کیا ہے۔'' الغرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں نبی الانبیاء بھی ہیں''۔ (تحذیر الناس ص ۴ مطبع قاسمی دیو بند)۔

حضرت نانوتویؒ نے اس مضمون کو اسی کتاب میں یوں بھی ادا کیا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت سورج کی طرح اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت چاند ستاروں کی طرح ہے(ایضا) حضرت نانوتویؒ کی ان عبارتوں کی وضاحت ان شاء اللہ سورۃ الاحزاب کے دلائل کے ضمن میں آئیگی۔یاد رہے کہ اور بھی بہت سے اہل علم نے نبی کریم ﷺ کو نبی الانبیاء لکھا ہے علامہ سیوطیؒ نبی ﷺ کی نبوۃ کی فوقیت کو یوں بیان کیا ہے۔

فَالنَّبِیُّ ﷺ هُوَ نَبِیُّ الانْبِيَاءِ............ فَنُبُوَّتُهُ وَ رِسَالَتُهُ أَعَمُّ وَ أَعْظَمُ وَ أَشْمَلُ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۳۲۵)''تو نبی کریم ﷺ وہ نبی الانبیاء ہیں۔آپ کی نبوت و

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ایمان لانا اوران کی مدد کرنا (تفسیر عثمانی ص ۷۸) شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں محشر میں شفاعت کبریٰ کے لئے پیش قدمی کرنا اور تمام بنی آدم کا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شب معراج میں بیت المقدس کے اندر تمام انبیاء کی امامت کرانا حضور ﷺ کی اسی سیادت عامہ اور امامت عظمیٰ کے آثار میں سے ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ (تفسیر عثمانی ص ۷۸)

(۳) علامہ محمد فواد عبدالباقی لکھتے ہیں قال السندی هذا الحديث صححه مسلم ولا عبرة بتضعيف من ضعفه (ابن ماجہ بتحقیق فواد عبدالباقی ج ا ص ۲۷۶)

رسالت زیادہ عام ہے اور زیادہ عظیم اور زیادہ وسیع ہے"۔

علامہ سیوطیؒ نے الخصائص الکبری ج ۱ ص ۵ سطر نمبر ۲۱ میں بھی علامہ سبکی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کے نبی الانبیاء ہونے کا ذکر ہے۔ مزید تفصیل کیلئے الحاوی ج ۲ ص ۳۱۶ تا ص ۳۵۵ کا مطالعہ کریں۔

علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں: "وَانَّ النَّبِیَّ الْمُصَدِّقَ لِمَا مَعَ الْاَنْبِیَاءِ هُوَ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ" (عقیدة الاسلام فی حیاة عیسیٰ علیہ السلام ص ۴) "اور وہ نبی جو اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس ہے ہو نبی الانبیاء ہے"۔

کتاب التصریح بما تواتر فی نزول المسیح علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم علمی کتاب ہے جس کے مرتب مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور اس کے محقق شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں اس کتاب میں ایک مقام پر ہے "وَسَائِرُ الْاَنْبِیَاءِ کَالْاُمَّةِ لَدَیْهِ" التصریح ص ۳۵ "سب انبیاء نبی کریم ﷺ کی امت کی طرح ہیں" دوسرے مقام پر ہے "وَاَرْاَفُ الْاَنْبِیَاءِ بِالْاُمَمِ نَبِیُّنَا الْاَکْرَمُ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ ﷺ" التصریح ص ۶۵ "انبیاء میں سب سے زیادہ مہربان امتوں کے ساتھ ہمارے نبی اکرم ﷺ ہیں جو نبی الانبیاء ہیں ﷺ"۔

امام اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں "اس لحاظ سے آپ نبی الانبیاء ہیں (عَلَیْهِ وَعَلٰی جَمِیْعِهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) کہ اُن تمام سے اور اُن کی وساطت سے اُن کی امتوں سے اللہ تعالیٰ نے یہ عہد و میثاق لیا ہے کہ تم سب کے بعد ایک نبی دنیا میں تشریف لانے والے ہیں اُن کے پاس آتشین شریعت ہوگی تم اُن پر ایمان لانے کے پابند ہو اور اُن کی تصدیق کا اقرار کرو سو یہ اقرار سب نے کیا اور قرآن کریم کے تیسرے پارے کے آخری رکوع "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ" الآیۃ میں اسی کا تذکرہ ہے (تفریح الخواطر صفحہ ۲۹۹) جناب احمد رضا خان

بریلوی نے بھی نبی کریم ﷺ کے نبی الانبیاء ہونے کو تسلیم کیا ہے (دیکھئے تجلی الیقین ص ۸)

چند اہم روایات (۱) از کتاب ضوء السراج:

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں میں حطیم میں تھا کہ معراج جسمانی کا واقعہ سن کر مشرکین ہر طرف سے اُمڈ آئے اور انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ نشانیاں اور علامتیں پوچھیں مجھے وہ نشانیاں معلوم نہ تھیں مجھے اس وقت اتنی پریشانی لاحق ہوئی کہ زندگی بھر کبھی ایسی پریشانی لاحق نہ ہوئی تھی اتنے میں حق تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے بیت المقدس کا نقشہ میرے سامنے پیش کر دیا مخالف مجھ سے جو علامت پوچھتے تھے دیکھ کر بتلاتا جاتا تھا۔ (بخاری ج ا ص ۵۴۸ مسلم

---

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایات مختلف ہیں ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس سے گزرے تو ان کو قبر مبارک میں بھی نماز پڑھتے دیکھا (مسلم ج ۲ ص ۲۶۸) ایک روایت میں ہے کہ آپ نے موسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر بھی دیکھا (بخاری ج ا ص ۴۷۱) پھر بیت المقدس میں سب انبیاء علیہم السلام نے آپ کے پیچھے نماز بھی پڑھی ظاہر ہے کہ ان میں موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ آپ کے متعدد مقامات میں ہونے کا کیا مطلب؟

جواب: امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم اس اشکال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر مبارک میں اپنے جسم مبارک کے ساتھ موجود تھے اور آسمانوں میں آپ کی روح مبارک یا جسد مثالی تھا اور اسی طرح بیت المقدس میں ایک توجیہ کے مطابق آپ کی روح مبارک آپ کے جسم مبارک کی شکل میں متشکل ہو کر حاضر تھی اور دوسری توجیہ کے موافق اگرچہ آپ کے جسم مبارک کو بقیہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجساد کی طرح آنحضرت ﷺ کے اعزاز و اکرام کیلئے خرق عادت کے طور پر حاضر کیا گیا تھا لیکن اس وقت آپ کا جسم مبارک قبر شریف میں نہ تھا مَنِ ادّعٰی فَعَلَیْهِ الْبَیَانُ (تفریح الخواطر ص ۲۲۱) (باقی اگلے صفحہ پر)

ج ۲ص ۹۶ صحیح ابوعوانہ ج اص ۱۳۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس رات آنحضرت ﷺ بیت المقدس جا کر واپس تشریف لائے اس کی صبح کو آپ نے وہ واقعہ لوگوں سے بیان فرمایا جس سے کچھ لوگ جو

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

حضرت نے اپنی کتاب ضوء السراج میں اس پر مفصل باحوالہ کلام کیا ہے، فرماتے ہیں: ابن حجر عسقلانیؒ (المتوفی ۸۵۲) علامہ بدرالدین عینیؒ (المتوفی ۸۵۵ھ) اور خطیب قسطلانیؒ (المتوفی ۹۲۳) اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں واللفظ للاول:

بان ارواحهم تشكلت بصورة اجسادهم اوحضرت اجسادهم لملاقاة النبي ﷺ تلك الليلة تشريفا وتكريما ويؤيده حديث عبد الرحمن بن هاشم عن انس رضي الله عنه ففيه وبعث له آدم فمن دونه من الانبياء فامهم (فتح الباری ج ۷ص ۱۶۲ عمدۃ القاری ج ۸ص ۸۶ ۔ارشاد الساری ج ۸ص ۱۶۷) ترجمہ: ان کی ارواح ان کے جسموں میں متشکل ہوگئی تھیں یا ان کے اجساد کو اس رات آنحضرت ﷺ کے شرف ملاقات وتکریم کیلئے کھڑا کر دیا گیا تھا اور اس قول کی تائید حضرت عبدالرحمٰن بن ہاشم کی روایت سے ہوتی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کیلئے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ باقی انبیاء کرام علیہم السلام کو اجساد کے ساتھ کھڑا کیا گیا تھا جن کو آپ نے امامت کروائی

علامہ محمد طاہر الحنفی (المتوفی ۹۸۶) لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو : **فاذا بآدم عليه السلام لقاء الانبياء اما بالارواح فى غير عيسى عليه السلام او لقاء الاجساد** (مجمع البحار ج اص ۲۱) ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ کی یہ ملاقات یا تو ارواح سے ہوئی بجز حضرت عیسی علیہ السلام کے کیونکہ وہ تو بنفس نفیس زندہ ہیں اور یا ان کے اجسام واجساد کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ (از ضوء السراج ص ۹۶ تا ۱۰۲)

آنحضرتﷺ پر ایمان لا کر ہر طرح کی تصدیق کر چکے تھے مرتد ہو گئے پھر کفار حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے کیا اب بھی تو اپنے رفیق یعنی جناب نبی کریمﷺ کی تصدیق کرو گے لیجئے وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ آج رات وہ بیت المقدس جا کر واپس بھی آ گئے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا واقعی حضرتﷺ نے ایسا فرمایا ہے؟ وہ کہنے لگے ہاں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس کو مانتا ہوں لوگوں نے کہا اے ابو بکر کیا تم اس کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ ایک ہی رات میں بیت المقدس وغیرہ تک گئے اور صبح سے پہلے پھر واپس بھی آ گئے حضرت ابو بکرؓ نے کہا ہاں میں تو بیت المقدس سے دور کی باتوں کی تصدیق کرتا ہوں یعنی جو صبح و شام آسمان کی خبریں بیان کرتے ہیں ان کو میں صحیح اور حق جانتا ہوں حضرت عائشہ فرماتی ہیں اسی وجہ سے ابو بکرؓ کا نام صدیق رکھا گیا (مستدرک ج۳ص۶۲ قال الحاکم والذہبی صحیح)

حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ سے ایک قافلہ بغرض تجارت شام کو گیا تھا اور وہ واپس آ رہا تھا کہ آنحضرتﷺ نے براق پر سوار ہو کر جاتے وقت ان کو سلام کیا انہوں نے آنحضرتﷺ کی آواز پہچان لی اور سن لی اور جب واپس مکہ آئے تو اس بات کی گواہی دی نیز آنحضرتﷺ نے مکہ مکرمہ پہنچ کر اس قافلہ کی ایک علامت بھی لوگوں کو بتائی تھی اور جب قافلہ آیا تو انہوں نے اس کی تائید بھی کی تھی (تفسیر ابن کثیر ج۵ص۱۲۶۔الخصائص الکبری ج۱ص۱۵۸)

واقعہ معراج سے دلائل ختم نبوت:

معراج کے وا اقعہ میں ختم نبوت کے کئی دلائل پائے جاتے ہیں چند روشن دلائل ملاحظہ ہوں

۱) معراج کی رات پانچ نمازیں فرض ہوئیں اور نماز میں آپ ہی کی نبوت کا اعلان ہوتا ہے۔مقدمہ میں یہ بات مبرہن ہو چکی ہے کہ نماز ختم نبوت کی مضبوط دلیل ہے۔

۲) اس رات اللہ کے حکم سے سب انبیاء کرام حاضر ہوئے۔یہی ایک ایسی مجلس تھی جس میں جتنے انسان حاضر ہوئے سب ہی نبی تھے۔نہ تو ان میں کوئی غیر نبی تھا اور نہ ہی کوئی نبی اس

مجلس سے غیر حاضر تھا۔ اور کون نہیں جانتا کہ اس مجلس میں نہ مسیلمہ کذاب تھا اور نہ اسود عنسی اور نہ ہی مرزا غلام احمد قادیانی۔ معلوم ہوا کہ ان کا دعوی نبوت قطعاً کذب ہے۔

۳) نبی کریم ﷺ نے امام بن کر سب انبیاء کو نماز پڑھائی معلوم ہوا کہ سب انبیا کرام اس رات آپ کے مقتدی بنے۔ اور اس رات تو سوائے انبیاء علیہم السلام کے آپ کے پیچھے تھا ہی کوئی نہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھی اس لئے یہ نبی نہ تھا۔

۴) معراج کی احادیث میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا اے جبریل تیرے ساتھ یہ کون ہے؟ عرض کیا یہ آپ کے بیٹے احمد ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا **مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِىْ بَلَّغَ رِسَالَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِاُمَّتِهٖ يَا بُنَيَّ اِنَّكَ لَاقٍ رَبَّكَ اللَّيْلَةَ وَاِنَّ أُمَّتَكَ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَأَضْعَفُهَا** (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۵) مرحبا اس نبی امی کو جس نے اپنے رب کے پیغام کو پہنچا دیا اور اپنی امت کی خیر خواہی کی (پھر نبی ﷺ کو خطاب کر کے فرمایا) اے بیٹے تیری آج رات اپنے پروردگار سے ملاقات ہوگی اور تیری امت سب سے آخری اور سب سے بڑی امت ہے (تفسیر ابن کثیر عربی ج ۴ ص ۲۶۵) اس امت کا سب سے آخری امت ہونا اس کی واضح دلیل ہے کہ اس امت کے نبی سب سے آخری نبی اور سب رسولوں کے خاتم ہیں ﷺ۔

۵) معراج کی احادیث میں یہ بھی ہے کہ پھر حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب عزوجل کی حمد وثنا کہی فرمایا تم سب نے اپنے رب کی تعریف کہی اور میں بھی اپنے رب کی تعریف کروں گا پھر فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ أَرْسَلَنِىْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَكَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَأَنْزَلَ عَلَىَّ الْفُرْقَانَ فِيْهِ بَيَانٌ لِّكُلِّ شَىْءٍ وَجَعَلَ أُمَّتِىْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ أُمَّتِىْ أُمَّةً وَّسَطًا وَجَعَلَ أُمَّتِىْ هُمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَشَرَحَ لِىْ صَدْرِىْ وَوَضَعَ عَنِّىْ وِزْرِىْ وَرَفَعَ لِىْ ذِكْرِىْ وَجَعَلَنِىْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا.**

سب تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا سب انسانوں

کے لئے بشیر ونذیر بنا کر اور میرے اوپر قرآن اتارا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو سب سے بہترین امت بنایا جو لوگوں کے لئے نکالی گئی اور میری امت کو درمیانی امت بنایا اور میری امت کو اولین اور آخرین بنایا مجھے شرح صدر عطا فرمایا اور میرے بوجھ کو ہٹا دیا اور میرے ذکر کو بلند کیا اور مجھے فاتح اور خاتم بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا : **بِهٰذَا فَضلكم محمد** ﷺ۔ اس کے ساتھ محمد تم پر فضیلت لے گئے۔ اور یہ کلام تمام انبیاء کی موجودگی میں ہوا۔

اس کے بعد حافظ ابن کثیرؒ نے **جَعَلَنِیْ فَاتِحًاوَّ خَاتِمًا** کا معنی بیان کیا تو فرمایا ابو جعفر رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **خَاتِمٌ بِالنُّبُوَّةِ فَاتِحٌ بِالشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۹) نبی کریم ﷺ خاتم ہیں نبوت کے ساتھ یعنی آپ آخری نبی ہیں اور فاتح ہیں شفاعت کے ساتھ قیامت کے دن یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت آپ ہی کریں گے۔۔ یہ بھی یادرہے کہ سب کی طرف رسول ہونا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

مسلم شریف کی حدیث سے تائید:

اس مضمون کی تائید مسلم شریف کی اس صحیح حدیث سے ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " **فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ** '.

ترجمہ: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی مجھے جامع کلمات دیئے گئے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی میرے لئے غنیمت کے مال کو حلال کیا گیا میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنادیا گیا مجھے ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور میرے ساتھ انبیاء کو ختم کردیا گیا۔ (مسلم طبع ہند ج ا ص ۱۹۹ مسلم بتحقیق محمد فؤاد عبد الباقی ج ا ص ۳۷۱ حدیث ۵۲۳، مشکوۃ ج ۳ ص ۱۶۰۰، ۱۶۰۱)

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن سب سے سیدھا راستہ دکھاتا ہے﴾

ارشادفرمایا:

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ أَقْوَمُ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۹)

ترجمہ: یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں " التی "محذوف کی صفت ہے تفسیر جلالین میں تقدیر یوں نکالی ہے ﴿اِنَّ ھٰذَا الْقُرْآنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ﴾ أی للطریقة التی ﴿ھِیَ أَقْوَمُ﴾ اور أَقْوَمُ اور مُسْتَقِیْم کا مادہ ہے(ق و م) پھر طَرِیْقَةٌ ، طَرِیْقٌ اور صِرَاطٌ ہم معنی الفاظ ہیں اس طرح طریقِ اقوم بالفاظ دیگر صراط مستقیم ہی ہے۔آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ قرآن صراط مستقیم کی رہنمائی کرتا ہے اور یہ بات بارہا گزر چکی کہ صراط مستقیم نبی کریمﷺ کی اتباع میں ہے اس لئے آپ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں؟

دوسرا استدلال:

أَقْوَمُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے''سب سے سیدھا'' آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک سب سے سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے اگر قرآن کے بعد کسی پر وحی کا نزول مانا جائے وہ أَقْوَمُ نہ ہوگی قرآن کی نسبت اس میں کجی رہ جائے گی اور قرآن جیسی محکم کتاب کے بعد کم درجہ کی کتاب کا نازل ہونا بھی قرآن کے خلاف ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَا﴾ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر۱۰۶) ترجمہ: (جو کوئی آیت ہم منسوخ کریں یا ہم اس کو بھلا دیں لے آتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی) حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے سورۃ بقرہ کی اس آیت سے ختم نبوت پر استدلال

کیا ہے حضرت کی پوری عبارت اس کتاب کے ص ۸۸ تا ۹۰ میں سورۃ البقرۃ کی دلیل ۲۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

سورہ بقرہ اور سورہ بنی اسرائیل کی ان آیات کو ملائیں تو یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی وحی کی ضرورت نہیں اور نبی ﷺ کی آمد کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

رہی یہ بات کہ قرآن کا راستہ أَقْــــوَمُ کیسے ہے اس کے لئے دیکھئے تفسیر معارف القرآن ج۱ ص ۳۶۵ تا ص ۳۷۲ تحت قولہ تعالیٰ وَ کَـذٰلِکَ جَعَلْـنَاکُمْ أُمَّةً وَّسَطًا ورتفسیر أضواء البیان ج۳ ص ۴۰۹ تا ۴۵۷ تحت قولہ تعالیٰ: اِنَّ هٰـذَا الْقُرْآنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ أَقْوَمُ اس تفسیر میں بہت سے اعمال پیش کر کے اسلام کی فوقیت کو ثابت کیا گیا ہے۔

راقم الحروف کی کتاب ”نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ نماز“ کے اندر قرآن وحدیث کی نصوص کی روشنی میں نماز کے بارے میں جو حکمتیں اور مصلحتیں دی گئی ہیں الحمدللہ وہ اس کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے کہ قرآن جس راستے کی رہنمائی کرتا ہے وہ واقعی سب سے سیدھا راستہ ہے ۔ارادہ تھا کہ نماز کے موضوع پر ایک دو نکات اس کتاب سے دیئے جائیں پھر سوچا کہ اس کتاب کی مناسبت سے یہاں کچھ نئی باتیں ذکر ہوں تو بہتر ہیں۔ ذرا توجہ سے تین باتیں ملاحظہ ہوں۔

۱) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے سچے نبی تھے انہوں نے ایمان لانے کا حکم بھی دیا اور مومن کو ملنے والے انعامات کا بھی بڑی وضاحت سے ذکر کیا اور کفر کرنے سے منع کیا اور کفار کا خطرناک انجام بھی بتایا اس سلسلے میں موت، قبر، حشر اور جنت، دوزخ کے احوال کو اتنی تفصیل سے بیان کیا کہ ویسی تفصیل نہ تورات میں نہ انجیل میں۔ نمونہ کے طور پر دیکھئے سورۃ النحل آیت ۲۸، ۳۲، سورۃ محمد آیت ۲۷ سورۃ ابراہیم آیت ۲۷ سورۃ الحاقۃ آیت ۱۳ تا ۳۷۔ قادیانی نے یہ تو کہہ دیا کہ جو نہ مجھے نبی نہ مانے وہ کافر مگر اپنی طرف سے اس کی کوئی سزا نہ بتا سکا اور نہ ہی ماننے والوں کا کوئی انعام ذکر کر سکا۔ کیونکہ اس کی نبوت دنیا والی آخرت کا اسے کچھ علم نہیں۔ معلوم ہوا کہ اسلام ہی

دین اقوم ہے۔

۲) نبی ﷺ سچے تھے آپ نے سچ کی ترغیب دی جھوٹ سے نفرت دلائی اور اپنے اوپر جھوٹ باندھنے سے سختی سے منع کیا حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ''(سنن الدارمی ص۷۶)''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ آگ سے بنالے'' یعنی اس جھوٹ کی سزا دوزخ ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نبی کریم ﷺ کی حدیث کی روایت میں بہت محتاط ہوتے تھے(دیکھئے سنن دارمی ص۸۲تا۸۶)حتیٰ کہ یہ قاعدہ بن گیا''اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ'' صحابہ سب کے سب عادل یعنی انتہائی سچے ہیں۔

مشہور تابعی حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے کہا ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ''''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے''اس کے بعد آپ کانپ گئے حدیث بیان کرنے کے ساتھ فرمایا:'' نَحْوَ ذٰلِكَ اَوْفَوْقَ ذٰلِكَ اسی طرح یا اس سے اوپر''۔(سنن دارمی ص۸۶)اسی وجہ سے علماء کرام کی عادت ہے کہ حدیث بیان کر کے کہہ دیتے ہیں : أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اس کے بالمقابل جھوٹے مدعیان نبوت اپنی تعریف میں جھوٹ پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہوتی ہے اس لئے ان کے تربیت یافتہ کثرت سے جھوٹ بولتے تھے حتیٰ کہ قرآن وحدیث کی نصوص میں تحریف معنوی کرنے میں بھی جھجھک محسوس نہیں کرتے۔

مرزا قادیانی کے پہلے جانشین کی بعض تحریفات

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں

۱۰ دسمبر ۱۹۱۲ء کو سورۃ صف کے درس میں کسی سامع نے حکیم نورالدین سے درخواست کی کہ اس آیت کی تشریح فرمادیجئے وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ م بَعْدِي اسْمُهٗ أَحْمَدُ فَلَمَّا

جَآءَ هُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ میرے بعد ایک رسول مبعوث ہوں گے جن کا اسم گرامی احمد مجتبیٰ ﷺ ہوگا لیکن جب آپ معجزات ظاہرہ کے ساتھ تشریف لے آئے تو کافر کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے)

حکیم نورالدین (علیہ ما علیہ) نے سائل سے کہا کہ تم بڑے نادان ہو سنو جس احمد کی بشارت اس آیت میں دی گئی ہے وہ مثیل مسیح (مرزا غلام احمد) ہے اس کے بعد کہا کہ میں اپنی ذوقی باتیں بہت کم بیان کیا کرتا ہوں تم تو صرف احمد کے متعلق تشریح چاہتے ہو یہاں تو خدا نے احمد کے بعد نور کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے اس کے آگے دین کا لفظ بھی ہے اور اس نور کو نہ ماننے کے متعلق بھی وعید فرمائی ہے وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (القول الفصل ص ۳۳)

مولانا رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں حکیم نور دین کا نور اور دین کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِؤُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ O هُوَ الَّذِىْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ O ان تحریفات سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مرزائی بدنصیبوں نے یہود کی مانند کس طرح کلام الٰہی اور حدیث رسول اور آثار سلف کو اپنی نفسانی خواہشوں کا آلہ کار بنا رکھا ہے۔(ائمہ تلبیس جلد ۲ ص ۳۵۳)

۳) حضرت ابوبکر صدیقؓ جو نبی کریم ﷺ کے سچے جانشین تھے انہوں نے کبھی نہ کہا کہ مجھے اللہ نے خلیفہ بنایا جبکہ قادیانی کے جانشین کہا کرتے تھے ہمیں اللہ نے خلیفہ بنا دیا دیکھئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت ملنے کے بعد اپنے خطبہ میں فرمایا: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّىْ وُلِّيْتُ عَلَيْكُمْ وَلَسْتُ بِخَيْرِكُمْ“ اے لوگو مجھے تم پر حکمران بنایا گیا ہے اور میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔اور یہ بھی فرمایا ”اَطِيْعُوْنِىْ مَا اَطَعْتُ لِلّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْكُمْ فَإِذَا عَصَيْتُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَا طَاعَةَ لِىْ عَلَيْكُمْ“ میری اطاعت کرو جب تک کہ میں تمہارے اندر اللہ اور

اس کے رسول کی اطاعت کروں پھر اگر میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو تمہارے اوپر میری کوئی اطاعت نہیں (حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس خطبہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں وھذا اسناد صحیح البدایۃ والنہایۃ ج۶ص۳۰۱)

اس کے برخلاف قادیانی کے جانشین کہتے تھے ہمیں اللہ نے خلیفہ بنایا ہمیں کوئی معزول نہیں کرسکتا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا جو اس کا دوسرا جانشین تھا لکھتا ہے۔

میں نے ایک پچھلے خطبہ جمعہ میں منافقوں کی بعض علامات بتائی تھیں اور جماعت کے دوستوں کو سمجھایا تھا کہ منافق کون ہوتا ہے اور اس کی کیا کیا علامتیں ہوتی ہیں اس پر مجھے ایک منافق کا ایک گمنام خط آیا یہ شخص پہلے بھی کئی دفعہ خط لکھ چکا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ یہ مصری پارٹی کا کوئی فرد ہے..........الی ان قال...............ایک خط میں جس کے متعلق اس نے تسلیم کیا ہے کہ یہ اسی کا لکھا ہوا ہے اس پر یہ تحریر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود ولی اللہ تھے اور اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے ہیں اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کرلیا تو اس میں حرج کیا ہوا؟ پھر لکھا ہے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے اس اعتراض سے پتہ لگتا ہے کہ یہ شخص پیغامی طبع ہے(۱) اس لئے کہ ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق یہ اعتقاد ہے کہ آپ نبی اللہ تھے مگر یہ پیغامی اس بات کو نہیں مانتے اور وہ آپ کو صرف ولی اللہ سمجھتے ہیں۔

تو جب کوئی شخص ایک سچائی پر اعتراض کرتا ہے اسے لازماً دوسری سچائیوں پر بھی اعتراض کرنا پڑتا ہے مثلاً مصری صاحب کو سب سے پہلے میری خلافت میں نقائص نظر آئے اب

---

(۱) پیغامی سے مراد لاہوری مرزائی ہیں اور یہ لوگ کہتے تھے کہ مرزا قادیانی نبی نہیں بلکہ ولی تھا۔ (ولاحول ولاقوۃ الا باللہ) دوسرے یہ حکیم نورالدین کے بعد محمد علی مرزائی کو خلیفہ ثانی مانتے تھے اس لئے یہ مرزا محمود پر اعتراض کرتے تھے۔ مگر یاد رہے کہ مرزائیوں کے یہ دونوں گروہ کافر ہیں۔

اس کا لازمی اثر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ پر بھی ان کا حملہ ہو کیونکہ جس طرح میں خلیفہ ہوں اسی طرح وہ بھی خلیفہ تھے جس طرح میں یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا اسی طرح آپ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور کسی انسان کی یہ طاقت نہیں کہ مجھے خلافت سے معزول کر سکے پھر آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص میری خلافت پر اعتراض کرے گا وہ ابلیس بن جائے گا اور جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا پھر جب انہوں نے بھی یہی باتیں کہی ہیں تو معترض اپنے دل میں سوچتا اور کہتا ہے اگر حضرت خلیفہ اولؓ کی باتیں صحیح تھیں تو موجودہ خلافت پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اور اگر موجودہ خلافت قابل اعتراض ہے تو حضرت خلیفہ اول کی خلافت بھی باطل ہے اور چونکہ اس کے دل میں بغض ہوتا ہے اس لئے وہی اعتراض جو مجھ پر کرتا ہے حضرت خلیفہ اولؓ پر بھی کر دیتا ہے الخ (روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۳۱۔اگست ۱۹۳۸ء ص ۵،۶)

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿کامل قرآن پر رہنے کا حکم﴾

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ الخ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۳ تا ۷۵)

ترجمہ: اور وہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ آپ کو اس چیز سے بہکا دیں جو ہم نے آپ کی طرف بذریعہ وحی بھیجی تا کہ آپ اس کے سوا ہمارے اوپر بہتان باندھنے لگیں اور پھر تجھے اپنا دوست بنا لیں اور اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تو ان کی طرف تھوڑا سا جھک جاتا اس وقت ہم تجھے زندگی میں اور موت کے بعد دوہرا عذاب چکھاتے پھر تو اپنے واسطے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ پاتا۔

دلیل کی وضاحت:

جھوٹے نبی سارے قرآن کی مخالفت نہیں کرتے کچھ کی کرتے ہیں اس سے بھی روک دیا ہے۔کامل قرآن کی اتباع عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ہی ممکن ہے

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر۴﴾

﴿انبیاءِ سابقین ہی کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۷۷)

ترجمہ: آپ سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں ان کا یہی دستور رہا ہے اور ہمارے دستور میں تم تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں انبیاءِ سابقین ہی کا ذکر ہے اگر بعد میں کسی نبی کو آنا ہوتا تو اس کا بھی کہیں ذکر ہوتا مستقبل میں کسی نبی کا ذکر ہونا اس کی دلیل ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر۵﴾

﴿نماز قائم کرنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۷۸)

ترجمہ: نماز قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور صبح کی نماز بھی بیشک صبح کی نماز میں حاضری ہوتی ہے

دلیل کی وضاحت:

اس میں نماز قائم کرنے کا حکم ہے اور مقدمہ میں گزر چکا کہ نماز ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر ٦﴾

﴿مقام محمود ختم نبوت کی دلیل ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى أَن يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۹)

ترجمہ: اور کسی وقت رات میں تہجد پڑھا کرو اور تیرے لئے زائد چیز ہے قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود تک پہنچادے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں مقام محمود کا ذکر ہے اور مقام محمود سے مراد وہ وقت ہے (ا) جب آپ ﷺ سب انسانوں کی شفاعت کیلئے جائیں گے اللہ تعالیٰ بھی آپ کی تعریف کرے گا اور سب انسان اور فرشتے بھی۔ مختلف انبیاء علیہم السلام کے پاس ہوکر بالآخر جناب حضرت محمد ﷺ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے ﴿ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ﴾ (بخاری طبع کراچی ج ۲ ص ۶۸۵ مسلم طبع بیروت ج ا ص ۱۸۵) آپ کے بعد احادیث شفاعت میں کسی اور ذکر قطعاً نہیں ملتا۔ بلکہ ان احادیث میں آپ ختم نبوت کا اعلان دیکھ رہے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مقام محمود شفاعت عظمیٰ کا مقام ہے جب کوئی پیغمبر بول نہ سکے گا تب آنحضرت ﷺ اللہ سے عرض کر کے خلقت کو تکلیف سے چھڑائیں گے اس وقت ہر شخص کی زبان پر آپ کی حمد، تعریف ہوگی اور حق تعالیٰ بھی آپ کی تعریف کرے گا گویا شان محبوبیت کا پورا پورا ظہور اس وقت

ہوگا (تنبیہ) مقام محمود کی یہ تفسیر صحیح حدیثوں میں آئی ہے اور بخاری مسلم اور دیگر کتب حدیث میں شفاعت کبری کا نہایت مفصل بیان موجود ہے (تفسیر عثمانی ص ۳۸۵ ف ۹ مزید دیکھئے بخاری ج ۱ ص ۸۶، ج ۲ ص ۶۸۶ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۹۰)

سید سابق فرماتے ہیں شفاعت ایک قسم کی دعاء مستجاب ہے۔ شفاعت کی ایک قسم شفاعت عظمی ہے اور یہ صرف نبی کریم ﷺ کریں گے آپ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمادے تا کہ وہ میدان حشر میں کھڑے ہونے کی پریشانی سے نجات پائیں اللہ ان کی دعا کو قبول کرے گا اس وقت اولین وآخرین آپ پر رشک کریں گے اس کے ساتھ جہان والوں پر آپ کا مرتبہ ظاہر ہو جائے گا یہ وہ مقامِ محمود ہے جس کا قرآن پاک میں وعدہ دیا گیا (العقائد الاسلامیہ عربی ص ۲۷۳، ۲۷۴)

یاد رہے کہ شفاعت کی احادیث میں نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا ذکر نہ ہونا ہی ختم نبوت کی بڑی محکم دلیل ہے اس کے علاوہ شفاعت کی احادیث میں صراحۃ ختم نبوت کا ذکر بھی پایا جاتا ہے چند احادیث درج ذیل ہیں۔

---

(۱) صحیح تفسیر کے بالمقابل ملحدین کی تفسیر بھی ملاحظہ کریں مولانا رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں۔

محمود واحد گیلانی ایک ملحد تھا جس نے ۶۰۰ھ میں دعوی مہدویت کے ساتھ ایران میں ظہور کیا (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۹) وہ کہتا تھا کہ جب جب جسد محمد (ﷺ) کمال کو پہنچ گیا تو میں پیدا ہوا چنانچہ قرآن کی آیت ''عَسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا'' اے محمد آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا'' میں میری ہی بعثت کا ذکر ہے (مولانا دلاوریؒ فرماتے ہیں) لیکن سنا جاتا ہے کہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان بھی آج کل اپنے تئیں اس آیۃ کا مصداق ٹھہرا رہے ہیں لیکن انہی دو پر کیا موقوف ہے معلوم نہیں ابھی قیامت تک کتنے اور زندیق اپنے آپ کو اس آیۃ کا مصداق ٹھہراتے رہیں گے (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۱۰)

۱) بخاری شریف میں ہے ﴿فَیَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ﴾ (بخاری ج۲ص۶۸۵) ’’پھر وہ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشوں کو معاف فرما دیا ہے ہمارے اپنے پروردگار کے ہاں شفاعت کریں‘‘۔

۲) مسلم شریف میں ہے عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ﴿نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ فَیَأْتُوْنِّیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ﴾ (مسلم طبع بیروت ج۱ص۱۸۵) ’’مجھے اپنی جان کا فکر ہے مجھے اپنی جان کا فکر ہے میرے علاوہ کے پاس جاؤ محمد ﷺ کے پاس جاؤ تو وہ میرے پاس آئیں گے تو کہیں گے آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشوں کو معاف کر دیا ہے ہماری اپنے پروردگار کے ہاں شفاعت کیجئے‘‘

۳) ایک روایت میں ہے ﴿فَیَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ﴾ (کتاب الایمان لابن مندہ ص۸۴۹) ’’لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں‘‘

۴) ایک روایت میں ہے ﴿فَیَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُوْنَ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ﴾ (کتاب الایمان لابن مندہ ص۹۵۰) ’’لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے کہیں گے آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں‘‘

۵) قیامت کے دن جب ساری کائنات پریشان ہوگی کہ حساب کتاب شروع ہوا تو انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس سے ہوتے ہوتے لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور عرض کرتے ہوئے کہیں گے یَاعِیْسٰیؑ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فَلْیَقْضِ بَیْنَنَا ’اے عیسیٰ ہمارے

لئے اپنے رب سے سفارش کیجئے کہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام عذر کریں گے اور فرمائیں گے ﴿ اَرَاَیْتُمْ لَوْ کَانَ مَتَاعٌ فِیْ وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ اَکَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَافِیْهِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ : لَا، فَیَقُوْلُ فَاِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَقَدْ حَضَرَ ﴾ (مسند ابی یعلی موصلی ج ۳ص ۶، مسند احمد ج ۱ص ۲۸۱، ۲۹۵ کتاب الایمان لابن مندہ ص ۸۳۷، ۸۳۸ مجمع الزوائد ج ۱۰ص ۳۷۲ کنز العمال ج ۱۴ص ۶۳۴) '' کیا رائے ہے تمہاری اگر کسی مہر شدہ برتن میں کھانا ہو کیا برتن کے اندر پڑے ہوئے کھانے کو حاصل کرنا بغیر مہر کھولے ممکن ہے؟ لوگ کہیں گے نہیں (۱)، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور وہ تشریف فرما ہیں''۔

ختم نبوت کی دوسری دلیل:

ہمارے نبی ﷺ ساری مخلوق کی شفاعت کیلئے اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے تو ساری کائنات کو آپ کا مرتبہ معلوم ہو جائے گا اور سب آپ ﷺ کی تعریف کریں گے آپ ﷺ کی شفاعت سے حساب کتاب شروع ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کرنے والوں کو لایا جائے گا۔ وہ کہیں گے ہمیں انہوں نے تبلیغ نہیں کی۔ نوح علیہ السلام فرمائیں گے میں تبلیغ کر چکا مگر یہ نہ مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ گواہ مانگیں گے تو وہ فرمائیں گئے میری گواہ امت محمدیہ ہے۔ آپ ﷺ کی امت گواہی دے گی تو وہ نوح ؑ کے مکذبین کہیں گے کہ اس امت کو کیسے پتہ چل گیا یہ تو ہم سے بہت بعد دنیا میں آئے تو امت محمدیہ کہے گی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے

---

(۱) اس حدیث پر غور کریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد سے اور شفاعت اور شہادت کی احادیث متواترہ سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی اس تحقیق کی تائید ملتی ہے کہ نبی ﷺ کی نبوت مثل سورج کے نور کے اور دیگر انبیاء کی نبوت مثل ستاروں کی روشنی کے ہے (تحذیر الناس ص ۳، ۴) مزید تفصیل ان شاء اللہ سورۃ الاحزاب کے دلائل میں آئے گی۔

اللہ کی طرف سے اس بات کی خبر دی پھر نبی ﷺ اپنی امت کے حق میں گواہی دیں گے۔ نبی ﷺ کو کسی کی گواہی کی ضرورت نہ ہوگی تفسیر الجمل میں ہے کہ نبی ﷺ جب دعوی کریں گے کہ آپ نے اپنی امت کو تبلیغ کر دی تو آپ سے کوئی گواہی نہ مانگی جائیگی جبکہ دیگر انبیاء کو اپنے دعوی کے لئے گواہوں کی ضرورت ہوگی (الجمل ج ۱ ص ۱۱۵)

حاصل یہ کہ آپ ﷺ کی گواہی کے بعد وہ کافر لاجواب ہو جائیں گے اور آپ ﷺ پر تنقید نہ کر سکیں گے کیونکہ آپ کا مرتبہ اس وقت ظاہر ہو چکا جب کوئی شفاعت نہ کر سکا تو آپ نے شفاعت کی تھی۔ اور اگر کوئی ضدی کہے کہ میں اپنے خلاف کسی کی گواہی نہیں مانتا تو پھر نبی ﷺ کے بارے میں تو کوئی اور گواہ نہ لایا جائے گا بلکہ اس ضدی کے خلاف اس کے اعضاء سے گواہی لی جائے گی. آپ کے اوپر کسی گواہ کو نہ لانا اس کی دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ قادیانیو! آج وقت ہے سوچ لو قیامت کے دن قادیانی کو ماننے سے سوائے دائمی عذاب کے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ نجات اسی کی ہوگی جس کا ختم نبوت پر ایمان ہوگا۔

<u>ختم نبوت کی تیسری دلیل:</u>

ظاہر تو یہی ہے کہ انبیاء سابقین کے حق میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین گواہی دیں گے اس لئے کہ وہ ایک طرف تو اس امت کا اعلیٰ ترین طبقہ ہے دوسرے اس لئے کہ نبی ﷺ نے ان کو براہ راست ان واقعات کی خبر دی اور آپ خود ان کے ایمان کے گواہ تھے۔

نبی کریم ﷺ کی تائید کے بعد صحابہ کرامؓ تابعین کے بارے میں گواہی دینے کے اہل ہوں گے جن کو انھوں نے تبلیغ کی اور جن کے حالات کا انہوں نے مشاہدہ کیا۔ صحابہؓ کی گواہی کے بعد تابعین اپنے بعد والوں کے بارے میں گواہی کے اہل ہوں گے تو جس طرح ہر طبقے نے اپنے بعد والوں کو دین پہنچایا اور ان کو دین پر عمل کرتے دیکھا اسی طرح ہر طبقہ اپنے بعد والوں کے بارے میں گواہی دے گا۔ لیکن سب گواہیاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی بعد ہی ہو سکیں گی۔ اس لئے انسان کو چاہیے کہ اپنے اساتذہ اور مشائخ کے ساتھ ساتھ رہے۔ ان سے ادب احترام

سے دین کو لے اور اس پر عمل کرے ان کی دل وجان سے خدمت کو سعادت سمجھے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہو اور کسی اللہ والے کی گواہی حاصل ہو جائے (مگر یاد رہے کہ کام تو اصل میں اللہ کی رحمت ہی سے ہوگا) الغرض اس امت میں گواہی کا سلسلہ چلے گا اس لئے کسی اور نبی ضرورت نہیں۔

اس امت میں سلسلہ شہادت کے دلائل:

تفسیر خازن (ج ۱ ص ۹۱) میں ہے۔قِيُلَ اِنَّ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ شُهَدَاءُ عَلٰى مَنُ تَرَكَ الْحَقَّ مِنَ النَّاسِ اَجْمَعِيُنَ 'کہا گیا ہے کہ امت محمد یہ ہر اس شخص پر گواہی دے گی جس نے حق کو چھوڑا ہوگا''۔امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۴۳ کے تحت لکھتے ہیں کہ موت کے بعد اس امت کے بعض افراد بعض پر گواہی دیں گے جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں ایک جنازہ گزرا اس کے بارے میں صحابہ کرام نے تعریف کی تو آپ نے فرمایا وَجَبَتْ واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا صحابہ کرام نے اس کی برائی بیان کی تو آپ نے فرمایا وَجَبَتْ واجب ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو ارشاد فرمایا جس کے بارے میں تم تعریف کرو اس کیلئے جنت واجب ہے اور جس کی تم مذمت کرو اس کے لئے دوزخ واجب ہے پھر فرمایا اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ ، اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ ، اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ م زمین میں اللہ کے گواہ ہو،تم زمین مین اللہ کے گواہ ہو،تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے بعد آپ نے یہ تلاوت فرمائی لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا پھر علامہ قرطبی نے نوادر الاصول حکیم ترمذی کے حوالے سے نبی ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے کہ اللہ نے میری امت کو تین ایسی صفتیں عطا فرمائیں جو صرف انبیاء کو ملی ہیں تیسری صفت یہ ہے جَعَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ''اللہ نے اس امت کو لوگوں پر گواہ بنا دیا ہے(تفسیر القرطبی ج ۲ ص ۱۵۵) تفسیر ابن کثیر میں بھی مختلف کتب حدیث کے حوالہ جات سے اس موضوع کی

روایات دی ہیں ان میں یہ جملہ بھی موجود ہے اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۸۵) امام قرطبی فرماتے ہیں فَكُلُّ عَصْرٍ شَهِيْدٌ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ فَقَوْلُ الصَّحَابَةِ حُجَّةٌ وَ شَاهِدٌ عَلَى التَّابِعِيْنَ ، وَقَوْلُ التَّابِعِيْنَ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ (تفسیر القرطبی ج ۲ ص ۱۵۶) ''تو ہر زمانے والے اپنے بعد والوں پر گواہ ہوں گے تو صحابہ کا قول حجت اور شاہد ہے تابعین پر اور تابعین کا قول اپنے بعد والوں پر''

راقم الحروف کہتا ہے کہ جیسے دنیا میں بڑوں کا قول دین کے بارے میں چھوٹوں پر حجت ہے اس طرح قیامت کے دن ان شاء اللہ تعالیٰ ہر زمانے کے اکابر، علماء، مشائخ اپنے اصاغر کے حق میں گواہی دیں گے۔ ان اکابر کے بارے میں ان کے اکابر اور مشائخ گواہی دیں گے۔ تو جس طرح نبی ﷺ کی گواہی کے بعد دوسروں کو گواہی کا موقع ملے گا اس طرح نبی ﷺ کی شفاعت کے بعد دوسرں کیلئے شفاعت کا باب کھلے گا حتی کہ شھداء، صالحین، علماء اور حفاظ کو شفاعت کا موقع دیا جائے گا۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ شفاعت سے اتنے لوگ جہنم سے نکلیں گے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ ابلیس کو بھی امید ہونے لگے گی کہ میری بھی نجات ہو جائے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۸۰)

<u>قیامت کے دن اس امت کی شان:</u>

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں کے آخر میں ہے

فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَقْضِىَ بَيْنَ خَلْقِهٖ نَادىٰ مُنَادٍ اَيْنَ اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ؟ اَيْنَ اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ؟ فَيَجِيْئُوْنَ فَنَحْنُ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ اٰخِرُ مَنْ يُبْعَثُ وَاَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ فَتُفَرِّجُ لَنَا الْاُمَمُ عَنْ طَرِيْقِنَا ، فَنَمْضِىْ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ

پھر جب اللہ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ کرنا چاہے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہے احمد اور ان کی امت؟ کہاں ہیں احمد اور ان کی امت؟ تو وہ آئیں گے تو ہم سب سے پہلے اور سب سے آخری ہیں سب کے بعد بھیجے ہوئے اور سب سے پہلے حساب لئے ہوئے

دوسری امتیں ہمارے راستے سے ہٹ جائیں گی تو ہم وضو کے نشانات کی وجہ سے روشن اعضاء کے ساتھ چلیں گے (قیامت کے دن دوسری امتیں اس امت کی شان دیکھ کر کیا کہیں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) فَتَقُوْلُ الْاُمَمُ كَادَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَنْ تَكُوْنَ اَنْبِيَاءَ كُلُّهَا (مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۷ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۷۳ کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۳۵) ''تو دوسری امتیں کہیں گی قریب ہے کہ اس امت کے سارے افراد نبی بن جائیں''

سوال: اس کا کیا مطلب ہوا : قریب ہے کہ اس امت کے سارے افراد نبی بن جائیں؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اس امت کو منصب نبوت نہیں دیا مگر اس امت کے برگزیدہ ہستیوں کو کمالات نبوت سے نوازا ہے اس کی وضاحت کیلئے حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام ملاحظہ فرمائیں آپ لکھتے ہیں:

نبوت کے انقطاع سے یہ لازم نہیں آتا کہ کمالات نبوت بھی منقطع ہو جائیں بلکہ اس امت میں بھی کمالات نبوت موجود ہیں البتہ عہدۂ نبوت نہیں دیا جاتا اور یہ ایسا ہی ہے کہ ایک فارغ التحصیل عالم میں مدرس ہونے کی قوت اور درس وتدریس کا کمال موجود ہے مگر اس وقت تک مدرس نہیں کہا جائے گا جب تک کہ کسی مدرسہ میں یہ عہدہ اس کو نہ دیا جائے یا ایک گریجویٹ جو انگریزی فنون کا پورا ماہر ہو اس میں کلکٹر ہونے کی قوت اور کمال موجود ہے مگر کلکٹری کا عہدہ اس کو جب تک نہ دیا جائے وہ کلکٹر نہیں کہلا سکتا۔ الحاصل اس امت کے فضلاء کمالاتِ نبوت سے محروم نہیں بلکہ کمالاتِ نبوت میں سے ان کو حصہ وافر ملا ہے البتہ آپ کی نبوت چونکہ قیامت تک باقی اور قائم ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو عہدۂ نبوت دینے کی نہ ضرورت ہے اور نہ ہی مناسب..................اس بیان سے قادیانی مکر کی بھی حقیقت کھل گئی جس کو وہ مسلمانوں کے سامنے خوبصورت بنا کر پیش کیا کرتے ہیں کہ اگر بالکل نبوت کا انقطاع تسلیم کر لیا جائے تو اس امت مسلمہ کی سخت توہین ہوگی کہ ساری امتیں ہمیشہ نبوت کا شرف پاتی رہیں اور یہ اس سے محروم ہو گئی (ختم نبوت کامل ص ۲۵۸، ۲۵۹)

شفاعت کی حکمت:

شفاعت کی ایک حکمت یہ ہے کہ دنیا میں کچھ لوگ اللہ کی رضا کیلئے بغیر احسان جتانے اور بغیر تکلیف دیئے اللہ کے نیک بندوں پر مالی احسان کرتے ہیں یا ان کی خدمت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان نیک بندوں کو شفاعت کا موقع دیں گے تا کہ اس خرچ کرنے والے کو اس نازک موقع پر اپنی نیکی کا صلہ مل جائے اگر شفاعت نہ ہوتو وہ سمجھے مجھے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ یا کم از کم یہ کہ اس نیک بندے کو دنیا میں اس محسن کے آگے محتاجگی دیکھنا پڑی شفاعت نہ ہوتو آخرت میں بھی اس محسن کے آگے کوئی عزت نہ ہوگی۔ شفاعت کے ساتھ ایک تو اس کو بدلہ چکانے کا موقع ملے گا دوسرے پتہ چلے گا کہ مال کی عزت فانی اور دین کی عزت باقی رہنے والی ہے۔ دلیل کے طور پر حضرت انسؓ کی اس روایت کو پڑھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن دوزخیوں کو قطار در قطار کھڑا کیا جائے گا ان کے پاس سے ایمان والے گزریں گے ایک دوزخی ایک مومن کو دیکھے گا جس کو دنیا میں پہچانتا تھا کہے گا ارے کیا تجھے پتہ ہے کہ ایک دن تو نے مجھ سے فلاں فلاں کام کیلئے مدد لی تھی مومن اس کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کی شفاعت کرے گا اللہ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (مسند ابی یعلی موصلی ج ۴ ص ۱۱۶۔ اس قسم کی ایک روایت ج ۴ ص ۱۸۷ میں بھی ہے)

نبی کریم ﷺ کی شفاعت کے حصول کا ایک طریقہ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اذان سننے کے بعد درج ذیل دعا کرے اس کے لئے میری شفاعت قیامت کے دن واجب ہوگی : مَنْ قَالَ حِيْنِ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری ج ۱ ص ۸۶، ج ۲ ص ۶۸۶)

ترجمہ: ’’اے اللہ تو رب ہے اس دعوت تامہ (یعنی اذان) کا اور صلوۃ قائمہ (ابھی

کھڑی ہونے والی نماز) کا عطا فرما محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور ان کو قائم فرما اس مقام محمود میں جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے"۔اس لئے آج ہی پکا ارادہ کریں کہ وضو کے بعد کی دعاؤں کا اور اذان کے بعد درود شریف اور دعاءِ وسیلہ کا ہمیشہ اہتمام کرنا ہے۔واللہ الموفق۔

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿قرآن مجید شفاء اور رحمت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲)

ترجمہ: اور قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان داروں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو اس سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک ہر روحانی بیماری کا کامل علاج ہے ہر شک وشبہ کا جواب اس سے مل جاتا ہے بشرطیکہ ماننے والے کا قلب، قلبِ سلیم ہو ایمان کی حلاوت اس کو حاصل ہو۔الغرض اسی قرآن کو پورے طور پر ماننے کی ضرورت ہے کسی نئے نبی کے انتظار کی ضرورت نہیں۔

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿قرآن کی مثل ناممکن ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۸)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اگر سب انسان اور سب جن مل کر بھی ایسا قرآن لانا چاہیں تو ایسا نہیں

کر سکتے اگر چہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مدد گار کیوں نہ ہو۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن بے مثال تو نبی کریم ﷺ کی نبوت بھی بے مثال ہوئی پھر یہ قرآن اور حدیث محفوظ بھی ہیں قرآن وحدیث کی تشریحات بھی موجود ہیں اوران کے احکام کو کتب فقہ کی شکل میں علماءِ اسلام نے مدون بھی کیا ہوا ہے۔اتنی سہولتوں کے ہوتے ہوئے کسی نئے نبی کی کیا ضرورت؟

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر۹﴾

﴿قرآن کا نزول برحق ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۱۰۵)

ترجمہ: اور ہم نے اس قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے اور سچائی کے ساتھ ہی نازل ہوا اور ہم نے آپ کو محض خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

جب قرآن اتارا گیا تو بالکل ٹھیک جب اترا تو بالکل ٹھیک ایسا نہیں کہ اترتے اترتے کوئی کمی بیشی ہوگئی۔پھر یہ قرآن محفوظ و مفسر بھی ہے تو کسی اور کی کیا ضرورت؟

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر۱۰﴾

﴿قرآن میں امم سابقہ ہی کا ذکر ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۱۰۷)

ترجمہ: کہہ دیجئے تم اسے مانو یا نہ مانو بیشک وہ لوگ جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے جب ان پر پڑھا جاتا ہے تو تھوڑیوں پر سجدوں میں گرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

پہلے اہل علم سے مراد مخلص یہود ونصاری ہیں جن کو ایمان کی توفیق ملی۔ بہر حال امم سابقہ کے اہل علم کا ذکر کیا مستقبل میں اترنے والی نہ کسی وحی کا ذکر کیا اور نہ مستقبل میں ہونے والی کسی امت کا ذکر کیا اس کی وجہ یہی ہے کہ مستقبل میں نیا نبی نہیں۔

﴿سورۃ بنی اسرائیل سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿نماز کو درمیانی آواز سے پڑھنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۱۰)

ترجمہ: اور اپنی نماز میں نہ چلا کر پڑھ اور نہ بالکل ہی آہستہ پڑھ اور اس کے درمیان راستہ اختیار کر۔

دلیل کی وضاحت: اس آیت میں نماز کے ایک حکم کا ذکر ہے اور نماز کا ختم نبوت کی دلیل ہونا مقدمہ میں مبرہن کر دیا گیا ہے۔

﴿سورۃ الکھف سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الکھف سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿قرآن میں کوئی کجی نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتَابَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا الخ (سورۃ الکہف آیت نمبر۱،۲)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے جس نے اتاری اپنے بندے پر کتاب اور نہ رکھی اس میں کچھ کجی ٹھیک اتاری تاکہ ڈر سنائے سخت آفت کا اللہ کی طرف سے اور خوشخبری دے ایمان لانے والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں کہ ان کے لئے اچھا بدلہ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن بالکل سیدھا ہے اس میں کوئی کجی نہیں۔کوئی کجی ہو تو زوال آئے جب کوئی کجی ہی نہیں تو زوال کیسے آئے۔اور جب زوال کا امکان ہی نہیں تو کسی اور نبی یا نئی کتاب کی کیا ضرورت؟

﴿سورۃ الکہف سے دلیل نمبر۲﴾

﴿ایمان یا کفر کا اختیار﴾

ارشاد فرمایا:

وَقُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَمَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ (سورۃ الکہف آیت نمبر۲۹)

ترجمہ: اور کہہ دیجئے کہ سچی بات تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔

دلیل کی وضاحت:

حق آچکا ہے اب یا ایمان ہے یا کفر ایمان جیسے صحابہ کا ساری امت کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سارے ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے تھے۔کسی نئے نبی کے انتظار کا ذکر نہ کیا۔

﴿سورۃ الکہف سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن میں سمجھانے کیلئے سب کچھ بیان ہو چکا﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَّكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً (سورۃ الکہف آیت نمبر۵۴)

ترجمہ: اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کیلئے ہر ایک مثال کوئی طرح سے بیان کیا ہے اور انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن میں سمجھانے کیلئے سب کچھ موجود ہے اخلاص کے ساتھ پڑھنے کی ضرورت ہے کسی اور نبی کی ضروت نہیں ۔مگر اس کا مطلب یہ نہ لیا جائے کہ قرآن سمجھنے کیلئے کسی استاد کی ضرورت نہیں۔ جیسے قرآن کے الفاظ کو پڑھنے کیلئے قاری صاحب کے پاس جانا ضروری ہے قرآن کے معانی سمجھنے کیلئے کسی ایسے استاد کی ضرورت ہے جس کا سلسلہ تعلیم بھی اپنے اساتذہ کے واسطہ سے حضرت نبی کریم ﷺ تک جاتا ہو پھر وہ اپنے سارے اس سلسلہ اساتذہ کا ادب واحترام بھی کرتا ہو۔ بہر حال قرآن پاک کو ہی سمجھنے کی ضرورت ہے کسی نئے نبی کی حاجت نہیں۔

﴿سورۃ مریم سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ مریم سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

کۤھٰیٰعۤصۤ (سورۃ مریم آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

حروف مقطعات سے دلیل کی وضاحت سورۃ البقرۃ کے دلائل میں گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ مریم سے دلیل نمبر۲﴾

﴿صراط مستقیم کا حصول آپ کی اتباع سے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ (سورۃ مریم آیت نمبر۳۶)

ترجمہ: اور (عیسیٰ علیہ السلام نے کہا) بے شک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا سو اس کی بندگی کرو یہ صراط مستقیم ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ تعلیم بتائی گئی کہ اللہ کی بندگی یعنی توحید ہی صراط مستقیم ہے انبیاءِ سابقین کے کچھ واقعات موجودہ تورات وانجیل میں بھی ہیں لیکن توحیدِ خالص اور فکر آخرت کا درس جو انبیاء نے دیا وہ قرآن ہی ذکر کرتا ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد صراط مستقیم آپ ﷺ کی اتباع ہی میں منحصر ہے۔

آپ ﷺ کو چھوڑ کر کسی اور کی اتباع کرنے سے انسان صراط مستقیم سے دور نکل جائے گا۔ کسی اور کی اتباع سے اگر صراط مستقیم سے دوری ہی ہوتی ہے تو کسی اور کی اتباع سے کیا حاصل کیوں نہ نبی کریم ﷺ کی اتباع کو لازم کیا جائے؟ جب حضرت محمد ﷺ کی اتباع ہی کائنات کی نجات کیلئے ضروری ٹھہری تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی۔ یقیناً آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ وللہ الحمد علی ذلک۔

﴿سورۃ مریم سے دلیل نمبر۳﴾
﴿مستقبل کے انبیاء کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ الاٰية (سورۃ مریم آیت نمبر۶۰)

ترجمہ: پھر ان کی جگہ آئے ناخلف جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے سو آگے دیکھ لیں گے گمراہی کو مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے اعمال کئے تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا حق ضائع نہ ہوگا۔

دلیل کی وضاحت:

انبیاء سابقین کے نائبین ایسے تھے ان کا ذکر کر دیا مگر یہ تو نہ بتایا کہ بعد والے انبیاء کے نائب کیسے ہوں گے؟ اگر پہلی کتابوں میں صحابہ کرام کے حالات مذکور تھے تو اگر بعد میں کسی نبی کی آمد ہوتی تو قرآن وحدیث میں اس کی اور اس کے متبعین کے حالات بھی مذکور ہوتے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ پھر آیت کریمہ میں نماز کی تاکید کا حکم ہے اور نماز میں نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار ہوتا ہے اور جب تک یہ نماز موجود ہے کسی اور نبی کے ماننے کی گنجائش ہی پیدا نہیں ہوتی۔

﴿سورۃ طٰه سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ طٰہ سے دلیل نمبر۱﴾
﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

طٰهٰ (سورۃ طٰہ آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں۔ جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ طہٰ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن سب کیلئے نصیحت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی اِلَّا تَذۡکِرَۃً لِّمَنۡ یَّخۡشٰی (سورۃ طہٰ آیت نمبر۲،۳)

ترجمہ: نہیں اتارا ہم نے آپ پر قرآن کہ آپ محنت میں پڑیں مگر اس کی نصیحت کے لئے جو ڈرے (اللہ سے۔

دلیل کی وضاحت:

مَنۡ عام ہے معلوم ہوا کہ قرآن ہر متقی کے لئے تذکرہ یعنی نصیحت ہے تو قرآن پاک سے نصیحت لینے کیلئے تقوی کی ضرورت ہے کسی اور نبی کا انتظار فضول ہے اپنی اصلاح درکار ہے۔

﴿سورۃ طہٰ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن عربی زبان میں ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَکَذٰلِکَ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا (سورۃ طہٰ آیت نمبر۱۱۳)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے اتارا قرآن عربی زبان میں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کی زبان تک محفوظ ہے معنی سمجھنا آسان ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی اور وحی کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ طہ سے دلیل نمبر۴﴾

﴿اللہ کی آیات کی اتباع کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا م بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ الخ (سورۃ طہ آیت نمبر۱۲۳تا ۱۲۶)

ترجمہ: فرمایا تم دونوں یہاں سے نکل جاؤ تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تمہیں میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت پر چلے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہوگی اور اسے ہم قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو بینا تھا فرمائے گا اسی طرح تیرے پاس میری آیتیں پہنچی تھیں پھر تو نے انہیں بھلا دیا اسی طرح آج تو بھلایا گیا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

حضرت آدم کو اتارتے وقت یہ ارشاد فرمایا کہ جو میری ہدایت پر چلے وہ گمراہی سے دور اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے وہ دوزخ جائے اس کہا جائے گا کہ تیرے پاس میری آیات آئیں تو نے ان کو بھلا دیا جس کی وجہ سے دوزخ جانا پڑ رہا ہے۔ظاہر ہے کہ قرآن کی موجودگی میں کوئی دعویٰ نبوت کرے یا کوئی ایسے جھوٹے مدعی پر ایمان لے آئے اس سے بڑھ کر اللہ کی آیات کو بھلانے والا کون ہوگا؟ قادیانی جیسا ایسی آیات کو اپنے بارے میں کہہ تو دے گا مگر یہ بھی تو بتائے کہ جس طرح قرآن پاک نے کافروں کی سزائیں بتائی ہیں قادیانی اپنی خود ساختہ وحی میں

اپنے نہ ماننے والوں کیلئے کوئی ایسی سزائیں بھی بتا سکا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ قرآن پاک نے ماننے والوں کے جو انعامات بتائے اسی طرح نہ ماننے والوں کی جو سزائیں بتائیں یہ بھی قرآن کے کلام الٰہی ہونے کی ایک محکم دلیل ہے کسی میں جرات تو اس کا مقابلہ کر کے دکھائے۔

﴿سورۃ طٰہٰ سے دلیل نمبر۵﴾

﴿نمازوں کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ الْاٰیۃ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر۱۳۰)

ترجمہ: پس صبر کر اس پر جو کہتے ہیں اور سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کر اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے اول اور آخر میں بھی تسبیح کرتا کہ تجھے خوشی حاصل ہو۔

مختصر تفسیر: اس آیت کریمہ میں صبر اور نماز کا حکم ہے کیونکہ صبر اور نماز سے اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ پھر اس آیت کریمہ میں کئی نمازوں کا ذکر ہے چنانچہ "قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا" میں فجر اور عصر کی نمازوں کا ذکر ہے "وَمِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ" میں مغرب اور عشاء اور بعض تفاسیر کے مطابق نماز تہجد بھی داخل ہے "وَاَطْرَافَ النَّهَارِ" یہ ظہر کی نماز ہوئی کیونکہ اس وقت دن کے نصف اول اور نصف ثانی کی حدیں ملتی ہیں (تفسیر عثمانی ص ۴۲۸)

دلیل کی وضاحت:

نماز ختم نبوت کی دلیل ہے اور جس آیت میں متعدد نمازوں کا ذکر ہو وہ کئی دلیلوں کے برابر ہے۔

﴿سورۃ طٰہٰ سے دلیل نمبر۶﴾

﴿اللہ کا دیا ہوا بہتر ہے﴾

ارشادفرمایا:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى (سورة طٰہٰ آیت نمبر ۱۳۱)

ترجمہ: اور تو اپنی نظران چیزوں کی طرف نہ دوڑا جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے سامان دے رکھے ہیں تاکہ ہم انہیں اس میں آزمائیں اور تیرے رب کا رزق بہتر اور دیرپا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ ''وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقٰى'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں جو عظیم الشان دولت حق تعالیٰ نے آپ کے لئے (اے پیغمبر) مقدر کی ہے مثلاً قرآن عظیم منصب رسالت فتوحات عظیمہ رفع ذکر اور آخرت کے اعلیٰ ترین مراتب اس کے سامنے ان فانی اور حقیر سامانوں کی کیا حقیقت ہے (تفسیر عثمانی ص ۴۲۸) رفع ذکر اور قیامت کے دن شہادت اور شفاعت کا حاصل ہونا ختم نبوت کے ٹھوس دلائل ہیں جیسا کہ مقدمہ میں بیان ہو چکا ہے۔ اس طرح یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل بنتی ہے۔ وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

﴿سورۃ طٰہٰ سے دلیل نمبر ٦﴾

﴿نماز کا تاکیدی حکم﴾

ارشادفرمایا:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا الأية (سورة طٰہٰ آیت نمبر ۱۳۲)

ترجمہ: اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی اس پر قائم رہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاری کا انجام اچھا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں نماز پر قائم رہنے کا اور اہل خانہ کو نماز پر قائم رکھنے کا حکم ہے اور نماز نبی ﷺ کی شہادت کے بغیر پوری نہیں ہوتی۔ اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس نماز کو اٹھا دیتے یا اس میں آنے والے کی گنجائش رکھ دیتے۔ الغرض نماز کا کلمہ شہادت کے ساتھ باقی رہنا بھی ختم نبوت کیلئے کافی دلیل ہے۔

آخر میں فرما دیا: ''وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوىٰ'' ''اچھا انجام پرہیزگاری کا ہے'' اور یہ بات سورۃ بقرۃ کے دلائل میں گزری کہ متقی ہونے کے لئے عقیدۂ ختم نبوت ضروری ہے۔

﴿سورۃ طٰہ سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿پہلے صحف کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولىٰ

(سورۃ طٰہ آیت نمبر ۱۳۳)

ترجمہ: اور انہوں نے کہا کیوں نہیں لے آیا ہمارے پاس کوئی نشانی اپنے رب کی طرف سے کیا نہیں پہنچی ان کے پاس شہادت پہلی کتابوں کی

دلیل کی وضاحت:

یہاں بھی پہلی کتابوں کا ذکر ہے بعد میں آنے والی کسی کتاب کا نہ یہاں ذکر نہ کسی اور آیت قرآنی یا حدیث نبوی میں کیونکہ بعد میں کوئی آسمانی کتاب ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ طٰہ سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿صراط مستقیم صرف آپ کی اتباع میں ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ج فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ

وَمَنِ اهۡتَدٰی (سورۃ طہٰ آیت نمبر ۱۳۵)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ سب راہ دیکھتے ہیں سوتم بھی راہ دیکھو تم تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر ہیں اور کس نے راہ پائی۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں بھی صراط مستقیم کا ذکر ہے اور صرط مستقیم اِس زمانے میں نبی کریم ﷺ کی اتباع ہی میں منحصر ہے۔لہذا اور کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

﴿سورۃ الانبیاء سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الانبیاء سے دلیل نمبر۱﴾

﴿قیامت قریب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِیۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر۱)

ترجمہ: نزیک آ گیا لوگوں کے ان کے حساب کا وقت اور وہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں

دلیل کی وضاحت:

حساب قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت قریب ہے نبی ﷺ کے بعد پیش آنے والا بڑا واقعہ یہی ہے اگر کسی اور نبی کی آمد ہوتی تو قرآن اس کا ذکر کرتا۔(ھدیۃ المھدیین ص۵۸)

﴿سورۃ الانبیاء سے دلیل نمبر۲﴾

﴿مستقبل کے انبیاء کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیٓ اِلَیْھِمْ فَسْئَلُوْآ أَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۷)

ترجمہ: اور نہیں رسول بنایا ہم نے آپ سے پہلے مگر مردوں کو ہم ان کی طرف وحی بھیجتے تھے سو پوچھو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے

دلیل کی وضاحت:

پہلے زمانے میں آنے والوں کا ذکر کیا زمانہ مستقبل میں آنے والوں کا نہیں اگر بعد میں کسی کو آنا ہوتا تو اس کا بھی ذکر ہوتا۔ بعد کا ذکر نہ ہونا اس کی دلیل کہ آپ پر نبوت ختم ہے۔

﴿سورۃ الانبیاء سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿انبیاء سابقین ہی کا ذکر ہے﴾

ارشاد فرمایا:

ھٰذَا ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ وَذِکْرُ مَنْ قَبْلِیْ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ: یہی بات ہے میرے ساتھ والوں کی اور یہی بات ہے مجھ سے پہلوں کی

دلیل کی وضاحت:

پہلوں کا ذکر کیا مگر بعد والوں کا کوئی ذکر نہیں کیونکہ بعد میں کوئی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ الانبیاء سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿انبیاء سابقین ہی کا ذکر ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیٓ اِلَیْہِ أَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ أَنَا فَاعْبُدُوْنِ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۲۵)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول مگر اس کو یہی حکم بھیجا کہ بات یوں ہے کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے میرے سو میری بندگی کرو

دلیل کی وضاحت:

پہلوں کا ذکر کیا مگر بعد والوں کا کوئی ذکر نہیں کیونکہ بعد میں کوئی نیا نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ الانبیاء سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿انبیاء سابقین ہی کا ذکر کیا ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُم مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُ وْنَ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۴۱)

ترجمہ: اور آپ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا ہے پھر جس عذاب کی بابت وہ ہنسی کیا کرتے تھے ان ٹھٹھا کرنے والوں پر وہی آ پڑا۔

دلیل کی وضاحت:

پہلے انبیاء اور ان کی امتوں کا ذکر ہے بعد والوں کا کوئی ذکر نہیں کیونکہ بعد میں کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ الانبیاء سے دلیل نمبر ٦﴾

﴿قرآن کو نہ ماننے والے بہرے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنَّمَا أُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۴۵)

ترجمہ: کہہ دیجئے میں تم کو ڈراتا ہوں حکم کے موافق اور نہیں سنتے بہرے پکار جب ان کو

ڈرایا جائے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کو نہ ماننے والے بہرے ہیں اس کا مطلب ہے کہ نہ ماننے والے ہدایت سے بالکل محروم ہیں۔ یہ ایسا عالیشان اور عام فہم کلام ہے کہ بہت تھوڑی صلاحیت رکھنے والا انسان بھی اس کو سمجھ سکتا ہے جب ایسا مضبوط کلام موجود ہے تو اور کسی کی ضرورت نہیں۔اس دلیل کی مزید وضاحت سورۃ البقرۃ کے دلائل میں گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ الانبیاء سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿نماز اور زکوۃ کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عَابِدِيْنَ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۷۳)

ترجمہ: اور ہم نے انہیں ایسے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کیا کرتے تھے اور ہم نے انہیں اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیا تھا اور وہ ہماری بندگی کیا کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

اگر چہ اس میں انبیاء سابقین کی نماز اور زکوۃ کا حکم ہے مگر ہمیں بھی ان اعمال کی ترغیب دی جارہی ہے اور یہ بات مقدمہ میں گزر چکی ہے کہ ہماری نماز اور زکوۃ ختم نبوت کی دلیل ہیں۔

﴿سورۃ الانبیاء سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿سب انسان امتِ واحدہ ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ هٰذِهٖ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۹۲)

ترجمہ: یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں ہوں رب تمہارا سو میری بندگی کرو۔

دلیل کی وضاحت:

سارے انسان ایک امت اور نبی کریم ﷺ ان سب کے نبی ہیں۔ جب اللہ ایک، نبی ایک، امت ایک، دعوت ایک اور نبی کریم ﷺ کا سارا دین محفوظ ۔تو پھر کسی اور دین کی کیا ضرورت ہے؟ آپ ﷺ ہی اللہ کے آخری رسول ہیں۔

﴿سورۃ الانبیاء سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْن﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے جہان والوں پر مہربانی کرنے کو۔

دلیل کی وضاحت:

حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ آیت دو وجہ سے ختم نبوت کی دلیل بنتی ہے ایک وجہ تو یہ کہ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت سب جہانوں کیلئے ہے۔ اور سب جہانوں کیلئے نبی ہونا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف کی دلیل نمبر ۱۰ میں گزرا۔

دوسرے اس وجہ سے کہ اگر آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو اس پر ایمان لانا واجب ہو اور اس کا منکر کافر دوزخ میں جانے والا ہو، اگر چہ وہ حضرت محمد ﷺ پر کامل ایمان لانے والا ہو تو نئے نبی کی صورت میں آپ کو ماننے والا اگر دوزخ ہی جائے تو آپ سب جہانوں کیلئے رحمت تو نہ ہوں گے جبکہ اس آیت کریمہ میں آپ کو سب جہانوں کیلئے رحمت بتایا ہے (ھدیۃ المھدیین ص ٦٠)

﴿سورۃ الحج سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۱﴾
﴿کسی اور نبی کا انتظار نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَّنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ الْاٰية (سورۃ الحج آیت نمبر ۱۵)

ترجمہ: جس کو یہ خیال ہو کہ ہرگز نہ مدد کرے گا اس کی اللہ دنیا میں اور آخرت میں تو تان لے ایک رسی آسمان کو پھر کاٹ ڈالے پھر دیکھے کیا لے گئی اس کی تدبیر اس کے غصے کو۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کو نہ ماننے والوں سے کہا ہے کہ رسی لمبی کر کے اپنے آپ کو سولی دے کے مر جاؤ اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو کہا جاتا کہ انتظار کرو کوئی نبی آ کر تمہارا فیصلہ کر دے گا۔ اس قدر سخت انداز بیان سے پتہ چلا کہ اب کسی اور نبی کی آمد نہ ہوگی۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۲﴾
﴿قیامت کا ذکر، آنے والے نبی کا نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئِيْنَ الْاٰية (سورۃ الحج آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: بیشک اللہ مسلمانوں اور یہودیوں اور مجوسیوں اور مشرکوں میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا یہ نہ فرمایا کہ کوئی اور نبی آ کر فیصلہ دے گا کیونکہ کسی نئے نبی کو آنا ہی نہیں ہے

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر۳﴾

﴿مسجد حرام کے ادب کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْاٰية (سورۃ الحج آیت نمبر۲۵)

ترجمہ: بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کیلئے بنایا وہاں اس جگہ کا رہنے والا اور باہر کا سب برابر ہیں اور جو وہاں ظلم سے کجروی کرنا چاہے تو ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

خانہ کعبہ آپ کا پسندیدہ قبلہ ہے جو اس کے شہر میں الحاد کا ارادہ کرے وہ عذاب الیم کا حقدار تو جو آپ کی یا اس شہر کی کھل کر توہین کرے اس کا کیا انجام ہوگا۔

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر۴﴾

﴿بیت اللہ کو پاک رکھنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا الْاٰية (سورۃ الحج آیت نمبر۲۶)

ترجمہ: اور جب ہم نے ابراہیم کیلئے کعبہ کی جگہ متعین کردی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنیوالوں، قیام کرنیوالوں اور رکوع سجود کرنے والوں کیلئے پاک رکھ۔

دلیل کی وضاحت:

بیت اللہ کو پاک کرنے کا حکم اس میں طواف قیام اور رکوع سجود ہے اور قیام رکوع سجود نماز میں پایا جاتا ہے اور اور طواف کے بعد بھی نماز پڑھی جاتی ہے اور ہم مسلمانوں کی نماز ختم نبوت کی محکم دلیل ہے

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿مناسک حج کا بیان﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالاً الخ (سورۃ الحج آیت نمبر ۲۷ تا ۲۹)

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے کہ تیرے پاس پیادہ اور پتلے دبلے اونٹوں پر دور دراز راستوں سے آئیں تا کہ اپنے فائدوں کیلئے آموجود ہوں اور تا کہ جو چوپائے اللہ نے انہیں دیئے ہیں ان پر مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں پھر ان سے خود بھی کھاؤ اور محتاج فقیر کو بھی کھلاؤ پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم گھر کو طواف کریں۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں حج کا اور بیت اللہ کی عظمت کا ذکر ہے اور بیت اللہ اور حج عمرہ ختم نبوت کے دلائل ہیں کما مر فی المقدمۃ

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿نماز اور زکوۃ کی ادائیگی پر خوشخبری﴾

ارشاد فرمایا:

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ الخ (سورۃ الحج آیت نمبر ۳۴،۳۵)

ترجمہ: اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو وہ لوگ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے ان کے دل

ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر مصیبت آئے تو صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں بھی نماز قائم کرنے کا ذکر ہے اور نماز دلیل ختم نبوت ہے

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ٦﴾

﴿جہاد کی اجازت نماز اور زکوۃ کی ادائیگی کیساتھ مشروط﴾

ارشاد فرمایا:

الَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُوْرِ (سورۃ الحج آیت نمبر ۴۱)

ترجمہ: وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے ڈالیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ دیں اور نیک کام کا حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں اور ہر کام کا انجام تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

دلیل کی وضاحت:

جہاد کی اجازت ان کو جو نماز روزہ کرتے ہیں اور نماز روزہ دلیل ختم نبوت ہیں

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿آپ کی نبوت عام ہے﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاس اِنَّمَآ أَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُبِيْنٌ (سورۃ الحج آیت نمبر ۴۹)

ترجمہ: کہہ دیجئے اے لوگو سوائے اس کے نہیں کہ میں تمہیں کھول کر ڈر سنانے والا (یعنی نبی) ہوں

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں اس کا اعلان ہے کہ حضرت محمد ﷺ تمام انسانوں کے لئے نبی ہیں اور یہ مضمون اور بھی بہت سی آیات واحادیث میں آیا ہے۔ قادیانی اگر خود کو انسان مانتے ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی نہ مانیں اور اگر قادیانیوں نے آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننا ہی ہے تو خود کو انسان کہنا چھوڑ دیں۔

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿قرآن کے مخالف دوزخی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْ اٰیَاتِنَا مُعَاجِزِیْنَ أُولٰئِکَ أَصْحَابُ الْجَحِیْمِ (سورۃ الحج آیت نمبر ۵۱)

ترجمہ: اور جو لوگ میری آیات کے متعلق ان کے ابطال کی کوشش کرتے رہتے ہیں وہ دوزخ والے ہیں

دلیل کی وضاحت:

نبی ﷺ کے بعد جس نے بھی نبوت کا دعوی کیا اس نے آیات قرآنیہ سے ٹکر لی یا ان کا انکار کیا یا ان کے قطعی معنی میں تحریف کی اور یہ دونوں باتیں اس آیت کی رو سے دوزخ میں لے جاتی ہیں۔ عقل والو ایسی نبوت کا کیا فائدہ جس کے صدقے انسان کو دوزخ میں جلنا پڑے؟ اور کیسی گھٹیا سوچ ہے ان لوگوں کی جو خدا کے ایسے باغی مجرم کیلئے خدا کے سچے انبیاء کی گستاخیاں کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا ، اَللّٰھُمَّ أَعِذْنَا

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿انبیاء سابقین کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ الْاٰيَة (سورۃ الحج آیت نمبر۵۲)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے قبل کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر جب اس نے (اللہ تعالیٰ کے احکام سے کچھ) پڑھا تو شیطان نے اس کے پڑھنے میں (کفار کے دلوں میں شبہ) ڈالا تو اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو نیست و نابود کر دیتا ہے پھر اپنی آیات کو اور مضبوط کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب علم والا خوب حکمت والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں گذشتہ انبیاء کا ذکر فرمایا کسی آنے والے کا نہیں کیوں اس لئے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی اور کی آمد نہیں ہے۔

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿صراط مستقیم صرف آپ کی اتباع میں ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (سورۃ الحج آیت نمبر۵۴)

ترجمہ: ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی طرف راہ دکھاتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ بات گذر چکی ہے کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے اس لئے جس کو صراط مستقیم کی طلب ہو نبی ﷺ کی اتباع کرے کسی نئے نبی کو نہ آنا ہے اور نہ اس کے انتظار سے کچھ حاصل۔ اور کسی جھوٹے کو نبی ماننا آخرت کا سب سے بڑا خسارہ ہے۔

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿کافر قیامت تک شک میں ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَایَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ حَتّٰی تَأْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ یَأْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ (سورۃ الحج آیت نمبر ۵۵)

ترجمہ: اور کافر ہمیشہ اس کے بارے میں شک میں رہیں گے حتی کہ ان پر اچانک قیامت آجائے یا ان پر بے برکت دن کا عذاب آجائے۔

دلیل کی وضاحت:

اگر کسی اور نبی کی آمد ہوتی تو اس کا ذکر ہوتا قیامت کا ذکر ہی کیوں کیا؟

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۱۲﴾

﴿آپ صراط مستقیم پر ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ اِنَّکَ لَعَلٰی هُدًی مُّسْتَقِیْمٍ (سورۃ الحج آیت نمبر ۶۷)

ترجمہ: اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں کیونکہ آپ یقیناً صحیح راہ پر ہیں

دلیل کی وضاحت:

هُدًی مُّسْتَقِیْم سے مراد صراط مستقیم ہی ہے نبی ﷺ تو صراط مستقیم پر تھے ہی، اس امت کے لئے صراط مستقیم کے حصول کا ذریعہ آپ ﷺ کی اتباع ہی ہے جیسا کہ بارہا گزرا ہے کہ صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے۔

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۱۳﴾

﴿اب فیصلہ قیامت کو ہوگا﴾

ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (سورۃ الحج آیت

نمبر۶۹)

ترجمہ: اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا قیامت کے دن جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں دلیل اس طرح بنتی ہے کہ قیامت کے دن کے فیصلے کا ذکر کیا یہ نہ فرمایا کہ کوئی اور نبی آ کر فیصلہ کرے گا اس کا انتظار کرو بلکہ قیامت ہی کا ذکر کیا اور قیامت کے دن یہی فیصلہ ہوگا کہ نبی ﷺ سچے ہیں اور آپ کے مخالفین جھوٹے ہیں۔

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر۱۴﴾

﴿نبوت وہبی ہے کسبی نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ (سورۃ الحج آیت نمبر۷۵)

ترجمہ: فرشتوں اور آدمیوں میں سے اللہ ہی پیغام پہنچانے کیلئے چن لیتا ہے بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

نبوت کوشش اور محنت سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی عطا سے ہے کوئی شخص کتنا ہی متقی پرہیزگار ہو اپنی محنت سے نبوت نہیں پا سکتا۔ اللہ نے نبی کریم ﷺ کو آخری نبی بنا دیا اب کوئی شخص خواہ وہ کتنا ہی متقی پرہیزگار ہو منصب نبوت کو نہیں پا سکتا۔

اشکال: مرزائی کہتے ہیں کہ ''یَصۡطَفِیۡ'' حال پر دلالت کرتا ہے جس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ نبوت اگرچہ اللہ کی عطا سے ہے مگر یہ جاری ہے۔

جواب نمبرا : مقصد آیت کریمہ کا یہ ہے کہ نبوت کسبی نہیں کہ محنت اور کوشش سے حاصل ہو جائے بلکہ یہ وہبی ہے یعنی محض اللہ کی عطا سے ہے(۱) اللہ نے نبی کریم ﷺ کو نبوت عطا فرما دی ، دوسرے انسانوں پر ضروری ہے کہ آپ پر ایمان لائیں۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے کے مطابق یہ صیغہ حال کے لئے ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے اللہ نے پہلے انبیاء کو چنا حضرت محمد ﷺ کو بھی نبوت عطا فرما دی۔ یہ آیت کریمہ آپ کیلئے اور آپ سے پہلے سچے انبیاء **علی نبینا وعلیھم الصلوۃ والسلام** کیلئے نبوت کو ثابت کرتی ہے آپ کے بعد کسی کے لئے نبوت اس سے قطعا ثابت نہیں ہوتی کیونکہ آیت کریمہ میں یہ نہ کہا گیا کہ مستقبل میں بھی اللہ تعالیٰ کسی کو نبوت کیلئے چنے گا اور قادیانی کا زمانہ نزول قرآن کے زمانے کی نسبت سے مستقبل ہے حال نہیں ہے۔

مثال سے وضاحت:

سورۃ شوریٰ کے شروع میں ہے ارشاد فرمایا **حٰمٓ O عسق O کَذٰلِکَ یُوحِیْ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ** (سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ا تا ۳)

ترجمہ: ''اسی طرح اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا آپ کی طرف وحی کرتا ہے اور ان کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے''۔

جیسے سورۃ شوریٰ کی اس آیت میں صیغہ مضارع کا، مگر ذکر نبی کریم ﷺ کا اور آپ سے

---

(۱) علمی طور پر ہم اس کو یوں بھی حل کر سکتے ہیں کہ یہ آیت حال کے معنی میں ظاہر ہے اور اس معنی میں نص ہے کہ نبوت کسبی نہیں وہبی ہے اور علم اصولِ فقہ کا ضابطہ ہے کہ نص کو ظاہر پر ترجیح ہوتی ہے۔ نیز نبوت کا جاری ہونا تو اس آیت کا ظاہر ہوگا لیکن ختم نبوت کا عقیدہ نصوص قطعیہ محکمہ سے ثابت ہے اور امت کا ہر دور میں اس پر اجماع بھی رہا ہے۔ اور یہ بات طے شدہ ہے کہ ظاہر کو محکم کے مقابلہ میں بالکل نہیں لیا جائے گا۔

پہلے انبیاء علیہم السلام ہی کا ہے اسی طرح سورۃ حج کی مذکورہ بالا آیت میں بھی نبی کریم ﷺ اور انبیاء سابقین علیہم السلام ہی کا ذکر مانا جائے گا۔ اب معنی یہ ہوا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے پہلے زمانوں میں مخصوص افراد کو نبوت کیلئے چنا تھا حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں آپ کو نبوت کیلئے منتخب کیا ہے کسی اور کو نہیں۔ اب جو ایمان لائے وہ کامیاب جنت میں جانے والا اور جو کفر ہی اختیار کرے وہ نامراد دوزخ کا حقدار۔ مستقبل میں کسی کو نبی بنانے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں۔

جواب نمبر۲ : قادیانی کی جعلی نبوت قصہ ماضی بن گئی ہے۔ اس آیت سے اس کو ثابت کرنا پرلے درجے کے جاہل یا بے عقل لوگوں کا کام ہے کیونکہ اس آیت کریمہ میں حال کا صیغہ ہے۔ لہذا قادیانی کیلئے اس کو پیش کرنا قطعاً درست نہیں۔ اس کیلئے کوئی ایسی نص قطعی لائیں جس میں کہا گیا ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی گذشتہ صدی میں نبی بنا تھا۔

جواب نمبر۳ : اگر آیت کریمہ کا یہ مطلب ہو کہ نبوت اب بھی جاری ہے تو پھر قادیانی کو نبی کہنے پر اصرار کیوں؟ اس کو جہنم رسید ہوئے سو سال سے زیادہ ہو چکا ہے اگر نبوت کو جاری مانا جائے تو ہر ملک بلکہ ہر شہر ہر بستی میں روزانہ نئے نئے انبیاء ماننے ہوں گے۔ قادیانی کی کیا تخصیص ہر مدعی نبوت اس آیت کو پیش کر سکتا ہے۔

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۱۵﴾

﴿نماز کا دائمی حکم﴾

ارشاد فرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا (سورۃ الحج آیت نمبر ۷۷)

ترجمہ: اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو

دلیل کی وضاحت:

رکوع سجدہ کرنے کا مطلب ہے کہ نماز پڑھو اور نماز خواہ نفل ہو یا سنت، واجب ہو یا

فرض اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک کہ تشہد میں کلمہ نہ پڑھا جائے پھر فرض نماز کے لئے اذان واقامت بھی ہوگی۔ اور تشہد اذان اقامت میں اور وضو کے بعد کی دعا میں حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا اعلان اور اقرار ہوتا ہے۔ اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسے اعمال نہ دیتا یا ان کو اٹھالیتا تاکہ آنے والے نبی کو اپنے مشن میں آسانی ہوتی۔ الغرض یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۱۶﴾

﴿ملت ابراہیمی دین اسلام میں ہے﴾

ارشاد فرمایا:

مِلَّةَ أَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ ط هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (سورۃ الحج آیت نمبر ۷۸)

ترجمہ: تم اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر ہمیشہ قائم رہو اس (اللہ) نے تمہارا لقب مسلمان رکھا نزولِ قرآن سے پہلے ہی اور اس قرآن میں بھی

دلیل کی وضاحت:

ابراہیم علیہ السلام کی ملت نبی کریم ﷺ ہی کی اتباع ملت ہے اور اسی میں نجات ہے کسی اور میں ہدایت نہیں پھر یہ کہا هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا اس کے ساتھ وَمِنْ بَعْدِهٖ نہ کہا جس کا ترجمہ ہوتا (اور اس کے بعد بھی) کیونکہ بعد میں کوئی دین نہیں

﴿سورۃ الحج سے دلیل نمبر ۱۷﴾

﴿یہ امت لوگوں پر گواہ ہے﴾

ارشاد فرمایا:

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ الْاٰية (سورۃ الحج آیت نمبر ۷۸)

ترجمہ: تا کہ پر رسول (ﷺ) گواہ ہوں اور تم لوگوں پر گواہی دینے والے ہو پس نماز کی پابندی رکھواور زکوۃ دیتے رہواور اللہ کو مضبوط پکڑے رکھو وہ تمہارا کارساز ہے وہ تمہار کارساز ہے سوکیا اچھا کارساز ہےاور کیا اچھامددگار ہے۔

دلیل کی وضاحت:

جب یہ امت سب لوگوں پر گواہ ہوگی تو اور کسی نبی کی ضرورت نہ رہی کیونکہ نبی بھی تو گواہ ہوتا ہے۔ گواہی تو اس امت کومل گئی اگر کوئی نبی آئے گا تو کیا کرے گا۔اور اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کا ذکر ہوتا۔ ہاں گواہی کے اہل بننے کے لئے کچھ اعمال درکار ہیں ان کو اپنانے کی ضرورت ہے مثلاً نماز قائم کرنا زکوۃ ادا کرنا اللہ سے مضبوط رابطہ۔ اوران اعمال سے نماز بالخصوص ایسا عمل ہے جو کلمہ شہادت ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ﴾ کے بغیر نامکمل ہے کسی نئے نبی کا انتظار فضول ہےاور کسی جعلی نبی پر ایمان لانا خدا تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے کے مترادف ہے۔

نوٹ: ارشاد باری ہے ﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ (البقرہ:۱۴۳)''اوراسی طرح ہم نے آپ کوایک جماعت بنادیا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنواور تمہارے لئے رسول (ﷺ) گواہ ہوں''

اسکی مشہور صحیح تفسیر یہ ہے کہ قیامت کے دن انبیاء سابقین علیہم السلام حق میں یہ امت گواہی دے گی۔ اس امت کی گواہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی سے معتبر ہوگی تب ان قوموں پر جرم ثابت ہو جائیگا۔ اس عاجز نے یہ بات سمجھی کہ اس امت سے گواہی دینے والے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہونگے ہم جیسے گنہگار اس قابل کہاں۔ پھر دَلَالَةُ النَّص کے طور پر یہ بات سمجھ آئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جب سابقہ قوموں کے خلاف گواہی دیں گے تو اپنے شاگردوں کے بارے میں بھی گواہی دے سکیں گے کیونکہ نبی علیہ السلام کا فرمان صحابہ کے بارے میں گزر چکا ہے کہ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو اس طرح تابعین، تبع تابعین کے حق

میں گواہی دیں گے اور گواہی کا یہ سلسلہ آگے تب چلے گا واللہ اعلم۔ جیسے تعلیم کا سلسلہ آگے سے آگے چلا گواہی کا سلسلہ بھی چلتا رہے گا۔ انسان کو یہ گواہی تب حاصل ہوگی جب وہ نماز پڑھنے والا ہو اور اس کا تعلق اس جماعت سے ہو جس کو اپنے سے لے کر نبی کریم ﷺ تک سارے سلسلے پر اعتماد ہو۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے راقم کی کتاب نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ نماز حصہ اول ص ۱۰۶ تا ص ۱۱۴)

﴿سورۃ المؤمنون سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ المؤمنون سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿کامیابی کی چابی نمازِ کامل﴾

ارشاد فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ O الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ الخ (سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۱ تا ۱۱)

ترجمہ: بالتحقیق ان مسلمانوں نے آخرت میں فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں اور جو لغو باتوں سے کنارہ کرنے والے ہیں اور جو اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں اور جو اپنے ستر کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی ازواج اور کنیزوں کے کیونکہ ان پر کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ کا طلبگار ہوں تو ایسے لوگ حد سے نکلنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں ایسے لوگ وارث ہونے والے ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

جن اعمال سے مومنین کو فلاح ملتی ہے ان میں اول آخر نماز کا ذکر کیا شروع میں نماز کے خشوع کا اور آخر میں نماز کی پابندی کا ذکر کیا۔ اور ظاہر ہے کہ نماز بغیر تشہد کے ہو تو خشوع والی ہو نہیں سکتی۔ اور تشہد میں کلمہ شہادت رسالت ہے۔ منکرین ختم نبوت یا تو نماز ہی نہ پڑھیں گے اور یا نماز پڑھیں گے مگر ضد اور حسد کی وجہ سے نماز میں کمی بیشی کریں گے یا کلمہ شہادت ترک کریں گے اور یا اس کلمہ شہادت کی جگہ کوئی اور کلمہ شہادت لائیں گے اور یا کلمہ تو یہی پڑھیں گے مگر قادیانیوں کی طرح معنی غلط لیں گے۔ اور یہ تمام صورتیں خشوع کے قطعا خلاف ہیں۔ اور اگر کلمہ شہادت بھی پڑھیں اور معنی بھی درست لیں تو اپنے دعویٰ نبوت کی خود ہی تردید کریں گے۔ جیسے قادیانی دعوی اپنی نبوت کا کرتا تھا اور اذان میں اعلان **مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ** کی نبوت کا کرتا تھا۔

﴿سورۃ المؤمنون سے دلیل نمبر۲﴾

﴿سب انسان ایک امت ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَنَّ هٰذِہٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ (سورۃ المؤمنون آیت نمبر۵۲)

ترجمہ: اور بیشک یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں پس مجھ سے ڈرو

دلیل کی وضاحت:

سارے مسلمان ایک ہی امت اور نبی کریم ﷺ ان سب کے نبی ہیں تو جب نبی بھی ایک امت بھی ایک دعوت بھی ایک تو پھر کسی اور نبی کی ضرورت نہ رہی۔

﴿سورۃ المؤمنون سے دلیل نمبر۳﴾

﴿نبی ﷺ صراط مستقیم کے داعی ہیں﴾

ارشاد فرمایا

وَاِنَّکَ لَتَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ (سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۷۳)

ترجمہ: اور بے شک آپ ان کو بلا رہے ہیں صراط مستقیم کی طرف

دلیل کی وضاحت:

یہ بات بارہا گزر چکی ہے کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع ہی میں منحصر ہے تو آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ ساری انسانیت کو اپنی اتباع کی دعوت دیتے تھے اور اس میں کوئی شک نہیں حتی کہ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کو جو خطوط لکھے ان میں بھی آپ نے صاف اپنی اتباع کی دعوت دی ہے یہاں تک فرمایا "أَسۡلِمۡ تَسۡلَمۡ"، "اسلام لا سلامت رہے گا" (بخاری ج ا ص ۵) اگر کوئی اور نبی آئے گا تو اس کی دعوت آپ کی دعوت سے ہٹ کر ہوگی جو اللہ کو منظور نہیں ۔ کیونکہ اور کسی نبی کو آنا ہوتا تو ہمارے نبی محمد ﷺ امت کو اس کی خبر دیتے اور اس کی آمد پر اس کی اتباع کا حکم دیتے۔ حضرت عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے مگر وہ نبی کریم ﷺ ہی کی اتباع کریں گے۔

﴿سورۃ النور سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ النور سے دلیل نمبر ا﴾

﴿مومن کیلئے شریعت کی روشنی کافی﴾

ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ الاٰية

(سورۃ النور آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کسی طاق میں چراغ

ہو، چراغ شیشے کی قندیل میں ہے، قندیل گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے جو زیتون کے بابرکت درخت سے روشن کیا جاتا ہے نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف، اس کا تیل قریب ہے کہ روشن ہو جائے اگرچہ اسے آگ نے نہ چھوا ہو ،نور ہے اوپر نور کے ، اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

آیت کریمہ کی مختصر تفسیر:

مومن قانت کا جسم ایک طاق کی طرح ہے جس کے اندر ایک ستارہ کی طرح چمکدار شیشہ (قندیل) رکھا ہوا ہے اور یہ شیشہ اس کا قلب ہوا جس کا تعلق عالم بالا سے ہے اس شیشہ (قندیل) میں معرفت وہدایت کا چراغ روشن ہے یہ روشنی ایسے صاف وشفاف اور لطیف تیل سے حاصل ہورہی ہے جو ایک نہایت ہی مبارک درخت زیتون سے نکل کر آیا ہے اور زیتون بھی وہ جو کسی حجاب سے نہ مشرق میں ہو نہ مغرب میں یعنی کسی طرف دھوپ کی روک نہیں میدان میں کھڑا ہے جس پر صبح وشام دونوں وقت کی دھوپ پڑتی ہے تجربہ سے معلوم ہوا کہ ایسے زیتون کا تیل اور بھی زیادہ لطیف وصاف ہوتا ہے غرض اس کا تیل اس قدر صاف اور چمکدار ہے کہ بدون آگ دکھلائے ہی معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود روشن ہو جائے گا یہ تیل میرے نزدیک اسی حسن استعداد اور نورِ توفیق کا ہوا جو نورِ مبارک کے القا سے بدءِ فطرت سے مومن کو حاصل ہوا تھا ....خلاصہ یہ ہوا کہ مومن کا شیشہ دل نہایت صاف ہوتا ہے اور خدا کی توفیق سے اس میں قبولِ حق کی ایسی زبردست استعداد پائی جاتی ہے کہ بدون دیا سلائی دکھائے ہی جل اٹھنے کو تیار ہوتا ہے اب جہاں ذرا آگ دکھائی یعنی وحی وقرآن کی تیز روشنی نے اس کو مس کیا فوراً اس کی فطری روشنی بھڑک اٹھی۔ (از تفسیر عثمانی ص ۴۷۴ ف ۱)

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کے دل میں حق کو قبول کرنے کی

فطری صلاحیت رکھی ہے۔اس کو جب وحی الٰہی سے رہنمائی ملتی ہے تو اس کو ماننے کیلئے فورا تیار ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ سلیم الفطرت لوگوں کو شریعت سے رہنمائی کی ضرورت ہے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ النور سے دلیل نمبر۲﴾

﴿نماز اور زکوۃ ادا کرنے والوں کی تعریف﴾

ارشاد فرمایا:

فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَیُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ الخ (سورۃ النور آیت نمبر ۳۶ ، ۳۷)

ترجمہ: ان گھروں میں جن کی تعظیم کرنے اور ان میں اس کا نام یاد کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان میں صبح اور شام اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں ایسے آدمی جنہیں سوداگری اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔

دلیل کی وضاحت:

ان آیات میں ان لوگوں کی تعریف کی گئی جن کاروبار کی وجہ سے بھی نماز اور زکوۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں ہوتے اور مقدمہ میں یہ بات ثابت کی جا چکی ہے کہ نماز اور زکوۃ ختم نبوت کے مضبوط دلائل ہیں۔

﴿سورۃ النور سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن کے معانی واضح ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ

(سورۃ النور آیت نمبر ۴۶)

ترجمہ: ہم نے اتاریں کھول کر بتانے والی آیات اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ کھول کھول کر بیان کرنے والی آیات جن کا یہاں ذکر ہے اب بھی موجود ہیں ان کے ہوتے ہوئے نئی وحی کی کیا ضرورت؟ نیز صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے آپ کے بعد کسی نئے نبی حاجت نہیں؟ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ النور سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿آپ کی اتباع کا حکم دائمی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَّقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا الخ (سورۃ النور آیت نمبر ۵۱ تا ۵۴)

ترجمہ: مومنین کی بات تو یہی ہوتی ہے جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا اور وہی لوگ ہیں نجات پانے والے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کی نافرمانی سے بچتا ہے پس وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے اور اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو سب کچھ چھوڑ کر نکل جائیں کہہ دو قسمیں نہ کھاؤ دستور کے موافق فرمانبرداری چاہئے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو کہہ دیجئے کہ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ پھیرو تو پیغمبر پر وہی جس کا وہ ذمہ دار ہے اور تم پر وہ ہے جو تمہارے ذمہ لازم کیا گیا۔ اور اگر تم ان کی اطاعت کرو تو ہدایت پاؤ اور رسول پر تو کھول کر پہنچا دینا ہی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں بار بار نبی کریم ﷺ کی اطاعت کا حکم ہے اگر کسی نبی کو آنا ہوتا تو اس کی اطاعت کا بھی حکم ہوتا۔ پھر یہ حکم بھی قیامت تک کے لئے ہے کیونکہ جو بھی ہدایت ہے ہو نبی علیہ السلام کی اتباع میں ہے اور آپ کی اتباع ہی میں رہے گی۔ ھدایت حاصل کے لئے نبی ﷺ کی اتباع ضروری ہے کسی نئے نبی کا انتظار فضول ہے۔

﴿سورۃ النور سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿اس امت میں خلفاء آئیں گے﴾

ارشاد فرمایا:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ الخ (سورۃ النور آیت نمبر ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ کیا ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا کرے گا جیسے ان سے پہلے لوگوں کو حکومت عطا کی اور جما دے گا ان کیلئے وہ دین جس کو ان کے لئے پسند کیا۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کا لایا ہوا دین آپ کے بعد مٹ نہیں گیا باقی ہے تو جب دین سارا محفوظ ہے اب بعد میں کوئی نبی آ کر کیا کرے گا؟ نئے نبی کی آمد سے کیا فائدہ ہوگا؟ دین تو سب محفوظ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خلفاء کا وعدہ تو کیا اور اس کی خبر بھی دی مگر نئے نبی کا وعدہ نہ کیا اور نہ اس کی کہیں خبر دی بلکہ نئے نبی کے نہ ہونے کی اطلاع دی۔

فائدہ: حدیث میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **﴿كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ﴾** (بخاری ج ۱ ص ۴۹۱ واللفظ لہ، مسلم ج ۲ ص ۱۲۷)

''بنی اسرائیل میں انبیاء کرام سیاست کرتے تھے جب کبھی کوئی نبی فوت ہوتا اس کے بعد دوسرا نبی آجاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے)

نبی کریم ﷺ صادق و مصدوق ہیں اللہ نے آپ کی بات کو بھی سچ کر دیا آپ کے بعد خلافت کا سلسلہ چلا کوئی نبی نہ ہوا۔ مرزائی بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ نبی ﷺ سے لے کر مرزا قادیانی تک کوئی نبی نہیں ہے پھر نکتے کی بات یہ ہے کہ مرزائی زبان سے کہتے ہیں کہ نبوت جاری ہے۔ لیکن اپنے ٹولے میں بنی اسرائیل کی طرح انبیاء کا سلسلہ نہیں مانتے۔ مرزا قادیانی کو جہنم رسید ہوئے ایک صدی ہو چکی ہے مگر مرزائیوں نے اپنے اندر کوئی نبی نہ مانا اور نہ یہ کہتے ہیں کہ اتنے سالوں کے بعد فلاں نیا نبی آئے گا ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختم نبوت میں دس ہزار مسلمان شہید کر دیئے مگر قادیانیوں نے یہ نہ کہا کہ ہم تو مرزے کو نہیں فلاں کو نبی مانتے ہیں اور نہ یہ کہا کہ ہم مرزا قادیانی کو بس فلاں سال تک نبی مانیں گے اس کے بعد نہیں۔

نبوت کے برخلاف یہ اپنے اندر خلفاء کا سلسلہ مانتے ہیں قادیانی کے مرنے کے بعد حکیم نور دین اس کا پہلا خلیفہ مانا گیا پھر مرزے کا لڑکا بشیر الدین محمود پھر بشیر الدین محمود کا بیٹا مرزا ناصر پھر مرزا ناصر کا بھائی مرزا طاہر۔ مرزا طاہر کے مرنے کے بعد مرزے کا پانچواں جانشین مرزا مسرور نامی ایک مرتد ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ان کا آپس کا اختلاف خلافت کے بارے میں ہوا۔ نبوت کے بارے میں اختلاف نہ ہوا۔ حکیم نور دین کے بعد محمد علی مرزائی کہنے لگا میں دوسرا خلیفہ ہوں۔ لڑکا کہنے لگا میں دوسرا خلیفہ ہوں مرزے کی بیوی کی تائید کی وجہ سے بیٹا خلیفہ بن گیا تو محمد علی نے الگ فرقہ بنایا۔ کمال یہ ہے کہ ان دونوں میں سے نبوت کا دعوی کسی نے نہ کیا۔ بلکہ اس کے برعکس محمد علی نے قادیانی کی نبوت کا انکار کر کے اس کو مجدد کہنا شروع کیا۔ مرزے مجدد کہنے والے پہلے پیغامی کہلاتے تھے پھر ان کو لاہوری مرزائی کہا جانے لگا۔

قادیانیو! تم نے مرزا کے بعد خلفاء کو مان کر اور اس کے بعد جلد یا بدیر کسی بھی نبی کو نہ

مان کر عملی طور پر یہ ثابت کر دیا کہ تم بھی ختم نبوت کے قائل ہو مگر خاتم النبیین تم مرزا قادیانی کو مانتے ہو۔ جو خود ختم نبوت کا منکر تھا۔ لعنت ہے تمہارے قادیانی بے ایمان پر اور لعنت ہے ان پر جو اس جیسے خبیث کو مجدد مان لیں۔ اور تم تو اس کو نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین مان رہے ہو باز آ جاؤ توبہ کرو ایمان لے آؤ ورنہ تم تو لعنتی ہو ہی تمہارے لعنتی ہونے میں جو شک کرے گا وہ بھی لعنتی ہو جائے گا۔

﴿سورۃ النور سے دلیل نمبر ٦﴾

﴿نماز اور زکوۃ کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَقِيْـمُـوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (سورۃ النور آیت نمبر ٥٦)

ترجمہ: اور نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور رسول کی فرمانبرداری کیا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں نماز زکوۃ کی ادائیگی کا اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم ہے اور یہ بات بار بار گزری کہ یہ تینوں ختم نبوت کے دلائل ہیں۔

﴿سورۃ النور سے دلیل نمبر ٧﴾

﴿کافر اسلام کو ختم نہیں کر سکتے﴾

ارشاد فرمایا:

لَا تَـحْسَبَـنَّ الَّـذِيْـنَ كَـفَـرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (سورۃ النور آیت نمبر ٥٧)

ترجمہ: ہرگز نہ سمجھنا کافروں کو عاجز کر دینے والے زمین میں اور ان کا ٹھکانہ آگ ہے اور کتنی

بری ہے لوٹنے کی جگہ

دلیل کی وضاحت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر اس دین کو کسی طرح بھی ختم نہیں کر سکتے ہاں جب اللہ ہی چاہے گا تو قیامت کے قریب قرآن اٹھالیگا اور ایمان والے ختم ہوجائیں گے۔پھر قیامت تو آئیگی نیا نبی نہ آئے گا الغرض جب کافر دین کو ختم نہیں کر سکتے اور یہ دین باقی رہے گا تو کسی اور نبی کی ضرورت ہی کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الفرقان سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الفرقان سے دلیل نمبر ۱﴾
﴿نبی ﷺ عالمین کے لئے نذیر ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۱)

ترجمہ: بہت بابرکت ہے وہ جس نے قرآن نازل کیا اپنے بندے پر تا کہ سب جہان والوں کو ڈرانے والا ہو۔

دلیل کی وضاحت:

آپ ﷺ سب کے لئے نذیر ہیں یعنی سب کے لئے نبی ہیں۔تو جب آپ ﷺ ساری کائنات کے لئے نبی ہیں اور آپ کی تعلیمات محفوظ اور مدون بھی ہیں تو پھر کسی اور نبی کی کیا حاجت؟

﴿سورۃ الفرقان سے دلیل نمبر۲﴾
﴿مستقبل کے انبیاء کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّآ اِنَّھُمْ لَیَأْکُلُوْنَ الطَّعَامَ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ (سورۃ الفرقان آیت نمبر۲۰)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے جو انبیاء بھیجے وہ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے

دلیل کی وضاحت:

انبیاء سابقین کا ہی ذکر کیا مستقبل کے انبیاء کے غیر مذکور ہونے کی وجہ یہی ہے کہ مستقبل میں کوئی نبی نہ ہوگا۔ (ھدیۃ المھدیین ص ۶۳)

﴿سورۃ الفرقان سے دلیل نمبر۳﴾
﴿آپ ﷺ کے راستے کو چھوڑنے والے پشیمان ہوں گے﴾

ارشاد فرمایا:

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ الاٰیۃ (سورۃ الفرقان آیت نمبر۲۷ تا ۲۹)

ترجمہ: اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا کہے گا اے کاش کہ میں نے رسول (ﷺ) کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری شامت۔ کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت کے آنے کے بعد بہکا دیا اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

نبی ﷺ کا بتایا ہوا راستہ اب تک موجود اور محفوظ ہے جو اس پر نہ چلے گا اس کو یہ دھمکی ہے وہ اس وعید کا مستحق ٹھہرے گا۔ اس لئے اس راستے پر چلنے کی ضرورت ہے کسی نئے نبی کے

انتظار کی حاجت نہیں۔اور اس راستے پر چلنا امت محمدیہ کے اکابر علماء کی اتباع سے ہی ممکن ہے،

اور جب دین کو سمجھنے کے لئے امت محمدیہ کے اکابر علماء کی اتباع ضروری ٹھہری اور یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ کا راستہ ان کے بغیر مل نہیں سکتا کیونکہ ان حضرات کے توسط سے ہی دین اسلام ہم تک پہنچا ہے تو اب جو شخص علماء امت سے ہٹ کر نیا راستہ اختیار کرے گا وہ اللہ کے نبی ﷺ کے راستے سے دور ہو جائے گا اور قیامت کے دن افسوس کے ساتھ ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کر کہے گا۔ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا O يَا وَيْلَتىٰ لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَ نِيْ ترجمہ:"اے کاش میں رسول ﷺ کے ساتھ اپنا راستہ اپنا لیتا ہائے میری شامت کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا بیشک اس نے نصیحت پہنچنے کے بعد مجھے بہکا دیا"۔

الحمدللہ، اللہ کے فضل وکرم سے ہمارا تعلق اپنے اکابر کی وساطت سے نبی کریم ﷺ سے جڑا ہوا ہے اور یہ نسبت ہی ہماری زندگی کا اصل سرمایہ ہے اللہ تعالیٰ اس کو قائم دائم رکھے ۔

عمل کی اپنے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے

رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

اس نسبت پر ہمیں فخر ہے اسی کی وجہ سے ہم کہتے ہیں ۔

بے سہارا نہ سمجھے زمانہ ہمیں ہم غریبوں کے آقا مدینے میں ہیں

﴿سورۃ الفرقان سے دلیل نمبر۴﴾

﴿عباد الرحمٰن کی عالیشان صفات کا بیان﴾

ارشاد فرمایا:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا الخ (سورۃ الفرقان آیت نمبر۶۳ تا۷۶)

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین میں دبے پاؤں اور جب بات کرنے لگیں ان سے بے سمجھ لوگ تو کہتے ہیں سلام اور وہ لوگ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے آگے سجدے اور قیام میں اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب بے شک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے بے شک وہ بری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بری جگہ ہے رہنے کی اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور ہے اس کے درمیان میں ایک سیدھا گزران اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور خدا کو نہیں پکارتے اور نہیں قتل کرتے اس جان کو جس کو اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ اور بدکاری نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے وہ جا پڑا گناہ میں دگنا کیا جائے گا اس کیلئے عذاب قیامت کے دن اور پڑا رہے گا اس میں خوار ہو کر مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کئے سو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کی جگہ بھلائیاں بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور نیک کام کرے وہ پھر آتا ہے اللہ کی طرف پھر آنے کی جگہ اور وہ لوگ جو جھوٹے کام میں شریک نہی ہوتے اور جب گزرتے ہیں کھیل کی چیزوں پہ تو گزر جاتے ہیں شریفانہ اور وہ لوگ کہ جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے ان کے رب کی آیات کے ساتھ تو نہیں گرتے ان پر بہرے اندھے ہو کر اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب دے ہمیں ہماری عورتوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا یہ لوگ بدلے میں دیئے جائیں گے بالا خانے اس لئے کہ وہ ثابت قدم رہے اور لینے آئیں گے ان کو وہاں دعا اور سلام کہتے ہوئے ہمیشہ رہا کریں گے ان میں کیا خوب جگہ ہے ٹھہرنے کی اور کیا خوب جگہ ہے رہنے کی۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں اللہ کے بندوں کے بڑے عجیب وغریب اوصاف کا ذکر ہے کوئی اور نبی آئے تو اس سے اعلیٰ اور کیا صفات بیان کر سکے گا تو جب اس سے اوپر صفات کا بیان ہو نہیں سکتا تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہی؟

دوسری دلیل:

ان آیات میں بتایا کہ اللہ کے خاص بندے رات کونماز میں گزار دیتے ہیں اور یہ بات بار ہا گزر چکی کی نماز میں نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار ہوتا ہوتا ہے اس طرح نماز خود ختم نبوت کی دلیل ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ جب تک انسان رات کے اندھیروں میں جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اٹھ اٹھ کر نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار نہ کرے وہ خدا کے مقرب بندوں میں ہو نہیں سکتا۔اور أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ سے حضرت محمد ﷺ کی نبوت ورسالت کا ہی اقرار ہوگا غیر کی نبوت کا تو نہیں۔

تیسری دلیل:

اس آیت میں نیک بندوں کے آخرت میں اعلیٰ مقامات کا ذکر ہے اور آخرت کی جزا سزا سے قرآن کی حقانیت پر استدلال سورۃ بنی اسرائیل کی دلیل نمبر ۲ کے تحت اس کتاب کے صفحہ ۱۱۴ پر بیان ہو چکا ہے قادیانی اور دوسرے جھوٹے نبی اپنے ماننے والوں کیلئے آخرت کا اجر وثواب اس طرح بالتفصیل نہ بتا سکے جیسے نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے ہاں دنیا کی سزائیں سناتے رہے مثلا فلاں مرجائے گا فلاں جگہ طاعون پھیلے گا۔وجہ اس کی یہ ہے کہ قادیانی دنیا دار نبی تھا اس کو آخرت کے مراحل کی کیا فکر؟

﴿سوالات﴾

(۱) سورۃ بنی اسرائیل سے ختم نبوت کے کچھ دلائل ذکر کریں (۲) مرزائی واقعہ معراج کو مانتے ہیں یا اس کا انکار کرتے ہیں نیز ان کے رد میں بہترین کتاب کونسی ہے؟ (۳) نبی کریم ﷺ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو کونسی نماز پڑھائی (۴) یہ کیسے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ انبیاء کرام کے مطاع اور پیشوا ہیں (۵) حضرت نانوتویؒ کی اس عبارت کا حوالہ دیں اور اس کی وضاحت کریں:

''غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں نبی الانبیاء بھی ہیں''

(۶) کچھ اور علماء کرام کی عبارات پیش کریں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو نبی الانبیاء کو لکھا ہے (۷) معراج کے بارے میں کچھ روایات پیش کریں (۸) معراج میں موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی روایات سے جو شبہ پیش آتا ہے وہ بھی ذکر کریں اور اس کا جواب بھی باحوالہ لکھیں (۹) نبی کریم ﷺ کے فاتح اور خاتم ہونے والی حدیث ذکر کر کے اس کا معنیٰ لکھیں۔ (۱۰) حدیث پاک سے بتائیں کہ معراج کی رات نبی کریم ﷺ نے دیگر انبیاء کرام کی موجودگی میں اپنے کیا فضائل بیان فرمائے پھر صحیح مسلم کی حدیث سے اس کی تائید پیش کریں (۱۱) واقعہ معراج سے ختم نبوت کے چند دلائل مستنبط کریں (۱۲) آیت کریمہ کا ترجمہ کریں اور ختم نبوت پر دو دلیلیں ذکر کریں ''اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ أَحْسَنُ'' (۱۳) اَقْوَم کا معنیٰ کیا ہے؟ اور قرآن پاک کی تعلیم کے اَقْوَم ہونے کی کیا دلیل ہے؟ (۱۴) مندرجہ ذیل امور سے اسلام کی فوقیت ثابت کریں: نبی کریم ﷺ نے قبر، حشر اور جنت دوزخ کے حالات بالتفصیل بتائے ☆ نبی ﷺ نے اپنے اوپر جھوٹ باندھنے سے بڑی سختی کیساتھ منع کیا ☆ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ اپنے فضائل گنوائے نہ اپنے اعمال پر فخر کیا اور نہ یہ کہا کہ مجھے اللہ نے خلیفہ بنایا بلکہ ہمیشہ آخرت کے فکر سے مغموم رہتے تھے (۱۵) مقام محمود والی آیت مع ترجمہ لکھیں پھر اس کی صحیح اور غلط تفسیریں بھی ذکر کریں (۱۶) شفاعت عظمیٰ کیا ہے؟ اور اس کو مقام محمود کیوں کہتے ہیں؟ نیز اس سے ختم نبوت کا ثبوت

کیسے ہوتا ہے؟(۱۷)شفاعت کی کچھ احادیث تحریر کریں(۱۸)''اَرَاَیْتُمْ لَوْ کَانَ مَتَاعٌ فِیْ وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ اَکَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَا فِیْہِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقُوْلُ فَاِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَقَدْ حَضَرَ ''اس کا حوالہ ذکر کریں پھر بتائیں یہ کن کا کلام ہے؟نیز اس سے حضرت نانوتویؒ کی تائید کیسے ہوتی ہے؟(۱۹)مقام محمود سے ختم نبوت کی دوسری دلیل ذکر کریں اور بتائیں کہ کافر جو اپنے انبیاء کی شہادت کا انکار کریں گے نبی کریم ﷺ کی شہادت پر تنقید کیوں نہ کریں گے؟(۲۰)مقام محمود سے ختم نبوت کی تیسری دلیل ذکر کریں(۲۱)اس امت میں سلسلہ شہادت کے کچھ دلائل ذکر کریں اور یہ بھی بتائیں کہ ہمیں اپنے بڑوں کی شہادت کیسے نصیب ہوسکتی ہے؟(۲۲)دعاءِ وسیلہ اور اس کی برکت تحریر کریں(۲۳)سورۃ الکہف سے ختم نبوت کے کچھ دلائل تحری کریں(۲۴) ''وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا''، ''فَمَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ''، مفہوم لکھیں اور ختم نبوت کو مدلل کریں(۲۵)سورۃ مریم سے چند دلائل ختم نبوت پر ذکر کریں(۲۶)درج ذیل آیت میں حضرت عیسی علیہ السلام کا قول مذکور ہے اس سے ختم نبوت کیسے ثابت ہوئی''وَاِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ''(۲۷) سورۃ طہٰ سے اس بات کو ثابت کریں کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں(۲۸)حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ کی آیات سے ختم نبوت کیسے ثابت ہوئی؟(۲۹)ان آیات سے ختم نبوت کو ثابت کریں''وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنَاہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا، '' قُلْ کُلٌّ مُتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا''، ''وَرِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی''، ''وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا(۳۰)سورۃ الانبیاء سے ختم نبوت کے چند دلائل ذکر کریں(۳۱)ان آیات سے ختم نبوت کو ثابت کریں ''وَاَوْحَیْنَا اِلَیْھِمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءَ الزَّکٰوۃِ''، ''اِنَّ ھٰذِہٖ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً ''(۳۲)ارشاد باری تعالیٰ'' وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ''سے حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت پر کیسے استدلال کیا؟(۳۳)سورۃ الحج سے ختم نبوت کے کچھ دلائل ذکر کریں(۳۴)آنے والی آیات کریمہ سے ختم نبوت کے چند دلائل لکھیں '' اَلَّذِیْنَ

اِنْ مَّکَّنَاهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ''، ''وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ''، ''اَللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ''(۳۵) سورۃ الحج کی کس آیت سے مرزائی نبوت کے جاری ہونے پر استدلال کرتے ہیں نیز ان کے استدلال کے دو تین جواب ذکر کریں؟ پھر یہ بھی ثابت کریں کہ نبوت کے جاری ہونے کا دعویٰ بھی مرزائیوں کو مفید نہیں ہے (۳۶) ''اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلَائِکَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ''اس آیت کریمہ کا منشا کیا ہے اور مرزائی کیا معنی لیتے ہیں؟ (۳۷) مندرجہ بالا آیت کریمہ میں ''یَصْطَفِیْ ''فعل مضارع ہے مرزائی اس سے نبوت کے جاری ہونے پر دلیل پکڑتے ہیں کوئی اور آیت ایسی پیش کریں جس سے پتہ چلا کہ یہ فعل مضارع نبی علیہ السلام کے زمانے کے لئے اور آپ سے پہلے زمانے کے لئے ہے بعد کیلئے نہیں (۳۸) ترجمہ کریں اور ختم نبوت کے کم ازکم تین دلائل ذکر کریں '' لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا وَّتَکُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ'' (۳۹) ارشاد باری'' لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْکُمْ '' کی مشہور تفسیر کیا ہے اور اس سے دلالۃ النص کے ساتھ کیا ثابت ہوتا ہے؟ (۴۰) سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات سے ختم نبوت کو ثابت کریں اور یہ بھی ثابت کریں کہ اذان اور نماز کے ساتھ مرزائی اپنے دعوی کی خود ہی تردید کرتے رہتے ہیں (۴۱) سورۃ النور کی آیت ۳۵، ۳۶ سے ختم نبوت کے دلائل ذکر کریں (۴۲) بار بار نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم کن آیات میں ہے اور ان سے ختم نبوت کیسے ثابت ہوتی ہے؟ (۴۳) آیت استخلاف مع ترجمہ لکھیں پھر اس سے ختم نبوت پر استدلال کریں (۴۴) اس کو ثابت کریں کہ مرزا کے مرنے کے بعد مرزائی سلسلہ نبوت نہیں سلسلہ خلافت کے قائل ہیں پھر مرزائیت کا رد کریں (۴۵) سورۃ الفرقان سے ختم نبوت کے چند دلائل دیں (۴۶) مندرجہ ذیل آیات سے ختم نبوت کو ثابت کریں ''یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یَالَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ''، '' وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا الخ

باب پنجم
قرآن پاک کی پانچویں منزل
سے دلائل ختم نبوت

﴿سورۃ الشعراء سے ختمِ نبوت کے دلائل﴾

﴿سورۃ الشعراء سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشادفرمایا:

طٰسٓمٓ (سورۃ الشعراء آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ الشعراء سے دلیل نمبر۲﴾

﴿آنے والے کسی نبی کا ذکر نہیں﴾

ارشادفرمایا:

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (سورۃ الشعراء آیت نمبر۶)

ترجمہ: سو یہ جھٹلا چکے اب پہنچے گی ان پر حقیقت اس بات کی جس پر ٹھٹھے کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو قرآن نے بار بار کہا کہ ان کو پتہ چل جائے گا وہ دیکھ لیں گے ان کو یہ سزا مل جائے

گی مگر یہ نہیں کہا کہ کوئی اور نبی آ کر اس بات کی تائید کرے گا کیونکہ کسی نئے نبی نے آنا ہی نہیں۔

﴿سورۃ الشعراء سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿قرآن رب العالمین کا نازل کردہ ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّهٗ لَتَنزِيۡلُ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ الخ (سورۃ الشعراء آیت نمبر ۱۹۲ تا ۱۹۵)

ترجمہ: اور یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے آپ کے دل پر تا کہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں صاف عربی زبان میں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک عربی میں نازل ہوا اس کی زبان بھی محفوظ۔ سورۃ البقرۃ کے دلائل میں یہ بات مفصل گزری کہ قرآن کی زبان کی حفاظت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ الشعراء سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿قرآن کی پیشگوئی پہلی کتابوں میں تھی﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّهٗ لَفِيۡ زُبُرِ الۡاَوَّلِيۡنَ (سورۃ الشعراء آیت نمبر ۱۹۶)

ترجمہ: اور اس کی خبر پہلی کتابوں میں بھی ہے

دلیل کی وضاحت:

قرآن کی خبر پہلی کتابوں میں تھی لیکن قرآن نے مستقبل میں کسی کتاب کے نزول کی خبر نہ دی اور نہ ہی مستقبل میں کسی نبی کی آمد کا ذکر کیا اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے۔

وللہ الحمد علیٰ ذلک

﴿سورۃ النمل سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

طٰسٓ (سورۃ النمل آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن میں ابہام نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

تِلْکَ آیَاتُ الْکِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِیْنٍ (سورۃ النمل آیت نمبر۱)

ترجمہ: یہ آیات ہیں قرآن اور کھلی کتاب کی۔

دلیل کی وضاحت:

جب یہ کتاب پڑھی بھی جاتی ہے اور اس طرح کوئی اور کتاب اس طرح نہیں پڑھی جاتی اس کی پڑھائی بھی واضح اور لکھائی بھی واضح ہے نہ پڑھنا محال، نہ سمجھنا ناممکن پھر نبی کریم ﷺ کی تشریحات موجود۔ علماء اسلام نے مرتب کر کے دین کو سمجھنا نہایت آسان بنا دیا ان

چیزوں کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب یا نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن سراپا ہدایت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

هُدًى وَبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ النمل آیت نمبر۲)

ترجمہ: ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لئے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کے لئے هُدًى کا لفظ استعمال کیا جس کا معنی ہے نِری ہدایت تو جب نِری ہدایت موجود ہے تو پھر کسی اور کی کیا ضرورت رہی؟ ایک کڑوی مرچ جو خالص کڑوی ہو وہ سالن میں ڈال دی جائے تو اس سے سالن اس مرچ کے برابر کڑوا نہیں ہوگا تو جب قرآن جیسی نِری ہدایت موجود ہے تو پھر کوئی اور آ کر کیا کرے؟ پھر قرآن پاک کو خوشخبری بتایا اور کامل خوشخبری تب ہی ہے جب اس کے بعد کوئی اور کتاب نہ ہو اگر اس کے بعد کوئی اور کتاب کا نزول ہو تو وہ خوشخبری بنے گی نہ کہ یہ قرآن۔

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن سے استفادے کا طریقہ بتا دیا گیا﴾

ارشاد فرمایا:

اَلَّـذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (سورۃ النمل آیت نمبر۳)

ترجمہ: وہ لوگ جو قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوۃ اور آخرت پر وہ لوگ یقین رکھتے ہیں

دلیل کی وضاحت:

اس میں یہ بتایا کہ قرآن پاک سے ہدایت کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟اس نسخے کو عمل میں لانے کی ضرورت ہے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں بلکہ نئے نبی کا انتظار فضول ہے۔ نیز اس آیت میں نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا ذکر ہے اور بار ہا گزرا ہے کہ نماز اور زکوۃ خود ختم نبوت کی دلیلیں ہیں۔

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿الٰہ کے معنی کی وضاحت﴾

ارشادفرمایا :

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط آللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْنَ الخ (سورۃ النمل آیت نمبر ۵۹ تا ۶۵)

ترجمہ: کہہ دیجئے سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اوراس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے، کیا اللہ بہتر ہے یا جنہیں وہ شریک بتلاتے ہیں بھلا جس نے آسمان اور زمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے رونق والے باغ اگائے تمہارا کام نہ تھا کہ ان کے درخت اگاتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی الٰــہ ہے یعنی عبادت کا حقدار ہے بلکہ یہ لوگ کجروی کررہے ہیں بھلا زمین کو ٹھہرانے کی جگہ کس نے بنایا اوراس میں ندیاں جاری کیں اور رکھے اور زمین کے ٹھہرانے کو بوجھ اور دو دریاؤں میں پردہ رکھا کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی الٰہ یعنی معبود ہے بلکہ اکثر ان میں سے بے سمجھ ہیں بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے اور برائی کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں نائب بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے تم بہت ہی کم سمجھتے ہو بھلا کون ہے جو تمہیں جنگل اور دریاؤں کے اندھیروں میں راستہ بتاتا ہے اور اپنی رحمت سے پہلے کون خوشخبری کی ہوائیں چلاتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے اللہ ان کے شرک کرنے سے بہت بلند ہے بھلا کون ہے جو از سر نو خلقت کو پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے

گااورکون ہے جوتمہیں آسمان اورزمین سے روزی دیتا ہے کیااللہ کے ساتھ کوئی اوربھی معبود ہے کہہ دیجئے اپنی دلیل لاؤ اگرتم سچے ہو کہہ دیجئے اللہ کے سوا آسمانوں اورزمین میں غیب کوئی نہیں جانتااورانہیں اس کی بھی خبرنہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

ہمارے کلمہ کا پہلا جز ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مندرجہ بالا آیات میں بار بار ءَ اِلٰـهٌ مَعَ اللّٰهِ کہہ کر اِلٰه کا معنی سمجھایا گیا کہ اِلٰہ اس کو کہتے ہیں جو حاجت روا ہو سب ضروریات پوری کرنے پر قادر ہو، مشکل کشا ہو ہر کسی کی ہر مشکل کو حل کرسکتا ہو وہ اگر مشکل دور کرنا چاہے کوئی رکاوٹ نہیں بن سکتا فریادرس ہو یعنی سب کی دعائیں ہر وقت ہر جگہ سے سنتا ہو، اردو میں ہو یا عربی میں یا کسی اور بولی میں ہو، زبان سے ہو یا دل سے عالم الغیب ہو کو ظاہر یا پوشیدہ اس سے اوجھل نہ ہو۔ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ ہی حاجب روا ہے اللہ ہی مشکل کشا ہے اللہ ہی فریادرس ہے اللہ ہی عالم الغیب ہے،

ختم نبوت پر استدلال یوں بنتا کہ جس طرح قرآن پاک نے اللہ کی توحید کو بیان کر دیا کوئی اور نہ کرسکا حتی کہ کوئی شخص توحید کو بیان کرنے میں قرآن سے مستغنی نہیں ہوسکتا کوئی اور نبی کس لئے آئے گا نبی کا اصل مقصد توحید کا بیان کرنا ہے (الانبیاء:۲۵) اور وہ مقصد قرآن کے ذریعے پورا ہورہا ہے یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کیا وہ ادھر ادھر کے الہامات سناتے رہے توحید اور آخرت پر کچھ نہ بتا سکے۔معلوم ہوا کہ قرآن اللہ کی آخری کتاب اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر ۶﴾

﴿آنے والے نبی کی بابت کوئی ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

بَلِ ادّٰرَکَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ (سورۃ النمل آیت نمبر ٦٦)

ترجمہ: بلکہ آخرت کے معاملہ میں تو ان کی سمجھ گئی گزری ہے، بلکہ وہ اس سے شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہی ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

آخرت کا ذکر تو کر دیا لیکن کسی اور نبی کا ذکر نہیں کیا کیونکہ نبی ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿قیامت کا سوال آنے والے نبی کا نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ الخ (سورۃ النمل آیت نمبر ۷۱، ۷۲)

ترجمہ: اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو؟ کہہ دیجئے کہ شاید بعض وہ چیزیں جن کی تم جلدی کرتے ہو تمہارے پیچھے آ چکی ہو۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کا ذکر کیا کسی نئے نبی کا ذکر نہ کیا۔

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿قرآن نری ہدایت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ النمل آیت نمبر ۷۷)

ترجمہ: اور بیشک وہ ایمان داروں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کہا اگر اس کے بعد کوئی اور کتاب آئے تو ہدایت وہ بنے نہ کہ یہ پھر وہ نئی کتاب بنے گی نہ کہ قرآن تو قرآن ہدایت اور رحمت کاملہ تب ہی ہے جب اس کے بعد کسی اور کتاب کو نہ مانا جائے۔

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿قرآن کے منکر اموات میں داخل ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتیٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ الخ

(سورۃ النمل آیت نمبر ۸۰،۸۱)

ترجمہ: بیشک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی دور کر کے ہدایت کر سکتے ہیں۔آپ تو انہیں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائیں سو وہی مان بھی لیتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

سورۃ البقرۃ کے دلائل میں بیان ہو چکا ہے کہ اگر آئندہ کسی نبی کو آنا ہوتا تو اس کے ذریعہ ہدایت کی امید کی جا سکتی تھی اتنا زوردار انداز بیان بتلا تا ہے کہ اس کتاب کے بعد کوئی آسمانی کتاب نہیں ہے۔

﴿سورۃ النمل سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿دابۃ الارض کا خروج نئے نبی کی آمد نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُکَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ (سورۃ النمل آیت نمبر ۸۲)

ترجمہ: اور جب ان پر وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کیلئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں لاتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کے قریب ایک عجیب وغریب جانور نکلے گا جو لوگوں باتیں کرے گا کہ قیامت نزدیک ہے ایمان والوں کو اور منکروں کو نشان لگا کر جدا کرے گا (از تفسیر عثمانی ص ۵۱۱ ف ۷)
ختم نبوت کی دلیل یوں بنتی کہ قرآن نے دابۃ الارض کے خروج کا ذکر کر دیا لیکن نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد کا ذکر نہ کیا کیونکہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ القصص﴾

﴿سورۃ القصص سے دلیل نمبر ۱﴾
﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

طٰسٓمّٓ (سورۃ القصص آیت نمبر ۱)

ترجمہ: یہ آیات ہیں کھلی کتاب کی۔

دلیل کی وضاحت:

اس دلیل کی وضاحت سورۃ البقرۃ کے ابتدائی دلائل میں دیکھ لی جائے۔

﴿سورۃ القصص سے دلیل نمبر ۲﴾
﴿قرآن کتابِ مبین ہے﴾

ارشاد فرمایا:

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ (سورۃ القصص آیت نمبر۲)

ترجمہ : یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کی آیات واضح ہیں ان کو سمجھنا بہت مشکل نہیں اللہ نے اس کو حفظ کرنا اور اس سے نصیحت حاصل کرنا آسان کر دیا پھر ہے بھی محفوظ۔ اس لئے اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں۔ قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے اور نبی ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ القصص سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن سے بڑھ کر کسی میں ہدایت نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

قُلۡ فَأتُوۡا بِکِتَابٍ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ھُوَ اَھۡدیٰ الاٰیۃ (سورۃ القصص آیت نمبر۴۹)

ترجمہ: کہہ دیجئے پس اللہ کے ہاں سے کوئی ایسی کتاب لاؤ جو ان دونوں سے ہدایت میں بڑھ کر ہو میں اس پر چلوا گر تم سچے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

توراۃ تو ہمارے پاس صحیح حالت میں ہے نہیں قرآن ہی ہے۔ جب قرآن پاک ہے اور کوئی کتاب قرآن پاک سے زیادہ ہدایت پر تو کیا قرآن کے برابر بھی نہیں تو پھر اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کی ضرورت ہی کیا ہے اور جب کتاب کی ضرورت نہیں تو کوئی اور نبی آ کر کیا کرے گا معلوم ہوا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ القصص سے دلیل نمبر۳﴾

﴿تسلی دینے میں صرف پہلوں کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَا یَصُدُّنَّکَ عَنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ بَعْدَ اِذْ أُنْزِلَتْ اِلَیْکَ (سورۃ القصص آیت نمبر ۸۷)

ترجمہ: اور وہ اللہ کی آیات سے بعد اس کے کہ نازل ہوچکی ہیں نہ روک دیں۔

دلیل کی وضاحت:

نبی ﷺ کو مخاطب کر کے کرامت کو سمجھایا گیا ہے کہ لوگوں کی باتوں کی وجہ سے اللہ کی نازل کردہ آیات سے دور نہ ہوجائیں۔ اور ظاہر بات ہے کہ کسی اور نبی کو ماننے کی صورت میں اس کی باتوں کا قرآن سے زیادہ احترام کرنا ہوگا کیونکہ قرآن تو سب مسلمان پڑھتے ہیں اس کے ماننے والوں کا امتیاز تو مدعی نبوت کی نام نہاد وحی ہوگی دوسرے مسلمان کی ضد میں آکر وہ مدعی نبوت اور اس کے متبعین کے دلوں میں قرآن سے نفرت پیدا ہوگی۔ الغرض یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ العنکبوت﴾

﴿سورۃ العنکبوت سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

الٓمّٓ (سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار

کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ العنکبوت سے دلیل نمبر۲﴾

﴿برائیوں سے روکنے والا نسخہ موجود ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (سورۃ العنکبوت آیت نمبر۴۵)

ترجمہ: جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اب اگر کوئی اور نبی آئے گا تو وہ کیا بتائے گا؟۔ نبی کا کام یہی ہے کہ برائی اور بے حیائی سے روکے اور یہ کام نماز سے ہو جاتا ہے اور نماز ہر زمانے میں موجود رہی ہے اور ہے اور نبی ﷺ نے اس کو مکمل واضح کر دیا ہے لہذا اور کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے آپ آخری نبی ہیں۔ نماز برائی اور بے حیائی سے کیسے روکتی ہے نیز قرآن وحدیث کی واضح نصوص کی روشنی میں نماز کا زندگی کے ہر شعبے سے کیا تعلق ہے اور کیسے عجیب اثرات ہیں اس کے لئے دیکھئے اس عاجز مسکین کی کتاب ''نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ نماز''۔ علاوہ ازیں نماز خود ختم نبوت کی ایک اہم دلیل ہے جیسا کہ مقدمہ میں گزرا ہے۔

﴿سورۃ العنکبوت سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن، آیات بینات ہے﴾

ارشاد فرمایا:

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۴۹)

ترجمہ: بلکہ وہ واضح آیات ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات کا صرف ظالم ہی انکار کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک آیات بینات ہیں اگر کوئی نبی کچھ لائے گا تو وہ آیات ہی لائے گا۔ وحی میں علم ہی ہوتا ہے کوئی اور علم آئے گا تو وہ بھی وہی ہوگا جو قرآن میں موجود ہے جب قرآن موجود ہے اور اس کو اٹھانے والے سینے بھی موجود ہیں تو پھر اور کسی نبی کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ العنکبوت سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿ہدایت حاصل کرنے کا طریقہ﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۶۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سمجھا دیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

جو مسلمان ایمان پر رہتے ہوئے اسی راستے میں ہدایت حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ کرے اس کا راستہ ہموار ہوگا کوئی اور وحی نہیں اترے گی۔ اسی راستے سے لگے رہو ہدایت پاؤ گے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ملت کے ساتھ واسطہ استوار رکھ　　پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

ایک اللہ والے کہتے ہیں:

بے سہارا نہ سمجھے زمانہ ہمیں　　ہم غریبوں کے آقا مدینے میں ہیں

﴿سورۃ الروم سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الروم سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

الٓمّٓ (سورۃ الروم آیت نمبر ۱)

دلیل کی وضاحت:

سورۃ البقرۃ کے ابتدائی دلائل میں اس کی وضاحت مفصل گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ الروم سے دلیل نمبر ۲﴾

﴿اسلام دین فطرت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (سورۃ الروم آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ: سو آپ ایک طرف کے ہو کر اپنے چہرے کو دین کیلئے سیدھا رکھیں۔اللہ کی دی ہوئی قابلیت پر جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی بناوٹ میں ردو بدل نہیں

دلیل کی وضاحت:

چہرہ سیدھا تب ہوگا جب انسان صراط مستقیم پر ہوگا اس طرح یہاں صراط مستقیم پر چلنے کا حکم ہے اور صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے لہذا آپ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الروم سے دلیل نمبر۳﴾

﴿اسلام کے علاوہ فرقہ واریت ہے﴾

ارشادفرمایا:

ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ أَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۝ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ وَاتَّقُوْہُ وَأَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۝ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ (سورۃ الروم آیت نمبر۳۰ تا۳۲)

ترجمہ: یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اسی کی طرف رجوع کیے رہو اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہوجاؤ۔ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور کئی فرقے ہو گئے سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو ان کے پاس ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قَیِّم اور مُسْتَقِیْم کا مادہ ایک ہے معلوم ہوا کہ دین قیم سے مراد صراط مستقیم ہی ہے اور صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع میں ہی ہے پھر اس دین قیم کے ضروری اعمال بھی بتا دیئے اور فرقہ واریت سے بھی منع کردیا اور سورۃ الانعام کی دلیل نمبر۱۶، دلیل نمبر۲۰ کی توضیح میں فرقہ واریت کا معنی اور فرقہ واریت سے نجات کا مفہوم گزر چکا ہے ☆ نیز ان آیات میں نماز قائم کرنے کا حکم ہے اور نماز خود دلیلِ ختم نبوت ہے۔

﴿سورۃ الروم سے دلیل نمبر۴﴾

﴿سود کی حرمت زکوۃ کی فرضیت﴾

ارشادفرمایا:

وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَ فِیْٓ أَمْوَالِ النَّاسِ الاٰیۃ (سورۃ الروم آیت نمبر۳۹)

ترجمہ: اور جو سود پر تم دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے تو اللہ کے ہاں وہ نہیں بڑھتا

اور جو تم زکوۃ دیتے ہو جس سے اللہ کی رضا چاہتے ہو تو یہی ہیں جن کے دگنے ہوئے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں سود لینے کی مذمت اور زکوۃ دینے کی فضیلت ہے اور سود کی حرمت زکوۃ کی فرضیت سے ختم نبوت پر دلیل مقدمہ میں بھی گزر چکی ہے اور باب اول میں بھی پہلے گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ الروم سے دلیل نمبر۵﴾

﴿صراط مستقیم پر رہنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ (سورۃ الروم آیت نمبر۴۳)

ترجمہ: سو آپ اپنا چہرہ سیدھے دین کیلئے سیدھا رکھئے۔

دلیل کی وضاحت:

دین قیم جس پر سیدھا رہنے کا حکم ہوا اس سے مراد صراط مستقیم ہی ہے اور صراط مسقیم نبی ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے لہذا آپ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الروم سے دلیل نمبر۶﴾

﴿انبیاء سابقین کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلاً إِلَى قَوْمِهِمْ الآية (سورۃ الروم آیت نمبر۴۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان کے پاس نشانیاں لے کر آئے پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا جنہوں نے جرم کیا اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں انبیاء سابقین ہی کا ذکر ہے بعد والے کسی کا کہیں ذکر نہیں

﴿سورۃ الروم سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿قرآن کے مخالف مردوں کی طرح ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

فَاِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَاتُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝ وَمَآ أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ط اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُوْنَ (سورۃ الروم آیت نمبر ۵۲،۵۳)

ترجمہ: بیشک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں اور آپ اندھوں کو ان کے الٹے راستے سے سیدھے راستہ پر نہیں لا سکتے آپ تو انہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں سو وہی ماننے والے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اتنا سخت لفظ استعمال کیا کہ جو حق کو نہ مانے ان کو مَوْتٰی کہا اس سے پتہ چلا کہ وہ لوگ بالکل ہی ہدایت سے محروم ہیں اگر کسی اور کے آنے کا امکان ہوتا تو ان کی ہدایت کی امید کی جا سکتی تھی الغرض اتنا سخت لفظ دلالت کرتا ہے کہ اب کوئی اور نبی نہ آئے گا۔ جیسے چھوٹا ڈاکٹر جواب دے دے تو بڑے کے پاس لے جاتے ہیں لیکن اگر بڑا انکار کر دے تو ناامید ہو جاتے ہیں۔

﴿سورۃ لقمان سے ختم نبوت کے دلائل﴾

﴿سورۃ لقمان سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشادفرمایا:

الٓمٓ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ لقمان سے دلیل نمبر ۲﴾

﴿قرآن میں محسنین کا صفات مذکور ہیں﴾

ارشادفرمایا:

تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ۝ ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۲،۳)

ترجمہ: یہ آیتیں ہیں کتاب حکیم کی ہدایت اور رحمت ہے نیک بختوں کیلئے

دلیل کی وضاحت:

ان میں ختم نبوت کی کئی دلیلیں ہیں ایک یہ کہ قرآن حکیم ہے یعنی محکم و مضبوط ہیں دوسرے ھدی وہ اس طرح کہ قرآن سراپا ہدایت ہے اس میں ضلالت نہیں تیسرے یہ کہ وہ رحمت ہے اگر اس کے بعد کوئی اور کتاب بھی ہو تو رحمت وہ بنے گی یہ نہ ہوگی پھر وہ کتاب محفوظ بھی ہے اس لئے اور کسی کتاب کی کوئی ضرورت نہیں۔

اگلی آیت میں ان محسنین کی صفات کا بیان ہے "اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ "، " کہ وہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں" تو اب ہمیں ان صفات کو اپنانے کی ضرورت ہے کسی نئے نبی کا

انتظار فضول ہے۔ پھر نماز اور زکوۃ ختم نبوت کی واضح دلیل ہیں ان آیات میں نماز اور زکوۃ کا بھی ذکر ہے اس کے بعد ان محسنین کا ہدایت پر ہونا یوں بیان فرمایا'' أُولٰئِکَ عَلٰی هُدًی مِنْ رَبِّهِمْ ''، ''یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں''

اس کے بعد وہ مضمون ذکر فرمایا جس سے ختم نبوت کے منکرین کا کفر واضح ہو جاتا ہے

ارشاد فرمایا:'' وَمَنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِيْنٌ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ'' (سورۃ لقمان آیت نمبر ۶،۷)

ترجمہ: اور بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں تا کہ بن سمجھے اللہ راہ سے بہکائیں اور اس کی ہنسی اڑائیں ایسے لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب ہے اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کان بہرے ہیں سو اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے۔

دلیل کی وضاحت:

جو قرآن کو آخری کتاب مانے گا وہ قرآن کے ہر حکم کو ادب سے لے گا اور جو قرآن کے بعد وحی کا مدعی ہو، یا کسی ایسے مدعی کا پیروکار ہو وہ اس جھوٹی وحی کے مقابل قرآن کی بات کو سننا گوارا نہ کرے گا یا تو کھلم کھلا انکار کر دے گا یا اس میں معنوی تحریف کرے گا اور یا اپنے جھوٹ کو قرآن کی طرف نسبت کرے گا۔ اس لئے یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ لقمان سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿نماز کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا

أَصَابَکَ إِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت آئے اس پر صبر کیا کر بیشک یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں نماز کی حکم ہے اگر چہ یہ ان کی شریعت کی نماز ہے مگر ہمیں تو شریعت محمدی والی نماز ادا کرنی ہوگی اور یہ نماز ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ لقمان سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿نبی ﷺ پر دین مکمل کر دیا گیا﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۲۰)

ترجمہ اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں

دلیل کی وضاحت:

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں مکمل کر دیں دین بھی نعمت ہے وہ بھی مکمل ہو گیا سورۃ مائدہ میں ارشاد فرمایا اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۳) ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو پورا کر دیا اور تم پر اپنا احسان پورا کیا اور پسند کیا تمہارے لئے اسلام کو دین۔ تو پھر کسی اور نبی یا اور کتاب کی کیا ضرورت ہے؟ مزید تفصیل سورۃ المائدۃ کی اس آیت کے تحت دیکھئے۔

﴿سورۃ لقمان سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿نئے نبی کی علامات نہ بتائی گئیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ج وَیُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ ج وَیَعۡلَمُ مَا فِی الۡاَرۡحَامِ ط وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ مَّاذَا تَکۡسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ م بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ط اِنَّ اللّٰہِ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ (سورۃ لقمان آیت نمبر۳۴)

ترجمہ: **بیشک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی مینہ برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ کہ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔**

دلیل کی وضاحت:

یہ تو فرمایا کہ قیامت کے واقع ہونے کے وقت کا علم اور فلاں فلاں چیز کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں مگر یہ نہ بتایا کہ آئندہ آنے والے نبی کے وقت کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا الغرض نہ تو کہیں اس کا ذکر کیا نہ وقت بتایا اور نہ ہی یہ بتایا کہ اللہ ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ السجدۃ سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ السجدۃ سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

الٓمّٓ (سورۃ السجدۃ آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار

کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ السجدۃ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن کی حقانیت میں کوئی شک نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

تَنزِیلُ الْکِتَابِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ (سورۃ السجدۃ آیت نمبر۲)

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے

دلیل کی وضاحت:

جب قرآن کی صداقت وحقانیت میں کوئی شبہ نہیں اور ہے بھی رب العالمین کی طرف سے اور ہے بھی ہر طرح کامل تو اس کے بعد کسی نئے نبی کی کیا ضرورت رہی؟

﴿سورۃ السجدۃ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿ایمان والے قرآن کے فرماں بردار﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ إِذَا ذُکِّرُوا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ الخ (سورۃ السجدۃ آیت نمبر۱۵،۱۶)

ترجمہ: ہماری آیات پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خرچ بھی کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

ایمان والے آیات کے آگے جھکتے ہیں اور یہ تب ہی ہے جب کسی اور پر وحی کا نزول نہ مانا جائے جھوٹے مدعی نبوت اور ان کے پیروکار آیات کے آگے جھکیں گے کیا وہ ان کا مقابلہ کریں گے۔ پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ وہ رات کو بستر سے جدا رہ کر اپنے رب کو پکارتے ہیں یعنی نماز پڑھتے ہیں اور نماز کا ختم نبوت کی دلیل ہونا بار بار گزر چکا ہے۔

﴿سورۃ السجدۃ سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿فیصلہ کن کلام﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَقُولُونَ مَتىٰ هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ الخ (سورۃ السجدۃ آیت نمبر ۲۸ تا ۳۰)

ترجمہ: اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ فیصلہ اگر تم سچے ہو کہہ دیجئے کہ فیصلے کے دن کافروں کا ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی سو ان سے کنارہ کر اور انتظار کر بیشک وہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

یہ فیصلہ کن کلام ہے کافر فیصلے کا انتظار کرتے تھے کسی اور نبی کا انتظار نہ کرتے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فتنوں کے بارے میں پوچھا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منافقین کا پتہ تھا مگر آنے والے نبی کا سوال کسی نے نہ کیا اور نہ کسی صحابی نے کہا کہ مجھے اس کا پتہ ہے۔ قادیانی سے بھی کسی نے آنے والے نبی کا نہ پوچھا اور اس نے خود بھی نہ بتایا کہ میرے بعد کون نبی ہوگا اور کب ہوگا؟

☆☆☆☆☆

﴿سورۃ الاحزاب سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر ا﴾

ارشاد فرمایا:

اَلنَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهٗ أُمَّهَاتُهُمْ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶)

ترجمہ: نبی مسلمانوں کے معاملات میں ان سے بھی زیادہ دخل دینے کے حقدار ہیں اور ان کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

یعنی جو لوگ مومن ہیں وہ اپنی جان سے زیادہ نبی کو دوست رکھتے ہیں اس واسطے کہ نبی اللہ کا نائب ہے اپنی جان اور مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا تصرف چلتا ہے اپنی جان دھکتی آگ میں ڈالنی درست نہیں اور نبی حکم کرے تو فرض ہے (تذکیر الاخوان ص ۱۱۷ مع تقویۃ الایمان مطبع علیمی لاہور) اس سے استدلال یوں بنتا ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانا جائے تو اس کی بات کو نبی ﷺ کی بات پر مقدم کرنا لازم آئے گا جبکہ آپ کی بات پر کسی کی بات کو مقدم کرنا اس آیت کی رو سے منع ہے معلوم ہوا آپ اللہ کے آخری نبی ہیں ﷺ۔

ایک اور طرز سے:

بعض علماء کہتے ہیں کہ اَوْلیٰ کا معنی اَقْرَب ہے تو آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہوا کہ نبی ﷺ ایمان والوں کے انتہائی قریب ہیں یہ مطلب نہیں کہ آپ حاضر ناظر ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ آپ کی کامل تصدیق کرنے سے بندہ پکا مومن بن جاتا ہے اسے کسی ظلی بروزی کو درمیان میں

ڈالنے کی ضرورت نہیں یہی وجہ ہے اذان واقامت میں نماز حج عمرہ میں حتی کہ بیت اللہ اور مقام ابراہیم پر آپ کی نبوت کا مسلسل اعلان ہورہا ہے وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلىٰ ذٰلِكَ

فائدہ: نبی کریم ﷺ امت کے روحانی باپ ہیں اور ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں۔ مگر ایسے القاب دوسروں تک نہ جائیں گے یعنی کسی زوجہ مطہرہ کے باپ کو جَدُّ الْمُؤْمِنِيْن اور کسی کے بھائی کو خَالُ الْمُؤْمِنِيْن اور کسی کی بہن کو خَالَةُ الْمُؤْمِنِيْن اور کسی کی والدہ کو جَدَّةُ الْمُؤْمِنِيْن نہ کہا جائے گا (دیکھئے تفسیر کشف الرحمٰن ج ۲ ضمیمہ صفحہ ۶۶۷)

لطیفہ: مرزائیوں کے کفر کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اسلامی اصطلاحات کو غلط استعمال کرتے ہیں مثلاً قادیانی کو دیکھنے والے مرزائیوں کو صحابی کہتے ہیں قادیانی کی دوسری بیوی کو ام المومنین کہتے ہیں۔ مولانا رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں کہ جب مرزے کا خسر میر ناصر پکا مرزائی بن گیا تو معاً اس کے دل ودماغ میں بھی الہامی آندھیاں چلنے لگیں چنانچہ اپنی بیوی یعنی مرزا محمود احمد کی نانی صاحبہ (مرزا قادیانی کی ساس) کے متعلق یہ الہام ہوا

تو ہے امت کی نانی میری ہر بات جو مانی (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۸۶)

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر ۲﴾

﴿انبیاء کرام سے اخذِ میثاق﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ وَاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ص وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۷)

ترجمہ: اور جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے بھی اور ہم نے ان سے پکا عہد لیا تھا۔

دلیل کی وضاحت:

انبیاء سے جو میثاق لئے تھے تو اس میں ایک یہ بھی کہ جب نبی علیہ السلام تمہارے دور میں آجائیں تو تم پر ان کی اتباع واجب وہ گی لہٰذا اب کسی اور کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پہلے انبیاء کے زمانے میں اگر آپ آجاتے تو ان کو آپ کی شریعت پر عمل کرنا ضروری ہوتا تو نئے نبی کی کیا گنجائش رہ گئی؟ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں پانچ انبیاء کا خصوصیت سے نام لیا ہے ان میں سے پہلے ہمارے نبی ﷺ کا نام لیا حالانکہ آپ سب کے بعد تشریف لائے مگر درجہ میں آپ سب سے پہلے ہیں (از تفسیر عثمانی ص ۵۵۷ ف ۱)

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر۳﴾

﴿نبی ﷺ قیامت تک کیلئے اسوۂ حسنہ ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۱)

ترجمہ: تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

نبی کریم ﷺ میں ہمارے لئے نمونہ ہے اور قیامت تک کیلئے ہیں کسی اور نبی کا یہاں ذکر نہ کیا معلوم ہوا کوئی اور نبی نہ ہوگا۔

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر۴﴾

﴿نماز اور زکوۃ کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

يَا نِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ الخ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۲

۳۳)

ترجمہ: اے نبی کی ازواج تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرتی رہو تو دبی زبان سے بات نہ کہو کیونکہ جس کے دل میں مرض ہے وہ طمع کرے گا اور بات معقول کہو اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور گذشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں جو حکم ازواج مطہرات کو ہے وہ سب مسلمان عورتوں کو ہے ان احکامات میں نماز اور زکوۃ کی ادائیگی اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی ہے اور یہ بات بار بار گزر چکی ہے کہ نماز اور زکوۃ کا حکم عقیدۂ ختم نبوت کی فرع ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی اطاعت مطلقہ کا حکم بھی ختم نبوت کی دلیل ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک ۔

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر ۵﴾

﴿نماز روزہ زکوۃ کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الآية (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: بیشک اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں اور عاجزی کرنے والے مردوں اور عاجزی کرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ دار مردوں اور روزہ دار عورتوں اور پاکدامن مردوں اور پاکدامن عورتوں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لئے

بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں کئی اوصاف مذکور ہیں جو ختم نبوت کی دلیل ہیں مثلاً ایمان کا ذکر ہے اور انسان مومن بنتا ہی تب ہے جب ختم نبوت پر ایمان ہو جیسا کہ مقدمہ میں پھر سورۃ البقرۃ کے دلائل میں گزر چکا ہے۔

آیت کریمہ میں صدق کا ذکر ہے اور سورۃ بقرہ کے دلائل میں اولئک الذین صدقوا کے استدلال کے تحت گزر چکا ہے کہ صادقین وہی ہو سکتے ہیں جو ختم نبوت کو مانتے ہیں۔

آیت کریمہ میں خَاشِعِیْن کے تحت نماز کا ، مُتَصَدِّقِیْن کے تحت زکوۃ کا اور صَائِمِیْن کے تحت روزے کا ذکر ہے اور مقدمہ میں گزر چکا ہے کہ یہ سب اعمال ختم نبوت کی دلیلیں ہیں۔

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر ٦﴾

﴿رسول اللہ ﷺ کا نافرمان گمراہ ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ٣٦)

ترجمہ: اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو وہ صریح گمراہ ہوا۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی اور نبی کریم ﷺ کی نافرمانی سے روکا گیا ہے اور یہ حکم ہمیشہ کیلئے ہے قرآن وحدیث کے ذریعے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات معلوم ہوتے ہیں ہمیں ان کو ماننے کی ضرورت ہے کسی نئے نبی کے انتظار کی ضرورت نہیں۔

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ: محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے خاتمے پر آنے والے ہیں اور اللہ ہر بات جانتا ہے۔

آیت کریمہ کا شانِ نزول:

حضرت زید بن حارثہ کو نزول وحی سے پہلے نبی کریم ﷺ نے اپنا بیٹا بنالیا تھا ان کو زید بن محمد کہا جانے لگا قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی **اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ** تو وہ کہنے لگے میں زید بن حارثہ ہوں (ابن ہشام ج ۱ ص ۲۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک یہ آیت نازل نہ ہوئی ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کہا کرتے تھے (بخاری ج ۲ ص ۷۰۵ **لباب النقول للسیوطی ۲۲۲ علی ہامش تنویر المقباس**)

حضرت زینبؓ بنت جحش کا نکاح حضرت زیدؓ بن حارثہ سے ہوا نباہ نہ ہوا تو طلاق ہوگئی اللہ کے حکم سے نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کرلیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو کافروں نے کہا انہوں نے اپنے بیٹے کی منکوحہ سے نکاح کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (ترمذی کتاب التفسیر ج ۲ ص ۶۲۶، **لباب النقول للسیوطی ۲۲۸ علی ہامش تنویر المقباس**) اور یہ بتادیا گیا کہ بیٹے کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے مگر حضرت زید نبی ﷺ کے حقیقی بیٹے نہیں بلکہ کسی بھی مرد کے آپ حقیقی باپ نہیں کیونکہ آپ کی نرینہ اولاد بلوغت سے پہلے وفات پاگئی تھی چونکہ حضرت زید نبی

کریم ﷺ کے حقیقی بیٹے نہیں اس لئے اس نکاح پر کافروں کا طعن قطعاً باطل تھا۔

آیت کریمہ میں یہ بتا دیا گیا کہ جسمانی طور پر تو کسی کے باپ نہیں مگر روحانی طور پر ساری امت کے باپ ہیں کیونکہ رسول امت کیلئے روحانی باپ ہوتا ہے اور روحانی باپ ہونے میں اس درجہ کامل ہیں کہ سب رسولوں سے اکمل وافضل ہیں کیونکہ آپ سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور جو نبی ایسا ہوگا وہ ابوۃ روحانیہ میں سب سے بڑھ کر ہوگا کیونکہ اس کی ذمہ داری زیادہ ہے اور بڑی ذمہ داری مرتبہ اعلیٰ ہونے کی وجہ سے ہے (از بیان القرآن حضرت تھانویؒ ج۹ ص۵۲)

دلیل کی وضاحت:

یہ ختم نبوت کی مرکزی آیت ہے اس میں آپ کے خاتم النبیین ہونے کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے۔ اس میں آپ کا نام (۱) لے کر آپ کی رسالت اور ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے۔

---

(۱) قرآن پاک کی چار آیات میں نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی ''مُحَمَّد'' اور ایک آیت میں آپ کا اسم گرام ''اَحْمَد'' پایا جاتا ہے اور ان سب سے ختم نبوت کے دلائل نکلتے ہیں۔ پہلی آیت سورۃ آل عمران میں '' وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ'' الأية اس کا ذکر مقدمہ ص۴۲ میں غزوۂ احد کی دلیل کے تحت پھر ص۱۷۲ ، باب اول سورۃ آل عمران کی دلیل نمبر۲۵ کے تحت ہو چکا ہے۔ دوسری سورۃ الاحزاب یہ آیت ہے'' مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ '' اس میں آپ کا نام لے کر آپ کی رسالت اور ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے سورۃ محمد کی آیت'' وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّـٰٔاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ '' چوتھے سورۃ الفتح کی آیت'' مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ '' الأية جس میں نام لے کر آپ کو اللہ کا رسول کہا گیا اور آپ کے صحابہ کی جو صفات بتائی گئیں ان کے بارے میں کتب سابقہ کا حوالہ بھی دیا گیا ان سے استدلال کا بیان اپنے اپنے مقام پر آئے گا۔ قرآن پاک کی ایک آیت میں اسم گرامی ''اَحْمَد'' نام مذکور ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

ارادہ تھا کہ کچھ مفسرین کی تحقیقات بھی نقل کروں لیکن چونکہ اور بھی کچھ ابحاث ذکر کرنے کا ارادہ ہے اس لئے تفسیر عثمانیؒ (۱) سے چند جملوں کے نقل پر اکتفا کرتا ہوں۔

حضرت شیخ الہندؒ نے ''خاتم النبیین'' کا معنی کیا ہے ''اور مہر سب نبیوں پر'' اس پر حاشیہ لکھتے ہوئے حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں

یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی بس جس کو ملنی تھی مل چکی۔ اس لئے آپ کی نبوت کا دورہ سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا حضرت مسیح علیہ السلام بھی اخیر زمانہ میں بحیثیت آپ کے ایک امتی کے آئیں گے خود ان کی نبوت و رسالت کا عمل اُس وقت جاری نہ ہوگا جیسے آج تمام انبیاء اپنے اپنے مقام پر موجود ہیں مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری و ساری ہے حدیث میں آیا ہے کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام (زمین پر) زندہ ہوتے تو ان کو بھی بجز میرے اتباع کے چارہ نہ تھا۔ (تفسیر عثمانی ص۵۶۳ ف۳)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وہ آیت یوں ہے'' وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ '' اس سے ختم نبوت پر استدلال ان شاء اللہ تعالیٰ سورۃ الصّف کے دلائل میں مذکور ہوگا)

(۱) حوالے تو اور بھی بہت ہیں کیونکہ سب مسلمان یہ مانتے آئے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا کوئی مفسر اس کے خلاف کیسے لکھ سکتا ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ لاہوری مرزائیوں کا سربراہ محمد علی مرزائی نے اپنی نام نہاد تفسیر بیان القرآن ج۲ ص ۱۵۱۵، ۱۵۱۶ میں بھی یہی لکھتا ہے رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ مگر اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا ذکر نہ کیا کیونکہ وہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہیں ہے (دیکھئے اس کی تفسیر بیان القرآن ج۲ ص ۱۵۲۶، ص ۱۸۴۸) اور ایسے ہی غلط نظریات پھیلانے کیلئے اس نے اس تفسیر کو لکھا ہے۔

چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں۔

(تنبیہ) ختم نبوت کے متعلق قرآن حدیث اجماع وغیرہ سے سینکڑوں دلائل جمع کر کے بعض علمائے عصر نے مستقل کتابیں لکھی ہیں مطالعہ کے بعد ذرا تردد نہیں رہتا کہ اس عقیدہ کا منکر قطعاً کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے (تفسیر عثمانی ص ۵۶۳، ۵۶۴)

﴿نبی کریم ﷺ کو آخر میں بھیجنے کی حکمت﴾

سورۃ بقرہ سے دلیل نمبر ۲۳ کے تحت یہ لکھا جا چکا ہے

نبی کریم ﷺ دوسروں پر فیصلہ دے سکتے تھے مگر کوئی اور شخص آپ ﷺ پر فیصلہ نہیں دے سکتا تھا اس لئے آپ ہی سب انبیاء علیہم السلام کے بعد آنے کے حق دار ہوئے اس لئے آپ خاتم الانبیاء ہیں۔

﴿حضرت نانوتویؒ کے کلام سے تائید﴾

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں۔

دین خاتم النبیین کو دیکھا تو تمام عالم کے لئے دیکھا وجہ اس کی یہ ہے کہ بنی آدم میں حضرت خاتم اس صورت میں بمنزلہ بادشاہ اعظم ہوئے جیسا اس کا حکم تمام اقلیم میں جاری ہوتا ہے ایسا ہی حکم خاتم یعنی دین خاتم تمام عالم میں جاری ہونا چاہئے ورنہ اس دین کو لے کر آنا بیکار ہے (انتصار لا اسلام ص ۵۸)

[حضرت کی اس عبارت میں خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہیں کیونکہ اگر ان کے بعد کوئی اور نبی آجائے تو تمام عالم میں اس کا حکم جاری نہ ہوگا۔ جبکہ آپ سارے عالم کے نبی ہیں]

<u>اس کے بعد حضرت فرماتے ہیں:</u>

الغرض حضرت خاتم ﷺ جیسے بمقابلہ معبود عبد کامل ہیں ایسے ہی بمقابلہ دیگر بنی آدم حاکمِ کامل ہیں اور کیوں نہ ہوں سب سے افضل ہوئے تو سب پر حاکم بھی ہوں گے اور اس سے یہ ضرور ہے کہ ان کا حکم سب حکموں کے بعد صادر ہو کیونکہ ترتیب مرافعات (یعنی

مقدمات کو عدالتوں میں لے جانے) سے ظاہر ہے کہ حکمِ حاکم اعلیٰ سب کے بعد ہوتا ہے

(انتصار الاسلام ص ۵۸ سطر ۶ تا سطر ۱۲)

[اس عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کی خاتمیت زمانی کو یوں سمجھایا کہ جیسے کسی جھگڑے کا فیصلہ کرانے کیلئے پہلے چھوٹی عدالت میں جاتے ہیں اس کے بعد اس سے بڑی عدالت ہائی کورٹ میں اس کے بعد اس سے بڑی عدالت سپریم کورٹ میں اگر کوئی مقدمہ براہِ راست بڑی عدالت میں چلا جائے تو وہ مقدمہ چھوٹی عدالتوں میں نہیں جاتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے اعلیٰ نبی کو سب کے بعد بھیجا اگر نبی کریم ﷺ پہلے آجاتے تو دوسرے انبیاء کی ضرورت ہی نہ رہتی دیکھا آپ نے کہ حضرت نانوتویؒ نے کیسے پیارے انداز میں نبی کریم ﷺ کے افضل نبی اور آخری نبی ہونے کو ایک ساتھ بیان کر دیا اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کی طرف سے حضرت کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے [آمین ثم آمین]

﴿امت مسلمہ پر عقیدۂ ختم نبوت کے اثرات﴾

عقیدۂ ختم نبوت کی وجہ سے اس امت پر بڑی ذمہ داری پڑ گئی کامل دین کی حفاظت، اس کی تشریح، اس کی ترتیب و تدوین اور اس دین کو پورے عالم میں پہنچانا سب کام اس کو کرنے تھے اللہ تعالیٰ نے خاص مہربانی سے اس امت کو علماءِ ربانیین کی عظیم جماعت عطا فرمادی جس نے ہر دور میں قرآن و حدیث کے کلمات کی بھی حفاظت کی اور اس کے معانی کی بھی۔

موجودہ عیسائیت کا مدار پولس کی تعلیمات ہیں اور پولس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں آپ کے ماننے والوں کو ستاتا رہا اور جب آپ کو آسمان پر اٹھالیا گیا تو اس نے اپنے طور پر عیسائیت کا اعلان کر دیا (دیکھئے رسولوں کے اعمال باب ۲۲ آیت ۳ تا ۱۲) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین سے ملے بغیر اس نے عیسائیت کا پرچار شروع کیا (رومیوں کے نام پولس رسول کا خط باب ۱۵ آیت ۲۰) اور حسب منشا اس میں تبدیلیاں کر ڈالیں (کرنتھیوں کے نام پولس

رسول کا پہلا خط باب ۹ آیت ۲۰،۲۱)

توراۃ وانجیل کوایک ہی دفعہ نازل کر دیا گیا تھا اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث فرمایا گیا مگر یہودیوں اور عیسائیوں کے علماء توراۃ وانجیل کے معانی وتشریحات تو کجا اس کے نازل شدہ کلمات تک کی حفاظت نہ کر سکے آج انجیل کے نام سے جو کتابیں ملتی ہیں وہ حقیقت میں بعد کے لوگوں کی طرف سے حضرت عیسی علیہ السلام کے حالات پر لکھی گئی کتابیں ہیں یقین نہ آئے تو تیسری انجیل یعنی انجیل لوقا کے شروع اور چوتھی انجیل یعنی انجیل یوحنا کے آخر کی آیات کو دیکھ لیں۔

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تو قرآن یکجا نہ کیا گیا تھا پھر قرآن کا نزول کچھ مکہ میں کچھ مدینہ منورہ میں، کچھ سفر میں کچھ حضر میں، کچھ امن میں کچھ لڑائی میں، کچھ دن کو کچھ رات دوسری طرف لکھنے کے لئے نہ کاپیاں تھیں نہ پین پینسلیں۔ان تمام حالات کے باوجود اس امت نے نہ صرف یہ کہ قرآن وحدیث کو یاد کیا اور آگے پہنچایا بلکہ ان کے لئے عجیب وغریب علوم مدون کر دیئے مثلاً متن حدیث،سند حدیث،رجال حدیث،اصول حدیث،اصول تفسیر اصول حدیث تجوید قراءت پھر قرآن وحدیث سے مسائل استنباط کرنے کیلئے اصول فقہ اور نکالے ہوئے مسائل کو کتبِ فقہ کی صورت میں دنیا کے آگے رکھ دیا اور تو اور قرآن وحدیث کی زبان عربی ہے اس زبان کے قواعد وضوابط کے اوپر اتنا بڑا علمی ذخیرہ مرتب کر دیا جس کی مثال نہ دوسرے مذاہب پیش کر سکتے ہیں اور نہ عربی کے علاوہ کوئی اور زبان دکھا سکتی ہے یہی حال باقی علوم اسلامیہ کا ہے۔اور یہ جو اس قدر علمی کام ہوا اس کی بنیاد عقیدۂ ختم نبوت ہے۔

ایک اشکال:

اشکال یہ ہے کہ فقہاء کا آپس میں بڑا اختلاف ہوتا ہے انسان کدھر جائے۔

اس اشکال کا حل:

اختلاف تو ہر جگہ ہوتا ہے دنیا کا کونسا قانون ہے جس کے ماہرین کا اس کی تشریح میں

اختلاف نہیں ایک جج کسی طرح تشریح کرتا ہے دوسری کسی اور طرح مگر یہ کوئی نہیں کہتا کہ عدالتیں بے کار ہیں ان کو بند کرو۔ دنیا کے ججوں کے اپنے مفادات بھی ہو سکتے ہیں مگر علماء امت ہرگز نفسانیت کی وجہ سے ایسا نہیں کرتے انہوں نے جو کچھ کہا وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کیلئے کہا تھا۔

شاید یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ججوں کے فیصلے مٹ جاتے ہیں لیکن ان حضرات کے فتاوی اب تک چل رہے ہیں حالانکہ ان حضرات نے یہ نہ کہا تھا کہ ہماری باتیں لکھو یا ہماری بات مانو مگر اللہ نے ان کو قبولیت عطا فرمادی یہ ثمرہ ہے نبی کریم ﷺ کی کامل اتباع کا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے ذکر کو اللہ نے بلند کر دیا تو جو علماء صحیح پیروی کرنیوالے ہیں اللہ نے ان کے ذکر کو بلند کر دیا ان کی تحقیقات کو محفوظ کر دیا امت مسلمہ غیر منصوص یا متعارض مسائل ان کی تحقیقات پر اعتماد کرنے لگی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ان ائمہ سے دکھاؤ کہ انہوں نے اپنی پیروی کا حکم دیا ہو۔ یاد رکھیں ائمہ کی کتابوں سے اس کا مطالبہ بیوقوفی ہے ائمہ نے اپنی پیروی کا حکم نہ دیا لیکن اللہ نے ان کو عظمت عطا فرمائی ان کے کہے بغیر، غیر منصوص یا متعارض مسائل میں ان کی پیروی ہونے لگی۔ اور جن کا مقصد صرف یہ ہو کہ لوگ ان کی پیروی کریں ان کے شاگرد بھی ان کو نہیں پوچھتے۔

﴿مرزائی اعتراضات اور ان کے جوابات﴾

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے یہ تو اتنا ٹھوس عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص دعوی نبوت کرے وہ تو کافر ہے ہی اگر کوئی شخص اس سے کہے کہ محترم آپ نے نبوت کا دعوی تو کر دیا اس کی دلیل کیا ہے؟ مدعی نبوت تو کافر تھا ہی یہ سوال کرنے والا بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے میں شک کر لیا۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں اتنے وزنی اور اتنے زیادہ دلائل آگئے ہیں کہ ایسے اعتراضات سے شک واقع نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے باوجود ہم فراخ دلی کے ساتھ اتمام حجت کیلئے ان کے اعتراضات کو نقل

کر کے جواب دیتے ہیں تا کہ وہ یہ کہہ کر عوام کو گمراہ نہ کریں کہ ان کے اعتراض کا جواب نہیں آیا۔

اعتراض نمبرا:

تفسیر درمنثور میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "قُولُوا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ" "تم نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین کہو مگر یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں"۔

جواب: چونکہ احادیث متواترہ کے مطابق حضرت عیسی علیہ السلام قیامت سے پہلے تشریف لائیں گے ان کا نزول نبی کریم ﷺ کے بعد ہوگا حضرت عائشہ کا منشا یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نزول مسیح کا اعتقاد بھی رکھو۔ چنانچہ تفسیر درمنثور میں اس کے ساتھ ہی یہ روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک شخص نے یوں درود شریف پڑھا صَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ کہنا کافی ہے کیونکہ ہمیں بتایا جاتا تھا کہ عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو اگر وہ تشریف لائیں تو نبی ﷺ سے پہلے بھی ہوں گے بعد میں بھی۔ (دیکھئے تفسیر درمنثور ج ٦ ص ٦١٨ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۹ ص ۱۱۰]

تنبیہ : کوئی صحابی نہ تو نبوت کا مدعی تھا اور نہ کسی نے مسیلمہ کذاب یا اسود عنسی یا کسی اور جھوٹے کو نبی مانا حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے یہ بات کہی کہ اس انداز سے "لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ" نہ کہا جائے جس سے حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام کی آمد کا انکار ہو جائے۔ اور جب مسلمانوں میں عیسی علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ بھی معروف ہو گیا تو "لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ" اس عقیدہ کے ساتھ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہ ہوگا۔ اسلئے اس کے بولنے میں کوئی کراہت نہیں۔ قادیانی بے ایمان دونوں عقیدوں میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کرتے ہیں حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کی آمد کا انکار کرتے ہیں اور ایک

جھوٹے شخص کو نبی مانتے ہیں۔ان کو صحابہ کرامؓ کے اقوال پیش کرنے کا کیا حق ہے؟

جواب نمبر۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو خود ختم نبوت کی حدیث کی راویہ ہیں امام احمدؒ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لَا یَبْقیٰ بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ شَیْءٌ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْتُرٰی لَهٗ (مسند احمد ج۶ ص۱۲۹) ترجمہ: میرے بعد نبوت میں سے کوئی جز باقی نہ رہے گا سوائے مبشرات کے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مبشرات کیا چیز ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سچے خواب جو آدمی خود دیکھے یا اس کیلئے کوئی دیکھے(اس روایت کو کنز العمال ج۱۵ ص۳۷۱ میں بحوالہ مسند احمد و خطیب نقل کیا ہے)

اعتراض نمبر۲ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ (مسلم ج۱ ص۴۴۶ ، نسائی ج۲ ص۳۵) پس بیشک میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ جیسے مسجد نبوی آخر المساجد ہے حالانکہ اس کے بعد اور بہت سی مسجدیں بنی ہیں اور بن رہی ہیں اسی طرح خاتم الانبیاء کے بعد اور نبی ہوسکتا ہے۔

جواب: حدیث میں خاتم المساجد سے مراد خاتم مساجد الانبیاء یعنی انبیاء کی مسجدوں میں یہ آخری مسجد ہے(۱) چنانچہ دیلمی ابن نجار بزار وغیرہ محدثین نے حضرت عائشہ سے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَاءِ

---

(۱) قال السندی فی شرح النسائی (اٰخر المساجد) ای اٰخر المساجد الثلاثة المشهود لها بالفضل او اٰخر مساجد الانبیاء او انه یبقی اٰخر المساجد ویتاخر عن المساجد الاخر فی الفناء (هامش نسائی ج۲ ص۳۵ طبع بیروت)

(کنز العمال ج۱۲ص۲۷۰کشف الاستار ج۲ص۵۶عن زوائد البزار مجمع الزوائد ج۴ ص۴) ترجمہ: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔

اعتراض نمبر۳ :

ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں دوسری طرف بعض کتابوں میں نبی کریم ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسی روایات موجود ہیں "لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ لَکَانَ نَبِیًّا" اگر ابراہیم زندہ رہ جاتے تو نبی ہوتے"۔ اور بعض احادیث میں ہے "لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ" "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے" پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے اور جب وہ نازل ہوں گے تو ان کی نبوت ختم تو نہ ہوگی۔ ان چیزوں کے ہوتے ہوئے کیسے کہا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں؟

جواب: پہلی دو روایتوں میں تو ایک امر کو فرض کیا گیا ہے جب وہ نبی بنے ہی نہیں تو "لَانَبِیَّ بَعْدِیْ" کے خلاف کیسے ہوا؟۔ اگر آپ کے بعد ان کو نبوت ملتی تو اعتراض ہوتا جب ان کو نبوت ملی ہی نہیں تو اعتراض کیسا؟ اور عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے کی احادیث متواتر ہیں(۱) کوئی عالم اس کا منکر نہیں مگر حضرت عیسی علیہ السلام پہلے انبیاء میں ہیں نہ وہ نبی کریم ﷺ کے بعد پیدا ہوئے اور نہ ان کو نبوت نبی کریم ﷺ کے بعد ملی اس لئے ان کی آمد کا عقیدہ ختم نبوت کے خلاف

---

(۱) بہت سے علماء نے نزول مسیح علیہ السلام کی احادیث کو متواتر کہا ہے مثلاً علامہ آلوسیؒ، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ، حافظ ابن حجرؒ، امام محمد بن جریر طبریؒ، مفسر قرآن علامہ ابن عطیہ الاندلسیؒ، ابوالولید ابن رشدؒ علامہ سفارینیؒ علامہ شوکانیؒ، علامہ زاہد الکوثریؒ، شیخ محمد بن جعفر کتانیؒ۔ شیخ کتانیؒ تو فرماتے ہیں کہ دجال اور امام مہدی کے بارے میں بھی احادیث متواتر ہیں (دیکھئے التصریح بما تواتر فی نزول المسیح مع الهامش ص۵۶تا۶۵)

نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ نبی علیہ السلام کے تابع ہو کر آئیں گے نہ اپنی اتباع کی دعوت دیں گے اور نہ اپنی پہلی شریعت کو نافذ کریں گے بلکہ ان کی آمد اس بات کو اور پکا کر دے گی کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اس لئے کہ دجال کو مارنا کسی امتی کے بس میں نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس کام کیلئے کسی اور کو نبی نہ بنائیں گے بلکہ انبیاء سابقین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیں گے۔

اعتراض نمبر۴:

ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے اَلْـمَـعْـنیٰ اَنَّهٗ لَا یَاْتِیْ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ یَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ یَكُنْ مِنْ اُمَّتِـهٖ (موضوعات کبیر ص ۵۹) ''یعنی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو''۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ غیر شرعی نبی آسکتے ہیں اور قادیانی کا دعویٰ بھی ہے کہ وہ غیر شرعی نبی ہے۔

جواب: قادیانیوں کو حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس عبارت سے خوشی کس چیز کی؟ ان کے فتویٰ کی رو سے قادیانی پکا کافر ہے کیونکہ انہوں نے لکھا دَعْـوَی الـنُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِیِّنَا ﷺ كُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے (شرح الفقہ الاکبر ص ۲۰۱ طبع کانپور بحوالہ ختم نبوت کتاب وسنت کی روشنی میں ص ۲۷) قادیانی جب تھا ہی کافر تو نہ مہدی ہوا نہ مجدد نہ نبی نہ مسیح۔ مرزائی لوگ ایسی عبارتیں پیش کرنے سے پہلے قادیانی کو اور اس کے ماننے والوں کو مومن تو ثابت کر دیں۔ پھر قادیانی کبھی کہتا ہے میں مجدد ہوں کبھی کہتا ہے میں مہدی ہوں کبھی کہتا ہے میں مسیح ہوں کبھی کہتا میں نبی ہوں اس کا کیا اعتبار ہے کبھی کہتا ہے عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں کبھی کہتا ہے عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔

قادیانی کا ایک سچا واقعہ : مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

میں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور باوجود اس بات کے کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں

میرا نام عیسی رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر عیسی کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں اور یہ بھی فرما دیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے مگر میں پھر بھی متنبہ نہ ہوا اور براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میں نے وہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا اور شائع کر دیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو نہ سمجھایا کہ عیسی بن مریم اسرائیلی تو فوت ہو چکا ہے اور وہ واپس نہیں آئیگا اس زمانہ اور اس امت کیلئے تو ہی عیسی بن مریم ہے...... یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسی ہی نہیں رکھا بلکہ ابتداء سے انتہاء تک جس قدر انبیاء علیہم السلام کے نام تھے وہ سب میرے نام رکھ دیئے گئے الخ
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۱،۱۱۲)

اس عبارت میں قابل تنقید باتیں تو بہت ہیں بس آپ اس پر غور کریں کہ مرزا قادیانی کتنا کند ذہن تھا کہ اللہ کے سمجھانے سے بھی نہیں سمجھتا پھر معصوم اتنا ہے کہ غلط عقیدہ لکھ کر چھاپ رہا ہے اور معاذ اللہ خدا اس کو روک بھی نہیں رہا۔ ایسا شخص تو اس قابل نہیں کہ اس کو عقد نکاح میں گواہ بنایا جائے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ دولہا کو دلہن اور دلہن کو دولہا سمجھتا رہے یا خود کو ہی دلہن سمجھ لے ایسا شخص مجدد یا مسیح یا نبی کیسے بن گیا؟

سوال: مانا کہ قادیانی کافر ہے مگر ملا علی قاری کی عبارت کی مطلب کیا ہے؟

جواب: ملا علی قاریؒ کے کلام کا مقصد یہ ہے کہ بالفرض اگر نبی ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ نبی ہو جاتے یا حضرت عمرؓ کو نبوت مل جاتی تو وہ نبی علیہ السلام کے تابع ہوتے (۱) جیسے حضرت

---

(۱) ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

حدیث لو عاش ابراهیم لکان نبیاقال النووی فی تهذیبه هذا الحدیث باطل.......... قال ابن عبدالبر فی تمهیده لا ادری ماهذا...... (باقی اگلے صفحہ پر)

عیسی علیہ السلام آئیں گے تو باوجود نبی ہونے کے رسول اللہﷺ کے تابع ہوں گے(مگر ان دوحضرات کو نبوت نہ ملنی تھی نہ ملی معراج کی رات جب سب انبیاء کرام نے نبی کریمﷺ کے پیچھے نماز ادا کی ان میں عیسی علیہ السلام تو تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا نبی کریمﷺ کے لخت جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ تو وہاں نہ تھے) حضرت ملا علی قاریؒ نے یہ تو نہ کہا کہ نبیﷺ کے بعد کوئی نبی ہوا بھی ہے اور نہ یہ کہا کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی ہوگا ، اور نہ یہ کہا کہ اگر کوئی شخص نبوت یا دعوی کرے اس پر ایمان لے آنا۔ اس لئے قادیانیوں کو کوئی حق نہیں کہ ایسی عبارات سے استدلال کریں۔

اعتراض نمبر۵:

امام شعرانیؒ فرماتے ہیں **اِنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّةِ لَمْ تَرْتَفِعْ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَتْ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ** (الیواقیت والجواہر) مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں بعد آنحضرتﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں صاحب شرع جدید کا آنا البتہ ممتنع ہے(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس ص ۱۶ بحوالہ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۱)

جواب: دونوں عبارتیں کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام چونکہ نبی کریمﷺ کے تابع ہوکر آئیں گے اس لئے ان کا آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ ان حضرات کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی شخص ایسی عبارات سے اپنے جھوٹے دعوی نبوت کا ثابت کرے گا ورنہ تطبیق کیلئے یہی

ثم یقرب من هذا الحدیث فی المعنی حدیث لو كان بعدی نبی لكان عمر بن الخطاب رواه احمد والحاكم عن عقبة بن عامر به مرفوعا قلت ومع هذا لو عاش ابراهیم وصار نبیا وكذا لو صار عمر نبیا لكان من اتباعه علیه السلام كعیسی والخضر والیاس علیهما السلام فلا یناقض قوله تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنی انه لا یاتی نبی بعده ینسخ ملته ولم یكن من امته (موضوعات کبیر ملا علی قاری ص ۵۸،۵۹)

کہتے کہ عیسیٰ علیہ السلام پہلے انبیاء میں سے ہیں اس لئے ان کی آمد ارشادِ نبوی ''لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ''
کے خلاف نہیں ہے۔

قادیانیو ! یادرکھو ختم نبوت کا عقیدہ ایسا نہیں جس میں کسی ایسے حوالے کی وجہ سے
شک کرلیا جائے بلکہ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ اگر بالفرض کوئی بڑا عالم، مفتی اور مجتہد کہہ دے کہ نبی ﷺ
کے بعد (سوائے عیسیٰ علیہ السلام) کوئی نبی آئے گا یا یہ کہہ دے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی
غیر مستقل نبی آئے گا تو وہ کہنے والا کافر ہوگا۔ ایسی چند عبارات پیش کرنے سے کیا حاصل؟
جرات ہے تو ''آیات ختم نبوت'' کے تمام دلائل کا جواب دو۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مقدمہ بہاولپور میں اسلام کے وکیل علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ تھے مرزائی
وکیل ایک دفعہ کہنے لگا کہ فلاں بزرگ مرزا غلام احمد کو کافر نہیں کہتے آپ نے فرمایا نہ کہتے ہوں
گے اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اس نے اس بات کی تکرار کی دراصل بات یہ تھی کہ اس بزرگ سے
نواب بہاولپور کا روحانی تعلق تھا مرزائی وکیل چاہتا تھا کہ شاہ صاحب کوئی سخت بات کہیں جس
سے مقدمہ پر کوئی اثر پڑے شاہ صاحبؒ سمجھ گئے تھے اس لئے نرمی سے کہتے رہے کہ اس سے
کیا فرق پڑتا ہے؟ جب اس نے تکرار کی تو شاہ صاحبؒ جلال میں آگئے اور تن کر فرمایا اللہ کی جہنم
بہت وسیع ہے اس میں (اس بزرگ کا نام لے کر کہا) وہ بھی جا سکتا ہے فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ
مرزائی حیران دیکھتا رہ گیا۔ (واقعات وکرامات اکابر علماء دیوبند ص ۲۱۵۔ از ثناء اللہ سعد)

اعتراض نمبر ۶:

مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ جو بارھویں صدی کے مجدد تھے وہ فرماتے ہیں
اِمْتَنَعَ اَنْ یَکُوْنَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ مُسْتَقِلٌّ بِالتَّلَقِّیْ (الخیر الکثیر ص ۸۰) یعنی رسول اللہ ﷺ
کے بعد مستقل شریعت والے نبی کا آنا ممتنع ہے۔

جواب: اس کتاب ''آیات ختم نبوت'' کے صفحہ ۴۲۴ میں سورۃ بنی اسرائیل کی دلیل نمبر ۶ کے

تحت یہ مضمون گزرا ہے کہ اس امت میں کمالاتِ نبوت کے حامل افراد تو ہیں مگر منصبِ نبوت کسی کو نہیں مل سکتا شاہ ولی اللہ کا منشا بھی یہی ہے کہ کمالاتِ نبوت کسی میں جتنے مرضی ہوں مگر منصبِ نبوت کسی کو نہ ملے گا (ا ہاں عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے جس کسی ذمہ دار عالم دین کا بھی

(ا) شاہ صاحبؒ کی عبارت مع ترجمہ درج ذیل ہے:

وصد ذلک باب النبوة فما طار طائر من اولی اجنحة استعداد الا وقع فی شبكة تربيته وجذبه الى نفسه كجذب المغناطيس بالحديد فلما تظافرت جهة القدسانية والتمثلانية غير المنطمسة امتنع ان يكون بعده نبی مستقل بالتلقی فمن هذا السبيل من المعرفة نعلن بان موسى عليه السلام لو كان بعد رسول الله ﷺ لم وسعه ا لا الاتباع ونجهر بان هذا النوع من اخذ الفيض ليس معدودا فی الفناء فی الرسول هذا على انه بين يدی الساعة اقرب الانبياء اليهاومتمم لمكارم الاخلاق عميق الماخذ لاصول الشرع وفروعه فهذه الاسباب ايضا تمهد خاتميته فتعرف ۔

البتہ یہ منصب کسی دوسرے کو باب نبوت میں داخل ہونے سے مانع ہے اگر بالفرض کوئی اس آسمان رفعت پر بلند پروازی کرنا چاہے تو آپ اس کو اپنی طرف جذب کر لیتے ہیں اور وہ آپ کی تربیت کے جال میں اس طرح پھنس جاتا ہے جس طرح مقناطیس لوہے کو پکڑ کر اپنی طرف چمٹا لیتا ہے جب جہت قدسیہ اور ہیئت تمثیلی ہر دو نے ایک دوسری کی معاونت کی اور انطماس کے کچھ بھی آثار نہ تھے اس لئے آپ کے بعد مستقل نبی کا مبعوث ہونا ممتنع ٹھہرا اسی معرفت کی بنا پر ہم کھلم کھلا کہتے ہیں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام ہمارے رسول اکرم ﷺ کے بعد ہوتے تو آپ کے اتباع کے بغیر ان کیلئے اور کوئی چارہ نہ ہوتا اور یہ بھی ہم علانیہ کہتے ہیں کہ اخذ فیض فنا فی الرسول نہیں سمجھا جاتا علاوہ ازیں آپ قرب قیامت میں تشریف لائے اور آپ کا ظہور بہ نسبت تمام انبیاء کرام کے زیادہ قریب تھا آپ کی بعثت مکارم اخلاق کی تکمیل کیلئے تھی اور آپ کے اصول شرع وفروع کا اخذ بڑا عمیق اور دقیق تھا چنانچہ یہ تمام باتیں آپ کی خاتمیت کی مقتضی ہیں اچھی طرح سمجھ لو (الخیر الکثیر مترجم طبع کراچی ص ۲۶۵،۲۶۶)

مرزائی حوالہ پیش کریں ان کے بارے میں ایک تو یہ یاد رکھیں کہ وہ حضرات عیسی علیہ السلام کی آمد کا ذکر کرتے تھے جیسا کہ شاہ صاحب نے الخیر الکثیر ص ۲۲۷ میں کیا دوسرے یہ کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سوائے عیسی علیہ السلام کے جو انبیاء سابقین میں سے ہیں کسی اور کی آمد کے قائل نہ تھے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ نے الخیر الکثیر ص ۲۲۸ میں ختم نبوت کا ذکر کیا۔ان حقائق کے باوجود قادیانی سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ وہ حضرات ان کے ہم خیال تھے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

سوال: قادیانیوں کے حال کے مطابق کچھ مثالیں ذکر کریں۔

جواب: کسی نے بھوکے سے پوچھا دو اور دو کتنے ؟ کہنے لگا چار روٹیاں۔ پنجابی میں کہتے ہیں بلی کو چھچھڑوں کے خواب۔ اسی طرح قادیانیوں کو جہاں ایسی مجمل سی عبارت ملے اس کو اپنے فائدے میں سمجھ لیتے ہیں۔

چار آدمی گھوڑوں پر سوار دہلی کی طرف جارہے تھے ایک آدمی گدھے پر پیچھے جارہا تھا کسی نے شاہسواروں سے پوچھا آپ کہاں جارہے ہو پیچھے جو گدھے پر سوار تھا فوراً بولا کہنے لگا ہم پانچوں شاہسوار دہلی جارہے ہیں۔ اسی طرح جہاں حضرات انبیاء کرام کا ذکر آتا ہے یہ ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرتا ہے حتی کہ کہتا کہ سب انبیاء کے نام مجھے دے دیئے گئے اس لئے سب انبیاء کے فضائل اپنے فضائل بناتا ہے تمام انبیاء کے حق میں اترنے والی آیات کو اپنے لئے بتاتا ہے (دیکھئے براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۲)۔

حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس امت میں جھوٹے مدعی نبوت آتے رہے ہیں اور حدیث ''لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' چونکہ ان کے مقاصد کے مقابلہ میں سد سکندری کی طرح حائل تھی اس لئے سب کی نظر عنایت اس کی تحریف پر تلی رہی ہے اور ان میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی فہم کے مطابق اس کی تحریف میں کوشش کی۔

ایک شخص نے اپنا نام ''لا'' رکھ لیا اور نبوت کا دعویدار بن کر اسی حدیث کو اپنی نبوت کا

گواہ بنالیا اور کہنے لگا کہ اصل عبارتِ حدیث یوں ہے" لَا نَبِیٌّ بَعْدِیْ "حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ میرے بعد" لا" نامی شخص نبی ہوگا (کذا فی فتح الباری)

ایک عورت نبوت کا دعوی کر بیٹھی اور کہنے لگی کہ حدیث تو یوں ہے" لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" نہ کہ" لَا نَبِیَّۃَ بَعْدِیْ" یعنی مرد کے نبی ہونے کا انکار ہے عورت کی نبوت کا انکار نہیں (فتح الباری شرح بخاری)(از ختم نبوت کامل ص ۲۳۵)

اعتراض نمبر ۷:

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں اِنَّ النُّبُوَّۃَ تَتَجَزّٰی وَجُزْءٌ مِنْھَا بَاقٍ بَعْدَ خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ (مسوی شرح الموطا ج ۲ ص ۲۱۶ طبع دہلی) کہ نبوت قابل انقسام ہے اور اس کا ایک حصہ خاتم الانبیا ﷺ کے بعد باقی ہے (بحوالہ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۰)

جواب: یہ تو ہماری دلیل ہے کہ نبوت باقی نہ رہی اس کا جز باقی ہے اس لئے اگر کوئی شخص ہمارے سامنے نبوت کا دعوی کر کے اپنی اتباع کی دعوت دے جیسا کہ قادیانی نے کیا تو اس کا دعوی نبوت ہی اس کے جھوٹا ہونے کی بڑی دلیل ہے کسی اور دلیل کی احتیاج نہیں ٹھیک ہے کہ نبوۃ کا ایک جز باقی ہے مگر ایک جز پر کل کا اطلاق تو نہیں ہوسکتا پیاز بریانی کا جز ہے مگر کوئی عقلمند پیاز کا نام بریانی نہیں رکھتا اچھے خواب نبوت کے ۴۶ حصوں سے ایک حصہ ہے (موطا امام مالک طبع مجتبائی ص ۳۷۸) مگر ایسا تو نہیں ہے کہ جس کسی کو بھی کوئی اچھا خواب آجائے وہ نبی ہوجائے۔ علاوہ ازیں اس کتاب" آیات ختم نبوت" کے صفحہ ۴۲۴ میں سورۃ بنی اسرائیل کی دلیل نمبر ۶ کے تحت گزر چکا ہے کہ اس امت میں کمالاتِ نبوت باقی ہیں مگر منصبِ نبوت نہیں۔ اور قادیانی منصب نبوت کا دعویدار تھا۔

اعتراض نمبر ۸ :

قادیانی کہتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کے لئے ظلی نبوت مانتے ہیں اور وہ جاری ہے مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے۔ اس جگہ یاد رہے کہ نبوت مختلف نوع پر ہے اور آج تک نبوت تین

قسم پر ظاہر ہو چکی ہے(۱) تشریعی نبوت ایسی نبوت کو مسیح موعود نے حقیقی نبوت سے پکارا ہے(۲) وہ نبوت جس کے لئے تشریعی یا حقیقی ہونا ضروری نہیں ایسی نبوت حضرت مسیح موعود کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے(۳) ظلی اور امتی نبی ہے حضورﷺ کی آمد سے مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند کیا گیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا (مسئلہ کفر واسلام کی حقیقت مرزا بشیر احمد ایم اے ص ۱۳۱ بحوالہ ردقادیانیت کے زریں اصول ص ۳۵۴) ایک اور قادیانی لکھتا ہے

انبیاء علیہم السلام دو قسم کے ہوتے ہیں(۱) تشریعی (۲) غیر تشریعی ، پھر غیر تشریعی بھی دو قسم کے ہوتے ہیں نمبر ا براہِ راست نبوت پانے والے نمبر ۲ نبی تشریعی کی اتباع سے نبوت حاصل کرنے والے آنحضرتﷺ کے پیش تر صرف پہلی دو قسم کے نبی آتے تھے(مباحثہ راولپنڈی ص ۱۷۵)

جواب: شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ ضوء السراج میں لکھتے ہیں مرزا قادیانی کی نبوت بھی عجیب کہنے کو ظلی بروزی پھر سب انبیاء سے اعلیٰ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس موضوع پر مرزائیوں کی عبارات اس کتاب کے ص ۳۶۶ تا ۳۸۲ سورۃ ابراہیم کی دلیل نمبر ۴ کے تحت گزر چکی ہیں۔ یہاں ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں قادیانی کہتا ہے: اس وقت ہمارے قلم رسول اللہﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۲۴۶ بحوالہ ضوء السراج شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ ص ۴۰)

مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحبؒ فرماتے تھے کہ مرزائی ظلی بروزی نبوت کو جاری مانتے ہیں جبکہ کسی آیت میں ایسی تصریح نہیں تو دعوی خاص ہے دلیل عام ہے لہذا قبول نہیں۔ دیکھیں سونا بھی دھات ہے اور لوہا بھی دھات ہے اگر کوئی دعوی کرے کہ میرے پاس سومن سونا ہے اور ہو اس کے پاس سومن لوہا۔ اور دلیل یوں دے کہ میرے پاس سومن دھات ہے اور سونا بھی دھات ہے اسلئے میرا یہ دعوی درست ہے کہ میرے پاس سومن سونا ہے۔ کوئی شخص بھی اس کے دعوی کو تسلیم نہ کرے گا۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ مرزائی لوگ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہی نہیں بلکہ دوسرے سے منوانے کی کوشش بھی کرتے ہیں اس لئے ہمیں ان سے پوچھنے کا حق ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ نبوت کی یہ تین قسمیں تم نے کہاں سے لی ہیں تم کہتے ہو کہ نبی ﷺ کی آمد سے نبوت کی یہ تیسری قسم کھولی گئی اس دعوی کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ منصب نبوت کی بات ہے کوئی ہنسی کھیل تو نہیں ہے جس مذہب کا ایسا بنیادی عقیدہ ہی بلا دلیل ہو اس کے باقی عقائد و مسائل کا کیا حال ہوگا؟۔ پھر تمہاری یہ بات نہ عقل کی رو سے قابل قبول ہے نہ نقل کی رو سے۔

عقلی دلیل:

اگر ظلی نبی ہوتا تو آنحضرت ﷺ سے پہلے ہوتا آپ جب آ گئے تو کوئی حاجت نہیں کسی افسر کی سیٹ پر کوئی بیٹھے تو اس کی آمد سے پہلے بطور نائب کے کام کر سکتا ہے جب اصل آ گیا تو نائب کی کیا ضرورت ہے؟ اصل کی موجودگی میں تو عدالت میں وکیل بھی کالعدم ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد کسی نئے نبی کی کوئی ضرورت نہ رہی۔

نقلی دلائل:

نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو مدینہ میں رہنے کا حکم دیا انہوں نے عرض کیا کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کے جا رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا'' أَلَا تَـرْضٰـى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّىْ بِـمَـنْـزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا أَنَّهٗ لَيْسَ بَعْدِىْ نَبِىٌّ '' (بخاری ج۲ ص۶۳۳ طبع کراچی، بخاری بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج۳ ص۶۷ ارقم ۴۴۱۶) ''کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو جیسا کہ ہارون کا موسی کے ساتھ (یعنی جیسے موسی کوہ طور پر جاتے وقت حضرت ہارون کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے اس طرح تم میرے پیچھے رہو) مگر اتنا فرق ہے کہ حضرت ہارون نبی تھے اور میری نبوت کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اس لئے تم بھی نبی نہیں ہو۔

حضرت مفتی اعظمؒ فرماتے ہیں۔

اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ جیسی نبوت ہارون کو ملی تھی وہ منقطع ہوچکی ہےاور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہارون کی نبوت شریعت مستقلہ کے ساتھ نہیں تھی بلکہ شریعت موسویہ کے اتباع اوراحکام تورات کی تبلیغ کیلئے تھی اس سے ثابت ہوا کہ جس کومرزا صاحب غیرتشریعی نبوت کہہ کر باقی رکھنا چاہتے ہیں وہ بھی اس حدیث کے حکم سے ختم اور منقطع ہوچکی ہے(ختم نبوت کامل ص۲۶۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَانَبِیَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ لٰکِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ وَهِیَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ (ترمذی ج۲ص۵۰۰مسنداحمدج۳ص۲۶۷) رسالت اورنبوت منقطع ہوچکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ کوئی نبی راوی کہتے ہیں کہ لوگوں پر یہ بات گراں گزری تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا لیکن مبشرات صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا مسلمان کا خواب اوروہ نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

حضرت مفتی اعظمؒ اس حدیث کونقل کرکے فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں لفظ نبی اور رسول کو علیحدہ علیحدہ بیان کرکے یہ بھی بتلا دیا گیا ہے کہ نہ کوئی تشریعی نبی آپ کے بعد ہوگا نہ غیرتشریعی کیونکہ ہم اس رسالہ کے پہلے حصہ کے شروع میں لکھ چکے ہیں کہ جمہور کے نزدیک رسول صاحب شریعت نبی کو کہا جاتا ہے اور نبی عام ہے صاحب شریعت جدیدہ ہو یا پہلی شریعت کا متبع۔(ختم نبوت کامل ص۲۵۶) پھر ایک اورنکتہ قابل غور ہے کہ جب صحابہ کرام پریشان ہوئے تو ان کو یہ نہ کہا کہ ظلی یا غیرتشریعی یا غیر مستقل نبی آئے گا اس لئے پریشان نہ ہونا بلکہ ان کومبشرات کی بشارت دی۔

قادیانیوں کی بےبسی:

پھر ہم مقدمہ میں بتا چکے ہیں کہ قادیانی کے پاس اپنے نام کی نہ اذان نہ اقامت نہ نماز ، وضواور اذان کے بعد کی دعاؤں میں اس کا نام نہیں پھر اس کا اپنا قبلہ کوئی نہیں خالی دعوی نبوت سے کیا حاصل؟ شاید مرزائی کہیں کہ مرزا چونکہ ظلی بروزی نبی تھا اس لئے اذان و اقامت وغیرہ میں اس کا نام نہیں ہم کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا جعلی اور جھوٹا نبی تھا۔ مرزائیو جب تم اپنی اذان نہ لا سکے درود شریف نہ لا سکے تو نبی کریم ﷺ کے بعد اس ظالم کو نبی اور رسول مانتے ہوئے شرم نہ آئی۔ کیا مرزا کی مثال اس جعلی افسر کی طرح نہیں جس کو دفتر نہ ملے، دفتر پر اس کا نام نہیں اس کے نام کی مہر نہیں فارم پر اس کے دستخط نہیں چلتے۔ جب مرزا کی بے بسی کا یہ حال ہے تو کیا یہ سوال درست نہیں؟

کیا مرزا صرف نام کرنے کے لئے نبی بنا تھا؟

اشکال: باقی انبیاء کے نام کی بھی اذان و اقامت نہ تھی وہ کیسے نبی تھے؟

جواب: ان کی تعلیمات ہمیں قطعی ذرائع سے نہیں پہنچیں دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اذان و اقامت ان کے بعد ملی ہے۔ جب آپ کی نبوت کا اعلان ہر طرف ہوا اس کے بعد بتلاؤ کونسا نبی ہوا؟ پہلے انبیاء کو تو نبی ﷺ کے کہنے سے مان لیا بعد والے کا تو آپ نے بتایا نہیں اس کو کیونکر مان لیں؟

انبیا سابقین کو اذان نہ ملنے کی دلیل:

تفسیر خازن میں وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا کے تحت لکھا ہے کہ جب غیر مسلموں نے اذان کو سنا تو حسد کر کے کہنے لگے اے محمد تو نے ایک بدعت شروع کی ہے ایسی چیز پہلی امتوں میں نہ سنی گئی آپ نبوت کے دعویدار ہیں آپ نے پہلے انبیاء کے خلاف کر لیا اس پر مذکورہ بالا آیت اور یہ آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی (تفسیر الخازن ج۱ص۴۷۵ جامع النقول ج۱ص۵۸۳)

اعتراض ۹ :

مرزائیوں نے قرآن پاک کی کچھ آیات سے بھی نبوت کے جاری ہونے پر استدلال کیا ہے مثلاً ارشاد باری ہے:

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۸) ترجمہ: اگر تمہیں میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت پر چلے گا تو ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۳) ترجمہ: اگر تمہیں میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت پر چلے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔

☆ مرزائی کہتے ہیں کہ سورۃ بقرۃ اور سورۃ طٰہٰ کی ان آیتوں میں فرمایا اگر میری طرف سے ہدایت پہنچے اس کا مطلب یہ ہوا کہ آئندہ بھی نبی آسکتے ہیں۔

سورۃ النساء میں فرمایا:

وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ (سورۃ النساء آیت نمبر ۶۹) ترجمہ: اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

☆ مرزائی کہتے ہیں کہ آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت سے انسان انبیاء کے ساتھ مل سکتا ہے یعنی نبوت کے مقام کو پا سکتا ہے۔

سورۃ الاعراف میں فرمایا

يَا بَنِيْ اٰدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَأَصْلَحَ فَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۵) ترجمہ: اے آدم کی اولاد اگر تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنائیں پھر جو شخص ڈرے اور اصلاح کرے ایسوں پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا وہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

☆ مرزائی کہتے ہیں اس آیت کریمہ میں بھی مستقبل میں انبیاء کے آنے کی خبر دی ہے لہذا نبوت جاری ہے۔

سورۃ الحج میں ارشاد فرمایا

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ (سورۃ الحج آیت نمبر ۷۵) ترجمہ: فرشتوں اور آدمیوں میں سے اللہ ہی پیغام پہنچانے کیلئے چن لیتا ہے بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

☆ مرزائی کہتے ہیں اس میں مضارع کا صیغہ ہے جس کو مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اب بھی کچھ لوگوں کو نبوت عطا کرتا ہے۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

يَآ أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۵۱) ''اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو بیشک میں جانتا ہوں جو تم کرتے ہو''۔

جواب: پہلی اور دوسری آیت کا مفہوم ایک ہے اس کتاب ''آیاتِ ختم نبوت'' کے صفحہ نمبر ۴۳۴ میں سورۃ طٰہٰ کی دلیل نمبر ۴ کے ضمن میں ان کا صحیح مفہوم ذکر کر کے ان سے ختم نبوت پر استدلال کیا ہوا ہے۔

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۹ تو ختم نبوت کی دلیل ہے دیکھئے اس کتاب کا صفحہ ۱۹۴ سورۃ

النساء کی دلیل نمبر۲۳۔سورۃ الاعراف آیت نمبر۳۵ کی وضاحت اس کتاب کے صفحہ نمبر۲۹۱،۲۹۲ میں سورۃ الاعراف کی دلیل نمبر۶ میں ملاحظہ فرمائیں تا کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ جس آیت سے عقیدۂ ختم نبوت سمجھ آتا ہے یہ اپنی گندی ذہنیت کی وجہ سے اس کو اجرائے نبوت کی دلیل سمجھ رہے ہیں۔سورۃ الحج کی آیت نمبر۷۵ کا مفصل بیان اور اُس سے ختم نبوت پر استدلال اِس کتاب کے صفحہ نمبر۴۵۰ سورۃ الحج کی دلیل نمبر۱۴ کے تحت گزر چکا ہے۔

سورۃ المؤمنون آیت نمبر۵۱ میں کچھ انبیاء کا ذکر کر کے اللہ نے ان کی مشترکہ تعلیمات کا ایک حکم کیا کہ جتنے سچے نبی ہوئے ان سب کو پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم تھا تا کہ یہ امت بھی حلال ہی کھائے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس امت کو صراحۃً یہ حکم دیا ارشاد فرمایا:

یَآ أَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ إِنْ کُنْتُمْ إِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر۱۷۲) ترجمہ: اے ایمان والو پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کیں۔

☆ مرزے کو ماننے والے جہاں ایسی آیت دیکھتے ہیں اپنے قادیانی پر فٹ کرنے لگ جاتے ہیں نبوت تو کسی کو ملنے سے رہی یہی بتائیں کہ کیا قادیانی رزق حلال کھاتا تھا، کوئی شخص جو کسی محلے کا کبھی کونسلر بھی نہ بنا ہو وزیر اعظم کو ملنے والی مراعات پڑھ لے اور اپنے لئے اس کو ماننے لگے ایسے شخص کو عقل مند کون کہے گا؟ شیخ چلی سے زیادہ بیوقوف مانا جائیگا۔

مرزا قادیانی کے مالی معاملات:

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے رئیس قادیان اور ائمہ تلبیس میں مرزا قادیانی کے مالی معاملات کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے مثلاً مرزے نے سود پر قرض لیا ہوا تھا (رئیس قادیان ج۱ص۱۴۹) مرزے کا نام نادہندگان کی فہرست میں تھا (رئیس قادیان ج۱ ص۱۵۰)

ایک جگہ مولوی محمد مرحوم کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس بات کا ثبوت کہ مرزا غلام احمد مال حرام اپنے کھانے پینے میں صرف کرتا ہے اور اس کی زندگی کا ماحصل زراندوزی ہے کتاب براہین احمدیہ کی تجارت ہے اس کتاب کے تین چار حصے چند اجزاء میں طبع کر کے دس دس اور پچیس پچیس روپیہ میں فروخت کئے حالانکہ ان تین چار حصوں کی قیمت دو تین روپیہ سے کسی طرح زائد نہیں ہو سکتی اور وعدہ یہ کیا کہ یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہوگی باقی جلدیں وقتاً فوقتاً طبع ہو کر خریداروں کو پہنچتی رہیں گی جب جل دے کر روپیہ وصول کر لیا تو باقی ماندہ کتاب کا طبع کرانا یک لخت موقوف کر دیا کیونکہ جن لوگوں سے پیشگی رقمیں وصول کر لی تھیں ان کو اب نئی قیمت وصول کئے بغیر کتابیں بھجنا گویا ایک تاوان تھا اس لئے باقی ماندہ کتاب کی جگہ نئی نئی تالیفات شائع کر کے روپیہ بٹورنا شروع کر دیا (رئیس قادیان ج ۲ص ۲ نیز دیکھئے رئیس قادیان ج ۱ص ۶۰ تا ص ۷۰)

قادیانی نے لوگوں سے براہین احمدیہ کے پچاس حصے لکھنے کا وعدہ کر کے اچھی خاصی رقمیں وصول کر لیں پھر تئیس سال تک خاموشی اختیار کی پھر تئیس سال کے بعد حصہ پنجم شائع کیا قادیانی خود لکھتا ہے۔ ’’پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اسلئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا............پس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹)

جاہل سے جاہل بھی سمجھتا ہے کہ پچاس اور پانچ میں پینتالیس کا فرق ہے مگر قادیانی نے رقمیں کھانے کیلئے اتنی بڑی حقیقت کا مذاق اڑایا۔ قادیانی کا آخری جملہ ’’جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی‘‘ اس کی دلیل ہے کہ واقعی قادیانی نے لوگوں سے پچاس حصوں کی پیشگی رقمیں وصول کی تھیں۔ بہت کم لوگوں نے اپنی قیمتیں واپس لی ہوں گی کیونکہ بعض تو اس دوران فوت ہو گئے ہوں گے اور بعض نے شرافت کی بنا پر پیچھا ہی چھوڑ دیا ہوگا اور جو باقی بچے پانچ اور پچاس کو برابر کر کے قادیانی ان کی رقمیں ہڑپ کر گیا۔

اعتراض نمبر ۱۰ :

مرزائی کہتے ہیں کہ بانی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نبی ﷺ کے بعد نئے نبی کے آنے کا جائز مانتے تھے مولانا نے تحذیر الناس ص ۲۸ میں لکھا ہے۔

’’بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا ‘‘(بحوالہ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۰)

جواب: یہ بات تو ہم انتساب میں ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت نانوتویؒ نہ صرف یہ کہ ان کا عقیدہ ختم نبوت کا تھا بلکہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے بہت بڑے مبلغ تھے مسلمان نے ان کو اسلام کی ترجمانی کیلئے بلایا کرتے تھے اور کافر ان کو مسلمانوں کا بڑا عالم سمجھ کر گفتگو کرتے تھے۔ چونکہ ان کا واسطہ عیسائیوں اور ہندوؤں یا علمی ذوق رکھنے والے مسلمانوں سے بھی پڑتا تھا اس لئے نصوص شرعیہ کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل سے بھی کام لیا کرتے تھے جیسا کہ آپ نے اوپر صفحہ ۵۰۴ میں دیکھا کہ حضرت نے نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ نبی ہونے سے آخری نبی ہونے پر استدلال کیا ہے۔ پھر اس کتاب میں جا بجا حضرت نانوتویؒ کلام سے استشہاد کیا گیا ہے ان حقائق کے ہوتے ہوئے حضرتؒ کو منکر ختم نبوت کہنا کیا کسی عاقل کا کام ہو سکتا ہے؟

حضرت کے مضمون سے مرزائیوں نے نامکمل عبارت کو پیش کر دیا ہے مکمل عبارت اس لئے پیش نہ کی کہ اس سے مرزائیوں کا خود بخود رد ہو جاتا ہے۔ جنہوں نے بھی حضرت کے کلام کو غور سے پڑھا انہیں مجبوراً یہ کہنا پڑا کہ حضرت نانوتویؒ نبی علیہ السلام کو آخری نبی مانتے ہیں اور جو آپ کو آخری نبی نہ مانے اس کو کافر کہتے ہیں چنانچہ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا احمد سعید کاظمی لکھ گئے کہ

ہمیں نانوتوی صاحب سے یہ شکوہ نہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے تاخر زمانی کو تسلیم نہیں کیا یا یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کی تکذیب

وتکفیر نہیں کی انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔(مقالات کاظمی ج۲ص۲۵۱)

اس لئے جس نے حضرت نانوتویؒ کومنکر ختم نبوت کہایا تو عدم تحقیق کی بنا پر اس نے یہ بات کہہ دی اور یا عوام کو دھوکہ دینے کیلیئے یا ان سے مالی مفادات حاصل کرنے کیلئے ایسا کیا۔

سوال: اس کا مطلب کیا ہوا کہ کافروں نے حضرت نانوتویؒ کو مسلمانوں کا بڑا عالم سمجھا؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی خود کو مسلمان کہتا اور اپنے آپ کو مسلمانوں کا نمائندہ کہہ کر غیر مسلموں کو مباحثہ کی دعوت دیتا تھالیکن کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ مد مقابل نے مرزا سے کہا ہم تجھے مسلمانوں کا نمائندہ سمجھتے ہی نہیں اس لئے تیری جیت اسلام کی جیت نہیں اور تو ہر جائے تو مسلمانوں کو کیا فرق؟

اس کے برخلاف حضرت نانوتویؒ مسلمانوں کے بڑے عالم مانے گئے اور ان کی جیت کو اسلام اور مسلمانوں کی فتح مانا گیا(دیکھئے سوانح عمری ص۱۵،۱۶،میلہ خداشناسی ص۸،۱۷،۵۴، مباحثہ شاہجہانپور ص۱۰،۱۲،۱۱۲) پنڈت دیانند سرسوتی اپنے خطوط میں حضرت نانوتویؒ کو پیشوائے دین اسلام لکھتا تھا(دیکھئے کتاب قاسم العلوم ص۴۰۱)

حضرت نانوتویؒ کی فکرمندی :

حضرتؒ ان مباحثوں میں بڑے فکر اور دردِ دل کے ساتھ اپنے خرچ پر شرکت کرتے تھے ایک مرتبہ مباحثہ کے دوران پادریوں نے کہا ہم کو زیادہ فرصت نہیں آج اور کل ٹھہر سکتے ہیں اس پر حضرت نانوتویؒ نے کھلم کھلا یہ فرمایا کہ

> یہ بات ہمارے کہنے کی تھی باوجود افلاس و بے سروسامانی قرض دام لے کر اپنی ضرورتوں پر خاک ڈال کر ایک مسافت دور دراز قطع کر کے یہانتک پہنچے پھر اس پر یہ قول ہے کہ جب تک حسب دل خواہ فیصلہ نہ ہو جائے نہ جائیں گے اور آپ صاحب تو اسی کام کے نوکر۔آنے جانے میں کوئی دقت نہیں۔اس کے کیا معنی کہ آپ کو فرصت نہیں یہ عذر کرتے تو ہم کرتے۔(مباحثہ شاہجہانپور ص۹۰،۹۱)

سوال: کچھ ایسے واقعات ذکر کریں جن سے پتہ چلے کہ غیر مسلم مناظرین مرزا قادیانی کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے۔

جواب: ذیل میں مرزا قادیانی کے ایسے واقعات کتاب ''رئیس قادیان'' سے دیئے جاتے ہیں

۱) پنڈت لیکھرام نے ایک موقع پر مرزا قادیانی سے کہا۔

اس کلمہ سے کہ ہم صرف بندۂ مامور ہیں اور زیادہ تر آپ کے اشتہار کی پہلی اور دوسری سطر سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مبارک لکھ کر ان کے برابر آپ کو ظاہر کیا ہے اس مقام پر بیجا نہ ہوگا کہ اگر ہم حضرات علماءِ اسلام کو متوجہ کریں کیونکہ خاص وعام اہل اسلام پر اظہر من الشّمس ہے کہ حضرت رسالت پناہ ختم المرسلین ہیں ایسے دعویدار پر تعزیر شرعی کا فتویٰ کیوں نہیں لگاتے کیونکہ خانگی دشمن سخت خرابی لاتے ہیں اور گھر کا بھیدی لنکا ڈھاتا ہے(رئیس قادیان جلد اول ص ۹۷ باب ۲۴)

۲) مرزا قادیانی نے پادری کلارک کو خط لکھا کہ میرے مقابلہ میں کوئی نامور پادری کھڑا کیا جائے پادری ہنری مارٹن کلارک نے ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار میں جو مسیحی جریدہ ''نور افشاں'' لدھیانہ میں بطور ضمیمہ شائع ہوا لکھا کہ چونکہ علماءِ اسلام مرزا غلام احمد کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیتے ہیں اس لئے ہم ان کو نمائندہ اسلام کی حیثیت سے اپنے مقابلہ میں آنے کی اجازت نہیں دے سکتے (رئیس قادیان ج ۲ ص ۱۵۸،۱۵۹)

ایک اور اشتہار میں لکھا کہ چونکہ اسلام کے بڑے مستند علماء آپ کو کسی اسلامی فرقے میں داخل نہیں کرتے بلکہ دائرہ اسلام میں سے جس میں تمام اسلامی فرقے شامل ہیں خارج کرتے ہیں ایسی حالت میں آپ اسلام کے مقتدا ہو کر اس مباحثہ میں نہیں آسکتے جنڈیالہ کے مسلمانوں نے آپ کو پیش کیا لیکن جیسی ان کی عقل ہے آپ اس کو جانتے ہیں چنانچہ آپ خود بھی لکھ چکے ہیں اس لحاظ سے تو میں اہل اسلام کی طرف سے آپ کو قبول نہیں کرسکتا (رئیس قادیان ج ۲ ص ۱۵۹)

سوال: اس کی کیا دلیل ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے تحذیر الناس میں بھی نبی کریم ﷺ کو آخری نبی ہی لکھا ہے۔

جواب: جب تحذیر الناس کی بابت سوالات ہوئے تو ایک موقع پر حضرت نے فرمایا:

جب انصاف ہی ٹھہرا تو سچی بات ہی کیوں نہ کہیے قضیہ (مراد جملہ) ''مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ'' میں میرے نزدیک بھی خاتم کا مفہوم تو وہی ہے جو اوروں کے نزدیک ہے پر بناء خاتمیت موصوفیۃ بالذات (یعنی اصل نبی ہونے) پر ہے جس کا مصداق ذات محمدی ﷺ (مناظرہ عجیبہ ص۱۳۳) معلوم ہوا کہ مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ کا معنی حضرت نانوتویؒ بھی یہی بتاتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں ہاں انہوں نے اس کی علت بیان کردی کہ آپ کو آخر میں اس لئے بھیجا گیا کہ آپ سب سے اعلیٰ نبی ہیں۔ علاوہ ازیں تحذیر الناس کے حوالہ سے حضرت نانوتویؒ کی ایک عبارت اس کتاب میں متعدد مقامات پر ہم ذکر کر چکے ہیں جس میں حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کو عقلی و نقلی دلائل سے مدلل کیا ہے دیکھئے اس کتاب کا صفحہ ۸۸ تا ۹۰ سورۃ البقرۃ کی دلیل نمبر ۲۱ کے تحت۔

سوال: یہ بات تو سمجھ آ گئی کہ حضرت نانوتویؒ کے نہ اسلام میں شبہ اور نہ اس میں کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانتے تھے تو پھر مرزائی مبلغ نے جو عبارت پیش کی وہ مکمل عبارت کیسے ہے؟

جواب: تحذیر الناس ص ۲۸ کی عبارت یوں ہے

''ہاں اگر خاتمیت بہ معنی اتصاف ذاتی بوصفِ نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمداں نے عرض کیا تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افرادِ خارجی ہی پر آپ کی افضیلت ثابت نہ ہوگی افرادِ مقدرہ پر آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے

معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس ص ۲۸)

مولانا کی ایک ایسی عبارت ص ۱۴ میں ہے

غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ کی نسبت خاص نہیں ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے (تحذیر الناس ص ۱۴)۔

مرزائی گوریلے کی کاروائی دیکھیں کہ اس نے صرف خط کشیدہ الفاظ کو پیش کر کے مولانا کو ختم نبوت کا منکر کہہ دیا۔

سوال: اس میں کیا حرج ہے آخر جو الفاظ دیئے ہیں وہ بھی تو مولانا ہی کے ہیں۔

جواب: بسا اوقات صرف ایک لفظ کے کم کرنے سے سچی بات جھوٹی ہو جاتی ہے اور ان عبارتوں میں نصف سے کہیں زائد الفاظ گرائے ہوئے ہیں۔ اس لئے معنی بالکل بدل گیا۔

مثال: اس مرزائی گوریلے نے نامکمل عبارت پیش کر کے دھوکہ دیا ہے یہ تو ایسے ہے جیسے کوئی پڑھے "وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اور "لَاعِبِيْنَ" کو چھوڑ دے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زمین آسمان کا خالق نہیں ہوں (سورۃ الدخان آیت نمبر ۲۷) جبکہ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے

"اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے کھیل کیلئے پیدا نہیں کیا"

دیکھا آپ نے ایک لفظ کے حذف کرنے سے دونوں عبارتوں میں زمین آسمان کا فرق ہو گیا۔

پوری عبارت صدق اور نامکمل کذب۔

پوری عبارت عین ایمان اور نامکمل عین کفر

ایسے ہی مولانا کی پوری عبارت عین صدق و ایمان ہے جبکہ یہ نامکمل عبارت خالص کذب و کفر ہے۔ مولانا کی عبارتوں پر غور کریں۔

تحذیرالناس ص ۲۸ کی عبارت کے کئی حصے ہیں

۱) ''ہاں اگر خاتمیت بہ معنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس ہیچمداں نے عرض کیا۔

۲) تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے۔

۳) بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر آپ کی افضلیت ثابت ہوجائے گی۔

۴) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیرالناس ص ۲۸)

پہلا حصہ شرط ہے دوسرا حصہ جزا ہے تیسرے اور چوتھے حصہ جزا پر معطوف ہے۔

مرزائی نے ص ۲۸ کی عبارت سے شرط بھی غائب کردی اور جزا بھی بلکہ اس کے بعد ایک معطوف کو بھی غائب کردیا اور صرف دوسرے معطوف کے کچھ حصے کو ذکر کر کے شور کردیا کہ مولانا ختم نبوت کے قائل نہیں۔

تحذیرالناس ص ۱۴ کی عبارت کے درج ذیل حصے ہیں۔

۱) غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا۔

۲) تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ کی نسبت خاص نہیں ہوگا۔

۳) بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

پہلا حصہ شرط ہے دوسرا حصہ جزا ہے تیسرا حصہ جزا پر معطوف ہے۔ اس عبارت سے شرط و جزا کو غائب کر کے صرف معطوف کو ذکر کر کے مولانا کی طرف نسبت کردیتے ہیں کہ آپ

نبی ﷺ کے بعد کسی اور نبی کے آنے کے قائل ہیں حالانکہ جملہ شرطیہ سے شرط یا جزا کو حذف کر دیں تو باقی الفاظ جملہ نہیں بنا کرتے (قطبی ص ۶۸ شرح ابن عقیل ج اص ۱۶، التصریح علی التوضیح ج اص ۲۶) جس عبارت سے جملہ ہی نہیں بنے اس کو کسی عقیدہ کیسے کہا جائے؟ ایسی عبارت کی وجہ سے کسی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

سوال: تحذیر الناس صفحہ ۲۸ کی عبارت میں "خاتمیت بہ معنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت" اور صفحہ ۱۴ کی عبارت میں "اختتام اگر بایں معنیٰ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "اختتام بایں معنیٰ" کا مطلب یہ ہے کہ حضرت نانوتوی فرماتے ہیں کہ زمانہ کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں کہ آپ سب انبیاء کے بعد تشریف لائے اور رتبے کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں کہ آپ سے بڑھ کر کسی کا مرتبہ نہیں۔ بایں معنی سے مراد خاتمیت رتبی ہے۔

اتصاف ذاتی سے مراد بھی خاتمیت رتبی ہی ہے حضرت نے اس کو ایک تو اس طرح سمجھایا ہے کہ سورج کی روشنی اللہ کی براہِ راست دی ہوئی ہے جبکہ چاند کی روشنی سورج کی روشنی کا عکس ہوتا ہے چاند کی روشنی خواہ کتنی ہی تیز ہو سورج کی روشنی کے برابر نہیں ہو سکتی۔ دوسرے یہ کہ نبی کریم ﷺ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں اور دیگر انبیاء کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔

سوال: انبیاء کے افرادِ خارجی اور افرادِ مقدرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب؛ افراد خارجی سے مراد وہ حضرات جن کو اللہ تعالیٰ نے شرف نبوت عطا فرمایا جن کو نبی ماننا ہم پر ضروری ہے اور افراد مقدرہ سے مراد وہ جن کو نبی فرض کیا جائے جیسے ایک روایت میں ہے "لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ" "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے" حضرت ملا علی قاریؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں "لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِیًّا لَکَانَ مِنْ اَتْبَاعِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ" (موضوعات کبیر ص ۵۸) "اگر حضرت عمر نبی ہوتے تو نبی کریم ﷺ کے پیروکاروں سے ہوتے"۔ دیکھئے حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبی فرض کر کے نبی کریم ﷺ کے پیروکاروں میں سے مانا اور یہی کچھ حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

مولانا کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء مانا جائے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ اگر بالفرض نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے تو وہ آپ کے مرتبے کو نہ پا سکے گا۔ مولانا کی پوری عبارت کے صحیح ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ مرزائی نے اس کو پورا پیش نہ کیا کوئی تو وجہ ہے کہ مرزائی نے شرط کو ذکر نہ کیا اسے پتہ تھا کہ اگر میں پوری عبارت لکھ دوں تو مجھے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ صفحہ ۲۸ کی عبارت کے تیسرے جز میں دو مرتبہ افضلیت کا لفظ موجود ہے اور جو حصہ یہ مرزائی ذکر کرتے ہیں اس میں خاتمیت سے یہی افضلیت یعنی سب سے اعلیٰ ہونا ہی مراد ہے۔

عبارت کا تیسرا جز درج ذیل ہے

> بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افرادِ خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افرادِ مقدرہ پر آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔

سوال: جب مرزائی اس عبارت کو پیش کریں تو ہم ان کو کیسے پکڑیں؟

جواب: اگر مرزائی اس عبارت کو پیش کریں تو اس سے یہ سوالات کرو۔

۱۔ کیا تو نے تحذیر الناس کو دیکھا ہے؟

۲۔ کیا تو نے اس کو پورا پڑھا ہے؟

۳۔ کیا تحذیر الناس پر مصنف کی زندگی میں یہ اعتراض ہوا اگر ہوا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

۴۔ مصنف ؒ نے اس کتاب کے اندر نیز اس کتاب سے پہلے یا بعد اپنی تقریروں، تحریروں میں نبی ﷺ کو آخری نبی کہا یا آپ کے بعد کسی اور کو نبی مانا۔

۵، مولانا نے یا ان کے شاگردوں نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا دعوی کیا یا نبوت کے کسی دعویدار کی تصدیق کی؟

۶۔جس عبارت کوتو پیش کرر ہا ہے وہ پوری ہے یا نامکمل؟

۷۔مولانا نے جو معنی پیش کیا وہ کیا ہے؟ نیز اس سے نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔

۸۔مولانا کی صفحہ ۲۸ کی عبارت میں دو جگہ افضلیت کا لفظ ہے اگر خاتمیت سے افضلیت مراد لی جائے تو تجھے کیا اعتراض ہے؟

۹۔ خاتمیت سے افضلیت مراد لے کر صفحہ ۲۸ کی عبارت درست ہو جاتی ہے تو یہی معنی صفحہ ۱۴ کی عبارت میں لینے سے کونسی چیز مانع ہے؟

۱۰۔کیا مولانا کے ذکر کردہ معنی سے افرادِ مقدرہ پر افضلیت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ اور کیا افرادِ مقدرہ پر فضیلت مان لینا کفر ہے؟ اگر ہے تو کس دلیل ہے؟

۱۱۔اگر معنی درست ہے اور افرادِ مقدرہ پر افضیلت ثابت ہوتی ہے اور حضرت کے نزدیک قادیانی اپنے دعوی نبوت کی وجہ سے کافر ہی ٹھہرتا ہے تو اعتراض کس پر؟

سوال: ذاتی اور عرضی کو مثال سے واضح کریں

جواب: کوئی شخص نکاح کیلئے کسی کو وکیل بنائے وکیل جو ایجاب وقبول کرے گا وہ موکل کی طرف سے سمجھا جائے گا لیکن اگر مجلس نکاح میں نکاح کے موقع پر وکیل اور موکل دونوں موجود ہوں تو عقد میں موکل کا کلام معتبر ہوگا اگر موکل انکار کردے تو وکیل کا ایجاب یا قبول بے کار ہوگا اسی طرح حضرت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ہوتے ہوئے آپ ہی کی اطاعت کرنی ہوگی کسی اور کی اطاعت کام نہ دے گی۔

- جس کی نبوت بالذات ہے وہ ہر جگہ مطاع ہے اور قیامت کے دن وہ شفیع مطلق ہوگا دوسرے انبیاء کرام اس کے تابع ہوں گے۔

سوال: شان رسالت کے بارے میں تحذیر الناس کی مختصر اور جامع عبارت وضاحت سمیت ذکر کریں

جواب: نبی کریم ﷺ کی فضیلت کو بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا ہے۔

''غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں ایسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں''۔(تحذیر الناس ص۴ مطبع قاسمی دیوبند)۔حضرت نانوتویؒ نے اس مضمون کو اسی کتاب میں یوں بھی ادا کیا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت سورج کی طرح اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت چاند ستاروں کی طرح ہے۔

اس عبارت کی اہمیت:

اور حضرت نانوتویؒ کا یہ جملہ

جیسے آپ نبی الامۃ ہیں ویسے نبی الانبیاء بھی ہیں

پوری تحذیر الناس کا خلاصہ اور مرکزی نکتہ ہے ساری تحذیر الناس اسی جملے کے گرد گھومتی ہے کتاب کو غور سے پڑھیں تو ہماری اس بات کی تائید ہو جائے گی کتاب'' نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ''میں اس کو مزید مبرہن کیا جائے گا تو جو شخص تحذیر الناس پر اعتراض کرتا ہے وہ اس مرکزی نکتے سے اختلاف رکھتا ہے اَعَاذَ نَا اللّٰہُ مِنْ سُوْءِ الِاعْتِقَادِ.

حضرت نانوتویؒ کی اس عبارت کی وضاحت :

حضرتؒ کی اس عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں

۱) دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے نبی تھے مگر نبی ﷺ کی نسبت امتی جبکہ نبی ﷺ اپنی امت کے بھی نبی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے بھی نبی تھے۔

۲) دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کے مطاع مگر نبی ﷺ کے مطیع جبکہ آپ ﷺ امت کے لئے بھی مطاع اور انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے بھی مطاع تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ جیسے امت کو نمازیں پڑھاتے تھے معراج کی رات سب انبیاء علیہم السلام کو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی چونکہ مقتدی کو امام کی اطاعت کرنی ہوتی ہے اس لئے انبیاء کرام علیہم السلام نے اس رات

آپ کی اطاعت کر کے امتی ہونے کا اظہار کر دیا۔

۳) دیگر انبیاء کرام علیہم السلام ایک وقت میں ایک سے زیادہ بھی ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں حضرت لوط علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں حضرت ہارون علیہ السلام تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے مگر نبی کریم ﷺ تنہا نبی تھے آپ کے ہوتے ہوئے تو کیا بعد میں بھی کوئی اور نبی نہ ہوا۔

۴) اگر بالفرض آپ ﷺ پہلے انبیاء کے زمانے میں ہوتے تو وہ آپ کی اطاعت کرتے کیونکہ آپ ان کے نبی ہوتے اور نبی کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے: وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ النساء:۶۴) ''اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا اس لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے''۔

۵) یہ کہ اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانے میں کوئی اور نبی آتا تو اس کو آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرنا پڑتی وہ آپ کی اتباع کرتا آپ کا امتی ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہاری موجودگی میں محمد ﷺ تشریف لائیں تو تم کو ان کی پیروی کرنی ہوگی (تفسیر در منثور ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۵۴)۔

تائید میں حضرت نانوتویؒ کا کلام بھی ملاحظہ فرماتے جائیے۔

غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں ویسے نبی الانبیاء بھی ہیں اور یہ ہی وجہ ہوئی کہ بشہادت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ الخ اور انبیاء کرام علیہ وعلیہم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کے اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا ادھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو میرا ہی اتباع کرتے علاوہ بریں بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اسی بات پر مبنی ہے (تحذیر الناس طبع قدیم ص ۴ طبع جدید

ص۴۴)

غور کیا آپ نے حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام ہی کی آمد کا ذکر کیا جو انبیاء سابقین میں سے ہیں۔ اب ان لوگوں کو کیا کہا جائے جو اپنی دنیا چمکانے کیلئے مسلمانوں کے اتنے عظیم رہنما پر ختم نبوت کے انکار کا الزام لگائے جاتے ہیں۔ ان کا فیصلہ قیامت ہی کے دن ہوگا فَاِلَی اللّٰهِ الْمُشْتَکیٰ

سوال: نبی کریم ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کے کچھ دلائل ذکر کریں۔

جواب: اس کے کچھ دلائل درج ذیل ہیں۔

۱) اللہ تعالیٰ نے آدم، نوح، ابرہیم، موسیٰ، داود، عیسیٰ، زکریا اور یحییٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام کو نام کے ساتھ خطاب کیا فرمایا یَا اٰدَمُ اسْکُنْ أَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ (سورۃ البقرۃ:۳۵) یَانُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا (سورۃ ھود:۴۸) یَا اِبْرَاهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا (سورۃ الصافات :۱۰۴،۱۰۵) وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوسیٰ (سورۃ طٰہٰ:۱۷) یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ (سورۃ ص:۲۶) یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ یَحْییٰ (سورۃ مریم :۷) یَا یَحْییٰ خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ (سورۃ مریم : ۱۲) یَا عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ أأَنْتَ قُلْتُ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَأُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (سورۃ المائدۃ : ۱۰۶) جبکہ حضرت نبی کریم ﷺ کو یَاأَیُّهَا الرَّسُوْلُ (سورۃ المائدۃ: ٦٧) یَا أَیُّهَا النَّبِیّ (سورۃ التحریم:۱) سے خطاب کیا اور معراج کی رات اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِیّ کے ساتھ خطاب کیا (مرقاۃ شرح مشکوۃ ج۲ص۳۳۱، البحر الرائق ج۱ص۳۲۴ ، رد المحتار ج۱ص۵۱۰، اعانۃ الطالبین ج۱ص۱٦۹)

اور نام لے کر بھی خطاب ثابت ہے احادیث شفاعت میں ہے یَامُحَمَّدُ ! اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَهٗ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ ﴾ (اے محمد اپنا سر اٹھایئے اور

آپ کہیں آپ کی بات کو سنا جائے گا اور آپ سوال کریں آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی) (مسلم ج اص ۱۸۳ طبع بیروت مسلم ج اص ۱۱۰ طبع ہند) . صرف آپ ہی کو وصف رسالت یا وصف نبوت کے ساتھ خطاب کرنا کیا اس کی دلیل نہیں کہ آپ ﷺ ہی اصل نبی ہیں نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں۔

۲) اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا تھا کہ میرے نبی آئیں تو ان پر ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا معراج کی رات انبیاء کو آپ سے ملاقات کا شرف ملا تو اس وقت انہوں نے اس عہد کو پورا کیا اور آپ پر ایمان لے آئے۔ تحذیر الناس ص ۴ کے حوالے سے حضرت نانوتویؒ کے کلام سے بھی یہ دلیل گزری ہے۔

۳) پہلے انبیاء کو اذان اقامت نہ ملی جب اصل نبی تشریف لائے تو ان کی نبوت کا اعلان منفرد طریقے سے کیا گیا۔ اور ان کے کلمہ پر مشتمل نماز دی گئی۔ پھر ہم مقدمہ میں بتا چکے ہیں کہ قادیانی کے پاس اپنے نام کی نہ اذان نہ نماز خالی دعوی نبوت سے کیا حاصل؟

اشکال: باقی انبیاء کے نام کی بھی اذان واقامت نہ تھی وہ کیسے نبی تھے؟

جواب: ان کی تعلیمات کا ہمیں علم نہیں ہے کیونکہ وہ ہمیں قطعی ذرائع سے نہیں پہنچیں دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اذان واقامت ان کے بعد ملی ہے۔ جب آپ کی نبوت کا اعلان ہر طرف ہوا اس کے بعد بتلاؤ کونسا نبی ہوا۔ پہلے انبیاء کو تو نبی ﷺ کے کہنے سے مان لیا بعد والے تو آپ نے نہ بتایا اس کو کیسے مان لیں۔؟

۴) مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کبھی صحابہ کرام کو ظہر اور عصر کی کچھ قراءت بھی سنا دیا کرتے تھے (دیکھئے مسلم بتحقیق فؤاد عبدالباقی ج اص ۳۳۳ حدیث نمبر ۴۵۱) اور یہ سنانا تعلیم کیلئے ہوتا تھا اسی طرح عین ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات تعلیم کے لئے ساری نماز بلند آواز سے پڑھائی ہو آپ نے نماز میں پڑھا ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ حضرات انبیاء کرام نے بھی ایسے ہی پڑھا ہوگا کیونکہ امام کے

خلاف نہیں کرنا جائز نہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ﴾ (بخاری ج۱ص۱۰۰واللفظ لہ،شرح السنۃ ج۳ص۴۲۱) '' امام کو اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اس لئے اس پر اختلاف نہ کرو''۔

اس لئے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اس کلمہ کی جگہ کوئی اور کلمہ پڑھا ہو۔ لامحالہ انہوں نے اس کلمہ کو پڑھ کر آپ کی رسالت کی گواہی دے دی جب انبیاء علیم السلام نے آپ کی نبوت کی گواہی دے دی آپ پر ایمان لائے اور آپ کی اطاعت کرلی تو آپ ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِيَاء ہونے میں کیا شک رہا صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ﴾ (مسند ابی یعلی موصلی ج۳ص۳۷۹) ''انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں''۔ معراج کی رات جو نماز انبیاء نے آپ سے سیکھی اپنی قبور مبارکہ میں وہ اسی کو پڑھتے ہوں گے اور اس کلمہ کو پڑھ کر نبی ﷺ کی نبوت و رسالت کی گواہی دیتے ہوں گے۔ جب سب انبیاء کرام آپ کی رسالت کی شہادت دینے والے ہوئے تو آپ کا نَبِیُّ الْاَنْبِيَاء ہونا ثابت ہوگیا۔

۶) حضرت عیسی علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے (مسلم ج۱ص۱۳۶،۱۳۷)(۱) اور ابھی گزرا ہے کہ امام کے خلاف نہیں کرنا چاہئے

---

(۱) علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں فائدہ : أخرج مسلم فی نزول عیسی kعن جابر یقول سمعت النبی ﷺ یقول لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرين الىٰ يوم القيامة قال فينزل عيسى عليه السلام فيقول اميرهم تعال ، صل لنا فيقول لا ، ان بعضكم على بعض أمراء تكرمة الله هذه الأمة . المراد أنه لايؤم (باقی اگلے صفحہ پر)

اس سے ثابت ہو کہ جب مسلمانوں کا امام نماز میں کہے گا ﴿أَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ تو عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح کہیں گے وہ اس کے خلاف نہ کریں گے پھر جب وہ خود نماز پڑھائیں گے تو بھی اسی طرح پڑھیں گے یہ تو نہیں کہ بعد میں ان کی نماز تبدیل ہو جائے گی۔ عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ﷺ کی نبوت کی گواہی دینا اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں۔

۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاعت سے عذر کریں گے اور فرمائیں گے اَرَاَیْتُمْ لَوْ کَانَ مَتَاعٌ فِیْ وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ اَکَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَافِیْهِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ : لَا، فَیَقُوْلُ فَاِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَقَدْ حَضَرَ (مسند ابی یعلی موصلی ج ۳ ص ۶، مسند احمد ج ۱ ص ۲۸۱، ۲۹۵ کتاب الایمان لابن مندہ ص ۸۳۷، ۸۳۸ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۷۲ کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۳۴) ''کیا رائے ہے تمہاری اگر کسی مہر شدہ برتن میں کھانا ہو کیا برتن کے اندر پڑے ہوئے کھانے کو حاصل کرنا بغیر مہر کھولے ممکن ہے؟ لوگ کہیں گے نہیں، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تو محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور وہ تشریف فرما ہیں''

اس حدیث پر غور کریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد سے اور شفاعت اور شہادت کی احادیث متواترہ سے حضرت نانوتویؒ کی اس تحقیق کی تائید ملتی ہے کہ نبی ﷺ کی نبوت مثل

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) فی تلک الصلوة حتی لا یتوهم أن الأمة المحمدیة سلبت الولایة فبعد تقریر ذلک فی أول مرة یکون الامام هو عیسیٰ علیه السلام لکونه أفضل من المهدی فالجواب الأصلی لامیر المؤمنین هو قوله لا ، فانها لک أقیمت کما عند ابن ماجه و غیره عن أبی أمامة وبعد أن کانت أقیمت له لو تقدم عیسی علیه السلام أوهم عزل الأمیر بخلاف ما بعد ذلک وهذا کاشارة نبینا ﷺ لأبی بکر ابعد ما شرع فی الصلوة أن لا یتاخر یعنی ألاأؤم فی هذه الصلوة لأنها لک أقیمت الخ (عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام ص ۲۹)۔

سورج کے نور کے اور دیگر انبیاء کی نبوت مثل چاند کی روشنی کے ہے (از تحذیر الناس ص۴،۴۳)
کہ جیسے سورج کی روشنی کے بغیر چاند روشنی نہیں دیتا اسی طرح دیگر انبیاء علیہم کی شفاعت اس وقت
تک نہ ہوگی جب تک کہ نبی کریم ﷺ شفاعت نہ کریں گے۔ جیسے نبی کریم ﷺ کی شفاعت
دوسرے حضرات کی شفاعت کا دروازہ کھولے گی اسی طرح عالم ارواح میں نبی علیہ السلام کو نبوت
پہلے ملی اللہ تعالیٰ نے اس نبوت کو دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت کیلئے واسطہ بنادیا مگر اس واسطہ
بنانے کی کیفیت ہم نہیں جانتے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبی کریم ﷺ کو اس کا علم اور اختیار بھی
تھا دیگر انبیاء کو نبوت دینے والا بھی اللہ ہی ہے۔

۸) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

وَشَفَاعَتَهُ ﷺ اُمُّ الشَّفَاعَاتِ وَمِنَ الْمُتَحَقِّقِ لَدَيَّ اَنَّهُ وَاِنْ كَانَ هٰذَا الْعَالَمُ اَيْضًا مِنْ بَرَكَاتِ سُبُوْغِهٖ ﷺ لٰكِنْ فِيْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ سَيَظْهَرُ هٰذِهِ الْكَرَامَاتُ لَهٗ ﷺ ظُهُوْرًا لَيْسَ هٰذَا الظُّهُوْرُ عُشْرَ عَشِيْرِهٖ كَمَا قَالَ ﷺ آدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِيْ وَلَا فَخْرَ (الخیر الکثیر مترجم ص۴۰۱)

ترجمہ: اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت ام الشفاعات ہے اور میرے نزدیک یہ بات
متحقق ہے کہ اگرچہ اس عالم مادی میں بھی آپ کے سبوغ کی برکتیں کچھ کم ظہور میں نہیں آئیں
لیکن عالم آخرت میں آنحضرت ﷺ کی یہ کرامت ایسی ظاہر ہوگی کہ دیناوی کرامتیں اس کا عشر
عشیر بھی نہ ہوں گی اسی واسطے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام وغیرہ سب میرے
ہی جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔

نیز فرماتے ہیں۔

وَاَرٰى اَنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا غَيْرَ اَنَّ حَوْضَ النَّبِيِّ ﷺ اُمُّ الْحِيَاضِ (الخیر الکثیر مترجم ص۴۰۲) ترجمہ: اور میرے نزدیک ہر نبی کیلئے حوض ہوگا مگر حوض رسول اکرم ﷺ کا
اُمُّ الْحِيَاض یعنی سب سے مرکزی حوض ہوگا۔

انبیاء کرام کو جو حوض ملیں گے وہ ان کی نبوت کی وجہ سے ملیں گے مگر وہ سب حوض نبی کریم ﷺ کے حوض سے نکلے ہوں گے تبھی تو اس کو **اُمُّ الْحِیَاض** کہا۔اس طرح انبیاء کرام کو شفاعت کا شرف ان کی نبوت کی وجہ سے ہوگا مگر نبی کریم ﷺ کی شفاعت کے بعد ہی ان کو اجازت ہوگی اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت باقی انبیاء کرام کی نبوتوں کی اصل ہے(اگرچہ ہم اس کی کیفیت نہیں سمجھتے)اور آپ نبی الانبیاء ہیں صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم۔

۹) شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محشر میں شفاعت کبریٰ کے لئے پیش قدمی کرنا اور تمام بنی آدم کا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شب معراج میں بیت المقدس کے اندر تمام انبیاء کی امامت کرانا حضور ﷺ کی اسی سیادت عامہ اور امامت عظمیٰ کے آثار میں سے ہے **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ** (تفسیر عثمانی ص ۷۸)(مزید دیکھئے اسی کتاب کا صفحہ ۱۶۰ سورۃ آل عمران کی دلیل نمبر ۱۴)

سوال: مولانا نانوتویؒ نے جو آپ کو **نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء** کہا کیا وہ اس میں متفرد ہیں یا اور علماء نے بھی ایسا لکھا ہے۔

جواب: بہت سے علماء نے یہ بات لکھی ہے کچھ حوالہ جات گذشتہ صفحات میں سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی دلیل کے ضمن میں گزر گئے مزید بحث ان شاء اللہ کتاب ''**نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء** ﷺ'' میں آئے گی۔اس مقام پر بریلوی مکتب فکر کے مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتاب **تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین** ،اور مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی کی کتاب شان حبیب الرحمٰن ﷺ من آیات القرآن سے کچھ عبارتیں تائیداً پیش کی جائیں گی یہ دونوں حضرات مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے متاخر ہیں حضرت نانوتویؒ کی وفات ۱۲۹۷ھ کو ہوئی اور احمد رضا خان کی ۱۳۴۰ھ کو مفتی احمد یار خان تو بہت دیر بعد ہوئے۔احمد رضا خان صاحب نے یہ کتاب ''**تَجَلِّی الْیَقِیْنِ بِاَنَّ نَبِیَّنَا** ﷺ **سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ**'' ۱۳۰۵ھ میں تصنیف کی (دیکھئے تجلی الیقین ص ۲)اور مفتی صاحب موصوف اپنی اس کتاب کی تصنیف سے محرم ۱۳۶۵ھ میں فارغ ہوئے۔پھر مفتی احمد یار خان

صاحب نے تو اس کتاب کے صفحہ ۱۶ پھر صفحہ ۲۹ میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور تحذیر الناس کا ذکر بھی کیا ہے۔اس لئے کچھ بعید نہیں کہ تحذیر الناس کے ایسے مضامین کو انہوں نے اپنے الفاظ میں لکھ کر کتاب کی زینت بنایا ہو۔ واللہ اعلم۔تحذیر الناس کا مرکزی نکتہ یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ جس طرح نبی الامۃ ہیں نبی الانبیاء بھی ہیں اس مضمون کو ان دونوں حضرات نے مان کر اصولی طور پر تحذیر الناس کی تصدیق کر دی ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

﴿عبارات جناب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی﴾

خطبے میں لکھا ہے

وَجَعَلَهُ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ فَنَسَخَ الْاَدْيَانَ وَلَايُنْسَخُ لَهُ دِيْنٌ وَاَدْخَلَ فِيْ اُمَّتِهٖ جَمِيْعَ الْمُرْسَلِيْنَ (تجلی الیقین ص۳) حاشیہ میں ترجمہ یوں کیا: اور اُن کا سب نبیوں کا خاتم کیا تو اُنہوں نے اور دین نسخ فرمائے اور اُن کے دین کا کوئی حرف منسوخ نہ ہوگا اللہ نے ان کی امت میں تمام رسولوں کو داخل کیا (تجلی الیقین ص۳)

دیگر انبیاء علیہم السلام کو نبی کریم ﷺ کے امتی کہنے کا مطلب یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے نبی ہیں نَبِيُّ الْاَنْبِيَاء ہیں

نیز لکھا ہے:

حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ مُوْسٰى كَانَ حَيًّا الْيَوْمَ مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اَنْ يَتَّبِعَنِيْ قسم ان ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا ان کو گنجائش نہ ہوتی......الی ان قال......اور یہ باعث ہے کہ جب آخر الزمان میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت ورسالت پر ہوں گے حضور پرنور سید المرسلین ﷺ کے امتی بن کر رہیں گے حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے حضور کے ایک امتی ونائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز

پڑھیں گے............امام علامہ تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ **التعظیم والمنة فی لتؤمنن به ولتنصرنه** لکھا اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور **صلوات الله تعالی وسلامه علیه** سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء ومرسلین اوران کی امتیں سب حضورﷺ کے امتی ۔حضور کی نبوت ورسالت زمانہ سیدنا ابوالبشر علیہ الصلوۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہےاور حضور کاارشاد **وَكُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَد** اپنے معنی حقیقی پر ہے اگر ہمارے حضور حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسی وعیسی صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے ان پر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار ہوتے اسی کا اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیا تھااور حضور کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے ہی کا باعث ہے کہ شبِ اسراء تمام انبیاء ومرسلین نے حضور کی اقتداء کی اوراس کا پوراظہور روزِ نشور ہوگا جب حضور کے زیر لواء آدم **وَ مَنْ سِوَاهُ** کافہ رسل وانبیاء ہوں گے **صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ**۔

یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل جسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبری اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اورائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا اور اسے نعمت عظمٰی ومواہب کبری سمجھا **من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتهم رحمة الله تعالیٰ علیهم اجمعین** بالجملہ مسلمان بہ نگاہ ایمان اس آیۃ کریمہ کے مفادات عظیمہ پر غور کرے صاف صریح ارشاد فرمارہی ہے کہ محمدﷺ اصل الاصول ہیں محمدﷺ رسولوں کے رسول ہیں امتیوں کو جونسبت انبیاء ورسل سے ہے وہ نسبت انبیاء ورسل کواس سیدالکل سے ہے امتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ اور رسولوں سے عہد وپیان لیتے ہیں محمدﷺ سے گرویدگی فرماؤ۔غرض صاف صاف جتارہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں باقی تم سب تابع وطفیلی۔

ع مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل (تجلی الیقین ص ۷ تا ۹)

اس عبارت کے خط کشیدہ الفاظ میں نبی کریمﷺ کے **نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء** اوراصل ہونے

کی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے بارے میں تابع ہونے کی تصریح موجود ہے۔

ایک جگہ لکھتے ہیں:

گویا اشارہ فرماتے ہیں جس طرح ہمیں ایمان کے جز واول لاالٰہ الا اللّٰہ کا اہتمام ہے یونہی جز ودوم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ سے اعتنائے تام ہے میں تمام جہان کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سرنہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول ومقتدا کہ انبیاء ومرسلین بھی اس کی بیعت وخدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے (تجلی الیقین ص ۱۰)

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے نبی کریم ﷺ کی بیعت میں داخل ہونے کا مطلب یہی ہے آپ ان کے نبی ہیں نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں۔

ایک جگہ لکھتے ہیں۔

اب نظر کیجئے کہ یہ آیت کتنی وجہ سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین ﷺ پر حجت ہے اوّلاً اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے اور حضور پر نور سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سلطان ہفت کشور بلکہ بادشاہ زمین وآسمان (تجلی الیقین ص ۱۲،۱۳)

افضلیت مطلقہ جس کا اس عبارت میں ذکر ہے اس کو حضرت نانوتویؒ نے اتصاف بالذات کے عنوان سے پھر نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء کے عنوان سے تعبیر کیا ہے

ایک جگہ لکھتے ہیں۔

ثالثًا جیسا جلیل کام ہو ویسا ہی جلالت والا اس کے لئے درکار ہوتا ہے بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہوں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامراء اور سردار اعظم کو لاجرم رسالت خاصہ وبعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین (تجلی الیقین ص ۱۳)

نبی کریم ﷺ کو دیگر انبیاء کے بالمقابل امیر الامراء اور سردارِ اعظم سے تشبیہ دینے سے

مراد آنحضرت ﷺ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا ہی ہے۔

ایک جگہ لکھتے ہیں

حضور کا دین سب ادیان سے اعلیٰ واکمل اور حضور کی امت سب امم سے بہتر وافضل تو لاجرم اس دین کا صاحب اور اس امت کا آقا سب دین وامت والوں سے افضل واعلیٰ (تجلی الیقین ص ۱۶)

حضرت نانوتویؒ بھی نبی ﷺ کے دین کو اعلیٰ اور خود نبی کریم ﷺ کو سب سے افضل مانتے ہیں فرق یہ ہے کہ وہ افضل اور آخر ہونے میں تلازم مانتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ چونکہ آپ سب سے افضل ہیں اس لئے سب سے بعد تشریف لائے۔ (دیکھئے انتصار لااسلام ص ۵۸)

موصوف ایک جگہ لکھتے ہیں۔

حضور سیدالمرسلین ﷺ فرماتے ہیں اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا فَخْرَ میں پیشوائے مرسلین ہوں اور کچھ تفاخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کچھ افتخار نہیں (تجلی الیقین ص ۴۸)

پیشوائے مرسلین ہی کو پہلے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء کے عنوان سے تعبیر کیا ہے۔

ایک جگہ لکھتے ہیں۔

جب انبیاء اوران کی امتیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنیں گی سب بول اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں سبحان اللہ جب تمام مخلوق الٰہی اولین وآخرین یکجا ہوں گے اُس وقت بھی ہمارے آقا نامدار والا سرکار کے نام پاک کی دہائی پھرے گی الحمدللہ اُس وقت کھل جائے کہ ہمارے حضور نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں (تجلی الیقین ص ۵۴)

اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کی صراحت ہے۔

ایک جگہ کہتے ہیں۔

قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے **اِیْتُوْا عَبْدًا فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ وَیَجِیْءُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اٰمِنًا ، اِنْطَلِقُوْا اِلٰی سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ، اِیْتُوْا مُحَمَّدًا ، اِنَّ کُلَّ مَتَاعٍ فِیْ وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ عَلَیْہِ اَکَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ** تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح رکھی ہے اور آج کے دن بے خوف ومطمئن ہے اس کی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ بھلا کسی سربمہر ظرف میں کوئی متاع ہو اس کے اندر کی چیز بے مہر اٹھائے مل سکتی ہے ءلوگ عرض کریں گے ۔نہ۔فرمائیں گے **اِنَّ مُحَمَّدًا** ﷺ **خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَقَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ ، اِذْھَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ فَلْیَشْفَعْ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ** یعنی اسی طرح محمد ﷺ انبیاء کے خاتم ہیں تو جب تک وہ باب فتح نہ فرمائیں گے کوئی نبی کچھ نہیں کرسکتا اور آج وہ یہاں تشریف فرما ہیں تم انہیں کے پاس جاؤ چاہیئے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کریں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...... الی ان قال ...... پھر حضور پر نور ﷺ ارشاد فرمائیں گے **اَنَا لَھَا وَاَنَا صَاحِبُکُمْ** میں شفاعت کیلئے ہوں میں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈھتے پھرے **صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وبارک وشرّف ومجّد وکرّم** ۔(تجلی الیقین ص ۶۰ تا ۶۱)

اسی کتاب ''آیات ختم نبوت'' کے صفحہ ۵۴۰ میں یہ بات گزر چکی ہے کہ اس حدیث سے بھی سمجھ آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت اصل ہے اللہ نے اس باقی انبیاء کرام کی نبوت کا ذریعہ بنایا ہے۔اور یہی حضرت نانوتویؒ کا موقف ہے۔

معراج کی رات نبی ﷺ نے اپنے فضائل ذکر فرمائے موصوف نے اس حدیث کو نقل کیا اس کے تحت لکھا ہے۔

وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا الی ان قال اور مجھے <u>فاتح باب رسالت</u> وخاتم دور نبوت کیا (تجلی الیقین ص ۶۷،۶۸) فاتح بابِ رسالت کا مطلب یہی ہے کہ عالم ارواح میں سب سے

پہلے نبوت آپ کو عطا ہوئی تفسیر ابن کثیر کے حوالے سے گزر چکا ہے اس کتاب کے ص ۳۷ اور ص ۴۰۹ میں فاتح کا یہ معنی گزرا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت آپ ہی کریں گے ایک جگہ کہتے ہیں۔

حضور پر نور ﷺ نے شب معراج اپنا امامُ الانبیاء ہونا خود بیان فرمایا اور جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور کو امام کیا اور جمیع انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم نے اسے پسند رکھا (تجلی الیقین ص ۷۰)

امام الانبیاء ہونے سے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے پر استدلال ہماری اس کتاب کے صفحہ ۳۶ میں گزر چکا ہے۔

عبارات مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی بدایونی

جناب مفتی احمد یار خان صاحب لکھتے ہیں۔

جِسْمًا تو حضرت آدم حضور علیہ السلام کے والد ہیں مگر حقیقتاً حضور علیہ السلام والدِ آدم ہیں............سب سے پہلے نبوت آپ کو عطا ہوئی خود فرماتے ہیں کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَاءِ ہم اس وقت نبی تھے جبکہ حضرت آدم اپنی آب وگل میں جلوہ گر تھے۔ میثاق کے دن اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں سب سے پہلے بَلٰی فرمانے والے حضور ہی ہیں بروز قیامت سب سے پہلے آپ کی قبر کھولی جاوے گی بروز قیامت اول حضور کو سجدہ کا حکم ملے گا سب سے پہلے حضور شفاعت فرمائیں گے اور شفاعت کا دروازہ حضور ہی کے دست اقدس پر کھلے گا اول حضور ہی جنت کا دروازہ کھلوائیں گے اول حضور ہی جنت میں تشریف فرما ہوں گے بعد میں تمام انبیاء۔ اول حضور ہی کی امت جنت میں جاوے گی بعد میں باقی امتیں غرضکہ ہر جگہ اولیت کا سہرا ان ہی کے سر پر ہے اول دن یعنی جمعہ حضور ہی کو دیا گیا اس قدر اولیت کے باوجود پھر سرکار ﷺ آخر بھی ہیں سب سے آخر حضور کا ظہور ہوا خاتم النبیین آپ ہی کا لقب ہوا سب سے آخر حضور ہی

کو کتاب ملی سب سے آخر حضور ہی کا دین آیا سب سے آخر دن یعنی قیامت تک حضور ہی کا دین باقی رکھا گیا (شان حبیب الرحمٰن ص ۱۰، ۱۱)

''شفاعت کا دروازہ حضور ہی کے دست اقدس پر کھلے گا'' کیونکہ نبوت اول آپ کو ملی آپ کی نبوت اصل ہے اور یہی حضرت نانوتویؒ کا موقف ہے۔

ایک جگہ موصوف لکھتے ہیں:

فَاِنَّکَ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ کَوَاکِبُهَا　　یُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا فِی الظُّلَمِ

یعنی اے محبوب آپ عظمت کے سورج ہیں اور سارے پیغمبر آپ کے تارے کہ سب نے آپ ہی سے لے کر اندھیرے میں آپ ہی کا نور لوگوں پر ظاہر کیا

یہ انبیاء و مرسلیں تارے ہیں تم مہر مبین　　سب جگمگائے رات بھر، چمکے جو تم کوئی نہیں

(شان حبیب الرحمٰن ص ۱۶)

اس عبارت میں آنحضرت ﷺ کو سورج سے اور دیگر انبیاء کو چاند تاروں سے تشبیہ دی اسی فرق کو حضرت نانوتویؒ نے تحذیر الناس میں بالذات اور بالعرض سے تعبیر کیا ہے غرض جو بات حضرت نانوتویؒ نے ارشاد فرمائی مفتی احمد یار خان نے اپنے الفاظ میں لکھ کر اس کی تائید کر دی۔

ایک جگہ کہتے ہیں۔

سارے کمالات جو اور پیغمبروں کو ایک ایک یا دو دو ملے حضور علیہ السلام کو وہ سب ہی ملے اور زیادہ بھی

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری　　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(شان حبیب الرحمٰن ص ۲۶)

حضرت نانوتویؒ نے اس مضمون کو اپنے مشہور شعر میں یوں ادا کیا ہے۔

جہاں کے سارے کمالات تجھ ایک میں ہیں　　تیرے کمال نہیں کسی میں مگر دو چار

ایک جگہ کہتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نبیوں کے بھی نبی ہیں تمام پیغمبر حضور علیہ السلام کے امتی ہیں اور مقتدی (شان حبیب الرحمٰن ص ۲۶)

اس میں بھی آنحضرت ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کا بیان ہے۔

ایک جگہ کہتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کی کتاب یعنی قرآن تمام کتابوں کی نسخ کرنیوالی ہے مگر اس کو کوئی بھی منسوخ نہیں کر سکتا قیامت میں شفاعت کبریٰ کا سہرا حضور علیہ السلام ہی کے سر پر باندھا جاوے گا آپ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے (شان حبیب الرحمٰن ۲۶)

قرآن کو کوئی منسوخ نہیں کر سکتا کیونکہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں پھر یہ امت سب امتوں سے افضل ہے تو اس کے نبی ﷺ سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہوئے اس طرح مفتی صاحب نے اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کے افضل اور آخری ہونے کو بیان کیا اور یہی حضرت نانوتویؒ کا موقف ہے۔ پھر شفاعت کبری کے اعزاز کا سبب آپ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا ہے۔

موصوف ایک جگہ کہتے ہیں۔

پھر جب دروازہ شفاعت حضور علیہ السلام کے ہاتھ پاک پر کھل گیا تو علماء ومشائخ چھوٹے بچے کعبہ معظّمہ قرآن کریم ماہ رمضان سب ہی شفاعت کریں گے............ مگر دروازہ اسی ہاتھ سے کھلے گا (شان حبیب الرحمٰن ص ۲۷)

شفاعت کا دروازہ آپ ہی کھولیں گے کیونکہ آپ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں ﷺ۔

ایک جگہ لکھتے ہیں۔

سبحان اللہ وہ نماز بھی کس لطف کی نماز ہوئی ہوگی جس میں انبیاء مقتدی سید الانبیاء امام ملائکہ نقیب (شان حبیب الرحمٰن ص ۳۲)

ایک جگہ کہتے ہیں۔

یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام کی موجودگی میں تمام پیغمبروں کے دین کیوں منسوخ کر دیئے گئے؟ دنیا کا قاعدہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل پر پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے بلکہ اپنے آپ کو اس اصل میں گم کر دیتی ہے رات بھر ستارے جگمگاتے ہیں مگر جہاں سورج چمکا سب چھپ گئے کیونکہ سب تاروں میں سورج ہی کا تو نور تھا تمام دریا سمندر کی طرف بھاگے جاتے ہیں کیونکہ ہر دریا سمندر سے بنا ہے سمندر سے بادل آیا پہاڑوں پر بارش بن کر یا برف بن کر گرا اس سے دریا بنا دریا اپنی اصل کی طرف بھاگا ایسا بھاگا کہ جس پُل نے، درخت، کسی عمارت نے اس کو روکنا چاہا اس کو بھی گرا دیا مگر جہاں سمندر کے قریب پہنچا شور بھی جاتا رہا، روانی میں کمی ہوگئی اور جب سمندر سے ملا تو اس طرح فنا اور گم ہوگیا کہ گویا تھا ہی نہیں اور زبان حال سے کہا کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی

تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اسی طرح تمام انبیاء کرام تارے ہیں حضور آفتاب حضور کو قرآن میں فرمایا گیا سِرَاجًا مُّنِيْرًا یا تمام انبیاء کرام دریا ہیں حضور علیہ السلام ان دریاؤں کے سمندر تمام نبوتیں ادھر ہی چلی آرہی ہیں فرعونی ہامانی نمرودی ہزار ہا طاقتیں سامنے آئیں ان کو پاش پاش کر دیا مگر سمندر نبوت کو پا کر سب نے اپنے آپ کو اس میں گم کر دیا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

یہ انبیاء ومرسلین تارے ہیں تم مہر مبیں سب جگمگائے رات بھر، چمکے جو تم کوئی نہیں

(شان حبیب الرحمٰن ص ۳۲، ۳۳)

غور سے دیکھیں تحذیر الناس کے مضمون کو ہی مفتی صاحب نے آسان الفاظ میں ادا کیا ہے۔ تحذیر الناس میں نبی کریم ﷺ کی نبوت کو بالذات کہا یہاں اصل کے لفظ سے تعبیر کیا۔ نیز لکھتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ سارے پیغمبر علیہم السلام حضور علیہ السلام کے امتی ہیں اور حضور علیہ السلام نَبِيُّ الْاَنْبِيَاء (شان حبیب الرحمٰن ص ۳۳)

یک جگہ کہتے ہیں۔

جو انسان بھی اللہ کا بندہ ہے وہ حضور علیہ السلام کا امتی حضرت آدم علیہ السلام کی ابوۃ اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت سب کو عام ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام انبیائے کرام اور ان کی امتیں، تمام رسل و جنات و ملائکہ سب ہی حضور علیہ السلام کے امتی ہیں اور سرکار دو عالم علیہ السلام نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں (شان حبیب الرحمٰن ص ۶۶، ۶۷)

ایک جگہ کہتے ہیں۔

اگر آپ کی تشریف آوری پہلے سے ہو جاتی تو دیگر انبیاء نبوت سے سرفراز نہ کئے جاتے نیز حضور کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں (شان حبیب الرحمٰن ص ۹۲)

ایک جگہ کہتے ہیں۔

تمام انبیاء ملائکہ مقتدی بن کر پیچھے صف بستہ کھڑے ہو گئے اور حضور علیہ السلام نے امامت فرمائی سبحان اللہ کیا نماز ہے کہ انبیاء مقتدی امام الانبیاء امام (شان حبیب الرحمٰن ص ۹۴)

ایک جگہ کہتے ہیں۔

آج اول وآخر کے معنی کھلے کہ خاتم النبیین (آخری رسول) پہلے سلطانوں کی امامت فرمارہے ہیں (شان حبیب الرحمٰن ص ۹۴)

اول وآخر کے کیا معنی کھلے کہ جو نبی سب سے آخر میں ہے وہ مرتبہ میں سب سے اول اور اعلیٰ ہے اور یہی کچھ حضرت نانوتویؒ کہتے رہے۔

اہم نکتہ:

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی ’’آخری نبی‘‘ اس میں افضلیت کا معنی لینا درست نہیں۔ مندرجہ بالا عبارت دیکھئے مفتی صاحب نے کسی طرح آخر اور اعلی کو اکٹھا بیان کر دیا اس کے بعد درج ذیل عبارت پڑھیں اس میں خاتمیت رتبی یعنی اعلیٰ نبی کے علاوہ کوئی

معنی بن نہیں سکتا مفتی احمد یار خان لکھتے ہیں۔

حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ جوہر اور انسان میں تو پانچ درجہ فرق ہے کہ انسان کے اوپر حیوان اس کے اوپر جسم نامی اس پر جسم مطلق اس پر جوہر مگر بشر اور حضور علیہ السلام میں ستائیس درجہ فرق ہے یعنی بشریت سے مصطفویت ۲۷ درجہ بلند و بالا ہے جس کے بعد صرف الوہیت ہی کا درجہ ہے یہاں عبدیت کے سارے درجے ختم ہو چکے ہیں یعنی بشر پر مؤمن اس پر صالح اس پر شہید اس پر متقی اس پر مجتہد اس پر اوتاد اس پر ابدال اس پر قطب اس پر قطب الاقطاب اس پر غوث اس پر غوث اعظم وغیرہ پھر اس پر تابعی پھر اس پر صحابی پھر اس پر انصاری پھر ان پر مہاجر پھر ان پر صدیق پھر ان پر نبی پھر ان پر رسول پھر ان پر اولوالعزم پھر ان پر خلیل پھر ان پر خاتم النبیین پھر اس وصف پر رحمۃ للعالمین پھر ان پر حبیب پھر اس پر درجہ مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام (شان حبیب الرحمٰن ص ۱۰۸، ۱۰۹)

مفتی صاحب موصوف کو اس عبارت سے مکمل اتفاق ہے تب ہی تو اس کو پیش کیا (ہمیں اس عبارت سے کلی اتفاق نہیں حضرت نانوتویؒ کے نزدیک سب سے بلند رتبہ اور اعلیٰ مقام ختم نبوت ہے) بہر حال اس عبارت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ پیر جماعت علی شاہ صاحب اور مفتی احمد یار خان صاحب کے نزدیک خاتم النبیین ایک مرتبہ ہے ایک عہدہ ہے ایک فضیلت ہے صرف آخری نبی ہی اس کا معنی نہیں ورنہ تو لازم آئے گا کہ اس عبارت کے مطابق قطب غوث اور صحابی اور صدیق وغیرہ پہلے آئیں اور خاتم النبیین بعد میں۔

قارئین کرام حضرت نانوتویؒ اگر لفظ خاتم النبیین سے آخری نبی کا معنی لینے کے ساتھ ساتھ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء کا مفہوم اخذ کریں تو ان کو برا کس لئے کہا جائے؟ رہا یہ کہ انکی عبارت کے ظاہر سے مرزائیوں کی تائید ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ علمی عبارات ہیں ان کا سیاق وسباق سے مطلب بیان کرنا چاہیئے نہ کہ ان پر فتوی کفر لگا دیا جائے۔ کیا مرزائی اجراء نبوت پر آیات پیش نہیں کرتے کیا حضرت عائشہؓ کا قول پیش نہیں کرتے؟ کیا حضرت ملا علی قاریؒ اور

شاہ ولی اللہؒ اور شیخ اکبرؒ کی عبارات پیش نہیں کرتے اگر ان کا صحیح معنی بیان کر کے جواب دیا جاتا ہے تو حضرت نانوتویؒ کے ساتھ ایسا کیوں معاملہ کیوں نہیں کیا جاتا جبکہ انہوں نے اس مسئلہ پر اتنا لکھا اور اتنا کام کیا کہ شاید ہی امت میں کسی عالم نے اس مسئلہ پر اتنا کام نہ کیا کیا ایسے مجاھد ختم نبوت کو منکر ختم نبوت کہنا عقیدہ ختم نبوت کی خدمت ہے؟ **وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه ۔**

مفتی صاحب موصوف ایک جگہ کہتے ہیں۔

تمام کمالاتِ انبیاء حضور علیہ السلام میں جمع ہیں مع زیادتی کے قرآن فرماتا ہے **فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِه** اور مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری   آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(شان حبیب الرحمٰن ص ۱۲۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں۔

اسی طرح جو خاتم النبیین کے معنی کرے بالذات نبی اور کسی نبی کا آنا ممکن جانے وہ مرتد ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک تشریف لائیں گے مگر وہ پہلے کے نبی ہوں گے نہ کہ بعد کے اور اب امتی کی حیثیت سے تشریف فرما ہوں گے۔ آخری فرزند کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس کے بعد کوئی فرزند پیدا نہ ہو نہ کہ پہلے والے بھی وفات پا گئے تو اگر چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت خضر حضرت ادریس حضرت الیاس علیہم السلام حضور علیہ السلام کے زمانہ میں زندہ رہے اور اب بھی زندہ ہیں مگر ان کو نبوت پہلے مل چکی تھی اور حضور علیہ السلام کی آمد پر سب کے احکام منسوخ ہو گئے اب بعد میں نبوت نہ ملی جیسے کہ آفتاب کے نکلنے پر جو تارا جس جگہ بھی ہوتا ہے وہاں ہی چھپ جاتا ہے تو حضر و الیاس تو زمین پر زندہ ہیں اور حضرت عیسیٰ و ادریس آسمانوں پر علیہم السلام مگر جہاں بھی جو تھے ان کے احکام وہاں ہی ختم ہو گئے

سب جگمگا گئے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اگر ایک مجسٹریٹ دوسرے مجسٹریٹ کی کچہری میں گواہی دینے جاوے تو اگر چہ وہ

اپنے حلقہ کا جج ہے مگر یہاں گواہ کی حیثیت سے حاضر ہوا ہے اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام اپنے زمانہ کے نبی ہیں مگر اب جو آئیں گے سلطنت مصطفیٰ میں آئیں گے (شان حبیب الرحمٰن ص ۱۴۹،۱۵۰)

یاد رہے کہ عیسی علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں یہ اتفاقی عقیدہ ہے حضرت حضر، حضرت الیاس اور حضرت ادریس علیہم السلام کی زندگی کے بعض علماء قائل ہیں۔

مفتی صاحب نے جو لکھا۔

''سی طرح جو خاتم النبیین کے معنی کرے بالذات نبی اور کسی نبی کا آنا ممکن جانے وہ مرتد ہے''

اس عبارت کو تحذیر الناس کے خلاف نہ سمجھا جائے کیونکہ اس عبارت میں دو باتوں پر مرتد ہونے کا حکم لگایا گیا ہے ایک یہ کہ نبی ﷺ کو بالذات نبی جانے اور ساتھ ہی نئے نبی کے آنے کا قائل بھی ہو حضرت نانوتویؒ سوائے عیسی علیہ السلام کے اور کسی کی آمد کے قائل نہیں۔ رہا بالذات نبوت کا قائل ہونا تو اس مضمون کو مفتی صاحب نے اصل نبوت کے عنوان سے یا سورج کے نور کے ساتھ تشبیہ دے کر بیان کر دیا ہے۔ اس لئے یہ عبارت ان لوگوں کے خلاف تو ہے جو ختم نبوت رتبی کا نام لے کر ختم نبوت زمانی کا انکار کریں مگر حضرت نانوتویؒ کے خلاف ہرگز نہیں ہے۔

مفتی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں۔

سورج سے سب روشن ہوتے ہیں وہ کسی سے روشن نہیں تو آپ بھی آسمان ہدایت کے سورج ہیں کہ سورج سے سب روشن ہوتے ہیں وہ کسی سے روشن نہیں اسی طرح حضور علیہ السلام سے سے منور مگر حضور کسی سے مُسْتَنِیْر نہیں ﷺ (شان حبیب الرحمٰن ص ۱۵۶)

مفتی صاحب نے اس مقام پر حضرت نانوتویؒ کی موافقت کی ہے حضرت نانوتویؒ نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے۔

اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی کا فیض نہیں (تحذیر الناس ص ۴)

ایک جگہ لکھا ہے

حضور علیہ السلام کی رسالت عامہ ہے جس سے کوئی بھی علیحدہ نہیں ہوسکتا انبیاء اور اولیاءاورانسان وغیرانسان (شان حبیب الرحمٰن ص۱۶۶)

اس میں بھی نبی کریم ﷺ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء مانا ہے۔

ایک جگہ لکھا ہے۔

حضور علیہ السلام کی موجودگی میں کسی کوامام ہونے کا اختیار نہیں اور اگر درمیان میں حضورعلیہ السلام تشریف لے آویں تو پہلے امام کی امامت منسوخ ہوجاتی ہے کیونکہ یہ بھی حضور سے آگے بڑھنے میں داخل ہے ہاں اگر حضور ہی اجازت دے دیں کہ تم امام بنے رہو تو اب حضور علیہ السلام کی اجازت سے امام رہنا جائز ہوا جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف پر گذرا (شان حبیب الرحمٰن ص۱۹۲)

مفتی صاحب اپنی ایک اور کتاب اسرارالاحکام میں لکھتے ہیں:

روح پاک مصطفیٰ ﷺ عالم ارواح میں سارے عالم کی فی الواقع نبی تھی اس وقت حضور کی روح مبارک ارواح انبیاء کی تربیت فرماتی رہی۔ سارے انبیاء حضور سے ہی فیض لے کر اس عالم اجسام میں نبی ہوئے بلکہ ان کے ظہور نبوت کے بعد بھی روح پاک مصطفیٰ ﷺ سے فیض آتا رہا جیسے تاروں میں آفتاب کا نور آتا ہے (اسرارالاحکام ص۱۰۹)

مولانا احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں

ہمیں نانوتوی صاحب سے یہ شکوہ نہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے تاخر زمانی کو تسلیم نہیں کیا یا یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کی تکذیب وتکفیر نہیں کی انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔ (مقالات کاظمی ج۲ ص۲۵۱)

سوال: ٹھیک ہے کہ کاظمی صاحب نے اس کو تسلیم کیا کہ مولانا نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانا اور یہ بھی تسلیم کیا کہ حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والے کو کافر کہا مگر انہوں نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی تو لکھا ہے۔

مگر قرآن کے معنی منقول متواتر کو عوام کا خیال قرار دے کر اپنے سب کیئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ بنائے خاتمیت تاخر زمانی کے علاوہ اور بات پر رکھنا اصولی طور پر ختم نبوت کی بنیاد کو اکھاڑ دیتا ہے خواہ لاکھ دفعہ حضور کے بعد مدعی نبوت کی تکفیر کی جائے (مقالات کاظمی ج ۲ ص ۲۵۱)

جواب: حضرت نانوتویؒ نے خاتم النبیین کا وہی معنی کیا جو عام مسلمان کرتے ہیں انہوں نے اس کی علت ساتھ بیان کر دی ہے یہ تو کاظمی صاحب ہی بتائیں کہ علت بیان کرنے سے بات پکی ہوا کرتی ہے یا اس کی بنیاد اکھڑا کرتی ہے بہر حال حضرت نانوتویؒ نے تاخر زمانی کی علت بیان کی ہے اور وہ ہے سب سے اعلیٰ اور برتر ہونا چنانچہ حضرت فرماتے ہیں۔

مگر جب انصاف ہی ٹھہرا تو سچی بات ہی کیوں نہ کہیے قضیہ محمد خاتم النبیین میں میرے نزدیک بھی خاتم کا مفہوم تو وہی ہے جو اوروں کے نزدیک ہے پر بناء خاتمیت موصوفیۃ بالذات پر ہے جس کا مصداق ذات محمدی ﷺ۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۱۳۳)

اور اس علت کے بیان کرنے میں حضرت متفرد نہ رہے بریلوی مکتب فکر کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان کی عبارات اوپر گزری ہیں ایک عبارت پھر ملاحظہ فرمائیں مفتی صاحب نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کو اصل سے تعبیر کیا اور حضرت نانوتویؒ نے اس کو بالذات کے عنوان سے بیان کیا۔

الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گوہر سے

کاظمی صاحب درج ذیل عبارت کو پڑھیں بتائیں کہ مفتی صاحب کی اس عبارت سے ختم نبوت کا مضمون پختہ ہوتا ہے یا ختم نبوت کی بنیاد اکھڑتی ہے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں۔

یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ حضور علیہ السلام کی موجودگی میں تمام پیغمبروں کے دین کیوں منسوخ کر دیئے گئے دنیا کا قاعدہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل پر پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے بلکہ اپنے آپ کو اس اصل میں گم کر دیتی ہے رات بھر ستارے جگمگاتے ہیں مگر جہاں سورج چمکا سب چھپ گئے کیونکہ سب تاروں میں سورج ہی کا نور تھا..................

اسی طرح تمام انبیاء کرام تارے ہیں حضور آفتاب حضور کو قرآن میں فرمایا گیا سِرَاجًا مُّنِيْرًا یا تمام انبیاء کرام دریا ہیں حضور علیہ السلام ان دریاؤں کے سمندر تمام نبوتیں ادھر ہی چلی آرہی ہیں فرعونی ہامانی نمرودی ہزار ہا طاقتیں سامنے آئیں ان کو پاش پاش کر دیا مگر سمندر نبوت کو پا کر سب نے اپنے آپ کو اس میں گم کر دیا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

یہ انبیاء ومرسلین تارے ہو تم مہر مبیں — سب جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

(شان حبیب الرحمٰن ص ۳۲، ۳۳)

﴿تحذیر الناس کی ایک اور اہم عبارت﴾

سوال: مولانا نانوتویؒ کی وہ عبارت کونسی ہے جس کی وجہ سے کاظمی صاحب نے یہ بات کہی ذرا وضاحت سے اس کو سمجھائیں۔

جواب: تحذیر الناس کے شروع میں ایک طویل اور دقیق عبارت ہے جس کے نامکمل حصے سے ناواقف لوگوں کو دھوکہ لگ جاتا ہے۔ تحذیر الناس دراصل مولانا احسن نانوتویؒ کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہوا رسالہ ہے چونکہ وہ ایک بڑے ذی استعداد عالم کیلئے لکھا گیا ہے اس لئے اس کا سمجھنا عوام کیلئے مشکل ہو گیا عام لوگوں کو چاہئے کہ اگر یہ عبارت سمجھ نہ آئے تو جو آسان عبارات حضرت کی پہلے گزری ہیں ان پر اکتفا کریں۔ تحذیر الناس کی یہ عبارت بڑی علمی خاصی پیچیدہ اور مشکل ہے ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب ''نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ﷺ'' میں اس کی مزید وضاحت کی جائے گی یہاں تسہیل کر کر کے چند مراحل میں اس کو پیش کیا جاتا ہے۔

نمبر ۱ : اس مرحلہ میں صفحہ ۳، ۴ کی مکمل عبارت اور اس سے متعلقہ کچھ جملے صفحہ ۷ اور صفحہ ۱۰ سے دیئے جائیں گے۔ قارئین سے التماس ہے کہ ان عبارات کو مکمل پڑھیں زائغین کی طرح صرف

خط کشیدہ عبارت کو پڑھ کر بدگمانی کا شکار نہ ہوں۔

نمبر۲ : کچھ اصطلاحات کی وضاحت جن کو جاننا عبارت کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے۔

نمبر۳ : آسان الفاظ میں حضرتؒ کے کلام کا ماحصل دیا جائے گا۔

نمبر۴ : عبارت کی شرح کا پہلا انداز عبارت کے حصے بنا کر۔

نمبر۵: عبارت کی شرح دوسرے انداز میں۔

تحذیرالناس کا مرتبہ ایک مثال سے:

کہتے ہیں کہ کسی بادشاہ کا ایک باز تھا بادشاہ اس کے ساتھ شکار کرتا تھا اور اس کو بہت کھلاتا پلاتا تھا ایک مرتبہ وہ باز اڑ کر کہیں گیا ایک جاہل بڑھیا نے اس کو پکڑ لیا اس کے پنجوں کو دیکھا تو ناخن ٹیڑھے اور بڑے بڑے بڑھیا کہنے لگی اس کا کسی نے خیال نہیں کیا اس کے قینچی لے کر اس کے سب ناخن کاٹ دیئے ان ناخنوں کے ساتھ ہی تو وہ شکار کرتا تھا ناخنوں کے کٹنے سے وہ باز بیکار ہو گیا۔تحذیرالناس اسی طرح بڑی زبردست کتاب ہے اس میں منکرین ختم نبوت کو لاجواب کرنے کیلئے باز کے تیز ناخنوں کی طرح بڑے مضبوط دلائل ہیں اس کو لکھا گیا تھا بڑے ذی استعداد علم والوں کیلئے ہمیں علماء سے شکوہ ہے کہ وہ تو اس کو پڑھتے نہیں تحریک ختم نبوت میں کام کرنے والے بھی عموماً اس کتاب سے استفادہ نہیں کرتے ناواقف لوگ کیا کرتے ہیں جیسے اس بڑھیا نے باز کے ناخنوں کو کاٹ کر باز کو بیکار کر دیا تھا یہ لوگ اس کتاب کی عبارات سے اہم اجزا کو کاٹ کر بیکار کر دیتے ہیں۔اور جیسے ناخنوں کے کٹنے کے بعد باز قابل قدر نہ رہا اسی طرح عبارتوں میں کانٹ چھانٹ کے بعد اس کتاب کو بھی عوام کی نظر میں بے قدر بنا دیتے ہیں۔اے کاش ہمارے مفتی حضرات ہی اس کتاب سے استفادہ کرتے ،کاش تحریک ختم نبوت والے کسی شخص کو اس وقت تک مبلغ نہ بناتے جب تک کہ اس میں تحذیرالناس کا درس دینے کی اہلیت نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆

﴿نمبر۱: حضرت نانوتویؒ کی عبارت کا متن﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بعد حمد وصلوۃ کے قبل عرضِ جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت وشکل و رنگ وحسب ونسب وسکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال کیونکہ اہلِ کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ ہے پر جملہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ اور جملہ وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سدِ بابِ مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقع تھے بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدِ بابِ مذکور خود بخود

لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی دوبالا ہوجاتی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظِ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصفِ ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی بایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی کا فیض نہ ہوگا الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہوجاتا ہے چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالاتِ وجود سب عرضی بمعنی بالعرض ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال کبھی بے کمال رہتے ہیں اگر یہ امورِ مذکورہ ممکنات کے حق میں ذاتی ہوتے تو یہ انفصال و اتصال نہ ہوا کرتا علی الدوام وجود اور کمالاتِ وجود ذات ممکنات کو لازم ملازم رہتے سو اسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض۔اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہوجاتا ہے۔

غرض جیسے آپ نَبِیُّ الْاُمَّۃ ہیں ویسے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء بھی ہیں

اور یہ ہی وجہ ہوئی کہ بہ شہادت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ اور انبیاءِ کرام علیہ و علیہم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا ادھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو وہ میرا ہی اتباع کرتے علاوہ بریں بعدِ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اس بات پر مبنی ہے (تحذیر

الناس ص۳،۴)

اور (انبیاء کرام علیہم السلام سے) عہد کا لینا جس سے آپ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا ثابت ہوتا ہے پہلے ہی معروض ہو چکا (تحذیر الناس ص ۷)

اب دیکھئے کہ عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

حاصل مطلب آیۃ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

نمبر ۲: عبارت کو سمجھنے کیلئے جن اصطلاحات کا علم ہونا ضروری ہے

خاتم ہونا بایں معنی ہے (اس وجہ سے آپ خاتم النبیین ہوئے)، تقدم یا تاخر زمانی (زمانے میں آگے پیچھے ہونا)، فضیلت بالذات (بذات خود کسی چیز کا مرتبے والا ہونا)، مقام مدح (تعریف کا موقع)، اوصافِ مدح (وہ صفات جن کی وجہ سے کوئی قابلِ تعریف ہو جائے)، خاتمیت باعتبار تاخر زمانی (محض بعد میں ہونے کی وجہ سے خاتم ہونا)، زیادہ گوئی (زیادہ کلام کرنا)، نقصانِ قدر (مرتبے کی کمی) اہلِ کمال (اچھی صفات والے)، سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت (نبوت کے دعویداروں کی پیروی کے دروازے کو بند کرنا)، فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ (اپنی ذات کی حد تک قابل غور)، تناسب (ایک دوسرے سے مناسبت رکھنا)، عطف (دو جملوں کے درمیان واؤ کو لے آنا)، مستدرک منہ (وہ جملہ جس کے بولنے سے کسی مضمون کا وہم ہو)، استدراک (وہ جملہ جو سابقہ

جملہ سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کر دے)، بے ربطی و بے ارتباطی (جملہ کے دو جزوں میں مناسبت کا نہ ہونا)، کلام معجز نظام (نظام سے مراد کلمات، الفاظ، قرآن پاک معجز نظام ہے کیونکہ ایسا فصیح و بلیغ کلام کوئی بنا نہیں سکتا)، سدِ بابِ مذکور (اس دروازے کو بند کرنا جس کو ذکر ہوا یعنی جھوٹے نبیوں کی اتباع کا دروازہ)، بناءِ خاتمیت (خاتم ہونے کی بنیاد یا خاتم النبیین ہونے کی وجہ اور سبب)، وصف (صفت یا کام)، موصوف بالعرض (جس میں کوئی صفت کسی اور سے حاصل شدہ ہو)، موصوف بالذات (جس میں کوئی صفت اس کی اپنی ذاتی ہو)، مکتسب (حاصل کردہ)، ذاتی ہونا (کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر حاصل ہونا)، **غیر مکتسب من الغیر** ہونا (کسی اور مخلوق سے حاصل نہ ہونا)، مستعار (مانگی ہوئی، کسی اور سے حاص کردہ)، وصفِ ذاتی، (وہ صفت جو قدرتی طور پر کسی چیز کو حاصل ہو) بدیہی (جو آسانی سے سمجھ آجائے) ممکنات کا وجود، (مخلوقات کو وجود) کمالاتِ وجود (وہ اچھی صفات جو وجودی ہوں مثلاً سننا، دیکھنا)، عرضی یعنی بالعرض (وہ صفات جو کسی اور مخلوق کی وجہ سے حاصل ہوں، انفصال (جدا ہونا)، اتصال (مل جانا)، ذات ممکنات کو لازم (مخلوق کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی صفت)۔

﴿نمبر۳: اس عبارت کا مفہوم آسان الفاظ میں﴾

تحذیر الناس کی یہ عبارت خاصی پیچیدہ ہے اس کو سمجھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اہل علم ساری عبارت شروع سے آخر تک اکٹھی پڑھ لی جائے۔ اس کا خلاصہ ہمارے لفظوں میں یہ ہے کہ خاتم النبیین کا معنی تو بالاتفاق آخری نبی ہے۔ خاتم النبیین ہونے کا سبب کیا ہے؟ سو عوام کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا سبب آپ کا محض آخر میں آنا ہے جبکہ حضرت کے نزدیک خاتم ہونے کا سبب آپ کا سب اعلیٰ ہونا ہے حضرت فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین ہونا نبی ﷺ کی اعلیٰ فضیلت ہے اور محض تقدم یا تاخر زمانی باعث فضیلت نہیں جبکہ اعلیٰ ہونا بذات خود فضیلت ہے

اس پر اشکال ہوا کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا اعلان کر دیا تا کہ جھوٹے نبیوں کی اتباع کا دروازہ بند ہو جائے۔ حضرت فرماتے ہیں یہ بات درست ہے مگر لٰکِنْ جس معنی کیلئے آتا ہے محض آخری نبی کا معنی لینے سے وہ مفہوم ادا نہیں ہوتا۔ پھر حضرت نے جو معنی ذکر کئے اس سے یہ سب اشکالات رفع ہوتے ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے آپ فرماتے ہیں:

بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدِ بابِ مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔ (تحذیر الناس ص ۳)

ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ حضرت کے نزدیک اعلیٰ نبی ہونا آخری ہونے کا سبب ہے تو حضرت کے نزدیک خاتم النبیین = اعلیٰ نبی + آخری نبی۔ تو جب اعلیٰ ہونے کے ساتھ آخری ہونے کا ذکر بھی آ گیا تو جھوٹے نبیوں کی اتباع کا دروازہ بھی بند ہو گیا۔

سوال: خط کشیدہ حصے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے حضرت کی عبارت میں ''معنی'' سے مراد سبب لیا ہے کیا معنی کا لفظ سبب کیلئے آتا ہے؟ دلیل کے ساتھ ذکر کریں۔

جواب: لفظ معنی کی مفصل بحث ان شاءاللہ کتاب ''نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء'' میں آئے گی فیروز اللغات میں ''معنی'' کے تحت لکھا ہے۔ ۱۔ مقصد، مدعی۔ ۲۔ سبب، وجہ۔ ۳۔ ماہیت، حقیقت (فیروز اللغات اردو جدید ص ۱۲۴۳) معلوم ہوا کہ ''معنی'' کا استعمال جیسے مقصد و مدعی کیلئے ہوتا ہے سبب اور وجہ کیلئے بھی ہوتا ہے۔ حضرت نانوتویؒ نے ''معنی'' بول کر سبب اور وجہ مراد لیا جو لغت کے عین مطابق ہے۔ (۱) پھر اس پر قرینے بھی موجود ہیں۔

---

(۱) فقہ کی مستند کتاب الھدایۃ میں معنی کا لفظ جس طرح مفہوم کیلئے مستعمل ہوا سبب اور وجہ کیلئے بھی آیا ہے ایک جگہ ہے **والمعنی لا یختلف باختلاف اللغات** (ھدایہ ج ۱ ص ۱۰۲ سطر ۳ طبع مکتبہ شرکتہ علمیہ ملتان) اس میں معنی مفہوم کیلئے مستعمل ہے۔

درج ذیل مقامات میں لفظ معنی مفہوم و مقصد کیلئے نہیں بلکہ وجہ اور سبب کیلئے ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

پہلا قرینہ: ایک تو حضرت کی یہ عبارت

بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدِ بابِ مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی دوبالا ہوجاتی ہے۔ (تحذیر الناس ص ۳)

اور بناء کا لفظ بھی سبب اور وجہ کیلئے ہے۔(☆) حضرت کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۱) ثم ما یمنع النتن والفساد فهو دباغ وان کان تشمیسا اوتتریبا لان المقصود یحصل به فلا معنی لاشتراط الغیر (ھدایہ ج ۱ ص ۴۱ سطر ۴)

۲) ولا باس بان یصلی فی هذین الوقتین الفوائت ویسجد للتلاوة ویصلی علی الجنازة لان الکراهة کانت لحق الفرض لیصیر الوقت کالمشغول به لا لمعنی فی الوقت الخ (ھدایہ ج ۱ ص ۸۶ سطر ۲)

۳) ولنا ان الجامع وهو النکاح بینهما قائم فلا معنی للافتراق (ھدایہ ج ۱ ص ۲۷۱ سطر ۱۳) ۴) المعانی الناقضة للوضوء (ھدایہ ج ۱ ص ۲۲ سطر ۷)

۵) وکذا اذا رای امراة تزنی فتزوجها حل له ان یطاها قبل ان یستبراها عندهما وقال محمد لااحب له ان یطاها ما لم یستبرئها والمعنی ماذکرناه (ھدایہ ج ۲ ص ۳۱۲ سطر ۱۶) حاشیہ میں المعنی کی شرح الدلیل کی ہے۔

ھدایہ کے محشی مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے بنت مخاض کی وجہ تسمیہ یوں بیان کی۔ سمیت به لمعنی فی امها لان امها صارت مخاضا باخری ای حاملا اور بنت لبون کی وجہ تسمیہ یوں لکھی ہے سمیت به لمعنی فی امها لانها لبون باخری حقہ کی وجہ تسمیہ یوں بیان کی ہے سمیت به لمعنی فیها وهی ان حق لها ان ترکب وتحمل علیها (ھدایہ ج ۱ ص ۱۸۸ بین السطور ۱۲، ۱۳، ۱۴) عبارات میں خط کشیدہ معنی یا معانی کے لفظ وجہ اور سبب کیلئے ہیں۔

(۲) ولو صلی الفجر وهو ذاکر انه لم یوتر فهی فاسدة عند ابی حنیفة خلافا لهما وهذا بناء علی ان الوتر واجب عنده (ھدایہ ج ۱ ص ۱۵۶) یہاں بناء سے مراد سبب ہے۔

ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سب سے افضل اوراعلیٰ نبی ہیں افضل ہونا آخر میں آنے کا سبب ہے جیسا کہ پہلے گزرااس طرح جھوٹا دعوی نبوت کرنے والوں کی اتباع کا دروازہ بھی بند ہوگیااور سد باب مذکور سے یہی مراد ہے جیسا کہ بالتفصیل آرہا ہے۔

دوسرا قرینہ: مناظرہ عجیبہ کی یہ عبارت

مگر جب انصاف ہی ٹھہرا تو سچی بات ہی کیوں نہ کہیے قضیہ(مراد جملہ)''مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ ''میں میرے نزدیک بھی خاتم کامفہوم تو وہی ہے جواوروں کے نزدیک ہے پر بناء خاتمیت موصوفیۃ بالذات پر ہے جس کا مصداق ذات محمدی ﷺ۔(مناظرہ عجیبہ ص ۱۴۳)

سوال: اگر''معنی'' سے یہاں مقصداور مفہوم ہی مرادلیا جائے تو کیا عام مسلمانوں کی مخالفت ہوگی؟اور کیا متواتر معنی کا خلاف لازم آئے گا۔

جواب: عبارت پھر بھی درست ہے نہ عام مسلمانوں کی مخالفت ہوتی ہےاور نہ متواتر معنی کا خلاف لازم آتا ہے۔عام مسلمان خاتم النبیین کا معنی کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں جبکہ حضرت نانوتویؒ خاتم النبیین کا معنی کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی بھی ہیں اوراعلیٰ نبی بھی۔حضرت نانوتویؒ نے عام مسلمانوں کی مخالفت ہرگزنہیں کی بلکہ ان کی تائید ہی فرمائی ہے۔

مثال سے وضاحت:

عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام خدا کے نبی ہیں مسلمان کہتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام بھی خدا کے نبی ہیں اور حضرت محمد ﷺ بھی خدا کے نبی ہیں۔کیا کوئی اس عقیدے کو حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت کا انکار سمجھے گا ؟

دوسری مثال:

کچھ لوگ کہتے ہیں ہمارے دواصول ہیں قرآن اور حدیث جبکہ فقہ حنفی کے چاراصول ہیں قرآن حدیث اجماع اور قیاس۔اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ حنفی معاذ اللہ قرآن اور حدیث کو نہیں مانتے (بلکہ حنفیہ تو مالکیہ شافعیہ اور حنبلیہ کی طرح اہل القرآن والحدیث ہیں)الغرض

حضرت نانوتویؒ نے عام مسلمانوں کی تائید ہی کی ہے ان کی مخالفت نہیں کی۔

سوال: حضرت نانوتویؒ نے ایسا کس بنا پر کیا؟

جواب: حضرت نانوتویؒ نے دو وجہ سے ایسا کیا ہے ایک وجہ تو یہ کہ خاتم النبیین ہونا نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ فضائل سے ہے جبکہ محض تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں ہاں اس وجہ سے فضیلت ہے کہ آخر میں ہونا اعلیٰ ہونے کی وجہ سے ہے حضرت فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی ایسا ہونا چاہئے جس میں بالذات فضیلت ہو۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ محض آخری نبی کا مفہوم لینے سے استدراک کا معنی نہیں پایا جاتا جبکہ لٰکِنْ استدراک کیلئے ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ پہلا جملہ ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِجَالِکُمْ (جس میں یہ فرمایا گیا کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں) اس کے بعد لٰکِنْ کو لا کر اثبات کسی ایسی چیز کا ہو جس کی نفی کا وہم ہو مگر وہ چیز موجود ہو (مثلاً یہ کہ آپ بچوں کے باپ ہیں یا عورتوں کے باپ ہیں جبکہ لٰکِنْ کے بعد یہ بتایا گیا کہ آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں) حضرت فرماتے ہیں کہ کسی مرد کے باپ ہونے کی نفی کے بعد آپ ﷺ کی رسالت اور آخری نبی ہونے کا اثبات بظاہر ربط نہیں رکھتا حضرت نانوتویؒ نے جو معنی بیان فرمایا اس میں ایک تو بالذات فضیلت ہے دوسرے نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا ثابت ہوتا ہے تیسرے کلام بھی مرتبط ہو جاتا ہے اور معنی یوں بنتا ہے کہ جسمانی طور پر حضرت محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن معنوی طور پر آپ ساری امت کے بھی باپ ہیں اور انبیاء کے بھی۔ چونکہ آپ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اس لئے آپ کو سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد بھیجا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نمبر۴:اس عبارت کی شرح کا پہلا انداز عبارت کے حصے بنا کر

اس عبارت کے حصے مع عنوانات وشرح درج ذیل ہیں۔

۱) خطبہ:

" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ " (تحذیر ص۳)

حضرت پر ختم نبوت کے انکار کا الزام لگانے والے کچھ تو سوچیں حضرت نے تو خطبے میں بھی ختم نبوت کا ذکر کر دیا۔

۲) تمہید:

" بعد حمد وصلوۃ کے قبل عرضِ جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو" (تحذیر ص۳)

۳) ختم نبوت کی وجہ عندالجمہور:

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں" (تحذیر ص۳)

ہم بتا چکے ہیں کہ راجح یہ کہ معنی سے مراد یہاں وجہ اور سبب لیا جائے مطلب یہ ہوگا کہ نبی کریم ﷺ کے خاتم ہونے کا سبب عندالجمہور آپ کا سب انبیاء کے بعد مبعوث ہونا ہے اور اگر معنی سے مراد مقصد ومفہوم مراد ہو تب بھی درست ہے۔ پھر فرق یہ ہوگا کہ حضرت کے نزدیک خاتم ہونے میں افضل وآخر دونوں مراد ہوں گے۔ یاد رہے کہ عوام سے مراد یا تو جمہور یعنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی اکثریت مراد ہے۔ عوام سے مراد جہلاء کی جماعت نہیں جس کے بارے میں کہہ دیتے ہیں عوام کالانعام ۔

۴) اس وجہ پر تنقید:

"مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟" (تحذیر الناس ص ۳)

حضرت کا منشا یہ ہے کہ صرف بعد میں آنا کسی کے افضل ہونے کا سبب نہیں ہاں اعلیٰ ہونے کی وجہ سے بعد میں آنا فضیلت کا باعث ہے، اس لئے صرف آخر میں آنے کا معنی بغیر افضلیت کے آیت کریمہ میں نہ لیا جائے۔

۵) اس تنقید پر پہلا اعتراض:

"ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے"۔ (تحذیر الناس ص ۳)

مولاناؒ نے اوپر فرمایا تھا کہ چونکہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات فضیلت نہیں اس لئے محض آخر میں آنے کو خاتمیت کی علت نہ بنایا جائے اس پر ایک اعتراض کرتے ہیں کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات فضیلت نہ سہی لیکن ہم اس کو مقام مدح نہیں مانتے جو فضیلت کی ضرورت ہو بلکہ اس حقیقت کی اطلاع مقصد ہے کہ آپ کی بعثت سب انبیاء کے بعد ہوئی ہے۔

۶) اس اعتراض کا جواب:

"مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا۔

دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے

ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے'' (تحذیر الناس ص ۳)

مولانا فرماتے ہیں کہ ہم اس کو مقام مدح ہی مانیں گے اس لئے کہ مقام مدح نہ ماننے کی صورت میں ایک اشکال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف آخر میں آنے کو ذکر کیوں کیا قد و قامت وغیرہ کو ذکر کیوں نہ کیا دوسرے یہ کہ نبی کریم ﷺ کے مرتبے کی کمی کا احتمال جیسا کہ حضرت نے واضح فرمایا تو جب یہ مقام مدح ہی ہے تو پھر خاتم النبیین کا ایسا معنیٰ ہی لینا چاہئے جس میں بالذات فضیلت ہو

۷) اس جواب پر اعتراض :

''باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ ہے''۔ (تحذیر الناس ص ۳)

اگر کوئی کہے کہ ٹھیک ہے تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں لیکن اللہ نے خاص اس وصف کو اس لئے ذکر کیا کہ دین اسلام آخری دین ہے اللہ نے اس کا اعلان کر دیا تا کہ مستقبل میں آنے والے جھوٹے مدعیان نبوت کی اتباع سے لوگ ہوشیار رہیں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ ہاں یہ قابل لحاظ ہے یعنی اس کی ضرورت ہے۔ اگر حضرت معاذ اللہ کسی نئے نبی کے آنے کو جائز مانتے تو اسلام کے آخری دین ہونے کو یا تو ذکر ہی نہ کرتے یا اس کی تردید کر دیتے۔

۸) اعتراض کا رد:

'' پر جملہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ اور جملہ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سدِ بابِ مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقع تھے''۔ (تحذیر الناس

ص۳)

حضرت نے یہ نہ فرمایا کہ یہ دین آخری دین نہیں ہے اور نہ یہ فرمایا کہ اعلان کی ضرورت نہیں بلکہ اس کو آخری دین مانا اور ختم نبوت کے اعلان کی ضرورت کا اقرار او پر ان الفاظ سے کیا'' البتہ فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ ہے'' یہاں بتاتے ہیں کہ ایک اور وجہ سے محض تاخر زمانی کا معنی لینا بہتر نہیں وہ یہ کہ اس مقام پر **مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ** معطوف علیہ اور **وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** معطوف ہے پھر **لٰكِنْ** استدراک کیلئے ہوتا ہے یعنی پہلے کلام سے کوئی شبہ پیش آئے اس کو زائل کرنے کیلئے ہوتا ہے اور یہاں اگر محض آخر میں آنا مراد لیا جائے تو دونوں جزوں میں ایسی مناسبت نظر نہیں آتی۔

۹) خاتمیت رتبی اور اس کی وجوہ ترجیح:

''بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدِ بابِ مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی دوبالا ہو جاتی ہے''۔ (تحذیر الناس ص۳)

بناءِ خاتمیت سے خاتم ہونے کا سبب مراد ہے حضرت فرماتے ہیں کہ خاتمیت کی بنیاد یا اس کا سبب ایک ایسا وصف ہے جس سے یہ تینوں مسائل حل ہوتے ہیں وہ ہے نبی کریم ﷺ کا سب سے اعلیٰ نبی ہونا اور یہ بات بارہا گزری ہے کہ اعلیٰ ہونے کی وجہ سے آپ سب سے آخر میں تشریف لائے اس طرح جونہی تاخر زمانی کا اعلان ہوا جھوٹے مدعیان نبوت کی اتباع کا دروازہ بند ہوا۔ اعلیٰ ہونا بذات خود فضیلت ہے لہذا بالذات فضیلت نہ ہونے کا جو اعتراض تھا وہ بھی جاتا رہے۔ والحمد للہ۔

۱۰) خاتمیت رتبی کی تحقیق:

'' تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور **غیر مکتسب من الغیر** ہونا لفظِ

بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا۔ مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور درودیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصفِ ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی بایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی کا فیض نہ ہوگا۔

الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالاتِ وجود سب عرضی بمعنی بالعرض ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال کبھی بے کمال رہتے ہیں اگر یہ امورِ مذکورہ ممکنات کے حق میں ذاتی ہوتے تو یہ انفصال واتصال نہ ہوا کرتا علی الدوام وجود اور کمالاتِ وجود ذات ممکنات کو لازم ملازم رہتے"۔ (تحذیر الناس ص ۳،۴)

اس عبارت میں حضرت نے ایک تو یہ بیان کیا کہ کسی صفت کے ساتھ موصوف ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک اتصاف بالذات دوسرے اتصاف بالعرض پھر جو صفات موصوف کو بالذات حاصل ہوں وہ صفاتِ ذاتیہ کہلاتی ہیں اور جو صفات بالعرض حاصل ہوں وہ صفات عرضیہ کہلاتی ہیں دوسرے اس کو بیان کیا کہ موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب یعنی حاصل شدہ ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف ذاتی کہلاتا ہے وہ اس کا اپنا ہوتا ہے کسی غیر سے حاصل کردہ نہیں ہوتا۔

دلیل: دن کے وقت سورج بھی روشن ہوتا ہے اور درودیوار بھی۔ درودیوار کی روشنی سورج سے حاصل شدہ ہے جبکہ سورج کی روشنی کسی اور سے حاصل شدہ نہیں وہ اس کی ذاتی ہے سورج روشنی سے موصوف بالذات ہے اور درودیوار موصوف بالعرض ان کی روشنی عرضی ہے۔

حضرت نے یہ بات جو ارشاد فرمائی کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم

ہوجاتا ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ موصوف بالذات ہمیشہ آخر میں آتا ہے بلکہ جب ہم موصوف بالعرض کے بارے میں سوچیں کہ یہ وصف کہاں سے آیا تو ہماری سوچ کی وہاں انتہا ہوجاتی ہے۔

مثالیں: حدیث شریف میں **اصحاب الاخدود** کا واقعہ آتا ہے کہ بادشاہ کا ایک ہمنشین اس بچے کے پاس ایمان لے آیا اللہ نے اس کی بینائی لوٹا دی بادشاہ نے کہا یہ کس نے لوٹائی کہنے لگا میرے رب نے بادشاہ نے کہا کیا تیرا کوئی اور رب ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اس کو پکڑوایا اس نے بتا دیا کہ مجھے یہ تعلیم فلاں بچے سے ملی بادشاہ نے اس بچے کو بھی گرفتار کیا اس سے پوچھا اس نے بالآخر اس راہب کا نام لیا جس سے یہ تعلیم ملی تھی۔اب بادشاہ کی تفتیش مکمل ہوگئی بادشاہ نے ان کو سزا دینی شروع کی (مسلم ج۸ طبع ص۲۳۰ بیروت) کسی بھی سازش کو ختم کرنے کیلئے اصل کردار کو پکڑنا ضروری ہوتا ہے اگر اصل کردار باقی رہے تو اس کی طرف سے کسی نہ کسی طرح سازش ہوتی رہے گی۔وہ اصل کردار سازش کے وصف سے موصوف بالذات ہوتا ہے جن لوگوں کو پیسے وغیرہ دے کر وہ کام لیتا ہے وہ موصوف بالعرض ہیں۔

دوسری مثال:

ایک شخص نے اپنی زمین بیچنے کیلئے کسی کو وکیل بنایا وکیل کا اختیار مالک کا دیا ہوا ہے وکیل مالک کی اجازت کے بغیر قیمت کم نہیں کرسکتا لیکن اگر مشتری اصل مالک کے پاس آجائے تو وہ جیسے چاہے کمی کردے یا یوں سمجھو کہ اصل آجائے تو وکالت ختم۔

تیسری مثال:

نکاح میں جب دولہا موجود ہو تو وکیل کو کون پوچھتا ہے؟ عقد نکاح میں خاوند موصوف بالذات اور وکیل موصوف بالعرض کی طرح ہے۔

چوتھی مثال:

کائنات موجود ہے کائنات میں بہت سی صفات وجود پائی جاتی ہیں مثلاً انسان سنتا ہے دیکھتا ہے مگر یہ صفات اس کی فانی ہیں اس لئے کبھی پائی جاتی ہیں کبھی نہیں انسان کی قوت سماعت

ختم بھی ہو جاتی ہے بلکہ خود انسان بھی فانی ہے۔ جب یہ فانی ہے تو اس کا وجود اپنا نہیں ذاتی نہیں بلکہ عرضی ہے کائنات وجود کے ساتھ موصوف بالعرض ہے۔ اس کا وجود کسی ایسی ہستی سے آیا ہے جس کا وجود اپنا ہے اور وہ اللہ ہے۔ چونکہ اس کو وجود اپنا ہے اس لئے یہ سوچنا بالکل بیکار ہے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ اس کو حضرت نے یوں تعبیر کیا:

''موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے''۔ (تحذیر الناس ص ۳)

۱۱) نبی کریم ﷺ خاتمیت رتبی کو بیان کرنے کا پہلا انداز:

'' سو اسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض (تحذیر الناس ص ۴)

حضرت نے خاتمیت رتبی کو ایک تو یوں سمجھایا کہ جیسے سورج روشنی سے موصوف بالذات ہے اور درو دیوار موصوف بالعرض اسی طرح نبی کریم ﷺ نبوت کے ساتھ موصوف بالذات ہیں۔ آپ ہر وقت ہر جگہ نبی ہیں سب کے مطاع ہیں۔ دیگر انبیاء کرام اپنی امتوں کے لئے مطاع مگر آپ کے مطیع معراج کی رات آپ کے مقتدی۔ مگر آپ امت کے بھی امام ، انبیاء کے بھی امام۔

۱۲) نبی کریم ﷺ خاتمیت رتبی کو بیان کرنے کا دوسرا انداز:

اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے۔ (تحذیر الناس ص ۴)

ہم گذشتہ ابحاث میں شاہ ولی اللہؒ کے حوالے سے لکھ آئے ہیں کہ قیامت کے دن دیگر انبیاء کرام کو بھی حوض ملیں گے مگر نبی ﷺ کا حوض کوثر **ام الحیاض** ہوگا۔ دیگر انبیاء کرام بھی شفاعت کریں گے مگر نبی ﷺ کی شفاعت **ام الشفاعات** ہوگی۔ اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ عالم ارواح میں دیگر انبیاء کی نبوت نبی ﷺ کی نبوت کا فیض تھی۔

۱۳) نبی کریم ﷺ خاتمیت رتبی کو بیان کرنے کا تیسرا انداز:

غرض جیسے آپ نَبِیُّ الْاُمَّة ہیں ویسے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء بھی ہیں (تحذیر الناس ص ۴)
اورعہد کا لینا جس سے آپ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا ثابت ہوتا ہے پہلے ہی معروض ہو چکا ہے (تحذیر الناس ص ۷)

ان دونوں عبارتوں میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء فرمایا گذشتہ صفحات میں اس کی وضاحت مع دلائل کے ہم مفصل لکھ چکے ہیں۔ضرورت ہوتو مراجعہ کرلیں۔ذیل میں حضرت نانوتویؒ کے ذکر کردہ کچھ دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴) نبی کریم ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کے کچھ دلائل:

اور یہ ہی وجہ ہوئی کہ بہ شہادت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ اور انبیاء علیہ وعلیہم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا ادھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو وہ میرا ہی اتباع کرتے علاوہ بریں بعدِ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اس بات پر مبنی ہے۔(تحذیر الناس ص ۴)

اس عبارت میں حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے نبوت کے ساتھ موصوف بالذات ہونے، بالفاظ دیگر آپ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کے تین دلائل ذکر کئے ہیں۔

دلیل نمبر۱: اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے عہد لیا تھا کہ حضرت محمد ﷺ تشریف لائیں تو ان پر ایمان لانا ہوگا اور ان کی اتباع واقتدا کرنی ہوگی۔آگے چل کر انبیاء کرام سے لئے ہوئے اس عہد کے بارے میں حضرتؒ فرماتے ہیں

اور عہد کا لینا جس سے آپ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا ثابت ہوتا ہے پہلے ہی معروض ہو چکا۔ (تحذیر الناس ص ۷)

دلیل نمبر۲: ارشاد نبوی ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ میری ہی اتباع کرتے

یہ حدیث سنن دارمی ص ۱۱۵، ۱۱۶، مشکوۃ المصابیح ص ۳۲ میں موجود ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ موسی علیہ السلام قبر مبارک میں زندہ نہیں اس لئے کہ حیاۃ النبی کی حدیث کا صحیح ہونا پہلے گزر چکا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر موسی علیہ السلام اس زمین پر زندہ ہوتے (دیکھئے تفسیر عثمانی ص ۵۶۳)

دلیل نمبر ۳: نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے۔

غور کریں اگر حضرت نانوتویؒ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمد کے قائل ہوتے تو صرف حضرت عیسی علیہ السلام ہی کی آمد کا ذکر نہ کرتے؟

۱۵) خاتمیت رتبی کو ماننے سے آیت کریمہ کا مفہوم:

حاصل مطلب آیۃ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

اس عبارت میں تین دعوے ہیں ایک'' ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں'' یہ مفہوم ہے''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ'' دوسرا دعوی ''ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے'' یہ مفہوم ہے'' وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ'' کا تیسرا دعوی ''ابوۃ معنوی انبیاء کی نسبت بھی ہے۔'' یہ مفہوم ہے''وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ'' کا ، اور اس کو تاخر زمانی لازم ہے۔

۱۶) خاتمیت رتبی کو ماننے کے فوائد:

اب دیکھئے کہ عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

حضرت نانوتویؒ نے ان عبارتوں میں نبی کریم ﷺ کو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ماننے یا وصف نبوت سے موصوف بالذات ماننے کا گویا نتیجہ یا فائدہ حسب ذیل امور کو بتایا ہے۔

۱) اس معنی کو لینے سے عطف درست ہو گیا کیونکہ واؤ کے ساتھ عطف کرنے کیلئے کچھ

مناسبت دونوں جزوں میں ضروری ہے(**مختصر المعانی بحث الفصل والوصل عقود الجمان للسیوطی مع الشرح** ج۱ص۲۱۳)اور وہ پائی گئی۔اس طرح کہ ایک طرف ابوۃ معروفہ کا ذکر ہے دوسری طرف ابوۃ معنویہ کا دونوں جگہ ابوۃ مذکور ہوئی۔

۲) لٰکِنْ کے ساتھ استدراک کا معنی چاہئے وہ بھی پایا گیا۔وہ اس طرح کہ جب ابوۃ معروفہ کی نفی کی تو ابوۃ معنویہ کی نفی کا وہم ہوا لٰکِن کے ساتھ اس وہم کا ازالہ کیا۔

۳) استثناء کا معنی بھی پایا گیا استثناء سے مراد استثناء منقطع ہے استثناء منقطع میں اِلَّا، لٰکِنْ کے معنی دیتا ہے(اس لئے جس قیاس میں لٰکِنْ آئے منطقی اس کو قیاس استثنائی کہتے ہیں)لٰکِنْ کا معنی پورے طور پر پایا گیا تو گویا استثناء کا معنی بھی پایا گیا۔

۴) خاتمیت بوجہ احسن پائی گئی اس طرح کہ نبی ﷺ وصف نبوت کے ساتھ موصوف بالذات ہیں آپ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں۔

۵) خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہ چھوٹی اور یہ بات بار بار ہو چکی ہے کہ نبی ﷺ کو اعلیٰ نبی ہونے کی وجہ سے سب سے آخر میں بھیجا گیا۔خاتمیت رتبی خاتمیت زمانی کو لازم ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: اگر کوئی شخص ہم سے اس عبارت کی بابت پریشان کرے تو ہم اس کو کیسے پھنسائیں؟

جواب: پہلے آپ خود تحذیر الناس کی ان عبارتوں کو اچھی طرح سمجھ لیں پھر ایسے شخص سے درج ذیل سوالات کریں۔اول تو جواب نہ دے گا اگر دے گا تو اس کتاب میں دی ہوئی تشریحات کے مطابق اس کی اصلاح کریں ان شاء اللہ یا تو سمجھ جائے گا یا پھر پیچھا چھوڑ جائے گا۔

۱) لفظ معنی سے کیا مراد ہے؟ نیز جمہور کے نزدیک ختم نبوت کا مفہوم کیا بنا اور حضرت کے نزدیک کیا حضرت نے جمہور کی موافقت کی یا مخالفت اور کس طرح؟۔

۲) عوام سے کون مراد ہیں؟

۳)''بالذات فضیلت نہیں'' کا کیا مطلب ہے؟ نیز کیا فضیلت کی کوئی اور قسم بھی ہے؟

۴) نبی ﷺ کا آخری نبی ہونا باعث فضیلت ہے یا نہیں؟ نیز یہ فضیلت بالذات ہے یا بالعرض اور کیوں؟

۵) حضرت کی اس عبارت سے مطلقاً فضیلت کی نفی ہوتی ہے یا کسی خاص قسم کی اور کیسے؟

٦) خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں اگر تاخرزمانی بدوں افضلیت کے لی جائے تو اس میں کیا اشکالات ہیں ہیں؟

۷) حضرت کی اس عبارت کا مطلب لکھیں۔

''اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے...... دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال''۔

۸) عبارت کا مطلب تحریر کریں اور یہ بتائیں کہ اس میں حضرت نے رسول اللہ ﷺ کیلئے تاخر زمانی کو مانا ہے یا نہیں۔

باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ ہے۔ (تحذیر الناس ص۳)

۹) مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَااَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ جملہ کیسے بنتا ہے؟ نیز اس کے دو جملوں میں بے ربطی کب متصور ہے اور کیوں؟

۱۰) اس کے مقام مدح ہونے کی کیا دلیل ہے؟

۱۱) حضرت فرماتے ہیں

بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخرِ زمانی اور سدِ بابِ مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔

اس عبارت میں بناء خاتمیت کا کیا مطلب ہے؟ سد باب مذکور سے کیا مراد ہے؟ حضرت نے جو

بات ارشاد فرمائی اس سے فضیلت نبوی دوبالا کسی طرح ہوتی ہے؟

۱۲) حضرت نے بناء خاتمیت کسی چیز کو قرار دیا اور اس کو کس کس انداز میں بیان کیا؟

۱۳) مولانا نے آنحضرت ﷺ کے نَبِـــیُّ الْاَنْبِیَــاء ہونے کے بارے میں کون کونسے دلائل ذکر کئے ہیں؟

☆☆☆☆☆☆☆

﴿نمبر ۵ : اس عبارت کی شرح کا دوسرا انداز﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد حمد وصلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین (جو آپ کی شان ہے) معلوم کرنے چاہئیں (اور معنی ایسا ہو جس میں بالذات مدح ہو) تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو (کیونکہ جب تک اس کا معنی سمجھ نہ آئے گا جواب سمجھ نہ آئے گا تو یہ مقدمہ ہے اصل جواب کا۔ واضح ہو کہ لفظ معنی صرف مفہوم کے لئے نہیں آتا بلکہ علت وجہ اور سبب کے لئے بھی آتا ہے اور یہاں اس کو لینا بہتر ہے اس لئے کہ مناظرہ عجیبہ کے حوالے سے آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کا مطلب میرے نزدیک بھی وہی ہے جو اوروں کے نزدیک ہے میں نے ساتھ علت کو بیان کردیا ہے تو حضرت یہاں اس علت کو ہی بیان کرنا چاہتے ہیں فرماتے ہیں) سو عوام کے خیال میں (یعنی اکثر مسلمانوں کے ہاں یا جمہور کے نزدیک) تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے (یعنی صرف اس وجہ سے ہے) کہ آپ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں

مگر (حضرت کے نزدیک آپ ﷺ کو خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہونے کی وجہ آپ کا سب سے اعلیٰ وافضل نبی ہونا ہے۔ جس طرح بڑی عدالت کی طرف سب سے بعد جاتے ہیں اسی طرح سب سے اعلیٰ شریعت کو سب سے بعد میں لایا گیا تو حضرت نانوتویؒ نے نبی علیہ السلام کے آخری نبی ہونے کو ہرگز عوام کا خیال نہ بتایا بلکہ یہ کہا کہ ختم نبوت صرف آخر میں آنے سے نہیں ختم نبوت اعلیٰ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس اعتبار سے۔

عام مسلمانوں کے ہاں — خاتم النبیین = آخری نبی

حضرت نانوتویؒ کے ہاں — خاتم النبیین = آخری نبی + افضل واعلیٰ نبی

اس کی دلیل یہ ہے کہ خاتم النبیین ہونا نبی کریم ﷺ کے فضائل میں شامل ہے (۱) اور یہ تب ہی ہے جب خاتم النبیین کا معنی ایسا ہو جس میں بذاتِ خود فضیلت پائی جاتی ہو اور) اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (۲) (یعنی کسی کے صرف پہلے یا

---

(۱) اس کی تائید صحیح حدیث سے ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَأُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ ۔(مسلم طبع ہند ج اص ۱۹۹ مسلم بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی ج اص ۳۷۱ حدیث ۵۲۳، مشکوٰۃ ج ۳ص ۱۶۰۰، ۱۶۰۱)

(۲) مولانا نانوتویؒ نے یہ نہ فرمایا کہ تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں بلکہ یہ فرمایا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں تو اس عبارت میں آخر میں ہونے سے مطلقاً فضیلت کی نفی نہیں ہوتی بلکہ فضیلت کی خاص قسم فضیلت بالذات کی نفی اور فضیلت بالعرض کا اثبات ہے۔ اس کی مثال ایسے جیسے اصول فقہ کی کتابوں میں ہے کہ جہاد حسن لذاتہ نہیں بلکہ حسن لغیرہ ہے (اصول الشاشی مع حاشیہ اردو ص ۴۸) کوئی کہے جہاد اچھا کام نہیں تو یہ اس کی بیوقوفی ہے اسی طرح مولانا نانوتویؒ کی عبارت کا کوئی یوں ترجمہ کرے لَافَضْلَ فِيْهِ کہ تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں تو یہ اس کی جہالت ہے یا تلبیس۔

بعد میں ہو جانے سے اس کو فضیلت نہیں مل جاتی اگر محض پہلے آنا فضیلت کی بات ہو تو امم سابقہ اس امت سے افضل ہوتیں اور اگر محض بعد میں آنا فضیلت کی بات ہو تو صحابہ کے بعد والے مسلمان صحابہ سے افضل ہوں معلوم ہوا کہ محض پہلے یا بعد میں ہو جانے سے کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی ہاں اگر اس وجہ سے آخری نبی ہونا فضیلت کی بات ہے کہ انبیاء کے آخر میں آنا اعلیٰ ہونے کی وجہ سے ہے۔

اگر تاخر زمانی میں بالذات فضیلت ہوتی تو ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی سے افضل ہوتا حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہوتے اگر کسی کو مولانا کی اس بات سے اتفاق نہیں تو اس کی نقیض پیش کر کے اس کو دلائل قطعیہ سے ثابت کرے۔ الغرض مولانا فرماتے ہیں کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات تو فضیلت نہیں ہاں اس وجہ سے ضرور فضیلت ہے کہ سب انبیاء کے آخر میں آنا سب افضل ہونے کی وجہ سے ہے اس کے بعد حضرت اس مضمون کو مزید ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہ ٹھہری تو (پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے) آیت کریمہ میں **مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** میں آپ کے دو اوصافِ مدح ذکر کئے ہیں ایک آپ کا رسول اللہ ہونا اور دوسرے آپ کا خاتم النبیین ہونا حضرت فرماتے ہیں کہ جس طرح رسول اللہ ہونے میں بالذات فضیلت ہے اسی طرح خاتم النبیین ہونے میں بالذات فضیلت ہے اور یہ تب ہی ہے جب خاتم النبیین کے معنی محض آخری نبی نہ کئے جائیں) ہاں اگر (کوئی کہے ٹھیک ہے کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں خاتم النبیین کا معنی صرف آخری نبی ہی ہے اور بالذات فضیلت نہ ہونا ہمیں مضر نہیں وہ اس طرح کہ) اس وصف (خاتم النبیین) کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام (اس آیت) کو مقامِ مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت (افضلیت سے قطع نظر کرتے ہوئے محض) باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے (کہ تعریف اور فضیلت کا بیان مقصد نہیں بلکہ اس

واقعہ کی اطلاع مقصود ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں حضرت اس معترض کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں) مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو (اس نکتے کے سمجھ لینے کے بعد) یہ بات گوارا نہ ہوگی (کیونکہ اہل اسلام سب کے سب ختم نبوت کو آپ کے فضائل میں شمار کرتے ہیں اس کے علاوہ یہ بھی) کہ اس میں ایک تو خدا (تعالیٰ) کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد وقامت وشکل ورنگ وحسب ونسب وسکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا (مطلب یہ ہے کہ جس طرح تقدم وتاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں اسی طرح اور بہت سے اوصاف ایسے ہیں جن میں بالذات کچھ فضیلت نہیں تو باقی اوصاف کو چھوڑ کر اسی کو ذکر کرنے میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے کیونکہ یہ اوصاف بھی ایسے ہیں جن میں بالذات فضیلت نہیں کسی نیک بندے کی اولاد سے ہونا باعث شرف ہے مگر یہ شرف اس نیک بندے کی وجہ سے آیا ہے اس میں بالذات فضیلت نہ ہوئی بلکہ اس غیر کی وجہ سے ہوئی۔ قد کا چھوٹا یا بڑا ہونا کسی جگہ رہنا اس میں بذات خود فضیلت نہیں ہاں کسی اور وجہ سے آسکتی ہے مثلاً مکہ میں رہنے سے جو فضیلت ہے وہ مکہ کی وجہ سے ہے وہاں رہنے سے انسان بذات خود افضل نہیں ہو جاتا۔ حضرت فرماتے ہیں ان تمام اوصاف میں سے خاص آخری ہونے کو کیوں ذکر کیا اوروں کو کیوں ذکر نہ کیا یہ ترجیح بلا مرجح ہے اور قرآن کریم نہایت فصیح وبلیغ کتاب ہے اس میں کوئی چیز بغیر نکتے کے نہیں بغیر حکمت کے نہیں اس کے بعد حضرت ایک اور وجہ ذکر کرتے ہیں وہ یہ کہ) دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال کیونکہ اہلِ کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے (تاریخ کی کتابوں میں ایسے ہی ہوتا ہے جس نے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہوں ان کو مؤرخین نمایاں ذکر کرتے ہیں اور جس کے نمایاں کارنامے نہیں ہوتے اول تو اس کا ذکر ہی تاریخ میں نہیں آتا اور اگر آئے بھی تو نام ونسب تاریخ پیدائش ووفات وغیرہ کے ذکر پر اکتفاء کیا جاتا ہے اس نکتے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بھی محبت

ایمانی کا تقاضا یہی ہے کہ خاتم النبیین کا ایسا معنی کیا جائے جس میں بالذات فضیلت ہو۔

اس کے بعد حضرت نانوتویؒ اس مقام پر ان اوصاف میں سے آخری نبی کے ذکر کی ایک وجہ ترجیح اور اس کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے کہتے ہیں) باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا (اور یہ بالکل حقیقت ہے) اس لئے (آپ کے آخری نبی ہونے کو ذکر کرکے) سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حدِ ذاتہٖ قابلِ لحاظ ہے (کیونکہ آپ ﷺ واقعی آخری نبی ہیں اس لئے اس کا ذکر ضروری تھا تا کہ مسلمان جھوٹے انبیاء کے دھوکے میں نہ آجائیں حضرت فرماتے ہیں واقعی یہ بات قابلِ لحاظ ہے

حضرت نے یہاں اس بات کو واضح طور پر تسلیم کیا ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اب کوئی نبوت کا دعوی کرے وہ کافر ہے اور اس کی اتباع کفر۔

کہنے والے نے دو باتیں کہی ہیں ایک بات یہ کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت کے جھوٹے دعویدار آئیں گے ختم نبوت کا اعلان ضروری ہے اس لئے کہ جیسے سچے نبی کی پیروی فرض ہے جھوٹے نبی پر ایمان لانا کفر ہے جس قرآن نے آپ کی نبوت کا اعلان کیا تا کہ ایمان لایا جائے اسی قرآن نے آپ کے آخری نبی ہونے کا بھی اعلان کیا ہے تا کہ جھوٹوں کی پیروی سے بچا جائے۔ دوسری بات یہ کہی کہ اس مقصد کے لئے اس آیت کریمہ میں خاتم النبیین بمعنی محض آخری نبی لایا گیا۔

حضرت نے پہلی بات کو تسلیم کیا ہے کہ آپ واقعی آخری نبی ہیں اور جھوٹے نبیوں کی اتباع کا دروازہ بند کرنا ضروری مگر دوسری بات قابل غور اس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں (پر جملہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ اور جملہ(۱) وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں

---

(۱) مغنی اللبیب ج۱ص۲۹۳ کہ ابن مالکؒ کے نزدیک کی وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اصل ہے وَلٰكِنْ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اس لئے حضرت نے واؤ کے مابعد کو جملہ کہہ دیا۔

کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سدِ باب مذکور (جھوٹے نبیوں کی پیروی کے دروازے کو بند کرنا) منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقع تھے) حضرت فرماتے ہیں کہ جھوٹے نبیوں کی اتباع کا دروازہ بند کرنا تو ضروری ہے مگر سوال یہ ہے کہ ایک طرف فرمایا کہ آپ کسی مرد کے باپ نہیں پھر حرف لٰـکِـنْ ذکر کر آپ کی رسالت اور آخری نبی ہونے کے اعلان کا کیا جوڑ؟ اس کا کیا مطلب کہ آپ باپ نہیں لیکن رسول اور آخری نبی ہیں جوڑ یوں بنتا ہے کہ آپ مرد کے باپ نہیں بلکہ عورت کے باپ ہیں یا ربط یوں قائم ہوتا ہے کہ آپ درمیان میں آنے والے نبی نہیں لیکن آپ آخری نبی ہیں۔ اگر جھوٹے نبیوں کا دروازہ بند کرنا مقصود تھا تو اور مواقع تھے مرد کے باپ نہ ہونے کے ساتھ اس کا جوڑ اور ربط کیا ہوا؟

ان وجوہات کی بنا پر حضرت فرماتے ہیں کہ بناء خاتمیت یعنی خاتم النبیین ہونے کی بنیاد بغیر افضلیت محض آخر میں ہونا نہیں) بلکہ بناءِ خاتمیت (خاتم النبیین ہونے کی بنیاد اور وجہ) اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدِ باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہوجاتی ہے (حضرت فرماتے ہیں خاتم النبیین ہونے کی وجہ ایک ایسی چیز ہے جو بذاتِ خود فضیلت ہے یعنی اعلیٰ و افضل نبی ہونا اور اس کو آخری نبی ہونا لازم ہے تو اس طرح اعلیٰ ہونے کے ساتھ آخری ہونے کا بھی ذکر آگیا اور جھوٹے نبیوں کی اتباع کا دروازہ بھی بند ہوگیا آگے بتائیں گے کہ اس طرح وہ بے ربطی بھی ختم ہوجاتی ہے۔ دیکھیں حضرت فرماتے شان نبوی دوبالا ہوجاتی ہے اور دشمن کہتا ہے کہ ختم نبوت کا انکار کردیا جرات ہے تو حضرت کے ذکر کردہ معنی کی شرح کرو پھر بتاؤ کہ شان کیسے کم ہوئی؟ اور آخری نبی ہونے کا انکار کیسے ہوا؟)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے (مثال کے طور پر ایک شخص نے اپنی زمین بیچنے کیلئے کسی کو وکیل بنایا وکیل کا اختیار مالک کو دیا

ہوا ہے وکیل اجازت کے بغیر قیمت کم نہیں کر سکتا لیکن اگر مشتری اصل مالک کے پاس آ جائے تو وہ جیسے چاہے کمی کر دے یا یوں سمجھو کہ اصل آ جائے تو وکیل ختم۔ نکاح میں جب دولہا موجود ہو تو وکیل کو کون پوچھتا ہے نکاح میں خاوند موصوف بالذات اور وکیل موصوف بالعرض کی طرح ہے) جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظِ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار (پہاڑی سلسلہ فیروز اللغات جدید ص ۵۵۳) و در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصفِ ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی (یعنی ذاتی ہونے کا مطلب اس مقام پر ایسا وصف ہے جو کسی اور مخلوق سے حاصل شدہ نہیں یہ مطلب نہیں کہ اللہ کے دیئے بغیر ہے کیونکہ مخلوق اور اس کے سب اوصاف اللہ ہی کے دیئے ہوئے ہیں) بایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی کا فیض نہ ہوگا۔

(کسی بھی چیز میں کوئی خوبی، کوئی کمال یا ذاتی ہوگا یا عرضی۔ ذاتی سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے بغیر کسی اور مخلوق کے واسطہ کے اس کو عطا کر دی مثلاً نمک کا کڑوا ہونا آگ کا گرم ہونا دیکھو سردی کتنی ہی شدید ہو آگ تو گرم ہی ہوگی۔ آگ تو خود گرم ہے پانی کی گرمی آگ سے حاصل ہوتی ہے اگر آگ سرد ہو جائے تو گرمی کہاں سے ملے دنیا میں جہاں بھی آگ ہے وہ بغیر کسی اور مخلوق کے واسطہ کے گرم ہے ہاں مگر یہ گرمی دی ہوئی اللہ کی ہے اگر اللہ چاہے تو آگ کی گرمی لے جائے۔ موجودہ انجیل میں ہے ہر قربانی نمک سے نمکین کی جائیگی وہ نمک اچھا ہے لیکن اگر نمک کی نمکینی جاتی رہے تو اس کو کس چیز سے مزہ دار کرو گے (انجیل مرقس باب ۹ آیت ۵۰) تو نمک میں نمکینی کا وصف بالذات ہے اور نمکین چیز میں یہ بالعرض نمک سے حاصل شدہ۔ جب دھوپ نکلتی ہے تو ہر طرف نور ہو جاتا ہے سورج کی روشنی سے جو روشن ہوتے ہیں ان کا نور عرضی ہے ذاتی نور تو

صرف آفتاب کا ہے سورج غروب ہو جائے تو ہر طرف سے دھوپ ختم ہو جاتی ہے۔

شاید کسی کے ذہن میں یہ سوال ہو کہ سب کمالات بالذات اللہ کے پاس ہیں حضرت فرماتے ہیں کہ اس مقام پر ذاتی سے ہماری مراد یہ نہیں کہ اللہ کے دیئے بغیر وہ کمال حاصل ہو جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ کسی اور مخلوق سے وہ حاصل نہ ہو۔

تحقیق اس کی یوں ہے کہ جب ذاتی عطائی کے مقابل ہو اس وقت اس کا معنی یہ ہے کہ بغیر خدا کے دیئے ہو اور یہاں ذاتی عطائی کے بالمقابل نہیں بلکہ ذاتی عرضی کے مقابلہ میں ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے منطق میں ایک کلی ذاتی ہوتی ہے ایک عرضی ہوتی ہے اس کے بعد حضرت فرماتے ہیں) الغرض یہ بات بدیہی ہے (یعنی ذرا توجہ سے سمجھ آجاتی ہے) کہ موصوف بالذات سے آگے (اس وصف کا) سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالاتِ وجود سب عرضی بمعنی بالعرض ہیں اور یہی وجہ سے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال کبھی بے کمال رہتے ہیں اگر یہ امورِ مذکورہ ممکنات (مخلوقات) کے حق میں ذاتی ہوتے تو یہ انفصال و اتصال نہ ہوا کرتا علی الدوام وجود اور کمالاتِ وجود ذات ممکنات کو لازم ملازم رہتے (انسان کی صفات اس کے وجود کے ساتھ ہیں وجود ہوگا تو دیکھے گا سنے گا وجود ہی نہیں تو کوئی صفت نہیں ہو سکتی اور وجود انسان کا اپنا نہیں کسی کا دیا ہوا ہے اگر اپنا ہوتا تو ہمیشہ رہتا اس پر عدم نہیں آ سکتا تھا جب انسان کا وجود ذاتی نہ ٹھہرا تو کسی کا دیا ہوا ہوا اور جس نے دیا اس کو ہم خدا کہتے ہیں خدا کا کوئی خالق نہیں کیونکہ اس کا وجود اپنا ہے عطاء غیر نہیں جب اس کا وجود اپنا ہوا تو کمالات وجود بھی اس کے اپنے ہوئے۔ حضرت نانوتویؒ کی تالیفات میں توحید خداوندی پر اسی قسم کے دلائل ملتے ہیں جن میں بالذات اور بالعرض کی اصطلاحات مستعمل ہیں دیکھئے تقریر دلپذیر میلہ خدا شناسی ص ۲۰، ۲۱ مباحثہ شاہجہانپور ص ۲۰ تا ۲۴۔ ذاتی عرضی کو سمجھانے کے بعد حضرت فرماتے ہیں) سو اسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت (خاتم النبیین ہونے) کو تصور فرمایئے (پھر اس کی شرح خود حضرت فرماتے ہیں) یعنی آپ موصوف

بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض (یہ خاتمیت رتبی یعنی افضلیت کو سمجھانے کا پہلا انداز ہے اگلی عبارت میں اسی مضمون کو دوسرے الفاظ میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں) اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہوجاتا ہے (جیسے مسجد کا معنی ہے سجدے کی جگہ اس کو ہم یوں بھی تعبیر کرسکتے ہیں۔

مسجد = سجدہ + مکان۔

تو لفظ مسجد میں یہ دونوں معنی بیک وقت پائے جاتے ہیں اسی طرح لفظ نبی میں نبوت اور ذات دونوں کا معنی ہے ہم کہہ سکتے ہیں۔

نبی = نبوت + ذات

تو نبی کے معنی میں بیک وقت یہ دونوں مفہوم ادا ہوجاتے ہیں نبوت وصف ہے جو ذات نبی کے ساتھ قائم ہے جیسے سواد، اسود کے ساتھ قائم ہے۔

تمام انبیاء کرام اس بات میں برابر ہیں کہ وہ وصف نبوت کے ساتھ موصوف ہیں ان کو نبوت کا وصف حاصل ہے مگر ہمارے نبی ﷺ اور دیگر انبیاء میں یہ فرق ہے کہ ہمارے نبی ﷺ وصف نبوت سے بالذات موصوف ہیں اور دیگر انبیاء وصف نبوت سے بالعرض موصوف ہیں۔ اس کی مثال یہ کہ سورج نکلا ہو، زمین بھی روشن ہے اور سورج بھی۔ روشن ہونے میں دونوں شریک ہیں مگر سورج کا روشن ہونا بالذات اور زمین کا روشن ہونا سورج سے ہے جیسے زمین کی روشنی سورج کا یا اس کی روشنی کا فیض ہے اسی طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت آپ ﷺ کی نبوت کا فیض ہے۔

تنبیہ: یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ آپ ﷺ نے جس کو چاہا نبی بنا دیا۔ یا اگر آپ چاہیں تو کسی کو نبی بنا دیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے آپ کو اس وصف سے موصوف کیا پھر آپ سے یہ فیض خود ہی جس کو چاہا عطا کردیا دیگر انبیاء کا وصف نبوت بے شک آپ کا فیض ہے مگر آپ ﷺ

کا نہ اس میں اختیار تھا نہ ارادہ بلکہ ہوسکتا ہے کہ بعض انبیاء کا آپ کو علم نہ دیا گیا ہو علامہ تفتازانی فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض انبیاء کرام کا نبی ﷺ سے ذکر نہیں کیا گیا (دیکھئے شرح عقائد ص ۱۳۹) ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی تعداد والی حدیث کو محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۸۹۱، ۸۹۲۔ مزید حوالہ جات کیلئے دیکھئے شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ازالۃ الریب ص ۱۳۶ تا ۱۳۹) اس کے بعد حضرت نے نبی کریم ﷺ کی افضلیت کو ایک اور عجیب وغریب انداز میں بیان کیا فرماتے ہیں) غرض جیسے آپ نَبِیُّ الْاُمَّۃ ہیں ویسے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء بھی ہیں۔

(حضرت کی اس عبارت کی شرح پہلے بھی ہو چکی ہے اس مقام پر صرف اتنی بات سمجھیں کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت اتنی عالیشان کہ اگر بالفرض آپ پہلے زمانے میں آجاتے تو اس زمانہ کے انبیاء آپ کی پیروی کرتے اور اگر بالفرض آپ کے زمانے میں یا بعد میں بالفرض کوئی نبی آجاتا تو آپ کے مرتبہ کو نہ پا سکتا تھا۔ اسی لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں دیکھئے حضرت کی یہ بات کیسے ثابت ہوگئی کہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے جس تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے اس کے بعد حضرت اپنے اس دعوے پر دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں) اور یہی وجہ ہوئی کہ یہ شہادت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ اور انبیاء علیہ وعلیہم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا (اور یہ بات عرض کی جا چکی ہے کہ اگر آپ پہلے انبیاء کے زمانے میں آتے تو وہ آپ کی پیروی کرتے آپ پر ایمان لاتے دو تین صفحات کے بعد فرمایا) اور (انبیاء کرام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع کے) عہد کا لینا جس سے آپ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا ثابت ہوتا ہے پہلے ہی معروض ہو چکا [تحذیر الناس ص ۷] دیکھیں اس عبارت میں بھی حضرت نے نبی کریم ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور اسی پر ساری تحذیر الناس کا مدار ہے۔ پھر ایک اور دلیل

ارشادفرماتے ہیں)ادھرآپ نے یہ ارشادفرمایااگرحضرت موسیٰ علیہ السلام بھی(زمین پر)زندہ ہوتے تو وہ میرا ہی اتباع کرتے(اس حدیث کی تخریج ص۵۷۶ میں گزرچکی ہے۔انبیاء کرام اپنی امتوں کیلئے مطاع ہوتے ہیں۔موسیٰ علیہ السلام کے ہوتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے مطاع ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ وہ آپ کو نبی مانتے اس لئے آپ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں تو یہ اس دعویٰ کی دوسری دلیل ہے حضرت اس کے بعد فرماتے ہیں)علاوہ بریں بعدنزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اس بات پر مبنی ہے(علامہ تفتازانیؒ فرماتے ہیں: وَقَدْ وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ نُزُوْلُ عِیسیٰ بَعْدَهٗ قُلْنَا نَعَمْ لٰكِنَّهٗ يُتَابِعُ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَنَّ شَرِيْعَتَهٗ قَدْ نُسِخَتْ فَلَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ وَحْیٌ وَّنَصْبُ الْاَحْكَامِ بَلْ يَكُوْنُ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (شرح عقائد ص۱۳۷،۱۳۸)ترجمہ''حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ملتا ہے ہم کہتے ہیں کہ ہاں نازل ہوں گے لیکن وہ حضرت محمد ﷺ کی پیروی کریں گے کیونکہ ان کی شریعت منسوخ ہوچکی نہ ان کی طرف وحی نازل ہوگی اور نہ احکام کا مقرر کرنا بلکہ وہ نبی کریم ﷺ کے نائب ہوں گے''چند صفحات میں کچھ ذیلی ابحاث کر کے حضرت اپنی اس تحقیق کا فائدہ بتاتے ہیں کہ خاتمیت رتبی سے خاتمیت زمانی بھی ثابت ہوتی ہے اور جو اشکال محض خاتمیت زمانی پر آتے تھے اس سے بھی چھٹکارا ہوجاتا ہے فرماتے ہیں)اب دیکھئے کہ عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی(تحذیر الناس ص۱۰)عطف کیلئے کچھ مناسبت ضروری ہے(مختصر المعانی بحث الفصل والوصل عقود الجمان للسیوطی مع الشرح ج۱ص۲۱۳)اور وہ پائی گئی۔اس طرح کہ ایک طرف ابوۃ معروفہ کا ذکر ہے دوسری طرف ابوۃ معنویہ کا دونوں جگہ ابوۃ مذکور ہوئی۔لٰکِنْ کے ساتھ استدراک کا معنی پایا گیا۔وہ اس طرح کہ جب ابوۃ معروفہ کی نفی سے ابوۃ معنویہ کی نفی کا وہم ہوا لٰكِنْ کے ساتھ اس وہم کا ازالہ کیا۔جس قیاس میں لٰكِنْ آئے منطقی اس کو قیاس استثنائی کہتے ہیں

لٰکِنْ کا معنی پورے طور پر پایا گیا تو گویا استثناء منقطع کا معنی بھی پایا گیا۔خاتمیت بوجہ احسن پائی گئی اس طرح کہ نبی ﷺ وصف نبوت کے ساتھ موصوف بالذات ہیں آپ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں اور یہ بات بار بار ہو چکی ہے کہ نبی ﷺ کو اعلیٰ نبی ہونے کی وجہ سے سب سے آخر میں بھیجا گیا تو خاتمیت رتبی خاتمیت زمانی کو لازم ہوئی اس کے بعد حضرت اس تحقیق کے مطابق آیۃ کریمہ کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں) حاصل مطلب آیۃ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

اس عبارت میں تین دعوے ہیں ایک '' ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں'' یہ مفہوم ہے ''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ '' دوسرا دعوی ''ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے'' یہ مفہوم ہے'' وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ '' کا تیسرا دعوی ''ابوۃ معنوی انبیاء کی نسبت بھی ہے۔ '' یہ مفہوم ہے ''وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ '' کا ، اور اس کو تاخر زمانی لازم ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوال: مخلوق کے سب کمالات عطائی ہیں تو سورج کے نور کو ذاتی کیوں مانا؟

جواب: کچھ لوگ اپنے مکان میں رہتے ہیں کچھ کرائے کے مکان میں جو اپنے مکان میں رہتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ ہمارا ذاتی مکان ہے۔ذاتی مکان کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اللہ کا دیا ہوا نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ اپنی ملکیت ہے کیونکہ یہاں ذاتی عطائی کے بالمقابل نہیں بلکہ کرائے کے مقابل ہے اسی طرح جب ہم کہتے ہیں کہ سورج کی روشنی ذاتی ہے تو اس میں ذاتی عطائی کے مقابل نہیں بلکہ عرضی کے مقابل ہے اس لئے یہ عطائی کے خلاف نہیں۔

سوال: مرزا قادیانی نے اپنے لئے علم غیب عطائی مانتا ہے وہ کہتا ہے'' میں نے اپنے رسول

مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر، اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے"(۱) آپ اس کو مشرک کہتے ہیں جبکہ یہاں نبوت کو نبی کریم ﷺ کیلئے ذاتی مانا ہوا کیا ذاتی نبوت کا ماننا شرک نہیں۔

جواب: علم غیب خاصہ خداوندی ہے علم غیب اللہ ہی کی صفت ہے۔ اور یہ صفت اس نے کسی کو عطا نہیں کی۔ قرآن وحدیث میں جہاں بھی علم اور غیب کا اکٹھا ذکر آیا وہ صرف اللہ ہی کیلئے ہے غیر اللہ سے اس کی نفی ہی نفی ہے۔ تو جب اس کی عطا ثابت ہی نہیں تو اب کوئی شخص عطائی کہہ کر غیر اللہ کیلئے اس کو مانے تو ذاتی ہی ماننا لازم آئے گا۔ اور غیر اللہ کیلئے ذاتی علم غیب ماننے کو سب ہی شرک کہتے ہیں۔

اس کے برخلاف نبوت اللہ کی صفت نہیں بلکہ اللہ کی عطا سے خاص انبیاء کرام کو ملی ہے تو جب ہم کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت ذاتی ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ نے براہِ راست آپ کو عطا فرمائی کسی کو واسطہ نہ بنایا۔

فرق اب یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ کیلئے نبوت کو ذاتی کہہ بھی عطائی ماننا لازم آتا ہے جبکہ غیر اللہ کیلئے علمِ غیب کو عطائی کہہ کر بھی ذاتی ماننا لازم آتا ہے اس لئے پہلی بات شرک نہیں دوسری بات شرک ہے۔

سوال: نبوت تو اللہ کی عطا ہے اس کو **غیر مُکْتَسَب من الغیر** کیوں کہہ دیا؟

جواب: **غیر مُکْتَسَب من الغیر** میں جو **الغیر** ہے اس سے مراد کوئی اور مخلوق ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ نبی کریم کی نبوت کسی اور مخلوق کے توسط سے حاصل شدہ نہیں۔

سوال: اگر موصوف بالذات پر قصہ ختم ہوتا ہے تو ہر موصوف بالذات کو بعد میں آنا چاہئے جبکہ ایسا نہیں ہے دیکھیں اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی ذاتی ہیں مگر وہ سب سے پہلے سے ہے۔

---

(۱) ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، ۵ بحوالہ مرزائیوں کی کتاب احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۵، ۱۶

جواب: اس کی وضاحت شرح میں کردی گئی ہے کہ موصوف بالذات جب معلوم ہوجائے تو انسان کی سوچ رک جاتی ہے۔ تحقیق پوری ہوجاتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی عقدو غیرہ کیا جائے تو اصل کے ہوتے ہوئے وکیل کی وکالت ختم سمجھی جاتی ہے۔ انبیاء کرام مطاع ہوتے ہیں جب اصل نبی آ گئے اب کسی اور کی ضرورت نہیں۔

[اس آیت کی مباحث کا تکملہ]

گذشتہ صفحات میں آپ نے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی اور مفتی احمد یار خان صاحب بدایونی گجراتی کی عبارات پڑھیں اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ جس طرح حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کی شان کو بیان کیا ہے اس طرح اور کسی نے بیان نہ کیا اور ساتھ ہی ختم نبوت کا اعلان بھی کرتے گئے۔ حضرتؒ نے درج ذیل وجوہات سے دیگر انبیاء علیہم السلام پر نبی کریم ﷺ کی فوقیت کو ثابت کیا ہے۔ یاد رہے کہ راقم اس مضمون کو اپنی کتاب اسلامی عقائد میں بھی دے چکا ہے۔ وللہ الحمد علیٰ ذلک۔ کتاب ''نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء'' میں ان شاء اللہ مزید وضاحت کے ساتھ لکھا جائے گا۔

نمبر۱: نبوت کا تفوق:

آپ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی نبوت سورج کی طرح ہے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت چاند ستاروں کی طرح ایک جگہ آپ نے لکھا ہے کہ جس طرح آپ ﷺ امت کے نبی ہیں اسی طرح آپ ﷺ انبیاء کے بھی نبی ہیں (تحذیر الناس صفحہ ۳،۴) حضرت کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ باقی انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کیلئے نبی ہیں مگر ہمارے نبی ﷺ کیلئے امتی ہیں آپ ﷺ امت کے بھی نبی اور معراج کی رات انبیاء علیہم السلام کے بھی امام بنے۔ پہلے زمانے

میں ایک وقت میں ایک سے زیادہ نبی ہوتے تھے جیسے موسی علیہ السلام ہارون علیہ السلام مگر نبی ﷺ کی شان ہے کہ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی اور نبی نہیں اگر بالفرض آپ ﷺ پہلے انبیاء کے زمانے میں تشریف لاتے تو وہ انبیاء علیہم السلام آپ کی اتباع کرتے۔ دوسری جگہ حضرت فرماتے ہیں کہ آپ سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے آخر میں آئے جیسے بڑی عدالت میں انسان بعد میں جاتا ہے اسی طرح اعلیٰ نبی کو اللہ نے آخر بھیجا (دیکھئے انتصار الاسلام ص ۵۸) حضرت نانوتویؒ کا منشا یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو نبوت آپ ﷺ کی برکت سے ملی حضرت کی اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ قیامت کے دن جب تک آپ ﷺ شفاعت نہ کریں گے کوئی اور نبی شفاعت نہ کرے گا جب تک آپ ﷺ گواہی نہ دیں گے اوروں کی گواہی موقوف رہے گی۔

نمبر۲ : معجزات کا تفوق:

حضرت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے معجزات دیگر انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے اعلیٰ ہیں موسی علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ پتھر سے پانی کے چشمے نکلتے ہیں کمال یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی انگشتان مبارک سے پانی کے چشمے نکلتے تھے جس سے لشکر کے لشکر سیراب ہو جاتے تھے گوشت پوست سے پانی کا نکلنا زیادہ عجیب ہے کیونکہ زمین اور پتھر سے تو چشمے نکلا ہی کرتے ہیں مگر انگلیوں سے تو پانی نہیں نکلا کرتا۔ موسی علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ لاٹھی سانپ بن گئی اور عیسی علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ گارے سے پرندہ بن گیا مگر نبی ﷺ کا معجزہ کہ سوکھا تنا آپ کے غم میں رونے لگ گیا اور یہ معجزہ ان معجزوں سے زیادہ عظیم ہے اس لئے کہ لاٹھی نے سانپ بن کر وہی کام کیا جو سانپ کیا کرتے ہیں اور گارے سے بنے ہوئے پرندے نے وہی کام کیا جو پرندے کیا کرتے ہیں مگر آپ ﷺ کا معجزہ زیادہ عجیب ہے کہ کھجور کے تنے نے تنا ہوتے ہوئے محبت میں رو کر وہ کام کیا جو ایک سمجھدار اور عقلمند درد دل رکھنے والے انسان کا ہوتا ہے (ماخوذ از مباحثہ شاہجانپور ص ۳۵ تا ۴۰، قبلہ نما ص ۱۴، ۱۵)

نمبر۳: آپ کا عقل وفہم میں اعلیٰ وافضل ہونا:

حضرت فرماتے ہیں کہ عقل وفہم میں آپ ﷺ سے ممتاز تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ خود امی تھے اور جس ماحول میں پیدا ہوئے ہوش سنبھالا بلکہ عمر گزاری وہ علوم سے یکلخت خالی، نہ علوم دینی کا پتہ، نہ علوم دنیوی کا۔اس کے باوجود ایسی لاجواب کتاب لائے ایسا محکم آئین ایسی واضح ہدایات دے گئے کہ اُن اَن پڑھ لوگوں کو عقائد وعبادات معاملات، اخلاق اور سیاسیات میں بڑے بڑے اہل عقل کا پیشوا بنادیا ان کے کمال پر اہل اسلام کی بیشمار کتابیں شاہد ہیں ایسے علوم بتائیں تو سہی کس قوم اور کس مذہب والوں کے پاس ہیں جس کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ کا یہ حال ہو اُن کے استاد اور مربی یعنی حضرت محمد ﷺ کا کیا حال ہوگا؟ (مباحثہ شاہجہانپور ص۳۰،۳۱)

نمبر۴: اخلاق میں بلندی :

حضرت فرماتے ہیں آپ ﷺ اخلاق میں سب سے بلند تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نہ کہیں کے بادشاہ تھے نہ بادشاہ زادے نہ امیر نہ امیر زادے نہ تجارت کا سامان نہ کھیتی کے بڑے اسباب نہ میراث میں کوئی چیز ہاتھ آئی نہ خود کوئی دولت کمائی ایسے افلاس میں ملک عرب کے گردن کشوں، جفا کشوں برابر کے بھائیوں کو ایسا مسخر کرلیا کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہانے کو تیار ہوں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ ایک دوروز کا ولولہ تھا نکل گیا ساری عمر اسی کیفیت میں گزاردی یہاں تک کہ گھر بار چھوڑا زن وفرزند چھوڑے مال ودولت چھوڑی آپ کی محبت میں سب پر خاک ڈالی ۔اپنوں سے آمادۂ جنگ وپیکار ہوئے کسی کو آپ مارا کسی کے ہاتھوں آپ مارے گئے یہ تسخیر اخلاق نہیں تھی تو اور کیا تھی یہ زورِ شمشیر کس تنخواہ میں آپ نے حاصل کیا ایسے اخلاق کوئی بتائے تو سہی کس میں تھے؟ کسی اور کی نبوت میں شک ہو کہ نہ ہو حضرت محمد ﷺ کی نبوت میں کسی اہل عقل

وانصاف کو شک کی گنجائش نہیں بہرحال یہ بات واجب التسلیم ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے قافلہ کے سالار، سب رسولوں کے سردار اور سب میں افضل اور سب کے خاتم ہیں (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۱،۳۲)

نوٹ: یاد رہے کہ کتاب قبلہ نما ایک ہندو پنڈت دیانند سرسوتی کے جواب میں لکھی گئی اور کتاب مباحثہ شاہجہانپور عیسائیوں اور ہندوؤں کے ساتھ کئے گئے مناظرہ کی روئیداد ہے ان کتابوں اور ان مباحثوں کے اندر مولانا نے آپ ﷺ کی ختم نبوت کو واضح الفاظ میں ذکر فرمایا ایک موقعہ پر فرماتے ہیں کسی اور نبی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا۔ کیا تو حضرت محمد ﷺ نے کیا چنانچہ قرآن وحدیث میں بتصریح موجود ہے سوا آپ کے اگر آپ سے پہلے دعوی خاتمیت کرتے تو حضرت عیسی علیہ السلام کرتے مگر دعوی خاتمیت تو درکنار انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے بعد جہان کا سردار آنے والا ہے (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۵)(۱)

---

(۱) انجیل میں حضرت عیسی علیہ السلام کا فرمان مذکور ہے" اس کے بعد میں تم سے بہت باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں (یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰)

یاد رہے کہ نبی کریم ﷺ کا دعوی نبوت کو بڑا کام ہے ہی مگر ختم نبوت کا دعوی اس سے بھی بڑا ہے کوئی شخص اس زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعوی تو کر دیتا ختم نبوت کے جھوٹے دعوی کی جرات نہ کرتا کیونکہ نبی کریم ﷺ سے پہلے ہزار ہا سال سے انبیاء کرام مسلسل آتے رہے نبی ﷺ نے اعلان کیا کہ نبوت کا سلسلہ آپ کے ساتھ ختم ہوگیا اور شجر نبوت آپ کی بعثت کے ساتھ کٹ چکا ہے اس اعلان پر چودہ صدیوں سے زیادہ گزر گئیں مگر کوئی ایسا نبی ظاہر نہ ہوا جو اس دعوی کو توڑ دے۔

تو یہ نبی کریم ﷺ کے سچے ہونے پر ایک بہت بڑی دلیل ہے اگر آپ کا اپنے اعلان کی سچائی کا یقین نہ ہوتا تو اپنی آمد کے ساتھ ختم نبوت کے اعلان کی جرات نہ کرتے کیونکہ ان سے پہلے انبیاء کے طریق کے یہ بات مخالف تھی۔ (بشریۃ المسیح ونبوۃ محمد ﷺ فی کتب العہدین ص ۲۹۱،۲۹۲)

کتنے تعجب کی بات ہے کہ وہ شخص جو غیر مسلموں کے مجمعوں میں جا کر کھول کھول کر نبی کریم ﷺ کی خاتمیت کا اعلان کرتا رہا لوگوں نے اس کی نامکمل عبارتوں کو لے کر اس پر ختم نبوت کے انکار کا الزام لگا دیا۔

مسلمانوں سوچو تو سہی اگر وہ شخص ختم نبوت کا منکر تھا تو مسلمانوں نے اسلام کی ترجمانی کیلئے کافروں کے مقابلہ میں اُس کو کیوں چن لیا جنہوں نے آپ پر کفر کے فتوے لگائے اُن کو کیوں نہ بلایا اگر وہ ختم نبوت کا منکر ہوتا تو اِن موقعوں پر اس کو ختم نبوت کے اعلان کی کیا مجبوری تھی اگر وہ ختم نبوت کا منکر ہوتا تو غیر مسلم کہہ دیتے کہ تو تو مسلمانوں کا نمائندہ نہیں یا یہ کہ تو ختم نبوت کا منکر ہے اس موقع پر ختم نبوت کا کیوں اعلان کر رہا ہے؟

الغرض حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پر ختم نبوت کے انکار کا الزام جھوٹ ہے اسی طرح حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ اور دیگر علماءِ حق پر گستاخ رسول ہونے کا الزام نرا جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین۔ (اسلامی عقائد ص ۵۱ تا ۵۵)

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿نبی کریم ﷺ شاہد ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

یَـٓ أَیُّهَا النَّبِیُّ إِنَّـآ أَرۡسَلۡنَاکَ شَاهِداً وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ○ وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۵، ۴۶)

ترجمہ: اے نبی بلا شبہ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ بنایا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

آپ کے شاہد ہونے کا معنی گزر چکا ہے(۱) کہ آپ صحابہ کے حق میں گواہی دیں گے

---

(۱) کچھ لوگ **شَــاهِـد** کا معنی کرتے ہیں حاضر ناظر۔جبکہ نبی کریم ﷺ کے ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ قطعاً بے بنیاد ہے اس کتاب ''آیات ختم نبوت'' کے صفحہ ۱۰۳ میں سورۃ البقرۃ کی دلیل نمبر۳۲ کے تحت اس موضوع پر کچھ لکھا گیا ہے۔راقم الحروف کی کتاب ''نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ نماز'' کے انتساب میں اس آیت کریمہ کے تحت مفصل ومدلل بحث موجود ہے جس کا خلاصہ یہاں دیا جاتا ہے

قیامت کے دن نبی کریم ﷺ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے حق میں گواہی دیں گے کیونکہ آپ نے اپنی زندگی میں صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھا اوران کے ایمان کی پختگی کو مختلف مواقع پر آزمایا آپ اپنی زندگی میں صحابہ کرامؓ کی باتوں کو سنتے اوران کے اعمال کو دیکھتے تو جس قول یا عمل کو شریعت کے خلاف پاتے اس سے منع کر دیتے اور صحابہ کرامؓ اس سے باز آجاتے اور جس قول یا عمل کو شریعت کے مطابق پاتے آپ اس پر سکوت اختیار کرتے یا تائید کرتے یا تعریف کر دیتے یا اس پر ثواب بتا دیتے یا اس کو اپنانے کا حکم دے دیتے اس کو اصول حدیث کی اصطلاح میں تقریر کہتے ہیں اور یہ بھی حدیث نبوی کی ایک قسم ہے۔تقریر کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

نبی کریم ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجنے لگے تو پوچھا کہ تو فیصلہ کیسے کرے گا؟ انہوں نے عرض کیا میں اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔آپ نے پوچھا اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو پھر حضرت معاذ نے عرض کیا میں رسول اللہ ﷺ کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔آپ نے پوچھا اگر سنت میں نہ ہو تو پھر فرمایا میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا پھر فرمایا﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا یَرْضیٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ﴾''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس کی توفیق دی جس سے رسول اللہ ﷺ خوش ہیں''۔(ابو داود مع بذل المجهود ج۴ ص۳۰۹ جامع الاصول ج۱۰ ص۱۷۷)۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

اور صحابہ پہلے انبیاء کے حق میں۔اسی طرح گواہی کا یہ سلسلہ صحابہ کرام سے آگے چلے گا جب تعلیم کا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

مسیلمہ کذاب کے قاصد نے آ کر نبی ﷺ سے بات چیت کی آپ نے فرمایا ﴿لَوْلَا أَنَّكَ رَسُوْلٌ لَقَتَلْتُكَ﴾ (مسند ابی یعلی موصلی ج۵ص۱۰۶،115) (اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کروا دیتا) دیکھئے ایک بین الاقوامی قانون نبی ﷺ کی تائید کے بعد یہ تقریر ہو کر حدیث نبوی بن گیا اب ایک کافر حکمران اپنے پاس آنے والے قاصد کو قتل نہ کرے گا تو بین الاقوامی قانون کی وجہ سے جبکہ مسلمان حکمران قاصد کو قتل نہ کریں گے حدیث نبوی کی وجہ سے،اتباع سنت کی وجہ سے۔

بخاری ج۲ص۷۵۷ مسلم ج۱ص۴۴۹ میں ہے کہ ایک مرتبہ تین صحابہؓ نے نبی ﷺ کے معمولات دریافت کئے تو آپ کی عبادات کو کم سمجھا مگر مخلص تھے بدگمان نہ ہوئے اور زبان سے بھی کوئی ایسی بات نہ کہی بلکہ ایک توجیہ کی کہنے لگے آپ تو بخشے بخشائے ہیں ہمیں زیادہ عبادت کی ضرورت ہے ایک نے قسم کھائی کہ وہ ساری رات عبادت کرے گا دوسرے نے قسم کھائی کہ ہمیشہ روزے رکھے گا تیسرے نے قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا۔نبی کریم ﷺ کو علم ہوا تو ان کو بلا کر ڈانٹا اور اپنی اتباع کا حکم دیا واقعی آپ ﷺ نے ان پر اور ساری امت پر بڑا احسان فرمایا اس لئے کہ ان صحابہ کے ذہن میں آخرت میں نجات کے لئے عبادت کا ایک معیار قائم ہوا انہوں نے اس کے مطابق نبی ﷺ کے معمولات کو پورا نہ پایا تو یہ بات کر بیٹھے نبی کریم ﷺ نے ان کو سمجھایا کہ تمہارا یہ معیار ہی غلط ہے تمہارا ذہنی تخیل عبادت کا معیار نہیں نبی کریم ﷺ اصل معیار ہیں۔

ایک بچی اشعار پڑھ رہی تھی جن میں یہ مصرعہ بھی تھا ﴿وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ﴾ (ہم میں ایک نبی ہیں جو جانتے ہیں کل کو کیا ہوگا) نبی کریم ﷺ نے اس مصرعہ کو پسند نہ فرمایا اور اس بچی سے کہا ﴿دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِي الَّذِيْ تَقُوْلِيْنَ﴾ (اس کو ترک کردے اور اس کے علاوہ جو کچھ کہہ رہی ہے کہتی رہ (سنن ابی داود مع بذل المجھود ج۵ص۲۶۳)۔

اور گواہی کا سلسلہ اس امت میں قائم ہے اس امت کے پسندیدہ لوگ اس کے اہل۔تو پھر کسی نئے نبی کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر۹﴾

﴿درود شریف کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود وسلام بھیجو۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں اَلنَّبِی سے مراد بالا جماع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں اس لئے درود شریف میں آپ ہی کا نام لیا جاتا ہے اگر کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو اس کا بھی کہیں ذکر ہوتا اور نبی کے لفظ کو ایسے مقام پر خاص ایک ہستی کیلئے نہ لایا جاتا۔اور یا درود میں بعد والے نبی کا بھی ذکر ہوتا۔

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر۱۰﴾

﴿آنے والے نبی کی بابت کسی موافق تو کیا مخالف نے بھی سوال نہ کیا﴾

ارشاد فرمایا:

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶۳)

ترجمہ: آپ سے لوگ قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور

آپ کو کیا خبر کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت سے پہلے کسی نئے نبی اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو لوگ اس کے بارے میں بھی ضرور سوال کرتے۔ کسی اور نبی کے بارے میں سوال کا نہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ اس زمانے میں لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی اور نبی کی نہ آمد ہوگی اور نہ انتظار کیا جائیگا۔

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿رسول اللہ ﷺ کے نافرمانوں کی پریشانی﴾

ارشاد فرمایا:

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یَا لَیْتَنَآ أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُوْلَا

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ٦٦)

ترجمہ: جس دن ان کے منہ آگ میں الٹ دیئے جائیں گے کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کا ذکر ہے کسی اور نبی کا ذکر نہیں اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کی اطاعت نہ کرنے والوں کو بھی دھمکی دی جاتی۔

﴿سورۃ الاحزاب سے دلیل نمبر ۱۲﴾

ارشاد فرمایا:

یٰٓأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا O یُصْلِحْ لَکُمْ أَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَن یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا O

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۷۰،۷۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو تا کہ وہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور تمہارے گناہ معاف کرے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

دلیل کی وضاحت:

تقویٰ کا حکم اور متقی وہی ہوگا جو آنحضرت ﷺ کو آخری نبی مانے گا جیسا کہ سورۃ البقرۃ دلیل نمبر ۴۳ میں گزر چکا ہے۔ پھر اس میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم ہے اور کسی نئے کو نبی ماننے سے اس میں خلل واقع ہوگا۔ اس طرح یہ آیت کئی وجوہ سے ختم نبوت کی دلیل بنتی ہے۔

﴿سورۃ سبا سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ سبأ سے دلیل نمبر ۱﴾
﴿انبیاء سابقین ہی کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا فِیۡ قَرۡیَةٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَا اِنَّا بِمَآ أُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ کَافِرُوۡنَ

(سورۃ سبا آیت نمبر ۳۴)

ترجمہ: اور ہم نے جس کسی بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے دولتمندوں نے یہی کہا کہ تم جو لے کر آئے ہو ہم نہیں مانتے۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں انبیاء سابقین کا ذکر بعد والوں کا نہیں پھر یہ بتایا کہ ان کی قوموں نے کیا کیا مگر بعد کے انبیاء کے ساتھ قومیں کیا کریں گی اس کا کہیں ذکر نہیں اس کی وجہ اس کے سوا اور

کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور یہ امت آخری امت ہے۔

﴿سورۃ سبأ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿آپ کی نبوت سب کے لئے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَرۡسَلۡنَاکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا (سورۃ سبا آیت نمبر۲۸)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو جو بھیجا ہے تو صرف سب لوگوں کو خوشی اور ڈرسنانے کیلئے۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے آنحضرت ﷺ رسول بن کر آئے ہیں اب کسی اور نبی کی ضرورت کیا رہی؟

﴿سورۃ سبأ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قیامت کی بابت ہی سوال ہوا﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتىٰ هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صَادِقِيۡنَ (سورۃ سبا آیت نمبر۲۹)

ترجمہ: اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کسی اور نبی آنے کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتے اس لئے کہ ان کو نبی ﷺ نے کبھی اور نبی کی آمد کی اطلاع نہ دی رہی عیسی علیہ السلام کی آمد تو وہ اس امت کے فرد ہوں گے اور ان کی نشانیاں خود جناب نبی کریم ﷺ نے بتلادی ہیں۔ مگر عیسی بن مریم علیہ السلام کے علاوہ کسی اور نبی کی آمد کا ذکر نہ قرآن میں کسی جگہ پایا جاتا ہے اور نہ نبی کریم ﷺ کی احادیث میں کہیں ہے۔

﴿سورۃ سبأ سے دلیل نمبر۴﴾

﴿کافر بھی آپ کے بعد کسی وحی کا ذکر نہ کرتے تھے﴾

ارشاد فرمایا:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَاالْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ (سورۃ سبا آیت نمبر۳۱)

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اس پر جو اس سے پہلے موجود ہے۔

دلیل کی وضاحت:

کافران کو بتایا جو قرآن یا اس سے پہلی کتاب پر ایمان نہ لائیں اگر قرآن کے بعد کسی اور کتاب کا نزول ہوتا تو اس کا بھی ذکر کیا جاتا۔ بلکہ اس سے سمجھ آتا ہے کہ بعد میں نبوت کا مدعی اور اس کو ماننے والے کافر ہیں کیونکہ جس طرح سچے نبی کا منکر کافر ہوتا ہے اسی طرح جھوٹے نبی پر ایمان لانے والا بھی کافر ہوتا ہے۔

﴿سورۃ سبأ سے دلیل نمبر۵﴾

﴿قرآن سے ٹکر لینے والے دوزخی﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِیْ اٰيَاتِنَا مُعَاجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ (سورۃ سبا آیت نمبر۳۸)

ترجمہ: اور وہ جو ہماری آیتوں کے رد کرنے میں کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں پکڑ کر حاضر کئے جائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ کی آیات ہر طرح محفوظ ہیں اب جو شخص نبوت کا مدعی ہو یا وحی کا دعوی رکھے وہ دو حال سے خالی نہیں یا قرآن پر لوگوں کو رہنے دے گا یا قرآن پڑھنے والوں کو اپنی طرف بلائے گا اگر قرآن پر ہی رہنے دے گا تو پھر وحی یا نبوت کا مدعی کیوں بنا؟

اور اگر وہ قرآن پر نہ رہنے دے اور کہے کہ میری بھی سنو تو وہ اور اس کے ماننے والے قرآن پاک سے مقابلہ کر رہے ہیں ان کو وہ سزا ہوگی جس کا اس آیت میں ذکر کیا ہے۔ الغرض یہ آیت بھی ختم نبوت کی واضح دلیل ہے۔

اشکال: شاید کسی کو یہ اشکال پیش آئے کہ احادیث رسول ﷺ کو ماننا اسی طرح فقہاء کے فتاوی کو ماننا اس وعید میں تو داخل نہیں۔

جواب: نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مطاع بنا کر بھیجا علماء کرام کی اتباع یا ان کی تحقیقات پر اعتماد دراصل قرآن وحدیث پر عمل کے لئے ہی ہوتا ہے ہم علماء کرام کو معاذ اللہ رکوع سجدہ تو نہیں کرتے۔ اس کو یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت ان کو اللہ کا رسول سمجھ کر ان کو معصوم سمجھ کر کی جاتی ہے جبکہ علماء کی اطاعت ان کو غیر معصوم سمجھ کر کی جاتی ہے اور وہ ان مسائل میں جن کے بارے میں قرآن وحدیث سے ہمیں یا تو کوئی نص نہ ملتی ہو اور یا ان کے بارے میں نصوص متعارض ہوں۔ آپ فقہ اسلامی کی حقیقت کو درج ذیل مساوات سے سمجھ سکتے ہیں

[فقہ اسلامی] = [قرآن پاک کے غیر متعارض یعنی قطعی احکام + احادیث نبویہ کے غیر متعارض یعنی قطعی احکام + امت مسلمہ کا اجماع وتعامل + نصوص متعارضہ میں تطبیق یا ترجیح + غیر منصوص میں اجتہاد + ترتیب]

مزید وضاحت کیلئے دیکھیں راقم الحروف کی کتاب اساس المنطق حصہ دوم ص ۳۵۵ تا ۳۶۲

☆☆☆☆☆☆☆

﴿سورۃ فاطر سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ فاطر سے دلیل نمبر۱﴾
﴿کلمہ طیبہ ختم نبوت کی دلیل ہے﴾

ارشاد فرمایا:

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَكْرُ أُوْلَئِكَ هُوَ يَبُوْرُ (سورۃ فاطر آیت نمبر۱۰)

ترجمہ : اسی کی طرف سب پاکیزہ باتیں چڑھتی ہیں اور نیک عمل اس کو بلند کرتا ہے اور جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے۔

دلیل کی وضاحت:

کلم طیب میں سرفہرست أَشْهِدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہے اور مقدمہ میں گزر چکا ہے کہ یہ کلمہ ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی شخص کے اعمال شرفِ قبولیت پائیں گے جو آنحضرت ﷺ کو آخری نبی مانتا ہو۔

﴿سورۃ فاطر سے دلیل نمبر۲﴾
﴿ڈرسنانے سے فائدہ نمازیوں کو ہوتا ہے﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَمَنْ تَزَكّٰى فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (سورۃ فاطر آیت نمبر۱۸)

ترجمہ: بے شک آپ ان لوگوں کوڈراتے ہیں جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو پاک ہوتا ہے سو وہ اپنے ہی لئے پاک ہوتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ نبی کریم ﷺ کی دعوت سے فائدہ نمازی حضرات ہی اٹھاتے ہیں اور یہ بات مقدمہ میں ثابت کر دی گئی کہ نماز خود ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ فاطر سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿قرآن کے مخالفین کی کامل محرومی﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمىٰ وَالْبَصِيْرُO وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّوْرُO وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُO وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاءُ ج وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ O اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ (سورۃ فاطر آیت نمبر ۱۹ تا ۲۳)

ترجمہ: اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہے اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ اور زندے اور مردے برابر نہیں ہیں بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہے اور آپ انہیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں نہیں ہیں آپ مگر ڈرانے والے۔

دلیل کی وضاحت:

نہ ماننے والوں کو اَعْمیٰ کہا کہ جو ہے ہی اندھا اس کو کہاں سے ہدایت ملے اسی طرح نہ ماننے والوں کو اموات اور قبروں میں مدفون لوگوں سے تشبیہ دی۔ نبی کریم ﷺ کی اتباع ہدایت اور نور ہے باقی سب ظلمات اور گمراہیاں ہیں اگر کوئی شخص کسی نئے مدعی نبوت کی اتباع کرے گا تو وہ نبی کریم ﷺ کی اتباع سے ہٹ جانے کی وجہ سے ظلمات میں جائے گا۔ ہدایت پر نہ رہے گا

معلوم ہوا کہ یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل بنتی ہے۔

﴿سورۃ فاطر سے دلیل نمبر۴﴾

﴿انبیاء سابقین کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (سورۃ فاطر آیت نمبر۲۴)

ترجمہ: اور کوئی امت نہیں گزری مگر اس میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

گذرے ہوئے تو تو کہہ دیا مستقبل کے بارے میں نہ فرمایا کہ آئیں گے بھی۔ کیونکہ کسی کی آمد ہے نہیں۔

﴿سورۃ فاطر سے دلیل نمبر۵﴾

﴿پہلوں کے واقعات سے حوصلہ دیا﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (سورۃ فاطر آیت نمبر۲۵)

ترجمہ: اور اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو ان لوگوں نے بھی جھٹلایا ہے جو ان سے پہلے ہوئے۔

دلیل کی وضاحت:

پہلوں کا ذکر کر کے نبی کریم ﷺ کو حوصلہ دیا گیا ہے قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر ایسا ہوا ہے مگر کسی جگہ بھی بعد والی امتوں کے حالات ذکر کر کے حوصلہ نہیں دیا گیا کیونکہ بعد میں کسی نبی کو آنا ہی نہیں ہے۔ اسی طرح یہ تو آیا ہے کہ تم پہلوں کی پیروی کرو گے (الجامع الصغیر ج۱ ص۴۰۱ حدیث نمبر۷۲۲۴) مگر یہ کہیں نہ آیا کہ بعد والے تمہاری پیروی کریں گے اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ امت آخری امت ہے اس کے بعد کوئی ہدایت یافتہ امت نہیں۔

﴿سورۃ فاطر سے دلیل نمبر۶﴾

﴿نمازی اللہ کی رحمت کے امیدوار﴾

ارشادفرمایا:

إِنَّ الَّـذِيْـنَ يَتْـلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ (سورۃ فاطر آیت نمبر۲۹)

ترجمہ: بیشک جولوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور پوشیدہ اور ظاہر اس سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے ان کو دیا وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں خسارہ نہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ کی رحمت کی امید وہ رکھے جو نماز قائم کرتا ہو اور نماز وہ قائم کرے جو ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہے کما مر فی المقدمۃ۔ پھر اس میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا بھی ذکر ہے اس میں سرفہرست زکوۃ، حج اور جہاد میں خرچ کرنا ہے اور یہ بات گزر چکی ہے کہ زکوہ حج اور جہاد بھی ختم نبوت پر دلالت کرتے ہیں۔اس لئے جس کو اللہ کی رحمت کی چاہت ہو وہ ختم نبوت پر ایمان لائے مرزائی کی آخرت تو خراب ہے ہی جو ان سے دوستی رکھیں یا ان سے دلی میلان رکھیں ان کی آخرت بھی نہایت خطرے میں ہے،

﴿سورۃ فاطر سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿قرآن پہلوں کا مصدق ہے﴾

ارشادفرمایا:

وَالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ (سورۃ فاطر آیت نمبر۳۱)

ترجمہ: اور وہ کتاب جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہ ٹھیک ہے اس کتاب کی تصدیق

کرنے والی ہے جو اس سے پہلے آچکی بیشک اللہ اپنے بندوں سے باخبر ہے دیکھنے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن حق ہے اور موجود ہے اب جو کوئی اس کے خلاف کلام لائے گا وہ باطل ٹھہرے گا پھر قرآن مصدق ہے دوسری کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اگر کوئی اس کے بعد ہو تو وہ اس کا مصدق ہو جبکہ اس کا کوئی ذکر نہیں۔

﴿سورۃ فاطر سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿خدا کے پسندیدہ بندے قرآن کے وارث ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا لْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (سورۃ فاطر آیت نمبر ۳۲)

ترجمہ: پھر ہم نے اپنی کتاب کا ان کو وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا

دلیل کی وضاحت:

ہم نے وارث بنایا ان کو جو ہمارے پسندیدہ ہیں۔ یہ کتاب بھی موجود ہے اور اس کو سنبھالنے والے پسندیدہ بندے بھی موجود ہیں جو اللہ کی کتاب کے وارث ہیں پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت باقی رہی؟

﴿سورۃ فاطر سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿یہ امت دوسری امتوں کے بعد ہے اس کے بعد کسی امت کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِىْ جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِى الْاَرْضِ (سورۃ فاطر آیت نمبر ۳۹)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں قائم مقام بنایا۔

دلیل کی وضاحت:

اس امت کو خَلَائِف فرمایا خَلَائِف کا معنی پیچھے آنے والے چونکہ یہ امت سب امتوں کے بعد ہے اس لئے اس کو خَلَائِف فرمایا (ھدیۃ المھدیین ص۶۰) اس دلیل کی مزید وضاحت اس کتاب کے صفحہ نمبر ۲۸۵ سورۃ الانعام کی دلیل نمبر ۲۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

﴿سورۃ یٰسٓ سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ یٰسٓ سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

یٰسٓ (سورۃ یٰس آیت نمبر ۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ یٰسٓ سے دلیل نمبر ۲﴾

﴿قرآن محکم کتاب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ (سورۃ یٰس آیت نمبر ۲)

ترجمہ: قرآن حکیم کی قسم

دلیل کی وضاحت:

جب حکمت والی محکم مضبوط کتاب قرآن پاک موجود ہے پھر اس کتاب کی تفسیریں بھی ہیں سمجھانے والے اہل حق علماء کی جماعت موجود ہے اس کے مسائل فقہ کی شکل میں مرتب ہیں تو پھر کسی اور کتاب کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ یٰسٓ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع میں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ O عَلیٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (سورۃ یٰس آیت نمبر۲،۳)

ترجمہ: بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں سیدھے راستے پر۔

دلیل کی وضاحت:

نبی ﷺ کو صراط مستقیم کی طرف بلانے والا بتایا اور صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع میں منحصر لہذا آپ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

﴿سورۃ یٰسٓ سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن کا اتارنے والا غالب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ (سورۃ یٰس آیت نمبر۴)

ترجمہ: غالب رحمت والے کا اتارا ہوا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ کے اسم عزیز کا یہاں ذکر کیا تو جب اتارنے والا غالب ہے مہربان ہے اس کو کوئی مغلوب نہیں کرسکتا یہاں ان صفات کو اس لئے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ اتارنے والی غالب ذات ہے اس لئے قرآن ہمیشہ رہے گا اتارنے والا غالب ہے وہ اسکی خود حفاظت کرے گا اور

کررہاہے

﴿سورۃ یٰسٓ سے دلیل نمبر۵﴾

﴿قیامت ہی کا سوال کیوں﴾

ارشادفرمایا:

وَيَقُوْلُوْنَ مَتىٰ هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (سورۃیٰس آیت نمبر۴۸)

ترجمہ: اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کے بارے میں سوال کیا کہ کب آئے گی؟ کسی اور نبی کے بارے میں سوال نہ کیا اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کے بارے میں دریافت کرتے۔کسی نئے نبی کی آمد کے بارے میں سوال نہ کرنا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ یٰسٓ سے دلیل نمبر٦﴾

﴿نبی ﷺ کی اتباع کا عہد﴾

ارشادفرمایا:

أَلَمْ أَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ اٰدَمَ أَلَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِيْنٌ O وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (سورۃ یٰس آیت نمبر٦٠،٦١)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد کیا میں نے تمہیں تاکید نہ کردی تھی کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہ سیدھا راستہ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں اللہ نے صراط مستقیم پر قائم رہنے کا حکم دیا اور یہ صراط مستقیم اب نبی کریم ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے۔لہذا اور کوئی نبی نہ آئے گا۔

﴿سورۃ یٰسٓ سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿قرآن کے نہ ماننے والے مردہ ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ O لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ (سورۃ یٰس آیت نمبر ۶۹،۷۰)

ترجمہ: اور ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور یہ اس کے مناسب بھی نہ تھا۔ یہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کا نہ ماننے والے روحانی طور پر مردہ ہیں اتنا سخت کلام اس کی دلیل ہے کہ اس سے اوپر یا اس کے بعد کوئی ہدایت کا ذریعہ نہیں۔ کما مر غیر مرۃ جب اتنا مؤثر کلام موجود ہے تو اس سے استفادے کے لئے خود کو تیار کرنا چاہیئے نہ کہ کسی اور نبی کا انتظار کرنے لگیں کیونکہ جس کو قرآن سے ہدایت نہ ملی اس کو اور کہیں سے بھی ہدایت نہ ملے گی۔

آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ شعر منصب نبوت کے لائق نہیں نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی تو ہوگا ہی نہیں مگر قادیانی شاعر بھی تھا اور شعر منصب نبوت کے ویسے ہی لائق نہیں۔ مرزا قادیانی کا ایک شعر بغیر کسی تبصرہ کے نقل کیا جاتا ہے مرز کہتا ہے۔

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ میں آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۲۷)

یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿سوالات﴾

(۱)سورۃ الشعراء سے ختم نبوت کے دلائل لکھیں (۲) ترجمہ کریں اور ختم نبوت کو ثابت کریں وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ (۳) سورۃ النمل سے ختم نبوت کے دلائل ذکر کریں (۴) ترجمہ کریں اور ختم نبوت کے دلائل مہیا کریں هُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ، اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَۃِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ (۵) سورۃ النمل سے توحید پر کچھ آیات ذکر کریں اور الله کے معنی واضح کر کے بتائیں کہ ختم نبوت پر استدلال کیسے ہوتا ہے؟ (۶) آیت کریمہ کا ترجمہ کر کے بتائیں کہ مُردوں اور بہروں سے کن کو تشبیہ دی گئی ہے پھر عقیدۂ ختم نبوت پر استدلال کریں اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ الخ (۷) سورۃ القصص سے کچھ دلائل ذکر کریں (۸) ترجمہ کریں اور ختم نبوت کو ثابت کریں قُلْ فَأْتُوْا بِکِتَابٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰی الاٰیة ، وَلَا یَصُدُّنَّکَ عَنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْکَ (۹) سورۃ العنکبوت سے کچھ دلائل دیں (۱۰) ان آیات سے ختم نبوت کے دلائل پیش کریں اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ ، بَلْ هُوَ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ، وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (۱۱) آیات کریمہ مکمل لکھیں اور دلائل ذکر کریں فَاَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَۃَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ، مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ، وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَ فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ الاٰیة ، فَاَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ الاٰیة فَاِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ○ وَمَآ اَنْتَ بِهَادِ الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ط اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۲) سورۃ لقمان سے ختم نبوت ثابت کریں (۱۳) ترجمہ کریں

اورختم نبوت کومدلل کریں اَلَّـذِیْـنَ یُـقِیْـمُـوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُـوْقِـنُوْنَ ، وَأَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمُہٗ ، اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ ج وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الاٰیۃ (۱۴) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ اس آیت میں گذشتہ امت کی نماز کا ذکر ہے اس سے ختم نبوت کیسے ثابت ہوگی؟ یَـا بُـنَـیَّ أَقِمِ الصَّلٰوۃَ (۱۵) سورۃ الـسـجدۃ سے کچھ دلائل ذکر کریں نیز دوآیتیں مکمل کر کے ترجمہ کریں پھر ختم نبوت پر استدلال کو واضح کریں إِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ إِذَا ذُکِّـرُوا بِهَـا خَـرُّوْا سُـجَّـدًا وَّسَبَّـحُـوْا بِـحَـمْـدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ الخ (۱۶) سورۃ الاحزاب سے کچھ دلائل ذکر کریں (۱۷) ارشاد فرمایا: الـنَّبِـیُّ أَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ أَنْـفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُہٗ أُمَّهَاتُهُمْ ترجمہ کریں اور ختم نبوت کے کچھ دلائل ذکر کریں نیز آیت کریمہ کی روشنی میں مرزا قادیانی کے خسر کی حماقت ذکر کریں۔ (۱۸) سورۃ الاحزاب کی دلیل نمبر ۴، ۵ کی وضاحت کریں (۱۹) ترجمہ کریں، شان نزول اور تفسیر لکھیں مَـا کَـانَ مُـحَـمَّـدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِنْ رِّجَـالِـکُـمْ وَلٰـکِـنْ رَّسُـوْلَ الـلّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ، وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (۲۰) قرآن کریم کی کتنی آیات ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی محمد یا احمد مذکور ہے پھر عقیدۂ ختم نبوت پر دلالت کرنے میں سورۃ الاحزاب کی اس آیت کی خصوصیت ذکر کریں۔ (۲۱) حضرت شیخ الہندؒ نے خاتم النبیین کا کیا ترجمہ کیا ہے؟ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے اس کی کیسے تفسیر کی ہے۔ (۲۲) لاہوری مرزائیوں کے سربراہ کا کیا نام ہے اس نے اپنی تفسیر کیا نام رکھا نیز جب اس نے اپنی کتاب میں عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کر کے کسی قطعی عقیدے کا انکار کیا ہے؟ (۲۳) نبی کریم ﷺ کو سب انبیاء کے بعد بھیجنے کی حکمت حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے کیا بیان کی ہے؟ (۲۴) امت مسلمہ پر عقیدۂ ختم نبوت کے کیا اثرات ہیں؟ عیسائیوں اور مسلمانوں کی دینی خدمات کا فرق نمایاں کریں (۲۵) فقہاء کا آپس میں بڑا اختلاف ہوتا ہے انسان کدھر جائے۔ (۲۶) کیا ائمہ حدیث وفقہ کے اپنی اتباع کا حکم دیا تھا اگر نہیں تو پھر ان کی اتباع کیوں کی جاتی ہے؟ (۲۷) عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت بتائیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان

کا مطلب لکھیں قُوْلُوْا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ "(۲۸) مسلم شریف اور نسائی کی اس حدیث سے قادیانی کس پر استدلال کرتے ہیں اور اس کا جواب کیا ہے؟ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ (۲۹) بعض احادیث میں ہے "لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ" پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں؟ (۳۰) ملا علی قاریؒ نے لکھا کہ غیر شرعی نبی آسکتے ہیں اور قادیانی کا دعوی بھی ہے کہ وہ غیر شرعی نبی ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟ (۳۱) مرزا کی کند ذہنی کا واقعہ لکھیں اور اس پر تبصرہ کریں۔ (۳۲) مولانا عبدالحی لکھنویؒ لکھتے ہیں بعد آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں صاحب شرع جدید کا آنا البتہ ممتنع ہے، حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں رسول اللہ کے بعد مستقل شریعت والے نبی کا آنا ممتنع ہے۔ نیز حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں نبوت قابل انقسام ہے اور اس کا ایک حصہ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد باقی ہے۔ ان عبارات کا کیا معنی ہے؟ کیا یہ اکابر ختم نبوت کا عقیدہ نہ رکھتے تھے (۳۳) اکابر کی عبارات کے بارے میں قادیانیوں کے حال کے مطابق کچھ مثالیں ذکر کریں (۳۴) جھوٹے نبیوں کے کچھ لطائف ذکر کریں (۳۵) مرزائی کہتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کے لئے ظلّی نبوت مانتے ہیں اور وہ جاری ہے، ظلّی کے عقیدہ کو عقل نقل کی رو سے باطل کریں نیز قادیانیوں کی بے بسی پر کچھ لکھیں (۳۶) باقی انبیاء کے نام کی بھی اذان واقامت نہ تھی اگر قادیانی کے نام کی اذان واقامت نہیں تو کیا ہوا؟ (۳۷) یَآ اَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ترجمہ کریں پھر مرزائیوں کا استدلال مع جواب ذکر کریں (۳۸) واقعات کی رو سے ثابت کریں کہ مرزا قادیانی رزق حلال کا اہتمام نہیں کرتا تھا (۳۹) "پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اسلئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا" قادیانی کی یہ بات سچ ہے یا جھوٹ نیز اس کا پس منظر بھی لکھیں (۴۰) مرزائی کہتے ہیں کہ بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نبی ﷺ کے بعد نئے نبی کے آنے کا

درست مانتے تھے مولانا نے تحذیر الناس ص ۲۸ میں لکھا ہے۔ ''بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا'' اس کا مدلل جواب ذکر کریں (۴۱) کچھ ایسے واقعات ذکر کریں جن سے پتہ چلے کہ غیر مسلم مناظرین مرزا قادیانی کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے جبکہ حضرت نانوتویؒ کو انہوں نے مسلمانوں کا بڑا عالم سمجھ کر ہی گفتگو کی (۴۲) مباحثہ کے دوران پادریوں نے کہا ہم کو زیادہ فرصت نہیں آج اور کل ٹھہر سکتے ہیں تو حضرت نانوتویؒ نے کیا جواب دیا؟ (۴۳) اس کی کیا دلیل ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے تحذیر الناس میں بھی نبی کریم ﷺ کو آخری نبی ہی لکھا ہے (۴۴) مرزائی مبلغ کی پیش کردہ تحذیر الناس کی مکمل عبارت کیسے ہے؟ اور مرزائیوں نے اس میں کیا دھاندلی کی ہے مثال سے واضح کریں۔ (۴۵) اس کو ثابت کریں کہ کبھی مکمل عبارت صدق پر مشتمل ہوتی ہے، ایک لفظ کے حذف کرنے سے وہ کذب ہو جاتی ہے (۴۶) تحذیر الناس ص ۲۸ اور ص ۱۴ کی عبارت کے کتنے حصے ہیں اور کون کونسے؟ مرزائی کس کو ذکر کرتے ہیں اور کس کو حذف؟ (۴۷) تحذیر الناس کی عبارتوں سے اس طرح حذف کرنے کے بعد باقی عبارت جملہ رہتی ہے یا نہیں۔ دلیل بھی ذکر کریں (۴۸) تحذیر الناس صفحہ ۲۸ کی عبارت میں ''خاتمیت بہ معنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت'' اور صفحہ ۱۴ کی عبارت میں ''اختتام اگر بایں معنی'' سے کیا مراد ہے؟ (۴۹) تحذیر الناس کی عبارتوں میں انبیاء کے افرادِ خارجی اور افرادِ مقدرہ سے کیا مراد ہے؟ (۵۰) اس بات کو ثابت کریں کہ مولانا کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء مانا جائے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ اگر بالفرض نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے تو وہ آپ کے مرتبے کو نہ پا سکے گا (۵۱) اس کو ثابت کریں کہ تحذیر ص ۲۸ نیز ص ۱۴ کی عبارتوں میں خاتمیت سے مراد افضلیت ہی ہے (۵۲) جب مرزائی تحذیر الناس کی عبارت کو پیش کریں تو ہم ان کو کیسے لاجواب کریں؟ (۵۳) مولانا کے ذکر کردہ معنی سے افرادِ مقدرہ پر افضلیت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ اور کیا افرادِ مقدرہ پر فضیلت مان لینا کفر ہے؟ اگر ہے تو کس دلیل ہے؟ (۵۴) تحذیر الناس میں ذاتی اور عرضی کی اصطلاحات کا استعمال

ہوا ہے ان کو مثال سے واضح کریں (۵۵) شان رسالت کے بارے میں تحذیر الناس کی مختصر اور جامع عبارت وضاحت سمیت ذکر کریں۔ (۵۶) پھر تحذیر الناس میں اس عبارت کا مقام تحریر کریں (۵۷) کچھ علماء کے نام لکھیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کیلئے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء کا لفظ استعمال کیا ہے پھر حضرت نانوتویؒ کے کلام کی فوقیت ذکر کریں کہ جس طرح انہوں نے شان رسالت کو بیان کیا اوروں نے نہیں (۵۸) خالی جگہ پر کریں۔

حضرتؒ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ:

۱) دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی...... کے نبی تھے مگر نبی ﷺ کی نسبت...... جبکہ............ اپنی امت کے بھی نبی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے بھی...... تھے۔

۲) دیگر............ اپنی امتوں کے مطاع مگر نبی ﷺ کے...... جبکہ آپ ﷺ امت کے لئے بھی...... اور............ کے لئے بھی مطاع تھے۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے...... کی رات آپ کی اطاعت کر کے...... ہونے کا اظہار کر دیا۔

۳) دیگر............ ایک وقت میں ایک سے زیادہ بھی ہوئے مگر نبی کریم ﷺ تنہا...... تھے آپ کے ہوتے ہوئے تو کیا...... میں بھی کوئی اور نبی نہ ہوا، اور نہ ہو سکتا ہے۔

۴) اگر بالفرض آپ ﷺ پہلے انبیاء کے زمانے میں ہوتے تو وہ آپ کی اطاعت کرتے کیونکہ آپ ان کے نبی ہوتے اور نبی کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ النساء:۶۴) ''اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا اس لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے''۔

۵) یہ کہ اگر بالفرض............ کے زمانے میں کوئی اور نبی آتا تو اس کو آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرنا پڑتی وہ آپ کی اتباع کرتا آپ کا...... ہوتا۔...... نے تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہاری موجودگی میں............ تشریف لائیں تو تم کو ان کی پیروی کرنی ہوگی

تائید میں حضرت نانوتویؒ کا کلام بھی پیش کرتے جایئے

(۵۹) تحذیر الناس ص ۴ کی وہ عبارت پیش کریں جس میں حضرت نانوتویؒ نے آنحضرت ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کے دلائل ذکر فرمائے۔ پھر یہ بھی بتائیں کہ کیا حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے بعد سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے کسی اور نبی کی آمد کا ذکر کیا؟ (۶۰) کتاب ''آیات ختم نبوت'' سے نبی کریم ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کے کچھ دلائل ذکر کریں (۶۱) اگر مرزائی کہیں کہ مرزا قادیانی کے نام کی اذان واقامت نہیں تو کیا ہوا، باقی انبیاء کے نام کی بھی اذان واقامت نہ تھی اس کا کیا جواب ہے؟ (۶۲) واقعہ معراج اور حیاۃ النبی ﷺ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ سے آنحضرت ﷺ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا کیسے معلوم ہوا؟ (۶۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن فرمائیں گے اَرَاَیْتُمْ لَوْ کَانَ مَتَاعٌ فِیْ وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ اَکَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَافِیْهِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ : لَا، فَیَقُوْلُ فَاِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ وَقَدْ حَضَرَ حوالہ ذکر کریں ترجمہ کریں اور بتائیں کہ اس سے حضرت نانوتویؒ کی تحقیق کی تائید کیسے ہوتی ہے؟ (۶۴) حضرت شاہ ولی اللہ کے کلام سے آنحضرت ﷺ کا نَبِیُّ الْاِنْبِیَاء ہونا کیسے ثابت ہوا؟ (۶۵) مولانا نانوتویؒ نے جو آنحضرت ﷺ کو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء کہا، کیا وہ اس میں متفرد ہیں یا اور علماء نے بھی ایسا لکھا ہے (۶۶) بریلوی مکتب فکر کے مولانا احمد رضا خان بریلوی اور مفتی احمد یار خان نعیمی کی کچھ عبارات پیش کریں جن میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کو نَبِیُّ الْاِنْبِیَاء کہہ کر تحذیر الناس کی اصولی طور پر تائید کردی ہے (۶۷) اس کو ثابت کریں کہ مفتی احمد یار خان صاحب نے اپنی کتاب شان حبیب الرحمٰن میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی کتاب تحذیر الناس سے استفادہ کیا ہے (۶۸) علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مضمون کا خلاصہ لکھیں جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کے نَبِیُّ الْاِنْبِیَاء ہونے کا ذکر کیا ہے یہ بھی بتائیں کہ انہوں نے یہ مضمون کسی کتاب میں ہے؟ (۶۹) احمد رضا خان بریلوی کی اس عبارت کا مطلب لکھیں ''مقصود اصلی ایک وہی ہیں باقی تم سب تابع وطفیلی'' اور بتائیں کہ حضرت نانوتویؒ

نے تحذیرالناس میں اس مضمون کو کیسے ادا کیا ہے؟ (۷۰) احمد رضا خان بریلوی نے بھی آنحضرت ﷺ کو سب سے افضل واعلیٰ لکھا اور حضرت نانوتویؒ نے بھی دونوں کے کلام میں کچھ فرق ہے تحریر کریں (۷۱) احادیث معراج میں ہے وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا احمد رضا خان نے اس کا کیا معنی کیا ہے اور اس سے تحذیرالناس کی تائید کیسے ہوتی ہے؟ (۷۲) مفتی احمد یار خان کی کچھ عبارات پیش کریں جن میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سورج سے دیگر انبیاء کو ستاروں سے تشبیہ دی پھر بتائیں کہ اس سے تحذیرالناس کی تصویب کیسے ہوئی؟ (۷۳) مندرجہ ذیل شعر کا ترجمہ لکھیں اور بتائیں کہ حضرت نانوتویؒ نے اس مضمون میں شعر میں کیسے ادا کیا ہے۔

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری　　　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(۷۴) مفتی احمد یار خان کی وہ عبارت لکھیں جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کے افضل وآخر ہونے کا اکٹھا ذکر کر دیا (۷۵) کتاب ''شان حبیب الرحمٰن'' سے ایسی عبارت نقل کریں جس میں تحذیرالناس کے مضمون کو ہی مفتی صاحب نے آسان الفاظ میں پیش کیا ہو (۷۶) عبارت کو مکمل کریں اور بتائیں کہ اس میں تحذیرالناس کی موافقت کیسے پائی جا رہی ہے؟ آج اول وآخر کے معنی کھلے............(۷۷) شان حبیب الرحمٰن سے کوئی ایسی عبارت ذکر کریں جس میں خاتم النبیین کا معنی افضل نبی ہی بنتا ہو (۷۸) کوئی کہے کہ حضرت نانوتویؒ کی عبارت کے ظاہر سے مرزائیوں کی تائید ہوتی ہے اس کو کیسے سمجھائیں؟ (۷۹) مفتی احمد یار خان صاحب کی درج ذیل عبارت تحذیرالناس کے خلاف ہے یا نہیں اور کیوں؟ ''اسی طرح جو خاتم النبیین کے معنی کرے بالذات نبی اور کسی نبی کا آنا ممکن جانے وہ مرتد ہے'' (۸۰) مفتی احمد یار خان نے درج ذیل عبارت سے حضرت نانوتویؒ کی کس طرح تائید کی ہے؟ ''سورج سے سب روشن ہوتے ہیں وہ کسی سے روشن نہیں تو آپ بھی آسمان ہدایت کے سورج ہیں کہ سورج سے سب روشن ہوتے ہیں وہ کسی سے روشن نہیں اسی طرح حضور علیہ السلام سے سے منور مگر حضور کسی سے مُسْتَنِیْر نہیں صلی اللہ علیہ وسلم'' (۸۱) مفتی صاحب نے اپنی کتاب اسرارالاحکام میں آنحضرت ﷺ کے نَبِیُّ

الْاَنْبِیَـــاء ہونے کو کیسے بیان کیا ہے؟(۸۲)مولانا احمد سعید کاظمی کی وہ عبارت پیش کریں جس میں انہوں نے اس کو تسلیم کیا کہ حضرت نانوتوی ختم نبوت کے منکر نہیں ہیں (۸۳) کاظمی صاحب نے لکھا کہ مولانا نانوتویؒ نے قرآن کے معنی منقول متواتر کو عوام کا خیال قرار دے کر اپنے سب کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ مفتی احمد یار خان صاحب کی عبارت کے ساتھ اس کا رد کریں (۸۴) مولانا نانوتویؒ کی وہ عبارت کونسی ہے جس کی وجہ سے کاظمی صاحب نے یہ بات کہی اس مغالطے کی وجہ کیا بنی؟ نیز اس مغالطے سے نکلنے کا کیا طریقہ ہے؟(۸۵)تحذیر الناس کا مرتبہ کسی مثال سے واضح کریں (۸۶)تحذیر الناس کے شروع کی عبارت کا مکمل متن لکھیں اور بتائیں کہ زائــغیـن اس کی کتنی عبارت سے دھوکہ دیتے ہیں۔(۸۷)ان الفاظ کی وضاحت کریں: خاتم ہونا بایں معنی ،خاتمیت باعتبار تاخر زمانی، نقصانِ قدر، سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت ، فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ ،تناسب، مستدرک منہ، استدراک ، بے ربطی ،کلام معجز نظام، سدِ بابِ مذکور، بناءِ خاتمیت ، وصف ،موصوف بالعرض،موصوف بالذات،مکتسب ، ذاتی ہونا،غیــر مـکتسـب مـن الـغیـر ہونا، مستعار، وصفِ ذاتی ، بدیہی ،ممکنات کا وجود،کمالاتِ وجود،عرضی یعنی بالعرض،، ذات ممکنات کو لازم (۸۸) تحذیر الناس کی صفحہ ۳،۴ کی عبارت کے مفہوم کو آسان لفظوں میں بیان کریں (۸۹) حضرت کی عبارت میں ''معنیٰ'' سے مراد سبب لیا ہے کیا معنیٰ کا لفظ سبب کیلئے آتا ہے؟ دلیل کے ساتھ ذکر کریں (۹۰) حضرت کی عبارت سے کچھ قرینے پیش کریں جن سے پتہ چلے کہ معنیٰ سے مراد یہاں سبب ہے نیز درج ذیل عبارت کی وضاحت کریں اور بتائیں سد باب مذکور سے کیا مراد ہے؟

بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدِ بابِ مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی دوبالا ہوجاتی ہے۔ (تحذیر الناس ص ۳)

(۹۱)اگر ''معنیٰ'' سے یہاں مقصد اور مفہوم ہی مراد لیا جائے تو کیا عام مسلمانوں کی مخالفت ہوگی؟ اور کیا متواتر معنیٰ کا خلاف لازم آئے گا (۹۲) حضرت نانوتویؒ نے ایسا کس بنا پر کیا؟(۹۳) تحذیر الناس کی اس عبارت کے کتنے اجزاء بنا کر اس کو حل کیا گیا ہے؟(۹۴) پہلے اور ساتویں جز

سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۹۵) عبارت کی شرح کریں اور بتائیں کہ عوام سے کیا مراد ہے

''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں'' (تحذیر ص ۳)

(۹۶) مندرجہ ذیل عبارت میں مطلقاً فضیلت کی نفی ہے یا فضیلت کا اثبات بھی ہے ''تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں'' (۹۷) ''مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی'' الخ عبارت کی شرح کریں اور بتائیں کہ ''یہ بات'' سے کیا مراد ہے؟ (۹۸) درج ذیل عبارت میں کہنے والے کا مقصد بتائیں پھر حضرت نے اس پر جو تبصرہ کیا ہے اس کو بھی وضاحت سے لکھیں۔ اور یہ بھی لکھیں کہ اس عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کو تسلیم کیا یا اس کا انکار کیا؟

''باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ ہے''۔ (تحذیر الناس ص ۳)

(۹۹) حضرتؒ نے فرمایا موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے اس کا مطلب تحریر کریں (۱۰۰) حضرت نانوتویؒ کی اس عبارت کی شاہ ولی اللہؒ سے تائید نقل کریں ''اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے'' (۱۰۱) خاتمیت رتبی کیا ہے اور حضرت نے اس کو تین مختلف انداز سے کیسے بیان کیا ہے؟ نیز حضرت نانوتویؒ نے آنحضرت ﷺ کے نَبِـیُّ الْاَنْبِیَـاء ہونے کو تحذیر الناس میں دو جگہ بیان کیا ہے دونوں مقامات کی عبارتیں ذکر کریں (۱۰۲) ارشاد نبوی ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ میری ہی اتباع کرتے اس حدیث کی تخریج کریں اور تفسیر عثمانی کے حوالے سے اس کی تشریح کریں۔ (۱۰۳) خاتمیت رتبی کو ماننے سے آیت کریمہ کا مفہوم اور کچھ فوائد ذکر کریں (۱۰۴) اگر کوئی شخص ہم سے اس عبارت کی بابت پریشان کرے تو ہم اس کو کیسے

پھنسائیں؟ (۱۰۵) جب خاتم النبیین کا معنی حضرت نانوتویؒ کے نزدیک بھی آخری نبی ہے تو پھر جمہور سے حضرت کا اختلاف کیا ہوا؟ نیز حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت کی جو علت پیش کی اس کے مطابق ختم نبوت کا مفہوم کیا بنتا ہے اور اس کے بغیر کیا؟

(۱۰۶) اس کا مطلب لکھیں اور ثابت بھی کریں کہ

عام مسلمانوں کے ہاں　　　خاتم النبیین = آخری نبی

حضرت نانوتویؒ کے ہاں　　　خاتم النبیین = آخری نبی + افضل و اعلیٰ نبی

(۱۰۷) حدیث شریف سے اس کو ثابت کریں کہ ختم نبوت نبی ﷺ کے فضائل سے ہے پھر یہ بتائیں کہ خاتم النبیین میں بالذات فضیلت کیسے ہوگی؟ (۱۰۸) حضرت نے فرمایا ''کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں'' اصول فقہ کی رو سے مثال دے کر یہ ثابت کریں کہ اس کا یہ ترجمہ درست نہیں ''مع انه لا فضل فيه اصلا'' (۱۰۹) خالی جگہ پر کریں۔

اگر...... پہلے آنا فضیلت کی بات ہوتو............ اس امت سے افضل ہوتیں اور اگر محض ......میں آنا فضیلت کی بات ہوتو...... کے بعد والے...... صحابہ سے افضل ہوں۔

ارشادِ باری مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں آنحضرت ﷺ کے...... اوصافِ مدح ذکر کئے ہیں ایک آپ کا رسول اللہ ہونا اور دوسرے آپ کا............ ہونا، حضرت فرماتے ہیں ...... رسول اللہ ہونے میں...... فضیلت ہے اسی طرح خاتم النبیین ہونے میں بالذات...... ہے اور یہ تب ہی ہے جب خاتم النبیین کے معنی محض آخری...... نہ کئے جائیں بلکہ اس...... اعلی و افضل کا مفہوم...... لیا جائے۔ (۱۱۰) حضرت کی وہ عبارت لکھیں جس میں اس دین کو آخری دین مانا ہے۔ (۱۱۱) حضرت کی عبارت کا مطلب لکھیں اور یہ بھی بتائیں کہ لٰكِنْ کے بعد پورا جملہ نظر نہیں آتا تو حضرت نے اس کو جملہ کیوں کہا؟ ''پر جملہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ اور جملہ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک

قرار دیا‘‘(۱۱۲)حضرت کے ذکر کردہ معنی سے شان نبوی دوبالا ہوئی یا ختم نبوت کا انکار ہوا حقیقت کیا ہے اور دشمن کیا کہتا ہے؟(۱۱۳)حضرت کی اس عبارت کا مطلب تحریر کریں ’’اور ہماری غرض وصفِ ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی‘‘۔(۱۱۴)’’ذاتی اور عرضی نیز ذاتی اور عطائی‘‘ کی وضاحت کریں اور ذاتی عرضی کی انجیل سے مثال دیں(۱۱۵)حضرت کی اس عبارت کی وضاحت کریں ’’چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے‘‘(۱۱۶)مندرجہ ذیل عبارت میں ایک ہی مفہوم کو حضرت نے مختلف اندازوں سے سمجھایا ہے اُس مفہوم کو ذکر کر کے ہر انداز کو الگ الگ پیش کریں۔

’’سواسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض،اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض جیسے آپ نَبِیُّ الْاُمَّة ہیں ویسے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء بھی ہیں‘‘۔(۱۱۷)حضرت کی اس عبارت(اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے) کا کیا یہ معنی لینا درست ہے یا نہیں کہ آپ ﷺ نے جس کو چاہا نبی بنا دیا،یا اگر آپ چاہیں تو کسی کو نبی بنا دیں اور کیوں؟(۱۱۸)اس عبارت کی شرح کریں ’’اب دیکھئے کہ عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی‘‘(۱۱۹)درج ذیل عبارت میں کتنے دعوے ہیں اور آیۃ کریمہ سے کس طرح سمجھے گئے ہیں؟‘‘حاصل مطلب آیۃ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے‘‘۔(۱۲۰)مندرجہ ذیل تین حضرات میں سے کس نے شان رسالت کو بہترین انداز سے بیان کیا ہے۔مولانا احمد رضا خان بریلوی،مفتی احمد یار خان، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ۔(۱۲۱)حضرتؒ نے دیگر انبیاء علیہم السلام پر نبی کریم ﷺ کی فوقیت کو کن کن وجوہات سے ثابت کیا ہے؟

(۱۲۲) حضرت نے نبوت میں اور معجزات میں نبی کریم ﷺ کے تفوق کو کیسے ثابت کیا؟ (۱۲۳) مندرجہ ذیل معجزات کن کن انبیاء علیہم السلام کے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا تفوق کیسے ثابت ہوتا ہے؟

پتھر سے پانی کے چشمے نکلنا ، انگشتان مبارک سے پانی کے چشمے بہنا

لاٹھی سانپ بن جانا، گارے سے پرندہ بن جانا ،سوکھے تنے کا غم میں رونے لگ جانا

(۱۲۴) نبی کریم ﷺ کے عقل وفہم میں اعلیٰ وافضل ہونے کو اور اخلاق میں سب سے بلند ہونے کو حضرت نے کیسے بیان کیا ؟(۱۲۵) حضرت کی درج ذیل عبارت سے ان مضامین کو ثابت کریں: آنحضرت ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں، سب انبیاء کے پیشوا ہیں سب کے سردار اور سب سے اعلیٰ اور آخری ہیں۔ ”کسی اور کی نبوت میں شک ہو کہ نہ ہو حضرت محمد ﷺ کی نبوت میں کسی اہل عقل وانصاف کو شک کی گنجائش نہیں بہر حال یہ بات واجب التسلیم ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے قافلہ کے سالار، سب رسولوں کے سردار اور سب میں افضل اور سب کے خاتم ہیں“ (۱۲۶) آخری نبی ہونے کا اعلان حضرت عیسی علیہ السلام نے کیا یا آنحضرت ﷺ نے نیز اس دعوی سے آپ کی حقانیت کو مبرہن کریں (۱۲۷) آیت کریمہ کا ترجمہ ومختصر تفسیر کر کے عقیدۂ ختم نبوت پر استدلال ذکر کریں یَآ اَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا(۱۲۸) کچھ لوگ شَاهِد کا معنی کرتے ہیں حاضر ناظر۔ ان کا رد کریں اور بتائیں کہ حدیث شریف کی قسم تقریر کا ثبوت اس آیت سے کیسے ہوتا ہے پھر تقریر کچھ مثالیں بھی ذکر کریں۔(۱۲۹) درود شریف والی آیت لکھ کر اس سے ختم نبوت پر استدلال ذکر کریں (۱۳۰) سورۃ سبا سے ختم نبوت کے دلائل دیں (۱۳۱) آیات کا ترجمہ کریں اور ختم نبوت پر استدلال واضح کریں وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ، وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَاالْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔(۱۳۲) ارشاد باری ہے وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِیْ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِی

الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ترجمہ کرکے ختم نبوت کو ثابت کریں اور یہ بتائیں کہ احادیث رسول ﷺ کو ماننا اسی طرح فقہاء کے فتاوی پر عمل کرنا تو اس وعید میں داخل نہیں (۱۳۳) سورۃ الفاطر سے ختم نبوت کے چند دلائل دیں (۱۳۴) ترجمہ کریں اور ختم نبوت کے چند دلائل پیش کریں إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَمَن تَزَكّٰى فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ، وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ۔ ثُمَّ أَوْرَثْنَا لْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۔ (۱۳۵) ترجمہ کریں پھر یہ بتائیں کہ ان آیات میں کفار کو کن کن سے تشبیہ دی گئی ہے اس کے بعد ختم نبوت کو ثابت کریں وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمىٰ وَالْبَصِيْرُ O وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّوْرُ O وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ O وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاءُ ج وَمَآ أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ O اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ (۱۳۶) ارشاد فرمایا یٰسٓ O وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ O اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ O عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ O تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ" ترجمہ کریں اور ختم نبوت کے چند دلائل ذکر کریں (۱۳۷) آیات کریمہ سے ختم نبوت کو ذکر کریں أَلَمْ أَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِىْ اٰدَمَ أَلَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ O وَاَنِ اعْبُدُوْنِىْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ نیز فرمایا وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِىْ لَهٗ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ O لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ۔

☆☆☆☆☆☆☆

باب ششم
قرآن پاک کی چھٹی منزل
سے دلائل ختم نبوت

﴿سورة الصافات سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الصافات سے دلیل نمبر۱﴾

﴿نبی ﷺ مصدق ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ O بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ (سورۃ الصافات آیت نمبر۳۶،۳۷)

ترجمہ: اور وہ کہتے ہیں کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعرِ دیوانہ کے کہنے سے چھوڑ دیں گے بلکہ وہ حق لایا ہے اور اس نے سب رسولوں کی تصدیق کی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو فرمایا کہ اس پیغمبر یعنی حضرت محمد ﷺ نے پہلے انبیاء کی تصدیق کی ہے مگر یہ نہ کہا کہ بعد والے اس کی تصدیق کریں گے کیونکہ اس کے بعد کوئی نبی اور کوئی کتاب نہیں۔

﴿سورۃ الصافات سے دلیل نمبر۲﴾

﴿یہ امت آخری امت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ O سَلَامٌ عَلٰى مُوسٰى وَهَارُوْنَ (سورۃ الصافات آیت نمبر۱۱۹،۱۲۰)

ترجمہ: ان کے لئے آئندہ نسلوں میں یہ باقی رکھا کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔

دلیل کی وضاحت:

اس امت کو ''آخـــرِیْــن'' فرمایا یعنی آخری امت تو جب یہ آخری امت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا۔

﴿سورۃ صٓ سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ صٓ سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات کا وجود﴾

ارشاد فرمایا:

صٓ (سورۃ صٓ آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ صٓ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن کے نہ ماننے والے ضدی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ O بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّشِقَاقٍ (سورۃ صٓ آیت نمبر۱،۲)

ترجمہ: قرآن کی قسم جو سراسر نصیحت ہے بلکہ جو لوگ منکر ہیں وہ محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن نصیحت والی کتاب موجود ہے نہ ماننے والے خود غلطی میں ہیں نہ قرآن میں کمی ہے نہ اس کی تفسیر میں، اور نہ ہی سمجھانے والی اور عمل کرنے والی جماعت مٹ گئی اس لئے نہ ماننے والے کا اپنا قصور ہے اپنے آپ کو درست کرے جماعت اہل حق سے مل جائے کسی نبی کا انتظار فضول ہے حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو اس جماعت کے افراد ہی ان کا استقبال کریں گے۔ ان کو انبیاء سابقین کی طرح دعوی کر کے منوانے کے لئے نہ محنت کرنی ہوگی اور نہ معجزات دکھا کر قائل کرنا پڑے گا۔

﴿سورۃ صٓ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن سب جہان کیلئے نصیحت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ (سورۃ صٓ آیت نمبر۸۷)

ترجمہ: یہ قرآن تو تمام جہان کیلئے نصیحت ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن سب جہان کیلئے نصیحت ہے انسان جو بھی ہو جہاں بھی ہو وہ جہان میں ہی رہے گا اس کو نصیحت کی ضرورت ہوگی تو قرآن اس کیلئے کافی ہے پھر یہ محفوظ بھی ہے اس کے معانی معلوم اس کے احکام مدون۔ تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہی؟

﴿سورۃ الزمر سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر۱﴾

﴿قرآن اتارنے والا غالب ہے﴾

ارشادفرمایا:

تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (سورۃ الزمر آیت نمبر ا)

ترجمہ: اس کتاب کا اتارنا اللہ کی طرف سے ہے جو غالب حکمت والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں اللہ نے دوصفات کا ذکر کیا **الْعَزِيْز** یعنی غالب اور **الْحَكِيْم** اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ کتاب غالب رہے گی اس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا۔اس پر کوئی کتاب غالب نہیں آسکتی اگر بعد میں کسی اور نبی کو مانا جائے تو قرآن کو غالب نہیں مغلوب ماننا لازم آئے گا۔دوسری صفت حکیم ذکر کی جس سے اشارہ ہوا کہ قرآن حکمت والا اور مضبوط ہے

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر۲﴾

﴿رحمت کے حق دار نمازی ہی ہیں﴾

ارشادفرمایا:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ (سورۃ الزمر آیت نمبر ۹)

ترجمہ: (کیا کافر بہتر ہے) یا وہ جو رات کے اوقات میں سجدہ اور قیام کی حالت میں عبادت کرر ہا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید کرتا ہو۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں رات کی گھڑیوں میں نماز پڑھنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ لوگ رحمت خداوندی کی امید رکھتے ہیں اور نماز کا ختم نبوت کی دلیل ہونا بار ہا گزر چکا ہے۔معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمت کی امید وہی رکھے جو ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا اس کو آخرت میں اللہ کی رحمت نہ ملے گی۔

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر۳﴾

﴿نبی ﷺ کی اتباع میں اللہ کی رضا ہے﴾

ارشادفرمایا:

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ O اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (سورۃ الزمر آیت نمبر۲،۳) قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ O وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ O قُلْ اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍO قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِیْنِیْ (سورۃ الزمر آیت نمبر۱۱تا۱۳)

ترجمہ: بے شک ہم نے یہ کتاب ٹھیک طور پرآپ کی طرف نازل کی ہے پس تو خالص اللہ ہی کی فرماں برداری مدنظر رکھ کراس کی عبادت کر۔خبردار خالص فرماں برداری اللہ ہی کیلئے ہے...... کہہ دو مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت کو اس کیلئے خالص رکھوں اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار ہو جاؤں کہہ دیجئے میں برے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں کہہ دیجئے میں خالص اللہ ہی کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتا ہوں۔

دلیل کی وضاحت:

ان آیات سے پتہ چلا ہے کہ جس دین پر چلنے سے اللہ کی منشا پوری ہوتی ہے اس کی رضا نصیب ہوتی ہے جس پر نبی کریم ﷺ چلتے رہے اور ہمارے لیے اس کے حصول کا ذریعہ فقط نبی کریم ﷺ کی اتباع ہے اور اس لئے آپ کی تشریف آوری کے بعد نہ کسی نبی کی ضرورت ہے نہ کسی اور دین کی۔آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر۴﴾

﴿جس کو اس دین پر تسلی نہیں وہ اندھیرے میں ہے﴾

ارشاد فرمایا :

أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُورٍ مِّن رَّبِّهٖ (سورۃ الزمر آیت نمبر۲۲)

ترجمہ: بھلا جس کا سینہ اللہ نے دین اسلام کے لئے کھول دیا سو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔

دلیل کی وضاحت:

جس کو اسلام کے بارے میں شرح صدر ہوا اس کو نبی ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننے کی کیا ضرورت؟ معلوم ہوا کہ مرزائیوں کو اسلام کے بارے شرح صدر نہیں ہے ان کا باطن نور سے خالی ہے ان کی قبروں میں آگ اور اندھیرا ہے ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر۵﴾

﴿قرآن احسن الحدیث ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ الْاٰية (سورۃ الزمر آیت نمبر۲۳)

ترجمہ: اللہ ہی نے بہترین کلام نازل کیا یعنی کتاب باہم ملتی جلتی ہے اس کی آیات دہرائی جاتی ہیں جس سے خدا ترس لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کی کھالیں نرم ہو جاتی ہیں اور دل یاد الٰہی کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے اس کے ذریعے جسے چاہے راہ پر لے آتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے راہ پر لانے والا کوئی نہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ نے سب سے اچھی کتاب اتاری۔قرآن کو اَحۡسَنُ الۡحَدِیۡث کہااور اثر اس کا یہ بتایا کہ یہ دلوں کو نرم کرتا ہے پھر اس کو ھَادِی نہیں بلکہ ھُدًی کہا جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ نری ہدایت ہے جب اتنی اچھی کتاب اللہ نے اتار دی اور وہ موجود بھی ہے اس کو سمجھنے سمجھانے والے اس پر عمل کرنے والوں کی ایک بڑی جماعت ہر دور میں موجود رہی ہے اور وہ جماعت اب بھی موجود ہے تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی۔آپ ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر۶﴾

﴿قرآن میں سب کی ہدایت کا سامان موجود ہے﴾

ارشادفرمایا:

وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ (سورۃ الزمر آیت نمبر۲۷)

ترجمہ: اور ہم نے لوگوں کیلئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان کردی ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

دلیل کی وضاحت:

جب قرآن نے ہر قسم کی باتیں سمجھا کر اتمام حجت کردی تو اب کسی اور وحی یا اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی جس کو ہدایت لینی ہے قرآن اس کے لئے کافی ہے۔

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر۷﴾

﴿قرآن میں کوئی کجی نہیں﴾

ارشادفرمایا:

قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا غَيۡرَ ذِىۡ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ (سورۃ الزمر آیت نمبر۲۸)

ترجمہ: وہ عربی زبان کا بےعیب قرآن ہے تا کہ یہ لوگ ڈریں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کی زبان کا ذکر کیا اور اللہ نے اس زبان کی بھی حفاظت کردی تا کہ اس کے معانی کو سمجھنے میں دشواری نہ رہے جب قرآن بھی زندہ اس کی زبان بھی زندہ اور اس میں کوئی کجی نہیں کیونکہ کجی ہوتی تو زوال کا امکان تھا جب یہ سب کچھ نہیں تو پھر کسی اور کی کیا ضرورت رہی۔ کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی حفاظت کافی﴾

ارشاد فرمایا:

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ (سورۃ الزمر آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں؟

دلیل کی وضاحت:

بندے سے مراد یہاں حضرت نبی کریم ﷺ ہیں جب اللہ ان کو کافی ہے اور اللہ نے اپنے اس بندے پر نازل کردہ دین کی حفاظت کا ذمہ لیا اور اس کی حفاظت بھی کی۔ تو پھر کسی اور دین کی یا کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟

نکتہ: سنا ہے کہ مرزائیوں نے اس آیت کریمہ کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے اپنی انگوٹھیوں پر اس کو کندہ کرواتے ہیں اپنے مکانوں پر لگاتے ہیں تا کہ ایک دوسرے کو پہچان لیں۔ مگر عقل کے اندھوں کو یہ خبر نہیں کہ یہ آیت کریمہ بھی ان کی پوری پوری تردید کرتی ہے۔

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿قرآن سب لوگوں کے لئے ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتَابَ لِلنَّاسِ بِالۡحَقِّ (سورۃ الزمر آیت نمبر ۴۱)

ترجمہ: بیشک ہم نے آپ پر یہ کتاب سچی لوگوں کیلئے اتاری ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اَلنَّاس اور **مَنۡ** کے لفظ عام ہیں۔ تخصیص کی کوئی دلیل نہیں کہ بعض اس کے ساتھ خاص ہوں اور بعض کے لئے نہ ہو۔ جب قرآن سب کے لئے اللہ نے اتار دیا تو پھر کسی اور کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿مشرکین کے خواص کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا: **وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحۡدَہُ اشۡمَأَزَّتۡ قُلُوۡبُ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ ج وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِذَا ہُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ** (سورۃ الزمر آیت نمبر ۴۱)

ترجمہ: اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل سکڑ جاتے ہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو فوراً خوش ہو جاتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

انبیاء کرام کا بڑا مقصد لوگوں کو شرک سے باز رکھنا ہوتا ہے اور قرآن پاک میں نہ صرف یہ کہ شرک کی مختلف اقسام کا رد پایا جاتا ہے بلکہ شرک کے اثرات اور مشرکین کی علامات بھی مذکور ہیں۔ جب شرک کا اس قدر رد موجود ہے تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں

مشرک کا خاصہ ہے کہ گو بعض وقت زبان سے اللہ کی عظمت و محبت کا اعتراف کرتا ہے لیکن اس کا دل اکیلے خدا کے ذکر اور حمد و ثنا سے خوش نہیں ہوتا۔ ہاں دوسرے دیوتاؤں یا جھوٹے معبودوں کی تعریف کی جائے تو مارے خوشی کے اچھلنے لگتا ہے جس کے آثار اس کے چہرے پر

نمایاں ہوتے ہیں۔افسوس کہ یہ ہی حال آج بہت سے نام نہاد مسلمانوں کا دیکھا جاتا ہے کہ خدائے واحد کی قدرت وعظمت اوراس کے علم کی لامحدود وسعت کا بیان ہوتو چہروں پر انقباض کے آثار ظاہر ہوجاتے ہیں مگر کسی پیر فقیر کا ذکر آجائے اور جھوٹی سچی کرامات اناپ شناپ بیان کردی جائیں تو چہرے کھل پڑتے اوردلوں میں جذبات مسرت وانبساط جوش مارنے لگتے ہیں بلکہ بسااوقات توحید خالص کا بیان کرنے والا ان کے نزدیک منکراولیاء سمجھا جاتا ہے۔ فَإِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى وَبِهِ الْمُسْتَعَانُ۔(تفسیر عثمانی ص ٦١٧)

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر١١﴾

﴿اللہ کی رحمت سے مایوسی منع ہے﴾

ارشادفرمایا:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ الخ

(سورۃ الزمر آیت نمبر٥٣تا٥٥)

ترجمہ: کہہ دیجئے (اللہ فرماتا ہے) اے میرے بندو!(١) جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

---

(١) اس مقام پر ایک اشکال ہے کہ ارشاد باری ہے: مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُواْ عِبَاداً لِّيْ مِن دُونِ اللّٰهِ وَلَـكِن كُونُواْ رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر٧٩) اس سے پتہ چلا کہ کوئی نبی یہ نہیں کہتا کہ میرے بندے بنو، پھر سورت الزمر کی اس آیت میں ''يٰعِبَادِيَ'' سے خطاب کیوں کروایا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ سے اعلان کروایا گیا کہ آپ اللہ کی طرف سے ان کو یوں کہہ دو حضرت تھانویؒ تفسیر یوں کرتے ہیں: آپ (ان سوال کرنے والوں کے جواب میں میری طرف سے) کہہ دیجئے (بیان القرآن ج١٠ص٢٨) حاصل یہ ہے کہ اس آیت میں قُلْ کے بعد يَقُوْلُ اللّٰهُ محذوف ہے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ بیشک اللہ سب گناہ بخش دے گا بیشک وہ بخشنے والا رحم والا ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کا حکم مانو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہیں مدد نہ مل سکے گی۔ اور ان اچھی باتوں کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہیں اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

شان نزول:

کچھ لوگ اہل شرک میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے جو اسلام کی رغبت رکھتے تھے اور جاہلیت کے زمانہ میں وہ شرک، قتل، زنا اور چوری کا ارتکاب کر چکے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جس چیز کی دعوت دے رہے ہیں وہ نہایت ہی بہترین چیز ہے ہم اسلام لانا چاہتے ہیں مگر ان چیزوں کے باعث ڈرتے ہیں کیا اسلام لانے پر ہماری نجات ہو جائے گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (دیکھئے معارف القرآن کاندھلوی ج ۷ ص ۹۹)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

سوال: کیا ایسا حذف قرآن میں اور بھی کہیں ہے؟

جواب: جی ہاں: سورۃ الزمر ہی میں ہے۔ **وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى** (سورۃ الزمر آیت نمبر ۳) اس میں **مَا نَعْبُدُ هُمْ** سے پہلے **قَالُوْا** محذوف ہے (تفسیر جلالین) جناب مولانا احمد رضا خان بریلوی اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں ”اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لئے ہیں کہتے ہیں کہ ہم تو انہیں صرف اتنی بات کیلئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے نزدیک کر دیں“ خط کشیدہ عبارت ”قَالُوْا“ محذوف کا ترجمہ ہے اور اگر کو محذوف نہ مانا جائے تو عبادت کی نسبت معاذ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جائے گی اور **هُمْ** ضمیر کا مرجع اسم موصول ہے اور اس معنی کی خرابی کسی ذی فہم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی طرح آیات کی تطبیق کیلئے یہاں **يَقُوْلُ اللّٰهُ** کو محذوف مانا جائے گا۔

دلیل کی وضاحت:

یہ اعلان قیامت تک کے لئے ہے اور اللہ کی رحمت انابۃ اور اسلام ہی میں ہے۔ یعنی اس کی طرف رجوع کرنے اور اس کی فرماں برداری میں ہے ان چیزوں کے کرنے سے بندوں کی کامیابی ہے۔ جب ہمیں گناہ معاف کروانے کی پوری ترتیب دے دی گئی ہے تو پھر ہمیں کسی اور کی ضرورت نہ رہی۔

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر۱۲﴾
﴿انبیاء آپ ﷺ پہلے ہی آئے﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ أُوْحِيَ اِلَيْکَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (سورۃ الزمر آیت نمبر۶۵)

ترجمہ: اور بیشک وحی کی گئی آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے ہوئے کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے

دلیل کی وضاحت:

شرک تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے اس بارے میں نبی کریم ﷺ کی وحی کے ساتھ پہلے انبیاء کی وحی کا ذکر کیا بعد کی وحی کا نہیں کیونکہ بعد میں وحی کسی پر ہے نہیں۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ شرک کی مذمت اور اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اگر مرد یا عورت مشرک ہو تو اس کا نکاح مسلمان سے درست نہیں یا نکاح کے بعد ایک مشرک ہو گیا تو نکاح سابق ٹوٹ جائے گا اور شرک یہ کہ علم یا قدرت یا کسی اور صفت خداوندی میں کسی کو خدا کا مماثل سمجھے یا خدا کی مثل کسی کی تعظیم کرنے لگے مثلاً کسی کو سجدہ کرے یا کسی کو مختار سمجھ کر اس سے اپنی حاجت مانگے (تفسیر عثمانی ص۴۳ ف۱۰)

﴿سورۃ الزمر سے دلیل نمبر۱۳﴾

﴿اس امت کو گواہی کا شرف ملے گا﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَجِائَءَ بِالنَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَايُظْلَمُوْنَ (سورۃ الزمر آیت نمبر ۶۹)

ترجمہ: اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور کتاب رکھ دی جائے گی اور انبیاء اور گواہ لائے جائیں گے اور ان میں انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

دلیل کی وضاحت:

زمین رب کے نور سے روشن ہوگی انبیاء اور شہداء کو لایا جائے گا۔ اس امت کو سب کا شہید بنایا اور اس امت پر نبی ﷺ کے علاوہ اور کوئی گواہی دینے والا نہ ہوگا۔ اور آپ پر کسی کی گواہی نہ ہوگی۔ اگر آپ کے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ آپ کے بارے میں گواہی دیتا کسی اور گواہ کے نہ ہونے سے معلوم ہوا کہ آپ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ المؤمن سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ المؤمن سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

حٰمٓ (سورۃ المؤمن آیت نمبر۱)

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں جب یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورة المؤمن سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن کو اتارنے والا غالب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ (سورة المؤمن آیت نمبر۲)

ترجمہ: کتاب کا اتارنا اللہ کی طرف سے ہے جو غالب ہے ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں اللہ کی دو صفات کا ذکر ہے العزیز یعنی غالب اور الۡعَلِيۡمِ صفت عزیز کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی اس کتاب کو مغلوب نہیں کر سکتا لہذا کسی اور کتاب کی ضرورت نہ رہی۔

اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ کتاب غالب رہے گی اس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے اس پر کوئی کتاب غالب نہیں آسکتی اگر بعد میں کسی اور نبی کو مانا جائے تو قرآن کو غالب نہیں مغلوب ماننا لازم آئے گا۔ جبکہ قرآن مغلوب نہیں ہو سکتا۔ حاصل یہ کہ قرآن پاک کا ہمیشہ غالب رہنا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورة المؤمن سے دلیل نمبر۳﴾

﴿مشرکین کے خواص اور علامات کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

ذٰلِكُمۡ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِىَ اللّٰهُ وَحۡدَهٗ كَفَرۡتُمۡ ‌ۚ وَاِنۡ يُّشۡرَكۡ بِهٖ تُؤۡمِنُوۡا ‌ؕ فَالۡحُكۡمُ لِلّٰهِ الۡعَلِىِّ الۡكَبِيۡرِ (سورة المؤمن آیت نمبر۱۲)

ترجمہ: (مشرکین سے کہا جائے گا کہ) یہ عذاب اس لئے ہے کہ جب ایک اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے سو فیصلہ اللہ کا ہے جو عالی شان بڑے رتبے والا ہے۔

آیت کریمہ کا مفہوم:

اس آیت میں سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۴۶ اور سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۴۱ کی طرح مشرک کا خاصہ بتایا گیا ہے کہ صرف اللہ کو پکارا جائے یا صرف اللہ کی حمد و ثنا کی جائے تو وہ اس کو برداشت نہیں کرتا۔

دلیل کی وضاحت:

اس کتاب کے صفحہ ۶۳۶ میں سورۃ الزمر کی دلیل نمبر ۱۰ کے تحت دلیل کی وضاحت گزر چکی ہے وہیں ملاحظہ کر لیا جائے۔

﴿سورۃ المؤمن سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿انبیاء سابقین کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (سورۃ المؤمن آیت نمبر ۷۸)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے بعض ان میں سے وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ پر بیان کر دیا اور بعض وہ ہیں کہ ہم نے آپ پر ان کا حال بیان نہیں کیا۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں بھی انبیاء سابقین ہی کا ذکر کیا یہ نہ کہا کہ بعد میں بھی آئیں گے اور نہ یہ کہا کہ بعد والے انبیاء پر ہم آپ کے واقعات ذکر کریں گے۔ آپ معراج کی رات انبیاء سابقین سے ملے

(نسائی طبع بیروت ج۱ص۲۲۲،تفسیر ابن کثیر ج۳ص۳۹) مگر بعد والے کسی نبی سے نہیں۔خواب میں آپ کو انبیاء سابقین دکھائے گئے جیسے حضرت عیسی علیہ السلام (بخاری ج۲ص۱۰۳۶) مگر بعد میں آنے والا کوئی نبی نہ دکھایا گیا بعد میں آنے والوں میں اگر دکھایا گیا تو دجال لعین دکھایا گیا (بخاری ج۲ص۱۰۳۶) اور ایک خواب کنگن والا جس کی تعبیر آپ نے دو جھوٹوں سے دی اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب (بخاری ج۲ص۱۰۴۱)

﴿سورة حٰمٓ السجدة﴾

﴿سورة حم السجدة سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

حٰمٓ ﴿سورة حٰمٓ السجدة آیت نمبر۱﴾

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف محفوظ ہیں تو باقی دین کس قدر محفوظ ہوگا۔ جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورة حم السجدة سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن پاک میں کوئی ابہام نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

كِتَابٌ فُصِّلَتْ اٰيَاتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (حٰمٓ السجدة آیت نمبر۳)

ترجمہ: ایک کتاب ہے جس کی آیات کو واضح کر دیا گیا ہے قرآن عربی زبان میں علم والوں

کیلئے۔

دلیل کی وضاحت:

جب اس کتاب کی آیات بھی مفصل اور واضح ہیں پھر زبان بھی متعین کردی اور وہ زبان بھی زندہ کتاب بھی زندہ اس کی علمی و عملی ہر طرح کی تفسیریں بھی موجود ہیں تو پھراور کسی کی کیا ضرورت رہ گئی؟

پہلی کتابوں کا تو یہ بھی نہیں پتہ کہ وہ کس زبان میں تھیں اگران کی زبان سریانی یا عبرانی بتاتے بھی ہیں تو وہ زبانیں آج دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں اگر موجود ہیں تو اہل باطل ثابت کریں یہ چیلنج ہے۔ ہندوؤں کی کتاب اوران کی زبان سنسکرت کا بھی ایسا ہی حال ہے۔

جب عربی الحمدللہ دنیا میں موجود ہے اوراس کی مدارس میں باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے تو پھراور کسی کتاب کی کیا ضرورت ہے؟ اس زبان کی اس قدر حفاظت ہے کہ دیگر زبانیں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوگئیں ان کے آداب اورقواعد بدل گئے لیکن عربی اس قدر محفوظ ہے کہ عام بول چال میں جو غیر معیاری زبان چلنے لگیں اور کچھ لوگوں نے اس کی حمایت کی تو سنجیدہ لوگوں نے قدیم عربی لغت کی حمایت میں ایک عجیب بات کہی کہ تم لوگ جس زبان کورائج کرنا چاہتے ہو اس کی حمایت کیلئے تم کو اصل معیاری عربی زبان ہی استعمال کرنی پڑتی ہے گویا جیسے ہمارے ہاں اردواور پنجابی کا فرق ہے کہ پنجابی بولی تو جاتی ہے مگراس کولکھنا اور پڑھنا بڑا مشکل کام ہے اسی طرح فصیح عربی زبان اردو کی طرح اور غیر معیاری عامی زبان پنجابی کی طرح ہے رہی فصیح جدید عربی تو وہ قدیم عربی کے خلاف نہیں بلکہ قدیم عربی کے قواعد کے مطابق ہے صرف جدید مصنوعات وغیرہ کے الفاظ کی اس میں کثرت پائی جاتی ہے۔

﴿سورۃ حم السجدۃ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿زکوۃ نہ دینے والوں کی ہلاکت﴾

ارشادفرمایا:

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ O الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كَافِرُوْنَ (سورة حٰمٓ السجدة آیت نمبر ۶،۷)

ترجمہ: اور مشرکین کیلئے ہلاکت ہے جو زکوۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں زکوۃ نہ دینے والوں کی ہلاکت کا ذکر ہے اور زکوۃ مومن سے لی جاتی ہے کافر سے جزیہ یا خراج لیا جاتا ہے اور زکوۃ خود ختم نبوت کی دلیل ہے كَمَا مَرَّ فِي الْمُقَدِّمَةِ۔

﴿سورة حم السجدة سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿قرآن کا احترام ضروری ہے﴾

ارشادفرمایا:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (سورة حٰمٓ السجدة آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ: اور کافروں نے کہا کہ تم اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور مچاؤ تا کہ تم غالب ہو جاؤ۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کی قراءت کے وقت شور کرنا منع ہے نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نیا نبی مانا جائے تو قرآن سے دوری لازم آتی ہے وہ اپنے کلام کو قرآن کے برابر یا اعلیٰ کہے گا اس کے ماننے والے اس کے کلام کو قرآن سے بہتر جانیں گے اور اگر ان کے رد میں مسلمان قرآن پڑھیں گے تو وہ اس میں شور کریں گے۔ تو قرآن پاک کا ادب واحترام پورے طور پر تب ہی ہو سکتا ہے جب انسان آنحضرت ﷺ کا اللہ کا آخری نبی اور قرآن کریم کو اللہ کی آخری کتاب مانے۔ اس لئے یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ حم السجدۃ سے دلیل نمبر۵﴾

﴿اذان کی فضیلت﴾

ارشادفرمایا:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿سورۃ حٰمٓ السجدۃ آیت نمبر۳۳﴾

ترجمہ: اوراس سے بہتر کس کی بات ہے جولوگوں کواللہ کی طرف بلائے اورخود بھی اچھے کام کرے اور کہے کہ بیشک میں بھی فرماں برداروں میں سے ہوں۔

شان نزول:

جب غیرمسلموں نے اذان کوسناتو حسد سے اس پراعتراض کیاتو آیت **وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًامِمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ** اورآیت **وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا** نازل ہوئیں(تفسیرالخازن ج۱ص۴۷۵جامع النقول ج۱ص۵۸۳)

دلیل کی وضاحت:

شان نزول کے مطابق اس آیت میں اذان کہنے والی کی فضیلت ہےاوراذان خودختم نبوت کی دلیل ہے جیسا کہ مقدمہ میں گزرا۔اس لئے اذان کی احادیث بھی ختم نبوت کے دلائل میں شامل ہوں گی۔اس مقام پراذان کی فضیلت کی صرف دوحدیثیں دی جاتی ہیں مگریادرہے کہ یہ فضیلت اسی کو ملے گی جو نبی کریم ﷺ کواللہ کا آخری نبی مانتا ہو۔مرزائیوں کواذان دینے سے بجائے ثواب کے سخت گناہ ہوگااورسورۃ المائدۃ کے دلیل نمبر۱۶کے تحت ثابت ہو چکا ہے کہ مرزائی اذان کامذاق اڑاتے ہیں۔

یادرکھیں کہ جومرزائی تونہیں مگرمرزائیوں سے دوستی رکھتا ہےغمی خوشی میں دونوں ایک دوسرے کےشریک ہوتے ہیں تومرزائی کےایسے دوست کاانجام بھی نہایت خطرے میں ہے۔

﴿اذان کی فضیلت کی احادیث﴾

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدىٰ صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ ﴾(رواہ احمد وابوداودوابن ماجہ والنسائی مشکوۃ طبع بیروت ج۱ص۲۱۱)(مؤذن کے اتنے ہی زیادہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں جتنی حد تک وہ اپنی آواز بلند کرتے ہیں جو جاندار و بے جان اس آواز کو سنتے ہیں اس کے لئے گواہی دیں گے)

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بَالصَّلٰوةِ وَيُصَلّىٰ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِىْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَ يُقِيْمُ لَلصَّلٰوةِ يَخَافُ مِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِىْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ﴾(رواہ اُبوداودوالنسائی مشکوۃ طبع بیروت ج۱ص۲۱۰) (اللہ تعالیٰ اس بکری چرانے والے بہت خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ تعالی فرشتوں سے فرماتے ہیں میرے اس بندے کو دیکھو اذان وا قامت کہہ کر نماز پڑھ رہا ہے یہ سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے میں نے اپنے اس بندے کی مغفرت کردی اور جنت کا داخلہ طے کردیا)

﴿سورۃ حم السجدۃ سے دلیل نمبر۶﴾

﴿حاکمانہ کلام دوٹوک فیصلہ﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِىْ اٰيَاتِنَا لَايَخْفَوْنَ عَلَيْنَا الاٰية ﴿سورۃ حٰمٓ السجدۃ آیت نمبر۴۰﴾

ترجمہ: بیشک جو لوگ ہماری آیتوں سے کجروی کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے نہیں رہتے کیا وہ شخص جو آگ میں ڈالا جائے بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن سے آئے۔ جو چاہو کرو۔ جو

کچھ تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

''جو کرنا ہے کرلو'' کیسا شاہانہ کلام ہے؟ ایسا کلام اس وقت کیا جاتا ہے جب جب اس کے بعد کوئی اور نہ ہو۔ پھر یہ دھمکی بھی ان لوگوں کو ہے جو اللہ کی آیات میں کجروی کرتے ہیں اور ان میں سرِ فہرست نبوت کے جھوٹے دعویدار ہیں۔

﴿سورة حم السجدة سے دلیل نمبر ۷﴾
﴿قرآن غلطی سے پاک ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ الأية ﴿سورة حٰمٓ السجدة آیت نمبر ۴۱،۴۲﴾

ترجمہ: بیشک وہ لوگ جنہوں نے نصیحت سے انکار کیا جب ان کے پاس آئی اور بیشک وہ کتاب ہے نادر جس میں نہ آگے سے غلطی کا دخل ہے نہ پیچھے سے، حکمت والے تعریف کئے ہوئے کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

ایک تو یہ بتایا کہ قرآن پاک نہایت محفوظ کتاب ہے اس کے دائیں بائیں سے باطل اندر نہیں آسکتا تو پھر کسی اور کی کیا ضرورت ہے؟ علاوہ ازیں آیت کریمہ میں قرآن پاک کو کتاب عزیز فرمایا اور عزیز کا معنی غالب بھی ہیں نادر بھی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور کتاب نازل ہو تو یہ نہ نادر رہے گی نہ غالب۔ تو اس کتاب کا عزیز ہونا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورة حم السجدة سے دلیل نمبر ۸﴾
﴿انبیاء سابقین کے واقعہ سے تسلی﴾

ارشاد فرمایا:

مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ (سورة حٰمٓ السجدة آیت نمبر۴۳)

ترجمہ: آپ سے وہی بات کہی جاتی ہے جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہی گئی تھی۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو کہا کہ جو تم سے پہلے رسل سے کہا گیا مگر یہ نہ کہا کہ آئندہ رسل کو بھی کہا جائے گا جیسے قیامت سے پہلے فتنوں کا احادیث میں ذکر ہے اگر کسی نبی نے آنا ہوتا تو قرآن یا حدیث میں اس کا بھی ذکر ہوتا نبی ﷺ خواب میں دجال دکھایا گیا مگر کسی حدیث میں آنے والے نبی کا خواب میں یا معراج کی رات یا احادیث شفاعت میں ذکر نہیں ملتا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

﴿سورة حم السجدة سے دلیل نمبر۹﴾

﴿قرآن اور صاحب قرآن کی زبان محفوظ﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا أَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیَاتُهٗ ط ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ (سورة حٰمٓ السجدة آیت نمبر۴۴)

ترجمہ: اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بنا دیتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں کیا عجمی کتاب اور عربی رسول؟ کہہ دیجئے یہ ایمان والوں کیلئے ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کان بہرے ہیں اور وہ قرآن ان کے حق میں نابینائی ہے وہ لوگ (گویا کہ) دور جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کی زبان کا بھی پتہ ہے اور وہ زبان بھی محفوظ قرآن بھی محفوظ اور وہ قرآن ماننے والوں کے لئے سراپا ہدایت بھی ہے اور شفا بھی۔ پھر کسی اور کتاب کی یا کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے ماننے والے خوش قسمت ہیں نہ ماننے والے اندھوں بہروں کی طرح ہیں۔ نہ ماننے والوں میں سرفہرست وہ لوگ ہیں جو نبوت کے جھوٹے دعویدار ہوں یا جو ایسے مدعیان نبوت پر ایمان لائیں۔

﴿سورۃ حم السجدۃ سے دلیل نمبر۱۰﴾

﴿مستقبل میں کسی نبی کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ آیت نمبر۵۳)

ترجمہ: عنقریب ہم اپنی نشانیاں انہیں دنیا میں دکھائیں گے اور خود ان کی جانوں میں

دلیل کی وضاحت:

یہ تو فرما دیا کہ ہم کائنات میں اور ان کی جانوں میں نشانیاں دکھائیں گے مگر یہ نہ فرمایا کہ ہم کوئی نیا نبی بھی تائید کے لئے بھیجیں گے۔

﴿سورۃ الشوریٰ سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الشوری سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات کی حفاظت﴾

ارشاد فرمایا:

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ﴿سورۃ الشوری آیت نمبر۱،۲﴾

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف محفوظ ہیں تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورۃ الشوری سے دلیل نمبر۲﴾

﴿پہلوں کی وحی کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

﴿سورۃ الشوری آیت نمبر۳﴾

ترجمہ: اسی طرح اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا آپ کی طرف وحی کرتا ہے اور ان کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں پہلوں کی طرف وحی کا ذکر تو ملتا ہے لیکن بعد والوں کا ذکر نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

فائدہ مہمہ: اس مقام پر يُوْحِيْ مضارع کا صیغہ ہے جو نبی ﷺ کے زمانہ کی اور آپ سے پہلے زمانے کی وحی کیلئے لایا گیا ہے مستقبل کیلئے نہیں۔ قرآن پاک میں بعض اور مقامات پر بھی فعل مضارع کا اس طرح استعمال ہوا ہے دیکھئے اس کتاب کا صفحہ ۴۵۱ سورۃ الحج کی دلیل نمبر۱۴ تحت قولہ تعالیٰ: اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ۔

﴿سورۃ الشوری سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن سب کیلئے ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا (سورۃ الشوری آیت نمبر ۷)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے آپ پر عربی زبان میں قرآن نازل کیا تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کا ذکر اس کی حفاظت کا ذکر پھر نبی ﷺ کو اس لئے بھیجا کہ آپ ام القری اور اس کے اردگرد والوں کو ڈرائیں اور ام القری مکہ مکرمہ چونکہ درمیان میں ہے اس لئے من حولھا دنیا کی تمام بستیوں کو شامل ہے تو جب نبی کریم ﷺ کی نبوت سب کو شامل اور آپ کی کتاب ہر طرح محفوظ آپ کی تعلیمات زندہ آپ کی سنتوں کو اپنانے والے ہر دور میں موجود تو پھر کسی نبی اور کسی اور کتاب کی کیا ضرورت آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

☆ پھر اس میں قرآن کی زبان کا بھی ذکر ہے کہ وہ عربی ہے اور حفاظت قرآن بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ الشوری سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿اختلاف کا فیصلہ خدا ہی کرے گا﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ﴿سورۃ الشوری آیت نمبر ۱۰﴾

ترجمہ: اور جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو کہا کہ اللہ فیصلہ کرے گا یہ نہ کہا کہ آئندہ آنے والا نبی فیصلہ کرے گا معلوم ہوا کہ آئندہ کوئی نبی نہیں ہے

﴿سورۃ الشوری سے دلیل نمبر۵﴾

﴿دین اسلام انبیاء سابقین کے دین کے مشابہ﴾

ارشادفرمایا:

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا الْاٰية ﴿سورۃ الشوری آیت نمبر۱۳﴾

ترجمہ: اللہ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا جس کا نوح کو حکم دیا تھااوراسی راستہ کی ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہےاوراسی کا ہم ابراہیم اورموسی اورعیسی کوحکم دیا تھا کہ اسی دین پر قائم رہو اوراس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔جس چیز کی طرف آپ مشرکوں کو بلاتے ہیں وہ ان پر گراں گزرتی ہے۔اللہ جسے چاہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہےاور جواس کی طرف رجوع کرتا ہےاسے راہ دکھاتا ہے

دلیل کی وضاحت:

اس کے اندر بھی صرف انبیاء سابقین کی وحی کا ذکر ہے اگر بعد میں کسی کو آنا ہوتا تو اس کی موافقت کوذکرکر کے بات کواور پختہ کیا جاسکتا تھا مگر ایسا نہ کیا اس کی وجہ اس کے سوااور کیا ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الشوری سے دلیل نمبر٦﴾

﴿آپ کوصراط مستقیم پر قائم رہنے کا حکم﴾

ارشادفرمایا:

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتَابٍ ﴿سورۃ الشوری آیت نمبر۱۵﴾

ترجمہ: تو آپ اسی دین کی طرف بلایئے اوراستقامت کیجئے جیسا آپ کوحکم دیا گیا ہےاوران کی خواہشات پر نہ چلئے اور کہہ دو کہ میں اس پر یقین لایا ہوں جواللہ نے کتاب نازل کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں،اللہ ہی ہمارااورتمہارا پروردگار ہے، ہمارے

لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں، اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

فرمایا آپ اسی کی طرف دعوت دیں یعنی اس وحی کی طرف جو پہلے انبیاء کی وحی کے موافق ہے۔ بعد کے کسی نبی کی طرف نہیں پھر آپ اعلان کر دیں کہ میں اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لایا یہ نہ کہلوایا کہ جو کتابیں نازل ہوں گی ان پر بھی میرا ایمان ہے اس لئے کہ بعد میں کوئی کتاب نازل نہ ہوگی۔

﴿سورۃ الشوری سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿قیامت قریب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ ط وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ ﴿سورۃ الشوری آیت نمبر ۱۷﴾

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے سچی کتاب اور ترازو نازل کیا اور آپ کو کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہو۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں کتاب کے اتارنے کے بعد قیامت کا ہی ذکر کیا اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کا ذکر مناسب تھا۔ کسی اور کا ذکر نہ کرنا اس کی دلیل ہے کہ کوئی اور نہیں آئے گا۔

﴿سورۃ الشوری سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿کسی اور نبی کا انتظار نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ ص وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۳۸﴾

ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ بھی کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں ان لوگوں کی تعریف ہے جو نماز اور زکوۃ کی ادائیگی کرتے ہیں اور نماز اور زکوۃ ختم نبوت کے دلائل ہیں جیسا کہ مقدمہ میں گزر چکا۔

﴿سورۃ الشوریٰ سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿کسی اور نبی کا انتظار نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَأٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَكِيرٍ ﴿سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۴۷﴾

ترجمہ: اس سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو کہ وہ دن آجائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں جس دن تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں بھی ان کو یہ نہ کہا کہ آنے والے نبی تک انتظار کرو قیامت کا ذکر کر کے ہوشیار کیا گیا ہے۔

﴿سورۃ الشوریٰ سے دلیل نمبر ۹﴾

﴿قرآن نور ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مِنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ﴿سورۃ الشوری آیت نمبر۵۲﴾

ترجمہ: اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک فرشتہ بھیجا، آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم نے قرآن کو ایسا نور بنایا کہ ہم اس کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کو ھدایت اور نور کہا اس کے برخلاف گمراہی اور ظلمت ہوگا۔اور جب یہ نور لفظی اور معنوی طور پر محفوظ ہمارے پاس موجود ہے تو اور کسی نئے نبی یا اور کسی کتاب کی کیا ضرورت؟

﴿سورۃ الشوری سے دسویں دلیل﴾

﴿آپ کا راستہ صراط مستقیم﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿سورۃ الشوری آیت نمبر۵۲﴾

ترجمہ: اور بیشک آپ صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں فرمایا کہ آپ صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں معلوم ہوا کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے۔کسی اور کو نبی ماننے سے آپ کی اتباع تو نہ ہوگی اس طرح یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

اشکال: ہدایت تو اللہ دیتے ہیں اس آیت میں نبی ﷺ کی طرف نسبت کیوں؟

جواب: معنی یہ ہے کہ آپ رہنمائی کرتے ہیں باقی رہی توفیق تو وہ اللہ ہی دیتا ہے۔

﴿سورۃ الزخرف سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبرا﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

حٰمٓ ﴿سورۃ الزخرف آیت نمبرا﴾

دلیل کی وضاحت:

جب نبی کریم ﷺ کے دین میں ایسے حروف تک محفوظ ہیں تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟ پھر یہ قرآن مبین بھی ہے اس لئے اور کسی کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن کتابِ مبین ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ﴿سورۃ الزخرف آیت نمبرا،۲﴾

ترجمہ: کتب مبین کی قسم

دلیل کی وضاحت:

قرآن کو کتاب مبین فرمایا توراۃ وانجیل کو دیکھیں بہت سے مقامات پر سمجھ ہی نہ آئے گی قرآن ایسی کتاب ہے جو اُس زمانے میں بھی سمجھ آتی تھی اور آج بھی سمجھ آتی ہے پھر اس کو حفظ کرنے والوں اس کو سمجھنے سمجھانے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کی جماعت ہر دور میں باقی رہی ہے اور باقی ہے تو پھر کسی اور کتاب یا کسی نئے نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟

﴿سورة الزخرف سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن کی زبان تک محفوظ ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿سورة الزخرف آیت نمبر۳﴾

ترجمہ: ہم نے اسے عربی زبان میں قرآن بنادیا تا کہ تم سمجھو۔

دلیل کی وضاحت:

یہ قرآن عربی میں ہے اس کو ذکر کرنے سے ایک فائدہ یہ ہوا کہ کل کو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں پتہ نہیں کہ قرآن کس زبان میں اترا تھا جب قرآن اتنا واضح ہے تو کسی اور آسمانی کتاب کی کیا ضرورت؟ بائبل میں زبان کی تصریح ہوتی تو آج اس کی زبان کی بابت اتنی جہالت نہ ہوتی۔

البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ قرآن عقل والوں کے لئے رہنما ہے اور جو عقل سے محروم کہے کہ پانچ اور پچاس میں صرف صفر کا فرق ہے اس کو اور اس کے پیچھے چلنے والوں کو قرآن سے ہدایت حاصل نہ ہو تو کوئی تعجب نہیں۔

﴿سورة الزخرف سے دلیل نمبر۴﴾

﴿اللہ کا فیصلہ قرآن کو غالب کرنے کا﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّهٗ فِيۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ﴿سورة الزخرف آیت نمبر۴﴾

ترجمہ: اور یہ کتاب لوح محفوظ میں ہمارے نزدیک بلند مرتبہ ہے حکمت والی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اُمُّ الۡكِتٰب سے لوح محفوظ مراد ہے اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کو لوح محفوظ میں

سب پر عالی (بلند) بتایا ہے اگر اس کے بعد کوئی اور وحی مان لی جائے تو وہ جزءً ا یا کُلًّا قرآن سے عالی (بلند) ہوگی اور یہ اس آیت کریمہ کے خلاف ہے اس لئے نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی ہو نہیں سکتا۔

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبر۵﴾

﴿سابقہ امتوں کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ○ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿سورۃ الزخرف آیت نمبر۶،۷﴾

ترجمہ: اور پہلے لوگوں میں ہم نے بہت سے نبی بھیجے، اوران کے پاس ایسا کوئی نبی نہیں آتا تھا جس سے وہ ٹھٹھا نہ کرتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

پہلے انبیاء اوران کی قوموں کے حالات واقعات قرآن پاک میں جا بجا ہے جس کو شاہ ولی اللہؒ نے تذکیر بایام اللہ کا عنوان دیا ہے (الفوز الکبیر ص۱۸طبع کراچی) مگر قرآن پاک میں کہیں بھی مستقبل میں آنے والے کسی نئے نبی یا اس کی قوم کا ذکر نہیں ملتا اس کی وجہ یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی اور یہ امت آخری امت ہے۔

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبر۶﴾

﴿سابقہ امتوں کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِكَ مَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَذِيْرٍ الاٰية ﴿سورۃ الزخرف آیت نمبر۲۳﴾

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے دولت مندوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور
ہم انہیں کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ فرمایا کہ آئندہ بھی بھیجیں گے اور لوگ اسی طرح کہیں گے بلکہ صرف سابقہ پیغمبروں کا ذکر کیا کیونکہ ہم عصر اور بعد میں کوئی نیا نبی ہے نہیں۔(ھدیۃ المھدیین ص ۶۳)

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿قرآن کے منکر اندھے بہرے ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿سورۃ الزخرف آیت نمبر ۴۰﴾

ترجمہ: پس کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں، یا اندھوں کو دکھا سکتے ہیں، اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں؟

دلیل کی وضاحت:

قرآن نہ ماننے والوں کو اندھا بہرا کہا سورۃ بقرۃ کی دلیل نمبر ۱۱ کے تحت اس دلیل کو واضح کر دیا گیا ہے کہ ایسا سخت اسلوب بیان بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿آپ صراط مستقیم کے راہنما﴾

ارشاد فرمایا:

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿سورۃ

الزخرف آیت نمبر۴۳﴾

ترجمہ: تو آپ مضبوطی سے پکڑیں اسے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا، بیشک آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

نبی کریم ﷺ خود صراط مستقیم پر تھے اور ہمارے لئے صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہی منحصر ہے۔ اس لئے آپ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔ آپ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبر۹﴾

﴿انبیاء سابقین سے سوال﴾

ارشاد فرمایا:

وَاسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿سورۃ الزخرف آیت نمبر۴۵﴾

ترجمہ: اور آپ ان سب پیغمبروں سے جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا پوچھ لیجئے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا دوسرے معبود ٹھہرائے ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے؟

مختصر تفسیر:

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَاسْئَلْهُمْ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ فَإِنَّ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ جُمِعُوْا لَهٗ (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص۱۹۵) ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن اسلم بن زید فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے شب معراج سوال فرمایا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو آپ کیلئے جمع فرمایا گیا تھا۔ (مزید حوالہ جات کیلئے دیکھئے کتاب ''تسکین الاتقیاء فی حیاۃ الانبیاء'' ص۱۷ تا۲۱)

دلیل کی وضاحت:

یہاں بھی گذشتہ انبیاء ہی کا ذکر کیا یہ نہ فرمایا کہ بعد والوں سے بھی پوچھ لینا کیونکہ بعد میں کسی نئے نبی کو آنا نہیں،۔ ہاں یہ آیا ہے کہ اللہ ہی فیصلہ کرے گا مگر یہ نہیں کہ بعد والا کوئی نبی فیصلہ کرے گا۔

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبر۱۰﴾

﴿صراط مستقیم آپ کے ساتھ قائم ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿سورۃ الزخرف آیت نمبر۶۲﴾

ترجمہ: اور بیشک عیسی قیامت کی ایک نشانی ہے پس تم اس میں شبہہ نہ کرو اور میری تابعداری کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

عیسی علیہ السلام قیامت کا علم ہیں یعنی قیامت کی نشانی ہیں قیامت کے قریب نازل ہوں گے (نزول عیسی علیہ السلام کی احادیث متواتر ہیں دیکھئے اس کتاب کا صفحہ ۵۱۰) مگر اتباع نبی ﷺ ہی کی کرنی ہوگی فرمایا میری پیروی کرو۔ آیت کریمہ میں نبی ﷺ کی پیروی کو صراط مستقیم فرمایا۔ تو آیت کریمہ اس بارے میں نص ہوئی کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی پیروی میں منحصر ہے ۔لہذا آپ کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔

ایک اشکال ہوتا ہے کہ دو آیتوں کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر ملتا ہے کہ وہ بھی صراط مستقیم پر تھے آج ان کے ماننے والے یہ بات کہیں کہ وہ بھی صراط مستقیم پر تھے تو ان کے بعد آنحضرت ﷺ کیوں تشریف لائے؟ یا مرزائی یوں کہیں کہ جیسے عیسی علیہ السلام کے صراط مستقیم پر ہونے کے باوجود نبی کریم ﷺ تشریف لائے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے صراط مستقیم پر ہونے

کے باوجود اور نبی آسکتا ہے ہم اس کا جواب یہ دیں گے کہ تمہیں بھی ان کا صراط مستقیم پر ہونا قرآن سے معلوم ہوا ہے اور ہمیں بھی۔ پھر ہمیں قرآن سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم نے اپنی کتابوں میں تحریف کر لی لہذا ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ تمہاری کتابیں اور تمہارا مذہب صحیح نہیں تحریف شدہ ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ کا لایا ہوا قرآن بلکہ پورا دین مکمل محفوظ ہے پھر آپ نے ختم نبوت کا اعلان بھی کر دیا اس لئے آپ کے بعد جو بھی نبوت کا دعوی کر کے اپنی اطاعت کی طرف بلائے وہ جھوٹا ہے واجب القتل ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی فراست:

استاذ محترم حضرت مولانا غلام محمدؒ سے سنا کہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس ایک آدمی آیا کہنے لگا ایک آدمی سویا ہوا ہے دوسرا اس کے پاس بیٹھا جاگ رہا ہے کسی نے راستہ پوچھنا ہے سوئے ہوئے سے پوچھے یا جاگنے والے سے۔ شاہ صاحبؒ فرمانے لگے سوئے ہوئے سے۔ کہنے لگا وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا وہ جاگنے والا بھی اس لئے پاس بیٹھا ہے کہ یہ بیدار ہو تو میں اس سے راستہ پوچھوں۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ دراصل وہ عیسائی تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ شاہ صاحب کہیں گے جاگنے والے سے راستہ پوچھو تو وہ کہہ دے کہ تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ تو فوت ہو چکے ہیں جبکہ ہمارے نبی عیسی علیہ السلام تمہارے عقیدہ کے مطابق آسمانوں پر زندہ ہیں۔ اس لئے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاؤ نہ حضرت محمد ﷺ پر۔ حضرت شاہ صاحب کو اللہ نے بڑی عجیب فراست عطا فرمائی تھی آپ نے ایسا جواب دیا کہ وہ چپ ہی کر گیا۔

﴿نزول مسیح علیہ السلام کی مختصر بحث﴾

مولانا کاندھلویؒ فرماتے ہیں:

جمہور مفسرین کے نزدیک وَاِنَّہٗ کی ضمیر حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف راجع ہے یعنی عیسی بن مریم بیشک ایک علامت ہیں قیامت کیلئے۔ اور اس سے مراد ان کا آسمان سے نزول فرمانا

اور زمین پر آنا ہے تو ان کا یہ آنا منجملہ علامات قیامت کے ایک عظیم نشانی بنایا گیا ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس ابو ہریرہ ابوالعالیہ ابو مالک عکرمہ حسن بصری قتادہ ضحاک مجاہد رضی اللہ عنہم اور جملہ مفسرین کا اسی پر اتفاق ہے کہ وَاِنَّـــــہٗ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے تفسیر در منثور میں مجاہد سے مروی ہے: **قَالَ اٰیَةٌ لِلسَّاعَةِ خُرُوُجُ عِیۡسَی بُنِ مَرُیَمَ قَبُلَ یَوُمِ الُقِیَامَةِ** ترجمہ: فرمایا قیامت کی نشانی حضرت عیسیٰ بن مریم کا قیامت سے پہلے تشریف لانا۔ حافظ ابن کثیرؒ ؒ فرماتے ہیں کہ یہی تفسیر صحیح ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی صحابی سے اس کے خلاف کوئی تفسیر جب منقول نہیں تو ایسی صورت میں حبرِ امت اور بحرِ امت ترجمانُ القرآن ابن عباسؓ کی تفسیر کے مقابلہ میں کونسی تفسیر قابل قبول ہوسکتی ہے۔ تفصیل کیلئے تفسیر ابن جریر (۲۵۔۵۴) مطبوعہ میریہ، تفسیر ابن کثیر (۶۔۱۴۶) مطبوعہ میریہ، الدر المنثور (۶۔۲۰) طبع مصر عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام ص ۳ ملاحظہ ہو۔

عقیدۃ الاسلام ص ۵ میں جناب امام العصر حضرت انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **اِذَا تَـوَاتَـرَتِ الۡاَحَـادِیۡـثُ بِـنُزُوُلِهٖ وَتَوَاتَرَتِ الۡاٰثَارُ وَهُوَ الۡمُتَبَادِرُ عَنۡ نَظۡمِ الۡاٰیَةِ فَلَا یَـجُـوُزُ تَفۡسِیۡرٌ بِغَیۡرِهٖ الخ** ترجمہ ’’جب عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی احادیث وآثار متواتر ہیں اور قرآن کریم کی آیت کا واضح مفہوم بھی یہی ہے تو اس کے علاوہ کوئی اور تفسیر صحیح نہ ہوگی‘‘۔

۲) **وَاِنۡ مِـنۡ اَهۡلِ الۡکِتَابِ لَمَنۡ یُّؤۡمِنُ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ وَیَوۡمَ الۡقِیَامَةِ یَکُوۡنُ عَلَیۡهِمۡ شَهِیۡدًا** (النساء ۱۵۹) ترجمہ: اور کوئی شخص بھی اہل کتاب میں سے نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے قبل ایمان لائے گا۔

مَــوۡتِـــهٖ کی ضمیر میں نزاع ہے ابن جریر نے ابن عباس مجاہد عکرمہ ابن سیرین ضحاک وغیرہ کی تفسیر کے مطابق اس کی تصحیح وترجیح فرمائی ہے کہ مَـوۡتِـــهٖ کی ضمیر راجع ہے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف۔ اور مقصود یہی ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت جتنے اہل کتاب ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے سب ایمان لے آئیں گے اسی قول کو ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اَوۡلـیٰ

هٰذِهِ الْاَقْوَالِ بِالصِّحَّةِ قرار دیتے ہیں۔ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں **وَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الْحَقُّ كَمَا سَنُبَيِّنُهُ بِالدَّلِيْلِ الْقَاطِعِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ** ترجمہ: یہی قول حق ہے جیسا کہ آگے دلیل قطعی کیساتھ اس کو بیان کریں گے ان شاءاللہ (معارف القرآن کاندھلوی ج۷ص۳۰۷،۳۰۸)

﴿مرزائیوں کے اشکالات مع الجوابات﴾

لاہوری مرزائی مولوی محمد علی جمہور کی اس تفسیر پر تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

قیامت کی نشانوں سے اگر ہے تو نزول عیسیٰ ہے نہ خود عیسیٰ مگر یہاں ذکر نزول عیسیٰ کا نہیں بلکہ عیسیٰ کا ہے ہم قرآن شریف میں اپنی طرف سے یہ نہیں بڑھا سکتے کہ عیسیٰ سے مراد نزول عیسیٰ لیں اور کوئی حدیث بھی آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی نہیں جس کی وجہ سے اس قدر تصرف جائز ہو (بیان القرآن لاہوری مرزائی ج۲ص۱۶۸۶)

جواب: اس آیت کی یہ تفسیر کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت کو نازل ہوں گے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت سے منقول ہے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر ہیں اس موضوع پر ایک مستقل کتاب بھی ہے **التصریح بما تواتر فی نزول المسیح** خود اس مرزائی نے اسی کتاب میں اسی صفحہ میں حذف مان کر ہی تفسیر کی ہے چنانچہ وہ اس آیت کے تحت لکھتا ہے۔

عیسیٰ کا (جسے عیسائیوں نے خدا بنایا تھا) ظہور بنی اسرائیل کیلئے ایک نشان تھا۔۔۔ پھر کہتا ہے۔۔۔۔۔گویا حضرت عیسیٰ کا آنا ایک نشان تھا کہ اب نبوت ان سے نکل کر دوسری طرف جاتی ہے (بیان القرآن لاہوری مرزائی ج۲ص۱۶۸۶) دیکھیں پہلی عبارت میں مرزائی نے ''ظہور'' کے لفظ کو نکالا اور دوسری عبارت میں لفظ ''آنا'' محذوف نکالا ہے اگر مسلمان مفسرین نزول کا لفظ مان لیں تو کونسی قباحت ہوگئی۔

اشکال : قادیانی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام تو نہیں آئیں گے اور جس عیسیٰ کا ذکر احادیث میں آتا ہے وہ قادیانی ہی ہے۔

جواب: قرآن وحدیث میں جہاں بھی کسی نبی علیہ السلام کا ذکر اس کے اسمِ علم کے ساتھ آتا ہے اس سے وہی مراد ہوتا ہے مسلمان انبیاء والے نام بطور برکت رکھتے ہیں کوئی ابراہیم ہے کوئی اسماعیل ہے کوئی اسحاق ہے مگر اس کے ساتھ وہ اپنے آپ کو نبی تو نہیں سمجھتے۔

قادیانی کفریات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے لئے انبیاء کے نام رکھنے کے بعد انبیاء کیلئے آنے والی آیات واحادیث کو بھی اپنے لئے کہنا شروع کر دیا۔

معنی متواتر کی مخالفت کا انجام:

دین میں جو معنی تواتر کے ساتھ منقول ہو اس کے خلاف کرنا کفر ہوتا ہے جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ جہاں بھی آیا امت کا اس پر تواتر ہے کہ اس سے ایک مخصوص عمل نماز مراد ہے جو شخص کسی طرح اس کا انکار کرے وہ کافر ہوگا۔

اللہ کا فرمان ہے ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ اس میں نعیم سے مراد اللہ کی نعمتیں ہیں اگر کوئی شخص جس کا نام نعیم ہو وہ نبوت کا دعوی کرے یا ایسا دعوی نہ ہی کرے اور کہے یہاں میں مراد ہوں میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا تو امت کے تواتر معنوی کے انکار کی وجہ سے وہ شخص اسلام سے خارج ہوگا۔

استعارہ کی تاویل کا جواب:

عیسی علیہ السلام اوران کی جو علامات احادیث میں آئی ہیں ان کے بارے میں قادیانی کہتے ہیں یہاں استعارہ ہے مسیح نہیں بلکہ مثیل مسیح مراد ہے اول تو استعارہ کی بنیاد حقیقت پر ہوتی ہے اگر ایسے ناموں میں بھی بجائے حقیقت کے استعارے بننے لگیں تو دین کی بنیاد ہی سرے سے ختم ہو جائے گی۔

دوسرے یہ کہ قادیانی کسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام جیسا ہے نہیں مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں

اگر مرزا صاحب اس دعوی میں سچے تھے تو انہیں چاہئے تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی

مندرجہ ذیل بدیہی خصوصیات میں اپنی مماثلت ثابت کرتے جبکہ مرزا میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے (مرزا کی کتاب تحفہ گولڑویہ) حضرت مسیح علیہ السلام نے مہد میں باتیں کیں (مرزا کی کتاب تریاق القلوب ص۴۱) مسیح علیہ السلام صاحب شریعت وصاحب کتاب نبی تھے (ضمیمہ نصرۃ الحق صل ۱۸۸،۱۸۹) مسیح علیہ السلام نے باذن اللہ مردے زندہ کئے (مرزا کی کتاب براہین احمدیہ ص۴۳۲) مسیح کا باپ نہ تھا نہ کوئی بیوی تھی نہ بچہ تھا (ریویو اگست ۱۹۸۸ء) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی ظاہری اولاد نہیں تھی (مرزائیوں کا اخبار الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء ص۶) دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہ تھی (تریاق القلوب ص۹۹) بقول مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۲،۱/۲ سال کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے (تحفہ گولڑویہ طبع ثانی ص۲۰۱) مولانا دلاوری اس کے بعد فرماتے ہیں

قادیانی صاحب کس مسیح کے مثیل تھے؟

لیکن ہم اپنے مرزائی دوستوں کی خاطر سے تھوڑی دیر کے لئے مان لیتے ہیں کہ قادیانی صاحب مثیل مسیح تھے تاہم یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ وہ کس مسیح کے مثیل تھے ظاہر ہے کہ وہ اُس مسیح کے مثیل تو نہیں ہو سکتے جس کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ومطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں فاحشہ عورتوں سے میلان شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے۔۔۔ آپ (مسیح کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی ادنی ادنی بات میں غصہ آجاتا تھا۔۔۔ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ۵) کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کے صفات محمودہ میں سے ہے ہیجڑہ ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی صفت میں داخل نہیں ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفات سے بے نصیب محض ہونے کے باعث

از دواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دکھا سکے (مکتوبات احمدیہ جلد۲) اب مرزائی بتائیں کہ کیا ان کے مسیح موعود صاحب اُس مسیح کے مثیل تھے جس کی دادیاں اور نانیاں معاذ اللہ زنا کار تھیں اور کسبی عورتیں ان کے سر پر پلید عطر ملتی تھیں اور انہیں کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی اور مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفات سے بے نصیب تھے (از رئیس قادیان ج۱ ص۱۷۲،۱۷۳)

مثیل مسیح حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے

غزوۂ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے مشورے مشہور ہیں اس موقعہ پر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰـهَ لَيُـلِيْـنُ قُلُوْبَ رِجَالٍ حَتّٰى تَكُوْنُ اَلْيَنَ مِنَ اللَّبَنِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُشَدِّدُ قُـلُـوْبَ رِجَـالٍ حَتّٰى تَكُوْنُ اَشَدَّ مِنَ الْحِجَارَةِ وَاِنَّ مَثَلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ اِبْرَاهِيْمَ عَـلَيْـهِ السَّلَامُ قَالَ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ وَمَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاِنَّ مَثَلَكَ يَـا اَبَـا بَـكْرٍ كَمَثَلِ عِيْسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَـاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاِنَّ مَثَلَكَ يَا عُمَرُ كَمَثَلِ مُوْسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَبَّنَا اطْـمِـسْ عَـلـىٰ اَمْـوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ وَاِنَّ مَثَـلَكَ يَـا عُـمَـرُ كَـمَثَـلِ نُـوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۵۱۰ مسند احمد ج۱ ص۳۸۳)

بے شک اللہ تعالیٰ کچھ دلوں کو نرم کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ دودھ سے زیادہ نرم ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کے دلوں کو اپنے بارے میں سخت کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ پتھروں سے زیادہ سخت ہو جاتے ہیں اور بیشک تیری حالت اے ابوبکر ابراہیم علیہ السلام کی حالت کی طرح ہے انہوں نے کہا " فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ وَمَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ " جو میری پیروی

کرے تو وہ مجھ سے ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے''۔اور تیری حالت اے ابوبکر عیسی علیہ السلام کی طرح ہے انہوں نے کہا'' اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ'' ''اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو بیشک تو غالب ہے حکمت والا ہے''۔اور تیری حالت اے عمر موسی علیہ السلام کی طرح ہے انہوں نے کہا'' رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ'' ''اے ہمارے پروردگار ان کے مالوں کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے تو نہ ایمان لائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں''۔اور تیری حالت اے عمر نوح علیہ السلام کی حالت جیسی ہے انہوں نے کہا'' رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا'' ''اے میرے پروردگار زمین پر کسی کافر کو رہنے والا نہ چھوڑ''۔

دیکھا آپ نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خود نبی کریم ﷺ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی مثل بتایا تو جس کو نبی کریم ﷺ حضرت مسیح کی مثل قرار دیں ان کو تو نبوت ملے نہیں تو جو خود مثیل مسیح بھی بنے اور حضرت مسیح علیہ السلام کو گالیاں بھی دے اس کو نبوت کہاں سے مل جائے؟

﴿تمثیل وتشبیہ کے بارے میں اہم ضابطہ﴾

وصف نبوت میں نبی ہی کو نبی کے ساتھ تشبیہ دی جاسکتی ہے ارشاد باری ہے''اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا'' ''ہم نے تمہاری طرف تم پر گواہی دینے والا ایک رسولا ایسے ہی بھیجا جیسے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا'' اس میں نبی علیہ السلام کے رسول ہونے کو حضرت موسی علیہ السلام کے رسول ہونے کے ساتھ مشابہت دی گئی ہے۔

غیر نبی کو نبی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اگر نبوت کے اعتقاد کا شبہ ہو تو وصف نبوت کو

وجہ شبہ سے نکالنا ہوگا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوۂ تبوک تشریف لے جانے لگے اور حضرت علیؓ کو اپنا نائب بنایا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اَلَا تَرْضیٰ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ اِلَّا اَنَّهٗ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ (بخاری ج ۲ ص ۸۶ مع حاشیہ سندی) وَفِیْ رِوَایَةٍ : اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (ابن ماجہ ج ا ص ۴۵)'' کیا تو راضی نہیں اس سے کہ تو مجھ سے اس طرح ہو جس طرح ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

اس ضابطے سے معلوم ہوا کہ اگر بالفرض قادیانی کچھ اوصاف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہوتا تو بھی اس پر یہ کہنا فرض تھا کہ اگرچہ فلاں وصف میں ان کی طرح ہوں مگر وہ نبی تھے اور میں نبی نہیں۔ اور حالت یہ ہے کہ یہ بے ایمان عیسیٰ علیہ السلام کی بڑی گستاخیاں کرنے کے بعد خود کو مثیل مسیح کہہ کر نبوت ورسالت کا بھی مدعی ہے۔ **یا للعجب و لضیعة الادب۔**

﴿ گفتگو کا طریقہ ﴾

اس موضوع پر گفتگو کا طریقہ لکھا جا چکا ہے کہ جب قادیانی کا نام عیسیٰ نہیں اس کی ماں کا نام مریم نہیں تو اس کی کیا خصوصیت ہے ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ میں عیسیٰ ہوں۔ قادیانیو! اگر کوئی شخص کہے میں تمہارا فوت شدہ باپ ہوں یا میں تمہارے فوت شدہ باپ کا مثیل ہوں کیا تم اس کو باپ مان لو گے کیا اپنے باپ کی ساری جائیداد اس کے نام کردو گے۔ کیا اپنی ماں سے اس کا رشتہ مان لو گے۔

﴿ قادیانی کی طرف سے یہود و نصاریٰ کی موافقت ﴾

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حیاتِ مسیح کے موضوع پر بھی قادیانیوں کے خلاف بہت کام کی باتیں لکھی ہیں ذیل میں ان کی کتاب رئیس قادیان کے دو باب دیئے جاتے ہیں راقم الحروف اس موضوع کی کچھ بحث ان شاء اللہ کتاب ''نبی الانبیاء'' میں بھی کرے گا

اس میں قادیانی کی داستان بھی ہے گفتگو کا طریقہ بھی۔اور بہت سی کام کی باتیں ہیں۔

[باب۵۴]

﴿مسیح علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے میں یہود ونصاری کی ہمنوائی﴾

یہوداور نصاریٰ کا بیان ہے کہ یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کوصلیب پر چڑھایا اور قتل کیا تھا لیکن خدائے ذوالجلال نے اپنی کلام پاک میں یہود ونصاری کے اس زعم باطل کی تردید کی اور فرمایا **وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ** (اور نہ یہود نے مسیح کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو اشتباہ ہوگیا) لیکن اس ارشاد ربانی کے خلاف قادیاں کے خانہ ساز مسیح موعود کا یہ دعوی تھا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے چنانچہ رسالہ نزول المسیح میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے جب وہ چند گھنٹہ کی تکلیف اٹھا کر بیہوش ہو گئے اور خیال کیا گیا کہ مر گئے تو ایک دفعہ سخت آندھی اٹھی (نزول المسیح ص ۱۸) اور ''ازالہ'' میں لکھا مسیح کو تازیانے لگائے گئے اور جس قدر گالیاں سننا اور طمانچے کھانا اور ہنسی اور ٹھٹھے سے اٹھائے جانا اس کے حق میں مقدر تھا سب دیکھا تب یہودیوں نے مسیح کو دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھا دیا اور ہاتھوں اور پیروں پر میخیں ٹھونکیں (ازالہ اوہام طبع پنجم ص ۱۵۸،۱۵۹)

قادیانی صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو طعمہ اجل ہوئے تھے مرنے سے ایک دن پہلے انہوں نے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں اپنی امت کو یہ مسیحیت نواز پیغام پہنچایا تم خود غور کر کے دیکھ لو کہ دو ایسی مخالف قوموں کا جو ایک دوسرے کی سخت دشمن اور خون کی پیاسی ہیں اتفاق کسی ایسے امر میں بے معنی نہیں ہوسکتا دیکھو یہود اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب دیا گیا پس صلیبی واقعہ کا ہم کیونکر انکار کر سکتے ہیں تواتر سے جو بات ثابت ہو اس کو ضرور ماننا پڑتا ہے (بدر قادیاں ۲ جون ۱۹۰۸ء ص ۷)

مسیح قادیان مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے آہنین چنگل میں:

لاہور میں یہ خبر آناً فاناً مشہور ہوگئی کہ قادیاں کے خانہ ساز مسیح نے حسب مصداق کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ حضرت مسیح علیہ السلام کی مصلوبیت کا نصرانی عقیدہ عَلٰی رُؤُوْسِ الْاَشْھَاد تسلیم کرلیا ہے مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ان دنوں لاہور آئے ہوئے تھے ان ایام میں مولوی صاحب کی رگوں میں حمیت اسلامی کے ساتھ جوانی کا خون جوش مار رہا تھا۔ یہ اطلاع سن کر ضبط نہ کر سکے اور سیدھے قادیانی صاحب کی قیام گاہ (واقع احمدیہ بلڈنگ لاہور) میں پہنچ کر پورے اسلامی جلال کے ساتھ باز پرس شروع کردی خود ساختہ موعود نے بہتیرے جتن کئے کہ کسی طرح یہ بلا ٹل جائے لیکن مولوی صاحب کی گرفت بہت سخت تھی کسی طرح نجات نہ ملی مولوی محمد ابراہیم صاحب نے یہ دریافت کیا تھا کہ کلام الٰہی کی اس آیت کے کیا معنی ہیں وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَنْکَ (اے عیسیٰ بن مریم اس احسان کو بھی یاد کیجئے کہ میں نے بنی اسرائیل کو آپ پر قابو نہ پانے دیا) مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو گرفتار کر کے تازیانے لگائے، طمانچے مارے اور ہر ممکن سے ممکن رسوائی کے بعد آپ کو سولی پر چڑھایا اور آپ کے ہاتھوں اور پیروں پر میخیں ٹھونکی گئیں تو خدائے ودود کا یہ احسان کیا معنی رکھتا ہے؟ اس سوال پر قادیانی صاحب کا ناطقہ بند ہوگیا اور بجز دفع الوقتی کے چارۂ کار نہ دیکھ کر کہا کہ اس اعتراض کا کل جواب دیا جائے گا لیکن خوش قسمتی سے دوسرے دن راہی ملک عدم ہو کر جواب کی تلخ ذمہ داری سے از خود مخلصی حاصل کرلی۔

<u>قادیانی نے نصب صلیب کو کسر صلیب سے تعبیر کیا:</u>

مرزا جی کو اپنی صلیب شکنی کا بڑا گھمنڈ تھا اس صلیب شکنی کے متعلق لاہور کے ایک مسیحی رسالہ ''تجلی'' نے کیا خوب لکھا کہ دینی تحقیقات کے لحاظ سے دو باتیں ہیں جن کا تعلق اسلام کے ساتھ ہے اور وہ مرزا کی طرف منسوب ہوگئیں ایک مسیح کا واقعی صلیب دیا جانا جس کا تذکرہ انجیل میں وضاحت سے آیا ہے مرزا جی نے قرآن کی آیت مَا صَلَبُوْہُ (صلیب نہیں دی گئی) کی مزید ارتاویل کی اور اس کو صَلَبُوْہُ (صلیب دی گئی) قرار دے کر بڑے زور شور سے اس کی

حمایت کی اور اسی پر اپنے تمام باطل دعووں کی بنیاد رکھی۔ مرزا جی نے مسیح کے صلیب دیئے جانے کے عقیدہ کو اس درجہ تسلیم کیا کہ مَا صَلَبُوْہُ سے قطعی انکار کر کے اس کی ایسی تاویل کی کہ جس سے مَا نافیہ حرف زائد بن گیا یہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان بہت بڑا اختلاف چلا آتا تھا مرزا جی نے نادانستہ عیسائیوں کی حمایت میں اپنی ساری قوت تاویل صرف کر دی۔ اور لطف یہ کہ وہی بات جسے عیسائی صلیب کا قائم کرنا سمجھتے ہیں مرزا جی نے اس کا نام کسر صلیب رکھ دیا اور مرنے سے ایک دن پہلے تک برابر اسی کے نصب وقیام میں مصروف رہے لیکن ناظرین یہ خیال نہ کرنا کہ اس میں مرزا جی کی کوئی جدت تھی بلکہ یہ لفظ بہ لفظ وہ تحقیقات تھیں جو سر سید مرحوم اپنی تفسیر میں بیان کر چکے تھے اور اس میں قادیانی احمد نیچری احمد کا شاگرد رشید تھا (تجلی لاہور)

<u>قادیانی صاحب کے صلیبی عقیدہ پر اہل صلیب کا ہدیہ تشکر وامتنان:</u>

جب مرزا جی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے مصلوب ہونے کے عقیدہ میں نصاری کی ہمنوائی اختیار کی تو یہ بڑی ناسپاسی اور قدر ناشناسی تھی اگر مسیحی حلقوں سے مرزا جی کے شکریہ میں کوئی صدا بلند نہ ہوتی اہل صلیب نے اپنے صحیح احساس ووجدان کا ثبوت دیا اور لاہور کے مسیحی رسالہ تجلی کے ایک نامہ نگار نے لکھا میں کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو کچھ فائدہ نہیں پہنچایا بلکہ مسلمانوں کو اپنے سنہری جال میں پھانس کر ہمیشہ خانہ دوستاں

بروب و در دشمناں مکوب

کے اصول پر کاربند رہے۔ ہاں عیسائیوں کو ان کی ذات سے بہت فائدہ پہنچا کہ انہوں نے مسیح کے مصلوب ہونے کو قرآن سے ثابت کر دکھایا پس عیسائیوں پر جو نجات کیلئے مسیح کی صلیب کو ضروری خیال کرتے ہیں واجب ہے کہ مرزا جی کی اس صلیبی خدمت پر ان کے مرہون احسان ہوں کیونکہ مرزا جی حقیقی معنوں میں صلیب کے زبردست حامی تھے اور انہوں نے عیسائیوں کے خلاف جو کچھ لکھا وہ دراصل ان کے ذاتی خیالات نہیں تھے بلکہ دہریوں کے اعتراضات کو اپنی طرف سے پیش کر دیا تھا پس وہ اس صلیب کی خاطر جسے انہوں نے فی الحقیقت نصب کیا نہ صرف

مرزا صاحب کا قصور معاف کر سکتے ہیں بلکہ ہم اپنی طرف ان کی خدمت میں اس صلیب نوازی پر ہدیہ تشکر و امتنان پیش کرتے ہیں اور ہماری رائے میں اظہار شکریہ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پنجاب کے عیسائی چندہ کر کے خاص قادیان میں ایک صلیب نصب کر دیں۔

اجماعی عقیدہ کے منکر پر قادیانی لعنت:

حضرات! آپ نے دیکھا کہ کس طرح قادیان نے الہامی صاحب نے اسلام کے اجماعی عقیدہ کو چھوڑ کر یہود و نصاری کی متابعت اختیار کی حالانکہ خود قادیانی صاحب نے اپنی کتابوں میں اسلام کے اجماعی عقیدہ کے چھوڑنے والے کو ملعون قرار دیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

''گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف ہے اور میں حدیث رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتا ہوں جو چشمہ حق و معرفت ہے اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں جو خیر القرون میں باجماع صحابہ قرار پائی ہیں نہ ان پر کوئی زیادتی کرتا ہوں نہ ان میں کوئی کمی اور اسی اعتقاد پر زندہ رہوں گا اور اسی پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا اور جو شخص شریعت محمدی میں ذرہ بھر بھی کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو آمین (انجام آتھم مولفہ مرزا غلام احمد ص۱۴۳)

[باب ۵۵]

﴿سر سید احمد خان علی گڑھی کی شاگردی﴾

میں کتاب ''ائمہ تلبس'' میں مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب کے عنوان سے لکھ آیا ہوں کہ مرزا غلام احمد نے یہود و نصاری، آریہ دھرم، مشبہہ، فلاسفہ، اہل نجوم، باطنی فرقہ، مہدویہ، بابیہ، بہائیہ اور نیچریہ کے کون کونسے اصول و عقائد اپنے مسلک میں داخل کئے۔ جن ملحدانہ مسائل میں الہامی صاحب نے نیچری مذہب کے بانی سر سید احمد خان علی گڑھی کی شاگردی اختیار کی ان میں ایک مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام بھی ہے۔ سر سید احمد خان ہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے

ہندوستان میں سب سے پہلے وفات مسیح کی رٹ لگائی تھی جو حضرات اس کی تفصیل دیکھنا چاہیں وہ ائمہ تلبیس ص ۵۰۶۔۵۱۲ کا مطالعہ فرمائیں۔

الفضل کا اعتراف:

خود مرزائی جریدہ ''الفضل'' قادیان کو اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ سب سے پہلے سرسید نے وفات مسیح کا اعلان کیا چنانچہ الفضل نے ۲۰ مئی ۱۹۱۶ء کی اشاعت میں لکھا'' بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آ کر کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے ان کی صداقت ثابت ہو سکے جو کچھ انہوں نے کہا ہے ان سے بہت پہلے سرسید وہی کچھ کہہ گئے ہیں اس لئے مرزا صاحب کے دعاوی کو قبول کرنے کی ہمیں کیا ضرورت ہے؟ اور ہم کیوں کریں؟ اس کے متعلق میں صرف یہی کہوں گا کہ اگر ایسے لوگ آنکھیں کان اور دل رکھتے تو اپنے لئے کبھی ایسا فیصلہ نہ کرتے سب سے بڑا مسئلہ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے سرسید کی تقلید میں بیان کیا ہے وہ وفات مسیح کا مسئلہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سرسید نے اس کا اعلان کیا اور بعد میں مرزا صاحب نے اِسی کو پیش کر دیا لیکن اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ سرسید نے جس رنگ اور جس طرز سے اس مسئلہ کا اقرار کیا ہے اس میں اور جس رنگ میں حضرت مسیح موعود نے اس کو صاف کیا ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے''۔

الفضل نے جو کچھ لکھا ہے اس سے مجھے حرف بحرف اتفاق ہے گو سرسید نے اپنے زور قلم سے مسیح علیہ السلام کو زمرۂ اموات میں داخل کیا لیکن ان سے یہ کوتاہی ہوئی کہ مسیح علیہ السلام کی جان ستانی کے بعد آپ کو یوں ہی بے گور و کفن چھوڑے رکھا آخر کئی سال کے بعد شاگرد نے عزم بالجزم کیا کہ جس کام کو استاد نے ادھورا چھوڑ دیا ہے اس کی تکمیل کی جائے چنانچہ قادیانی صاحب نے حضرت مسیح کا مرقد تجویز کرنے کیلئے بھی جہاں گردی شروع کی پہلے تو انہیں گلیل میں دفن کیا (ازالہ اوہام طبع پنجم ص ۱۹۷)

پھر پونے تین سال کے بعد ان کی نعش اطہر کو وہاں سے نکال کر طرابلس کے حدود میں

دفن کیا چنانچہ لکھا کہ حضرت عیسی کی قبر بلادِ شام میں موجود ہے اور ہم زیادہ صفائی کیلئے اس جگہ حاشیہ میں اخویم حبی فی اللہ مولوی السعیدی طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلادِ شام کے رہنے والے ہیں اور انہیں کی حدود میں حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر ہے اور اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہئے اور ثابت کرنا چاہئے کہ کس وقت یہ جعل بنایا گیا ہے اور اس وقت دوسرے انبیاء کی قبروں کی نسبت بھی تسلی نہیں رہے گی اور امان اٹھ جائے گا اور کہنا پڑے گا کہ شاید وہ تمام قبریں جعلی ہی ہوں (اتمام الحجۃ مولفہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۱۸،۱۹)

حضرت مسیح علیہ السلام آٹھ سال تک طرابلس ہی میں مدفون رہے آخر قادیانی صاحب نے ارادہ کیا کہ ان کے جسدِ اطہر کو طرابلس سے ہندوستان کے کسی مقام میں منتقل کر دیں چنانچہ بہت کچھ غور وخوض کے بعد یہ رائے قرار پائی کہ اسے سری نگر (واقع ریاست کشمیر) لاکر یوزاست کی قبر میں سپردِ خاک کر دیا جائے چنانچہ یوزاست کی قبر کھول کر اس کی بوسیدہ ہڈیاں باہر پھینک دی گئیں اور حضرت مسیح علیہ السلام یوزاست کی خالی لحد میں لٹا دیئے گئے جب قادیانی مسیح نے اس کام سے فراغت پائی تو ۱۲ جون ۱۹۰۲ء کو رسالہ الھدی شائع کیا جس کے صفحہ ۱۰۹ پر لکھا کہ قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ عیسی نے ملک کشمیر کی طرف ہجرت کی اس کے بعد اللہ نے آپ کو اپنے فضل سے نجات دی اور اس ملک میں بہت مدت تک بستے رہے حتی کہ مر گئے اور مردوں میں جا ملے اور آپ کی قبر شہر سری نگر میں اب تک موجود ہے۔

اس تفصیل کے بعد قارئین کرام بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ قادیانی صاحب نے جس رنگ میں مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام کی گتھی کو سلجھایا سر سید کا دماغ وہاں تک نہ پہنچ سکا تھا۔

مسیحِ قادیاں سے ایک نیچری کا مناظرہ:

جریدہ الفضل قادیان نے ۲۳ مئی ۱۹۱۶ء کی اشاعت میں لکھا ''کہ اگر بالفرض سر سید نے اسلام کی خدمت کی ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں کچھ نہیں کیا کیونکہ اس کی تمام کوشش اور سعی جو اس نے اپنے خیال میں اسلام کے متعلق کی وہ اس کے

ساتھ ہی اس کی قبر میں داخل ہوگئی''۔لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس گفتگو کا ذکر کردیا جائے جوایک مرتبہ قادیاں کے خانہ ساز مسیح موعود سے کسی نیچری کی ہوئی تھی چنانچہ قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرسید احمد خان بہادر کے ایک مرید سے مرزا غلام احمد کی جھڑپ ہوگئی دورانِ گفتگو میں قادیانی صاحب نے اپنی معتاد خودستائی سے کام لیتے ہوئے نیچری سے کہا کہ تمہارے پیرومرشد سرسید احمد خان نے مدۃ العمر اسلام کی کیا خدمت انجام دی؟ کونسا اہم کام کر دکھایا؟ قومِ مسلم کی کیا اصلاح کی؟ اس پیرو نے جواب دیا کہ سرسید نے یہ ایک نہایت یادگار کارنامہ انجام دیا کہ اپنی تفسیرِ احمدی میں مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے آپ کی مسیحیت کیلئے راستہ صاف کردیا یہ ایسا احسان ہے جس کے بار سے آپ مدۃ العمر سبکدوش نہیں ہوسکتے مرزا صاحب لاجواب ہوگئے، اور بغلیں جھانکنے کے سوا کوئی چارۂ کار نظر نہ آیا (کلمہ فضل رحمانی ص ۵۹)

کہا جاتا ہے کہ قطب نما کا موجد اپنی ایجاد واختراع سے مقامات کا رخ اور جہت معلوم کرنے کے سوا کوئی اور کام نہ لے سکا تھا لیکن کچھ عرصہ کے بعد کسی اور شخص نے اس سے ہزارہا من بوجھ اٹھانے کا کام بھی لیا اسی طرح سرسید احمد خان بہادر نے تو حضرت مسیح علیہ السلام کو زمرۂ اموات میں داخل کرکے صرف مغربیت زدہ ابناء تعلیم جدید کی دلجمعی کی تھی لیکن رئیس قادیان نے سرسید کی اس ایجاد سے بڑے بڑے کام لئے اس بنیاد پر اپنی مسیحیت کی بلند عمارت کھڑی کی اس کے ذریعہ سے لاکھوں روپیہ کمایا اور دادِ عیش وعشرت دی اور نہ صرف باپ دادے کے قرضے اتارے بلکہ اپنی اولاد کیلئے ایک ریاست قائم کر گئے (رئیس قادیان ص ۱۷۷)

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿مخالفین قیامت کے منتظر ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿سورۃ الزخرف آیت نمبر ٦٦﴾

ترجمہ: کیا وہ قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر یکا یک آجائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے معلوم ہوا کہ مخالفین بھی کسی اور نبی کے منتظر نہ تھے اگر ہوں گے بھی تو ان کا انتظار غلط تھا کوئی نیا نبی نہ آئے گا قیامت آئے گی۔

﴿سورۃ الزخرف سے دلیل نمبر ۱۲﴾

﴿قیامت ہی کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ج وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿سورۃ الزخرف آیت نمبر ۸۵﴾

ترجمہ: اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں بھی قیامت کا ذکر کیا کسی اور نبی کی آمد کا ذکر نہ کیا اگر کسی کو آنا ہوتا تو اس کا ذکر قرآن میں آتا یا واضح صریح احادیث میں آجاتا مگر صحیح تو کیا اس موضوع پر ضعیف حدیث بھی موجود نہیں ہے۔

﴿سورۃ الدخان سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الدخان سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشادفرمایا:

حٰمٓ ﴿سورۃ الدخان آیت نمبر۱﴾

دلیل کی وضاحت:

اس دلیل کی وضاحت بارہا گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ الدخان سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن کتاب مبین ہے﴾

ارشادفرمایا:

وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿سورۃ الدخان آیت نمبر۲﴾

ترجمہ: کتب مبین کی قسم

دلیل کی وضاحت:

قرآن کو کتاب مبین فرمایا یہ ایسی کتاب ہے جو اُس زمانے میں بھی سمجھ آتی تھی اور آج بھی سمجھ آتی ہے پھر اس کو حفظ کرنے والوں اس کو سمجھنے سمجھانے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کی جماعت ہر دور میں باقی رہی ہے اور باقی ہے تو پھر کسی اور کتاب یا کسی نئے نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟

﴿سورۃ الجاثیۃ سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الجاثیۃ سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشادفرمایا:

حٰمٓ ﴿سورۃ الجاثیۃ آیت نمبر۱﴾

دلیل کی وضاحت:

جس دین میں ایسے حروف تک محفوظ ہوں اس کے ہوتے ہوئے کسی اور دین کی کیا ضرورت ہے؟ معلوم ہوا یہ دین آخری دین اور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الجاثیۃ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن غالب کی طرف سے ہے﴾

ارشاد فرمایا:

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿سورۃ الجاثیۃ آیت نمبر۲﴾

ترجمہ: اتارنا کتاب کا اللہ کی طرف سے ہے جو غالب حکمت والے کی طرف سے ہے

دلیل کی وضاحت:

اللہ کی ایک صفت الۡعَزِیۡز کو ذکر کیا تو جب اتارنے والا غالب ہے تو یہ قرآن بھی غالب رہے گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور شریعت آتی تو اس کو مغلوب کر دیتی جبکہ اس کو غالب رہنا ہے معلوم ہوا کہ اس کے بعد کوئی کتاب نہیں کوئی نیا نبی نہیں۔

﴿سورۃ الجاثیۃ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن کے بعد کیا ہے؟﴾

ارشاد فرمایا:

تِلۡکَ اٰیَاتُ اللّٰہِ نَتۡلُوۡھَا عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ ج فَبِأَیِّ حَدِیۡثٍ بَعۡدَ اللّٰہِ وَاٰیَاتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿سورۃ الجاثیۃ آیت نمبر۶﴾

ترجمہ: یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں پس اللہ اور اس کی آیات کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

معلوم ہوا کہ جس کو ہدایت کیلئے قرآن کی یہ آیات کافی نہیں اس کی ہدایت کی کوئی صورت ہی نہیں۔اس لئے قرآن ہی سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرو کسی اور نبوت کا انتظار فضول ہے۔

﴿سورۃ الجاثیۃ سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن سے بصیرت حاصل ہوتی ہے﴾

ارشادفرمایا:

هَـذَا بَـصَـآئِـرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوْقِنُوْنَ ﴿سورۃ الجاثیۃ آیت نمبر۲۰﴾

ترجمہ: یہ قرآن لوگوں کیلئے بصیرت اور ہدایت ہے اور یقین کرنے والوں کیلئے رحمت ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن میں بصیرت بھی ہدایت بھی اور یہ محفوظ بھی ہے تو اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کی کیا ضرورت؟

﴿سورۃ الجاثیۃ سے دلیل نمبر۵﴾

﴿قرآن کو نہ ماننے والے اندھے بہرے ہیں﴾

ارشادفرمایا:

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاه الأية ﴿سورۃ الجاثیۃ آیت نمبر۲۳﴾

ترجمہ: بھلا آپ نے اس کو بھی دیکھا جو اپنی خواہش کا بندہ بن گیا اور اللہ نے باوجود سمجھ کے اسے گمراہ کردیا اور اس کے کان اور دل پر مہر کردی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا پھر اللہ کے بعد اسے کون ہدایت کرسکتا ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے؟

دلیل کی وضاحت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو نبی ﷺ کے راستے کو چھوڑ دے گا وہ اپنی خواہشات کی اتباع کرے گا اور ہدایت سے یکسر محروم ہو جائے گا۔اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اتنی سخت وعید نہ ہوتی۔

﴿سورۃ الاحقاف سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الاحقاف سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

حٰمٓ ﴿سورۃ الاحقاف آیت نمبر۱﴾

دلیل کی وضاحت:

اس استدلال کی وضاحت بارہا گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ الاحقاف سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن غالب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ﴿سورۃ الاحقاف آیت نمبر۲﴾

ترجمہ: اتارنا کتاب کا اللہ کی طرف سے ہے جو غالب حکمت والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ آیات غالب حکمت والے کی طرف سے ہیں۔اور غالب ہیں اس لئے ان کو کوئی اور

شریعت مغلوب نہیں کرسکتی۔اس کا ہمیشہ غالب رہنا تب ہی ہے جب اس کے بعد کوئی دین نہ کوئی شریعت نہ ہو۔معلوم ہوا کہ یہ آخری شریعت ہے نبی ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الاحقاف سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن کی زبان تک محفوظ﴾

ارشادفرمایا:

وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسٰىٓ اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿سورۃ الاحقاف آیت نمبر۱۲﴾

ترجمہ: اوراس سے پہلے موسیٰ کی کتاب جو رہنما اور رحمت تھی،اور یہ کتاب ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں ظالموں کو ڈرانے کیلئے اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری دینے کیلئے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کی زبان محفوظ ہے نیز قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے مگر یہ کہیں نہ بتایا کہ اس کے بعد کوئی کتاب اس کی بھی تصدیق کرے گی کیونکہ قرآن آخری کتاب ہے اس کے بعد کوئی کتاب نہیں جو اس کی تصدیق کرے تو جب قرآن اللہ کی آخری کتاب تو حضرت محمد ﷺ اللہ آخری نبی ہوئے۔

﴿سورۃ الاحقاف سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن مصدق ہے﴾

ارشادفرمایا:

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿سورۃ الاحقاف آیت نمبر۳۰﴾

ترجمہ: کہا انہوں نے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہو چکیں حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پہلوں کی تصدیق کرتا ہے اور صراط مستقیم پر ہے اور یہ دونوں ختم نبوت کی دلیل ہیں۔ یہ اگرچہ جنوں کا کلام منقول ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید نہ کی اس لئے اس سے استدلال درست ہے۔

﴿سورۃ الاحقاف سے دلیل نمبر۵﴾

﴿اسلام ہمیشہ کیلئے ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴿سورۃ الاحقاف آیت نمبر۳۲﴾

ترجمہ: اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کو نہ مانے گا تو وہ زمین میں اسے عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

جو اللہ کے داعی حضرت محمد ﷺ کی بات نہ مانے گا وہ دین کو کوئی نقصان نہیں دے سکتا اللہ کا یہ دین ہمیشہ رہے گا اس کو کوئی ختم نہیں کر سکتا جب اس کو کوئی ختم نہیں کر سکتا تو کسی اور کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ محمد سے ختم نبوت کے دلائل﴾

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿احکام جہاد کے ذکر سے﴾

اس سورۃ کا ایک نام سُوْرَۃُ الْقِتَال بھی ہے (روح المعانی ج ۲۶ ص ۳۶) اور قتال سے مراد جہاد کرنا یعنی اعلاءِ کلمۃ اللہ کیلئے لڑنا ہے اور سورۃ المائدۃ کی دلیل نمبر ۱۳ کے تحت گزرا ہے کہ جہاد خود ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اس اعتبار سے جن جن آیات میں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے، یا اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا ذکر ہو وہ سب آیاتِ ختم نبوت کے دلائل میں شامل ہوں گی۔ کیونکہ فی سبیل اللہ کا لفظ عموماً جہاد فی سبیل اللہ ہی کیلئے ہوتا ہے (ھدایہ ج ۱ ص ۲۰۵)
چونکہ یہ استدلال دیر سے سمجھ آیا اس لئے بہت سے آیات کو اس کتاب میں شامل نہ کیا جا سکا۔

جہادِ ختم نبوت کی دلیل:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :
اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ الحدیث (بخاری ج ۱ ص ۱۰) (مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں) معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دے اس سے لڑائی نہ کی جائے گی کسی اور کی نبوت و رسالت کا ذکر نہیں ہے۔ اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اسے اپنے نہ ماننے والوں سے لڑنا بھی ہوتا جبکہ نبی کریم ﷺ کی نبوت کو ماننے والوں سے لڑائی جائز نہیں۔ ثابت ہوا کہ جہاد کا حکم بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورة محمد سے دلیل نمبر۲﴾

﴿حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا کافی ہے﴾

ارشاد باری ہے:

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللّٰهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ O وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ لا كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ (سورۃ محمد آیت نمبر ۱،۲)

ترجمہ: جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا اللہ نے ان کے اعمال برباد کردیئے اور وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور جو کچھ محمد (ﷺ) پہ نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لائے اور وہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے اللہ ان کی برائیوں کو مٹا دے گا اور ان کا حال درست کرے گا۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا کافی ہے اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کا ذکر بھی ہوتا نیز اگر کسی نئے نبی کی آمد مان لی جائے تو اس کے آنے کے بعد اس آیت کو منسوخ ماننا پڑے گا اور اگر یہ آیت منسوخ ہو جائے تو قرآن کی محکم آیت کونسی ہوگی؟

اس کتاب کے صفحہ ص ۳۶۴، اور اس کے بعد کے صفحات میں سورۃ ابراہیم کی دلیل نمبر ۴ کے تحت گزرا ہے کہ قادیانی نے اپنا نام محمد رکھا اور کہنے لگا محمد رسول اللہ میں میں مراد ہوں۔ اور اس قسم کی آیات کا مصداق خود کو قرار دینے لگا، دراصل قادیانیوں نے دین کو ایک کھلونا سمجھا ہوا ہے۔ قادیانیوں کی اس حماقت کا رسورۃ ابراہیم کی اسی دلیل کے اسی دلیل کے ضمن میں مل جائیگا۔

﴿سورة محمد سے دلیل نمبر۳﴾

﴿کافروں سے جہاد کا حکم﴾

ارشادفرمایا:

فَإِذا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط حَتّٰى إِذَآ أَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ق فَإِمَّا مَنًّا م بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا (سورۃ محمد آیت نمبر ۴)

ترجمہ: پس جب تم ان کے مقابل ہو جو کافر ہیں تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب ان کو خوب مغلوب کرلو تو ان کی مشکیں کس لو پھر یا تو اس کے بعد احسان کرو یا تاوان لے لو یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں جہاد فی سبیل اللہ کا ذکر ہے اور جہاد فی سبیل اللہ اسی وقت تک ہے جب تک کہ کافر کلمہ طیبہ کا اقرار نہ کرے اگر کافر اللہ کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت دے دے تو اس سے لڑائی ختم ہو جائے گی چونکہ کسی اور کی نبوت کی گواہی کا ایسی احادیث میں ذکر نہیں ملتا اس لئے نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی دعوی نبوت کرے تو اس مدعی کے منکر کو کچھ نہ کہا جائے گا بلکہ وہ جھوٹا مدعی اور اس کے ماننے والے سزا کے حقدار ہوں گے۔

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن کو ناپسند کرنا کفر ہے﴾

اشادفرمایا:

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (سورۃ محمد آیت نمبر ۹)

ترجمہ: یہ اس لئے کہ انہوں نے ناپسند کیا جو اللہ نے اتارا ہے سو اس نے ان کے اعمال ضائع کردیئے۔

دلیل کی وضاحت:

جو شخص بھی نبی کریم ﷺ کے بعد دعوی نبوت کرے وہ قرآن کریم سے کراہت ضرور

کرے گا ایک تو اس لئے کہ قرآن کی آیات اس کے دعوی کے راستے میں رکاوٹ، دوسرے قرآن جیسی کتاب اس سے بنے گی نہیں۔قرآن کو ناپسند کرنے کی وجہ سے ایسے شخص کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔اس لئے اپنے اعمال صالحہ کی حفاظت کیلئے ضروری ہے کہ نہ ایسے دعوے کئے جائیں اور نہ ایسے دعویدار کی بات مانی جائے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے لوگوں سے دلی نفرت ہو اور معاملات میں ان سے اجتناب رکھا جائے۔

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر۵﴾

﴿نبی ﷺ قیامت کی نشانی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُهَا ﴿سورۃ محمد آیت نمبر۱۸﴾

ترجمہ: پھر کیا وہ اس گھڑی کا انتظار کرتے ہیں کہ ان پر ناگہاں آئے پس تحقیق اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں

دلیل کی وضاحت:

یعنی ان کو بھی کسی نبی کا انتظار نہیں اور اللہ نے بھی کسی اور نبی کی آمد کی خبر نہ دی بڑی خبر تو قیامت کی ہے وہ آئے گی اچانک ہاں اس سے پہلے قیامت کی نشانیاں اور سب سے بڑی نشانی آخری نبی کی آمد تھی وہ نشانی آ چکی ہے۔حافظ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

فَبِعْثَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ لِاَنَّهٗ خَاتَمُ الرُّسُلِ الَّذِیْ اَكْمَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ الدِّيْنَ وَاَقَامَ بِهِ الدِّيْنَ وَاَقَامَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ(ابن کثیر ج۴ص۲۷۲) نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری قیامت کی علامات سے ہے اس لئے کہ آپ آخری رسول ہیں آپ کے ساتھ اللہ نے دین کو مکمل کر دیا اور آپ کے ساتھ دین کو قائم کر دیا اور ب

جہانوں پر حجت قائم کردی۔

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر۶﴾

﴿ہمیں کلمہ طیبہ آپ ہی سے ملا﴾

ارشاد فرمایا:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (سورۃ محمد آیت نمبر۱۹)

ترجمہ: پس جان لیجئے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں

دلیل کی وضاحت:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ''مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ'' ابوداود طبع بیروت ج۳ص۱۹۰ حدیث نمبر۳۱۱۶ مشکوۃ ج۱ص۵۰۶ طبع بیروت) ''جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہو جنت میں جائیگا''۔ یاد رہے کہ تمام انبیاء کرام نے اس کلمہ کی تعلیم دی بلکہ ان کی بعثت کا اصل مقصد اس کلمہ کی تعلیم تھی مگر ہمیں یہ کلمہ نبی کریم ﷺ ہی کی وساطت سے ملا اس لئے کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی نبوت کے انکار کے بعد محض لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے جنت کا حقدار نہ ہوگا۔ اور آپ کو اللہ کا آخری نبی نہ ماننا اور آپ کے بعد کسی اور کی نبوت کا قائل ہونا اللہ سے مقابلہ کرنے کے مترادف ہے ایسا شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ کر اللہ کی وحدانیت کا اقرار نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گویا استہزا کرتا ہے۔ اس لئے مرزائی اس بات کو سمجھ لیں کہ دوسرے عقائد کو درست کرنے کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کا عقیدہ بھی نجات کیلئے ضروری ہے اس کے بغیر نجات کی امید فضول ہے خواہ جتنا مرضی کلمہ کا ورد کرلیں۔

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر۷﴾

﴿حکمِ جہاد قطعی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَقُولُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌج فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُلا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ط فَأَوْلٰى لَهُمْ (سورۃ محمد آیت نمبر۲۰)

ترجمہ: اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان لائے کہ کوئی سورت کیوں نہ نازل ہوئی سو جس وقت کوئی محکم سورت نازل ہوتی ہے اوراس میں جہاد کا بھی ذکر ہوتا ہے تو دیکھتے ہیں آپ ان لوگوں کو جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو سو ایسے لوگوں کیلئے تباہی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

جہاد کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں۔اور آپ پڑھ چکے ہیں کہ جہاد ختم نبوت کی دلیل ہے۔ یاد رہے کہ قادیانی کے کافر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس نے اسلامی فریضہ جہاد کا انکار کیا ہے (ردقادیانیت کے زریں اصول ص۴۲۹) مرزا لکھتا ہے

آج سے دین کیلئے لڑنا حرام کیا گیا اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے (خطبہ الہامیہ ص ۱۷، روحانی خزائن ج۱۶ص ۱۷ بحوالہ ردقادیانیت کے زریں اصول ص۴۳۰)

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿قرآن میں غور کرنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ أَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا (سورۃ محمد آیت نمبر۲۴)

ترجمہ: پھر کیوں قرآن میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت حاصل کرنے کیلئے اس قرآن پر غور کرنا ضروری ہے اس کے بعد کسی وحی کی آمد نہ ہوگی جو ہدایت سے محروم ہے وہ اس قرآن سے دوری کی وجہ سے ہے۔ اس کا اپنا قصور ہے۔

توبہ استغفار کر کے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خیال رکھے۔ کسی نئے کو نبی ماننے سے ہدایت ہرگز نہ ملے گی بلکہ قرآن کریم سے بے رخی اور اس کی بے ادبی و گستاخی کا مرتکب ہونے کی وجہ سے اللہ کے غضب کا حقدار ٹھہرے گا۔ والعیاذ باللہ۔

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر۹﴾

﴿قرآن سے نفرت کرنے والا سخت سزا کا مستحق﴾

ارشاد فرمایا:

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ O ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (سورۃ محمد آیت نمبر ۲۷،۲۸)

ترجمہ: پھر کیا حال ہوگا جب ان کی روحیں فرشتے قبض کریں گے اور ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مار رہے ہوں گے یہ اس لئے کہ یہ اس پر چلے جس پر اللہ ناراض ہے اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کو برا جانا پھر اس لئے بھی ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔

دلیل کی وضاحت:

جو شخص نبی ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت پر ایمان لائے وہ اللہ کو ناراض کرنے والا کام کرتا ہے۔ ایسے شخص کے اچھے اعمال آخرت میں برباد تو ہیں ہی۔ دنیا سے جاتے وقت بھی اس کا انجام بہت خطرناک ہے۔ مگر فرشتے اس وقت اس کے چہرے اور پشت کی پٹائی کرتے ہیں وہ روتا چلاتا ہے مگر وہ ہمیں بتا نہیں سکتا اور فرشتے ہمیں دکھائی نہیں دیتے مگر قرآن کی خبر ہے اس کی تصدیق ضروری ہے قرآن کی کسی بات کا انکار کرنے سے انسان دائرۂ ایمان سے نکل جاتا ہے۔

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر ۱۰﴾

﴿نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ لا وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ

(سورۃ محمد آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: اور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو معلوم کرلیں۔

دلیل کی وضاحت:

دنیا کی آزمائشوں کا مقصد یہ ہے کہ جہاد کرنے والے اور دین پر جمے رہنے والے دوسروں سے جدا ہو جائیں۔ان آزمائشوں میں ایک جھوٹے انبیاء بھی ہیں مرزائی اچھا اخلاق دکھا کر بیرون ملک کے ویزے وغیرہ کا لالچ دے کر لوگوں کے ایمان کی خریداری کرتے ہیں کئی غریب اس فتنے کا شکار ہو جاتے ہیں ایسے موقع پر اپنے ایمان کو بچانے کی بہت زیادہ فکر ضروری ہے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے اللہ سے بار بار دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

مولوی محمد احسن امروہی ایک ذی استعداد غیر مقلد عالم تھا نواب صدیق حسن کے کہنے سے بھوپال میں ملازمت شروع کی کچھ عرصہ کے بعد برطرف کر دیئے گئے غربت نے آگھیرا تو قادیانی بن گئے مرزا کو علمی مواد مہیا کرنے والے دو شخص نمایاں تھے ایک حکیم نورالدین دوسرے یہ امروہی صاحب۔یہ دونوں اس کے واعظ تھے دیکھئے (اصحاب احمد ج ۶ ص ۱۹)

مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد حکیم نوردین اس کا پہلا جانشین بنا۔اس کے مرنے کے بعد امروہی صاحب نے قادیانیت کو بچانے کیلئے بڑا کردار ادا کیا چنانچہ مرزا بشیرالدین محمود کو دوسرا جانشین بنانے کیلئے اس کی صدارت میں بھی اجلاس ہوا (اصحاب احمد ج ۶ ص ۷۰) اللہ

تعالیٰ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین

اشکال: اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جانتا ہے پھر حَتّٰی نَعْلَمَ کا کیا معنی ہوا؟

جواب: ہر کام سے پہلے بھی اللہ کا علم ہے اور ہر کام کے بعد بھی۔ آخرت کی جزا سزا اس علم کی بنا پر نہیں جو پہلے سے ہے بلکہ اس علم کی بنا پر جو کام کے بعد ہے۔ مثلاً اللہ کو معلوم تھا کہ فرعون کفر کرے گا اور جب اس نے کفر کر لیا اور موسیٰ علیہ السلام کے سمجھانے کے باوجود باز نہ آیا تو اللہ کے علم میں ہے کہ فرعون نے کفر کر لیا۔ کسی بھی کافر کو دوزخ میں ڈالتے وقت یہ نہ کہا جائے گا کہ اللہ کا علم تھا کہ تو کفر کرے گا بلکہ اس وجہ سے کہ تو نے کفر کر لیا اور اللہ کو اس کا علم ہے۔ ایسی آیات میں یہ دوسرا علم مراد ہوتا ہے جس سے جزا سزا کا تعلق ہے۔ ان دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے کی نسبت بندے کا کام مستقبل میں ہے دوسرے کی نسبت سے بندے کا کام ماضی ہو جاتا ہے (مزید بحث کیلئے دیکھئے تفسیر عثمانی ص ۲۷ ف ۴)

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر ۱۱﴾

﴿اعمال کی حفاظت کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى الخ ﴿سورۃ محمد آیت نمبر ۳۲،۳۳﴾

ترجمہ: بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ان پر سیدھا راستہ واضح ہو چکا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور وہ ان کے اعمال کو اکارت کر دے گا اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو

دلیل کی وضاحت:

آپ کی نافرمانی سے روکا گیا ہے اور آپ کی اطاعت کا حکم دے کر کہا گیا ہے کہ اپنے

اعمال کو باطل نہ کرو۔ اگر آپ کے بعد کسی کو نبی مانا جائے تو وہ نبی ﷺ کی اطاعت سے بھی محرومی ہوگی اور انسان کے اعمال بھی ضائع ہوں گے۔

﴿سورۃ محمد سے دلیل نمبر۱۲﴾

﴿امت کے افراد بدل سکتے ہیں نبی نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

هَآ أَنْتُمْ هٰٓؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ج وَمَنْ يَّبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ط وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ لا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْآ أَمْثَالَكُمْ ﴿سورۃ محمد آیت نمبر ۳۸﴾

ترجمہ: خبردار تم وہ لوگ ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو بلائے جاتے ہو تو تم میں سے وہ ہے کہ بخل کرتا ہے اور جو بخل کرتا ہے سو وہ اپنی ذات سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے پرواہ ہے اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم نہ مانو گے تو اللہ تمہارے بدلہ میں اور لوگوں کو لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ فرمایا کہ اللہ اس جیسا اور نبی لے آئے گا نبی تو یہ آخری ہیں اطاعت تو ان کی ہی کرنی ہوگی اس طرح یہ آیت ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اگر تم ان کی نہ اطاعت نہ کرو گے تو اللہ تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے گا۔ مکہ والے نہ مانے تو اللہ نے مدینے والوں کو توفیق دے دی حضرات صحابہ کرام نے آپ کی فرماں برداری کی اس لئے اللہ ان کی جگہ اوروں کو نہ لایا۔ پھر اس آیت میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا بھی ذکر ہے مراد اس سے اول نمبر پر جہاد کیلئے خرچ کرنا ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جہاد بھی ختم نبوت کی دلیل ہے والحمدللہ علیٰ ذلک۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿سورۃ الفتح سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الفتح سے دلیل نمبر۱﴾
﴿نعمت کی تکمیل ہوگئی﴾

ارشادفرمایا:

اِنَّـا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًاO لِّیَـغْـفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَاتَأَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ﴿سورۃ الفتح آیت نمبر۱،۲﴾

ترجمہ: بیشک ہم نے آپ کو کھلی فتح دی تا کہ آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف کر دے اور اپنی نعمت آپ پر تمام کر دے۔

دلیل کی وضاحت:

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت مکمل کر دی تو پھر کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ ذَنْب سے مراد علم اور ارادے سے کئے ہوئے گناہ نہیں۔ بلکہ خلاف اولیٰ امور ہیں جن کے بارے میں قرآن پاک کی کچھ آیات اتریں مثلاً سورۃ عبس کی ابتدائی آیات کے نزول کا قصہ۔ ایسی آیات کا نزول ایک تو آپ کے صدق کی دلیل ہے۔ دوسرے اس سے آپ کے معصوم ہونے کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ جان بوجھ کر گناہ کا ارتکاب ہرگز نہیں کرتے اور اگر بالفرض آپ سے کوئی خلاف اولیٰ کام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر آپ کو رہنے نہ دے گا۔ قادیانی کا حال ایسا کہ بقول اس کے اللہ کے بتانے کے باوجود غلط عقیدہ لکھ کر چھاپ دیا خدا نے نہ اس کو روکا اور نہ اس پر کوئی عتاب آیا بلکہ اس کو بار بار یہی کہا کہ مسیح تو ہی ہے۔ پھر ایسا غلط عقیدہ چھاپنے والا دوسروں کو ڈانٹتا ہے کہ مجھ پر ایمان کیوں نہیں لاتے (دیکھئے براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۱،۱۱۲)

مغفرت کے اعلان کے فائدے:

مغفرت کا اظہار ہمیشہ کوتاہی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ کبھی محض محبت کا تقاضا ہوتا ہے جیسے کسی شاگرد نے اپنے استاد کی دعوت کی اپنی ہمت کے مطابق اچھے کھانے تیار کئے لیکن آخر میں کہتا ہے کہ ہم سے جو کوتاہی ہوگئی معاف کردیں۔ اگر استاد کہے کوئی کوتاہی نہیں تو شاگرد کی تسلی نہیں ہوتی اور اگر استاد کہہ دے کہ جو کمی کوتاہی تجھ سے ہوگئی میں نے اسے معاف کردیا اب شاگرد کو حوصلہ ہوگا۔

پہلے انبیاء کرام قیامت کے دن اپنی کچھ باتوں کو یاد کر کے شفاعت کیلئے آگے نہ بڑھیں گے ہمارے نبی ﷺ سے کہا جائے گا کہ اللہ نے آپ کی بخشش کا اعلان کیا ہوا ہے اس لئے آپ شفاعت کریں تو آپ شفاعت کیلئے آگے بڑھیں گے چنانچہ:

بخاری شریف میں ہے ﴿فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ﴾ (بخاری ج۲ص ۶۸۵) ”پھر وہ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشوں کو معاف فرمادیا ہے ہمارے اپنے پروردگار کے ہاں شفاعت کریں“۔

مسلم شریف میں ہے عیسی علیہ السلام فرمائیں گے ﴿نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُوْنِّيْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ﴾ (مسلم طبع بیروت ج ۱ص ۱۸۵) ”مجھے اپنی جان کا فکر ہے مجھے اپنی جان کا فکر ہے میرے علاوہ کے پاس جاؤ محمد ﷺ کے پاس جاؤ تو وہ میرے پاس آئیں گے تو کہیں گے آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشوں کو معاف کردیا ہے ہماری اپنے پروردگار کے ہاں شفاعت کیجئے،

﴿سورۃ الفتح سے دلیل نمبر۲﴾

﴿آپ صراط مستقیم پر ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿سورۃ الفتح آیت نمبر۲﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم پر چلائے۔

دلیل کی وضاحت:

نبی کریم ﷺ کو صراط مستقیم پر چلنے کی بشارت قرآن نے دی اور ہمیں صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع سے حاصل ہوتی ہے۔ کسی اور نبی کی ضرورت نہیں مزید بحث سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الانعام کے دلائل میں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿سورۃ الفتح سے دلیل نمبر۳﴾

﴿آپ کے دین پر زوال نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا﴿سورۃ الفتح آیت نمبر۳﴾

ترجمہ: اور تاکہ اللہ آپ کی زبردست مدد کرے۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ کی زبردست مدد کے بعد یہ دین غالب ہوگا مغلوب نہ ہوگا جب غالب ہی رہے گی تو پھر کسی اور کی کیا ضرورت ہے؟ بے شک اللہ نے پہلے انبیاء کی بھی مدد کی مگر اللہ نے ان سے عہد لیا کہ اگر تمہارے زمانے میں محمد ﷺ آئیں تو ان کی پیروی کرنا ہوگی جبکہ نبی کریم ﷺ کو اِمَامُ الْاَنْبِيَاء بنایا نَبِیُّ الْاَنْبِيَاء بنایا آپ کے بعد کوئی اور نبی کیسے آئے۔ حدیث پاک کی رو سے بنی اسرائیل میں انبیاء آتے تھے ایک کے بعد دوسرے مگر اس امت میں اللہ نے خلفاء کا سلسلہ

رکھا۔علماء کا سلسلہ رکھا ہر دور میں ایک جماعت حق پر قائم رہنے والی بنائی حضرت عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو اسی جماعت کے افراد ان کا استقبال کریں گے مگر کسی معنی میں آپ ﷺ کے بعد صاحب وحی نبی نہ آیا ہے اور نہ آئے گا۔اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین۔

﴿سورۃ الفتح سے دلیل نمبر۴﴾

﴿آپ کو اللہ نے شاہد بنایا﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّآ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا الخ ﴿سورۃ الفتح آیت نمبر۸،۹﴾

ترجمہ: بیشک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی عزت کرو اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرو۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ نے آپ کو شاہد بنایا اور اس سے ختم نبوت پر استدلال پہلے گزر چکا ہے شاھد بنانے کا ایک مقصد یہاں یہ بتایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو بجائے ''رَسُوْل'' کے ''رُسُل'' جمع کا صیغہ لایا جاتا۔یوں کہا جاتا لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

فائدہ: اس کتاب ''آیات ختم نبوت'' کے ص۱۰۳ میں اور ص ۵۹۷ کے حاشیہ میں ٹھوس دلائل کے ساتھ یہ بحث گزر چکی ہے کہ ایسی آیات میں شَاهِد کا معنی حاضر و ناظر نہیں۔

اشکال : پہلے انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور آپ کے استدلال کی رو سے انبیاء سابقین پر بھی ایمان لانا ضروری نہ رہا ؟

جواب: نبی ﷺ پر ایمان کا مطلب ہے آپ کی کامل تصدیق۔قرآن و حدیث میں جن انبیاء کا ذکر ہے آپ پر ایمان لانے والا اُن انبیاء پر بھی ایمان رکھے گا۔یہی وجہ ہے کہ مسلمان اَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہنے کے باوجود سب انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں، جبکہ آپ کے بعد کسی شخص کے نبی ہونے کا قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس کی نفی پائی جاتی ہے۔

﴿سورۃ الفتح سے دلیل نمبر۵﴾

﴿صراط مستقیم آپ کی اتباع میں ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَأْخُذُوْنَهَا الاٰية ﴿سورۃ الفتح آیت نمبر۲۰﴾

ترجمہ: اللہ نے تم سے بہت سی نعمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پھر تمہیں اس نے یہ جلدی دے دی اور اس نے تم سے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے اور تا کہ ایمان لانے والوں کیلئے یہ ایک نشان ہو اور تا کہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائے۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی مدد اور فتوحات کا ایک مقصد مسلمانوں کو صراط مستقیم پر رکھنا تھا اور یہ بات بارہا گزر چکی ہے کہ صراط مستقیم نبی کریم ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے۔

﴿سورۃ الفتح سے دلیل نمبر٦﴾

﴿مسجد حرام میں داخلے کی بشارت﴾

ارشاد فرمایا:

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿سورۃ الفتح آیت نمبر۲۷﴾

ترجمہ: اگر اللہ نے چاہا تو تم امن کے ساتھ مسجد حرام میں ضرور داخل ہو گے۔

دلیل کی وضاحت:

مسجد حرام خانہ کعبہ کی وجہ سے محترم ہے اور خانہ کعبہ ایسا قبلہ ہے جو آخری نبی اور اس کی امت ہی کے شایانِ شان ہے جیسا کہ دوسرے پارے کے دلائل میں حضرت نانوتویؒ کے حوالے

سے گزرا۔ نیز یہ قبلہ آپ کا پسندیدہ قبلہ ہے آپ کو وہاں سے نکالا گیا پھر بھی آپ نے اس کو پسند کیا، زورِ بازو سے اس کو فتح کیا، اہل مکہ کو معاف کر کے کعبہ کے ادب واحترام کو قائم رکھا۔ کسی نبی نے اپنے قبلہ کو فتح نہ کیا قادیانی کوئی قبلہ نہ بنا سکا۔ پھر مکہ میں اُس زمانے سے اب تک آپ کے نام لیوا پائے جاتے ہیں آپ کے نام کی اذان ہوتی ہے تو پھر کسی اور کی گنجائش کیا رہ گئی؟

﴿سورۃ الفتح سے دلیل نمبر ۷﴾

﴿اسلام سب پر غالب ہے﴾

ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۸﴾

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کی شہادت کافی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

جب یہ دین سب ادیان پر غالب ہونے کے لئے ہے تو اس کے بعد کوئی نیا نبی کیسے ہوسکتا ہے؟ کیونکہ اگر اس دین کے بعد کوئی دین آئے تو وہ اس پر غالب ہوگا جبکہ اللہ کا وعدہ اس کو غالب رکھنے کا ہے۔

﴿سورۃ الفتح سے دلیل نمبر ۸﴾

﴿صحابہؓ کی مثال کتبِ سابقہ میں﴾

ارشاد فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ الاٰیة

﴿سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۹﴾

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع سجود کرتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدوں کا نشان ہے یہ وصف ان کا تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف مثل اس کی کھیتی کے جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اسے قوی کر دیا پھر موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ اللہ اس کی وجہ سے کفار کو غصہ دلائے اللہ نے ان میں ایمان داروں اور نیک عمل کرنے والوں کیلئے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

مختصر تفسیر:

اس آیت میں حضرات صحابہ کرام کی دو مثالیں ذکر کی ہیں ایک پہلی مثال تورات سے ایک انجیل سے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں: موجودہ زمانہ کی تورات وانجیل میں بھی بیشمار تحریفات کے باوجود اس کی پیشینگوئی کے حسب ذیل الفاظ موجود ہیں تورات باب استثنا۳۳۔۱تا۳ کے یہ الفاظ ہیں:

''خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا اور کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار (۱) مقدسوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشین شریعت ان کے لئے تھی وہ اپنے لوگوں سے بڑی محبت رکھتا ہے اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ ہیں اور وہ تیرے قدموں کے پاس بیٹھے ہیں تیری بات مانیں گے''۔ اس کے بعد مفتی صاحب لکھتے ہیں۔

---

(۱) موجودہ کتاب مقدس میں مزید تحریف کر کے دس ہزار کی جگہ لاکھوں لکھ دیا اب عبارت یوں بنی ہوئی ہے۔:''خداوند سینا سے آیا ، اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا ، اور کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا، اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا، اس کے داہنے ہاتھ میں انکے لئے آتشین شریعت تھی، وہ بیشک قوموں سے محبت رکھتا ہے، اس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ ہیں ، اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے''۔ (کتاب مقدس۔استثناء باب ۳۱ آیت ۱تا۳)

یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ فتح مکہ کے وقت صحابہ کرام کی تعداد دس ہزار تھی جو فاران سے طلوع ہونے والے اس نورانی پیکر کے ساتھ شہر خلیل میں داخل ہوئے تھے''اس کے ہاتھ میں آتشیں شریعت ہوگی'' کے لفظ سے اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے''وہ اپنے لوگوں سے محبت کرے گا'' کے لفظ سے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کا مضمون سمجھا جاتا ہے۔اس کی پوری تفصیل مع دوسرے حوالوں کے اظہار الحق جلد سوم باب ششم ص۲۵۶ میں ہے۔یہ کتاب عیسائیت کی حقیقت کو واضح کرنے کیلئے مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے پادری فنڈر کے مقابلہ پر تحریر فرمائی تھی اس کتاب مین انجیل کی تمثیل کا اس طرح ذکر ہے۔انجیل متی باب ۱۳ آیت ۳۱ میں یہ الفاظ ہیں''اس نے ایک اور تمثیل ان کے سامنے پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اس رائی کے دانہ کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بو دیا وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آکر اس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں''۔اور انجیل مرقس ۴:۲۶ کے یہ الفاظ ہیں جو الفاظ قرآنی کے زیادہ قریب ہیں''اس نے کہا کہ خدا کی بادشاہی ایسی ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں بیج ڈالے اور رات کو سوئے دن کو جاگے اور وہ بیج اس طرح اُگے اور بڑھے کہ وہ نہ جانے زمین آپ سے آپ پھل لاتی ہے پہلے پتی پھر بالیں پھر بالوں میں تیار دانے پھر جب اناج پک چکا تو وہ فی الفور درانتی لگاتا ہے کیونکہ کاٹنے کا وقت آپہنچا''۔(اظہار الحق جلد۳ باب ششم ص۳۱۰) آسمان کی بادشاہی سے مراد نبی آخر الزمان کا ہونا انجیل کے متعدد مقامات سے ظاہر ہوتا ہے واللہ اعلم (معارف القرآن جلد ۸ صفحہ۹۴)

دلیل کی وضاحت:

اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کو آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اس جگہ یا کسی اور جگہ آنے والے نبی اور ان کے صحابہ کا صراحت سے ذکر کرتے یا ان کی کوئی مثال ہی دے دیتے الغرض قرآن وحدیث میں ایسی پیشگوئی یا ایسی مثال کا نہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ

خاتم النبیین ہیں۔ باقی قادیانی ملعون کا یہ کہنا کہ محمد رسول اللہ سے میں مراد ہوں یہ اس کی بے بسی کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ الحجرات سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الحجرات سے دلیل نمبر۱﴾
﴿صرف ایک رسول کا ذکر کیا﴾

ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَط اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (سورۃ الحجرات آیت نمبر۱)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پہل نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

آیت کریمہ میں لفظ رسول واحد کا صیغہ لایا گیا اگر اور رسولوں کو آنا ہوتا تو ان سے پہل کرنا بھی جائز نہ ہوتا پھر تو جمع کا صیغہ رسل لانا مناسب تھا بہر حال اس آیت میں رسول واحد کا لانا اس کی دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ الحجرات سے دلیل نمبر۲﴾
﴿نبی ﷺ سے آواز اونچی نہ کرو﴾

ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الاٰیۃ ﴿سورۃ الحجرات آیت نمبر۲﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور ان سے بلند آواز کیساتھ بات نہ کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے سے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں نبی کریم ﷺ کے آدب کا ذکر ہے اس حکم میں احادیث کا ادب واحترام بھی شامل ہے۔ دیکھئے (تفسیر عثمانی ص ۶۸۴) وغیرہ اگر کسی کو نبی مانا جائے تو اس کی بات کو نبی ﷺ کی بات سے اونچا ماننا پڑے گا جو قطعا جائز نہیں ہے۔

﴿سورۃ الحجرات سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿آپ کے آداب اب بھی باقی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّـذِيۡـنَ يَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰى ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿سورۃ الحجرات آیت نمبر ۳﴾

ترجمہ: بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس نکل کر آتے تو ان کیلئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

ان آیات میں نبی کریم ﷺ کا ادب یہ بتایا کہ اپنی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کیا جائے اور جو لوگ اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند کرتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ضائع کر دیتا ہے علامہ شبیر احمد عثمانیؒ ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضور ﷺ کی احادیث سننے اور پڑھنے کے وقت بھی یہی ادب چاہیئے اور جو قبر شریف کے پاس

حاضر ہو وہاں بھی ان آداب کو ملحوظ رکھے (تفسیر عثمانی ص ۶۸۴) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں یہ آداب بعد حیات بھی باقی ہیں (نشر الطیب ص ۲۸۸) بریلوی مکتب فکر کے معروف عالم مفتی احمد یار خان نے ایک جگہ لکھا ہے بعد وفات شریف بھی یہ ہی آداب باقی ہیں (شان حبیب الرحمٰن ص ۱۹۱)

قاضی عیاض مالکیؒ فرماتے ہیں کہ امام ابن سیرینؒ کبھی مسکراتے ہوتے تھے کہ ان کے پاس کوئی حدیث بیان کی جاتی تو خاموش ہو جاتے اور ڈر کے مارے سہم جاتے تھے (الشفاء مع نسیم الریاض و شرح الشفاء للملا علی القاری ج ۳ ص ۴۰۱) عجیب نکتے کی بات ہے کہ سوائے رسول اللہ ﷺ کے اور کسی نبی کی قبر کا بھی قطعی علم نہیں بلکہ آپ کے دو پہلے خلفاء حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کا بھی ساری امت کو پتہ ہے شاید اس میں حکمت یہ ہو کہ امت کا رابطہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بھی باقی رہے۔ وہاں ادب کے ساتھ سلام پیش کرنے کی سعادت ملتی رہے۔ اگر آپ کی تعلیمات کے محفوظ ہونے کے باوجود بالفرض نبی ﷺ کی قبر کا پتہ نہ ہوتا تو کوئی جھوٹا نبی کہہ سکتا تھا کہ تمہارے نبی کا تو پتہ نہیں کہاں ہیں۔ زندہ نبی کی مان لو۔ نبی ﷺ کے روضہ مطہرہ پر سلام پیش کرنے والا کہتا ہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بھلا ایسا شخص کسی جھوٹے کو نبی کیسے مان لے کیونکہ جھوٹے کو نبی ماننے والے اس کو یوں کہتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ گر قادیانی کو اسطرح نہیں کہا گیا تو ایک لحاظ سے قادیانیوں نے اسکو نبی ماننے سے انکار کر دیا۔ لیکن زبان سے اس کو نبی مانتے ہیں ۔ بہر حال کفر سے تو نہ بچ پائے۔ اللہ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین

نبی کریم ﷺ کی احادیث کے آگے آواز پست رکھنے کا حکم ہے جو خود نبوت کا مدعی ہو وہ اس پر کیسے عمل کرے گا؟ بلکہ وہ تو اپنے ایسے آداب سکھائے گا اور اپنے لئے یوں کہلوائے گا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ أَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: قَالَ الْعَلَّامَۃُ الشَّیْخُ مُحَمَّدُ بْنُ الْجَزْرِیُّ لاَ

يَصِحُّ تَعْيِيْنُ قَبْرِنَبِيٍّ غَيْرِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَعَمْ سَيِّدُنَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ تِلْكَ الْقَرْيَةِ لَا بِخُصُوْصِ تِلْكَ الْبُقْعَةِ انتهىٰ وَكَاَنَّهٗ فِيْهِ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا وُجُوْدَ لِنُوْرِ الْقَمَرِ وَالْكَوَاكِبِ بَعْدَ ظُهُوْرِ ضِيَاءِ الشَّمْسِ وَاِيْمَاءٌ اِلىٰ نَسْخِ سَائِرِ الْاَدْيَانِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَمَاكِنِ وَالْاَزْمَانِ وَلِئَلَّا يُشَارِكَهٗ اَحَدٌ فِيْ زِيَارَتِهٖ لِتَعْظَمَ لَهُ الشَّانُ كَمَا ذُكِرَ مِنَ الْحِكْمَةِ فِيْ دَفْنِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْمَدِيْنَةِ لِئَلَّا يَنْقُصَ رُتْبَتُهٗ لَوْ دُفِنَ بِمَكَّةَ فِيْ جَنْبِ بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ . (از موضوعات کبیر ص۸۵ طبع مجتبائی دہلی)

شیخ محمد بن جزری فرماتے ہیں ہمارے نبی ﷺ کے علاوہ کسی نبی کی قبر مبارک کی تعیین صحیح نہیں (یعنی ہم قطعی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ یہ فلاں نبی علیہ السلام کی قبر ہے) ہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر اس خاص بستی میں ہے مگر خاص اس جگہ میں نہیں انتھــــی گویا کہ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ سورج کی روشنی کے ظاہر ہونے کے بعد چاند اور ستاروں کے نور کا کوئی وجود نہیں اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ باقی مذاہب ہر جگہ ہمیشہ کیلئے منسوخ ہو چکے ہیں اور تا کہ آپ کی زیارت میں کوئی شریک نہ ہوتا کہ آپ کی شان بلند ہو جیسا کہ ذکر کی گئی حکمت نبی کریم ﷺ کو مدینہ منورہ میں دفن کرنے کی کہ آپ کا مرتبہ کم نہ ہو جائے اگر مکہ میں دفن کیا جاتا خانہ کعبہ کے پہلو میں۔

مرزائی جو ملا علی قاری کی عبارت کو پیش کیا کرتے ہیں ذرا اس عبارت کو بھی دیکھیں۔

اس عبارت کا ماحصل

۱) آپ کی نبوت سورج کے نور کی طرح دیگر انبیاء کی نبوت چاند ستاروں کے نور کی طرح گویا ملا علی قاریؒ نے بھی وہی بات کہی جو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے فرمائی اس کا مطلب یہ ہوا کہ ملا علی قاریؒ کے نزدیک بھی نبی کریم ﷺ **نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ** ہیں۔

۲) نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد باقی انبیاء کرام کی لائی ہوئی ہدایت اب موجود نہیں جس کو بھی ہدایت لینی ہو آپ کی اتباع ہی کرنی ہوگی۔

۳)　　آپ کے دین کے علاوہ دوسرے ادیان ہمیشہ کیلئے منسوخ ہوگئے ہیں

۴) دیگر انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں لیکن ہمیں ان کی قبور کا قطعی علم نہ دیا گیا تا کہ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی طرح ان کی قبور کی زیارت نہ ہونے لگے۔

۵)　　آپ کو مکہ مکرمہ میں اس لئے دفن نہ کیا گیا کہ بیت اللہ کے قرب کی وجہ سے زیارت کرنے والے آپ کی شان میں کمی نہ کر بیٹھتے۔

نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی تعیین میں ایک فائدہ یہ ہوا کہ جس شخص کے دل میں شوق ہو کہ اللہ کے کسی نبی کے پاس جا کر سلام پیش کرے اس کو نبی کریم ﷺ ہی کی قبر مبارک پر جا کر اپنے دل کے اس شوق کو پورا کرنا پڑے،

آپ نے پڑھا کہ انبیاء سابقین کی قبروں کا پتہ نہیں۔قادیانی کا کمال دیکھئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر کی تعیین کا دعوی کر دیا جن کو سب علماء اسلام آسمان پر زندہ مانتے ہیں،

﴿سورۃ الحجرات سے دلیل نمبر۴﴾

﴿مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ﴿سورۃ الحجرات آیت نمبر۱۰﴾

ترجمہ:　　بیشک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو

دلیل کی وضاحت:

صلح کے حکم سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان والوں سے مراد یہاں امت مسلمہ کے افراد ہیں تو امت مسلمہ کے افراد کو آپس میں بھائی بھائی کہا۔اگر اس امت میں سے کسی کو منصب نبوت ملنا ہوتا تو وہ اس حیثیت سے اپنے ماننے والوں کا باپ ہوگا جبکہ اللہ نے مومنین کو آپس میں بھائی

بھائی ہی فرمایا ہے۔تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اس امت میں کسی کو منصب نبوت نہ ملے گا۔لہذا قادیانی کا دعوی نبوت تو کفر ہے ہی اس کی بیوی کا ام المؤمنین کہلوانا ایک اور کفر ہے کیونکہ اس کے ضمن میں بھی قادیانی کو نبی ماننا لازم آتا ہے۔

﴿سورۃ الحجرات سے دلیل نمبر۵﴾

﴿آپ کی اطاعت کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَإِنْ تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿سورۃ الحجرات آیت نمبر۱۴﴾

ترجمہ: اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو تو تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

رسول اللہ کی اطاعت کافی ہے کوئی اور دعویدار کھڑا ہو اور بندہ اس کی نہ مانے اور رسول اللہ ﷺ کی مانتا رہے تو کافی ہے۔

﴿سورۃ الحجرات سے دلیل نمبر۶﴾

﴿مومن بننے کے لئے آپ پر ایمان لانا ہوگا﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط أُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ ﴿سورۃ الحجرات آیت نمبر۳﴾

ترجمہ: بیشک سچے مسلمان تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے

شک نہ کیا اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے مسلمان ہیں

دلیل کی وضاحت:

اس میں آپ کے بعد کسی اور نبی یا رسول کا ذکر نہیں معلوم ہوا آپ آخری نبی ہیں

﴿سوالات﴾

(۱)سورۃ الصافات سے ختمِ نبوت کے دلائل لکھیں (۲) سورۃ صٓ سے کچھ دلائل ذکر کریں (۳) ترجمہ کریں اور ختمِ نبوت کو ثابت کریں :صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ○ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّشِقَاقٍ نیز فرمایا اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ (۴) سورۃ الزمر سے کچھ دلائل ذکر کریں (۵) درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور ختمِ نبوت کو ثابت کریں : أَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا ، اِنَّآ أَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ، قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ، أَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (۶) خالی جگہ پُر کریں: مرزائیوں کو......کے بارے شرحِ صدر نہیں ہے ان کا باطن......سے خالی ہے ان کی......میں آگ اور......ہے (۷) ارشاد فرمایا: وَإِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ ج وَإِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ إِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ترجمہ کریں اور بتائیں کہ آیت کریمہ میں مشرک کا خاصہ مذکور ہے اس سے ختمِ نبوت کیسے ثابت ہوگی ؟ یہ بھی بتائیں کہ تفسیر عثمانی میں اس آیت کے تحت کیا لکھا ہے؟ (۸) فرمایا: قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰٓی أَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ الخ ترجمہ کر کے ختمِ نبوت کو ثابت کریں اور قُلْ یَاعِبَادِیْ پر اشکال مع جواب ذکر کریں (۹) ترجمہ کریں اور شرک کی تعریف اور دنیا میں اس کے اثرات لکھیں پھر اس آیت سے ختمِ نبوت کی دلیل پیش کریں : وَلَقَدْ أُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ أَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ (۱۰) ترجمہ کریں اور مرزائیت کا رد کریں : اِتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ ، وَجِیْءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّھَدَاءِ (۱۱) سورۃ المؤمن سے کچھ دلائل ذکر کریں (۱۲) ترجمہ کریں اس مفہوم کی اور آیات کی نشاندہی کریں پھر ختمِ نبوت کو ثابت کریں: ذٰلِکُمْ بِأَنَّہٗٓ إِذَا دُعِیَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ کَفَرْتُمْ ج وَإِنْ یُّشْرَکْ بِہٖ تُؤْمِنُوْا لا فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ

الْعَلِيّ الْكَبِيرِ (۱۳) سورۃ حٰمٓ سجدۃ کی ان آیات سے ختم نبوت ثابت کریں : حٰمٓ ، كِتَابٌ فُصِّلَتْ اٰيَاتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ، وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ O الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ (۱۴) ارشاد فرمایا: وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ اور شان نزول کے بعد اذان کی فضیلت کی کچھ احادیث لکھیں اور بتائیں کہ مرزائیوں کو اذان دینے سے گناہ کیوں ہوگا؟ (۱۵) ترجمہ کریں اور ان آیات سے ختم نبوت ثابت کریں (۱۶) درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور استدلال بیان کریں : اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اٰيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ، مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ، وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيَاتُهٗ ءَ اَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ، سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْ أَنفُسِهِمْ (۱۷) سورۃ الشوریٰ سے ختم نبوت کے دلائل ذکر کریں (۱۸) ترجمہ کریں اور ختم نبوت پر استدلال کریں كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۱۹) خالی جگہ پر کریں: اس آیت میں يُوْحِيْ اور سورۃ الحج کی آیت اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ میں يَصْطَفِيْ فعل...... کے صیغے ہیں جو نبی ﷺ کے...... کی اور آپ سے...... زمانے کی وحی کیلئے لائے گئے ہیں...... کیلئے نہیں (۲۰) مندرجہ ذیل آیات سے چند دلائل ذکر کریں : وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ، وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ، شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا ، فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ ج وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ هُمْ ج وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتَابٍ (۲۱) ارشاد فرمایا: وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ترجمہ کریں ختم نبوت پر استدلال کریں اور بتائیں کہ ہدایت یہاں کس معنی میں ہے؟ (۲۲) سورۃ الزخرف کی ان آیات سے ختم نبوت کے دلائل پیش کریں : حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ، وَاِنَّهٗ فِيْٓ أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ، فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْ أُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۲۳) آیات کریمہ کا ترجمہ و تفسیر لکھیں پھر ختم

نبوت کوثابت کریں : أَفَأَنتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ أَوۡ تَهۡدِیۡ الۡعُمۡیَ وَمَن كَانَ فِیۡ ضَلَالٍ مُّبِیۡنٍ ، وَاسۡـَٔلۡ مَنۡ أَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ مِنۡ رُّسُلِنَا أَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً یُّعۡبَدُوۡنَ ، وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ (۲۴) مرزائی کہے جیسے عیسی علیہ السلام کے صراط مستقیم پر ہونے کے باوجود نبی کریم ﷺ تشریف لائے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے صراط مستقیم پر ہونے کے باوجود اور نبی آسکتا ہے، اس کا کیا جواب ہے؟ (۲۵) اگر عیسائی کہیں کہ عیسی علیہ السلام زندہ ہیں عیسائی ہو جاؤ اس کا جواب کیا ہے؟ نیز حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی فراست کا واقعہ لکھیں (۲۶) مولانا کاندھلویؒ کی تفسیر معارف القرآن سے نزول مسیح علیہ السلام کی مختصر بحث لکھیں (۲۷) لاہوری مرزائیوں کے سربراہ نے اپنی کتاب میں جمہور کی تفسیر کیا اعتراض کی نیز اس کا جواب بھی لکھیں (۲۸) مرزائی کہتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام نہیں آئیں گے اور جس عیسی کا ذکر احادیث میں آتا ہے وہ مرزا قادیانی ہی ہے۔ اس بات کا کیا جواب ہے؟ (۲۹) معنی متواتر کیا ہوتا ہے نیز شریعت میں اس کی اہمیت کیا ہے؟ (۳۰) قادیانی کہتے ہیں کہ نزول عیسی کی احادیث میں استعارہ ہے حضرت عیسی نہیں بلکہ مثیل مسیح مراد ہے اور مثیل مسیح قادیانی ہے اس کا کیا جواب ہے؟ (۳۱) قادیانی مثیل مسیح ہے یا گستاخ مسیح ہے مدلل تحریر کریں (۳۲) ثابت کریں عیسی علیہ السلام کی سی صفات قادیانی میں قطعاً نہیں تھیں (۳۳) مولانا دلاوریؒ نے درج ذیل عنوان کے تحت قادیانیت کا کیسے رد کیا ''قادیانی صاحب کس مسیح کے مثیل تھے؟'' (۳۴) حدیث پاک کی رو سے مثیل مسیح کون ہیں اور مثیل موسی کون؟ (۳۵) اس قاعدہ کو مثال دے کر واضح کریں کہ غیر نبی کو نبی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اگر نبوت کے اعتقاد کا شبہ ہو تو وصف نبوت کو وجہ شبہ سے نکال کر ذکر کرنا ہوگا (۳۶) قادیانی نے خود کو مسیح کہا اس موضوع پر گفتگو کا طریقہ لکھیں (۳۷) مرزا قادیانی نے مسیح علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے میں یہود ونصاری کی ہمنوائی کیسے کی؟ اور مرنے سے ایک دن پہلے اس نے اس بارے میں کیا کہا؟ (۳۸) مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کی مرزا قادیانی سے کب گفتگو ہوئی؟ اور انہوں نے

قادیانی پر کیسے گرفت کی؟(۳۹) آیت کریمہ وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَنْکَ سے قادیانی کارد کیسے ہوتا ہے؟(۴۰) قادیانی نے نصب صلیب کو کسرِ صلیب سے کیسے تعبیر کیا؟(۴۱) قادیانی نے جو ردِعیسائیت کے عنوان سے کام کیا اس سے مسلمانوں کو فائدہ ہوا یا عیسائیوں کو، اس کا شکریہ عیسائیوں نے ادا کیا یا مسلمانوں نے؟(۴۲) قادیانی نے اپنے اصول کس کس مذہب سے اخذ کئے؟ اور یہ تحقیق کس کتاب میں پائی جاتی ہے؟(۴۳) وفاتِ مسیح کا نظریہ سب سے پہلے کس نے پیش کیا اور اس سے قادیانی نے کیا فائدہ اٹھایا؟(۴۴) کسی زندہ شخص کو مردہ کہا جائے یا کہا جائے کہ اس کی قبر فلاں جگہ ہے اس میں اس کی عزت ہے یا توہین؟(۴۵) مسلمان کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں قیامت کے قریب نازل ہوں گے قادیانی بھی پہلے ایسے ہی کہتا تھا پھر کہنے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے اور فلاں جگہ ان کی قبر ہے قادیانی نے جو یہ نئے نظریات پیش کئے، بتایئے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت ہے یا ان کی گستاخی اور توہین(۴۶) قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کو کس کس جگہ مانا ہے؟(۴۷) اسلام کی تائید مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کو ثابت کرنے میں ہوتی ہے یا اس کے خلاف یہود ونصاری کے اجماعی عقیدہ کو اختیار کرنے سے؟ اور بتائیں کہ قادیانی کا اس بارے میں کیا کردار ہے؟(۴۸) مرزا قادیانی سے ایک نیچری کا مناظرہ ذکر کریں(۴۹) خالی جگہ پُر کریں : رئیس ...... نے سرسید کی اس...... سے بڑے بڑے...... لئے اس بنیاد پر اپنی...... کی بلند عمارت کھڑی کی اس کے ذریعہ سے لاکھوں ......کمایا اور اپنی اولاد کیلئے ایک ......قائم کر گئے(۵۰) سورۃ الدخان سے ختم نبوت کے چند دلائل ذکر کریں(۵۱) ترجمہ کریں اور دلائل ختم نبوت مہیا کریں : تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ، تِلْكَ اٰيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ، هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ، أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ (۵۲) سورۃ الاحقاف سے چند دلائل ختم نبوت کے دیں (۵۳) ترجمہ واستدلال لکھیں : حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ، وَ مِنْ

قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسیٰ اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط وَهٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا ، قَالُوْا يَاقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسیٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَمَنْ لَّايُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءُ ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (۵۴) سورۃ محمد کا دوسرا نام لکھیں پھر ختم نبوت کے چند دلائل پیش کریں (۵۵) جہاد ختم نبوت کی دلیل ہے اس کو ثابت کریں نیز انکارِ جہاد کی وجہ سے بھی قادیانی کا کفر ثابت کریں (۵۶) خالی جگہ پر کریں: فی سبیل اللہ کا لفظ عموماً...... فی سبیل اللہ ہی کیلئے استعمال ہوتا ہے...... جن جن آیات واحادیث میں .... میں جہاد کرنے ، یا اللہ کے راستے میں .... کا ذکر ہووہ سب...... واحادیث .... کے دلائل میں...... ہوں گی (۵۷) ترجمہ کریں اور ختم نبوت کا اثبات کریں : وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ، ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ، فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا (۵۸) ترجمہ کریں موت کے وقت اس کلمہ کے پڑھنے کا فائدہ بتائیں پھر اس سے عقیدہ ختم نبوت پر استدلال مکمل کریں: فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۵۹) ترجمہ کریں اور منکرین ختم نبوت کی موت کے وقت کی کیفیت بتائیں: فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ O ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (۶۰) ترجمہ کر کے ختم نبوت پر استدلال واضح کریں : وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ لا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ (۶۱) خالی جگہ پر کریں: مرزائی اچھا...... دکھا کر بیرون ملک کے...... وغیرہ کا لالچ دے کر لوگوں کے ایمان کی...... کرتے ہیں کئی غریب اس...... کا شکار ہو جاتے ہیں ایسے موقع پر اپنے ...... کو بچانے کی بہت زیادہ فکر ضروری ہے (۶۲) محمد احسن امروہی کون تھا؟ کیسے مرزائی بنا نیز مرزائیت کو بچانے میں اس نے کیا کردار ادا کیا؟ (۶۳) اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جانتا ہے پھر حَتّٰی نَعْلَمَ کا کیا معنی ہوا؟ (۶۴) سورۃ الفتح سے چند دلائل ذکر

کریں(۶۵)ان آیات سے ختم نبوت پر استدلال کیسے ہوگا؟ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًاO لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَاتَأَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا، وَیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا(۶۶)عَبَسَ وَتَوَلّٰی جیسی آیات کے نزول کی حکمتیں لکھیں اور بتائیں کہ قادیانی کا حال اس بارے میں کیسا تھا؟(۶۷)مغفرت کے اعلان کے کچھ فائدے لکھیں اور ثابت کریں کہ کبھی یہ اعلان محض اظہار محبت کیلئے ہوتا ہے(۶۸)ان آیات سے استدلال پیش کریں :اِنَّآ أَرْسَلْنَاکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ھُوَ الَّذِیْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ (۶۹)ترجمہ کریں اور ختم نبوت کا اثبات کریں : مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ أَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (۷۰)مذکورہ بالا آیت میں توراۃ وانجیل کے حوالے کا ذکر ہے کیا اب بھی یہ مثالیں توراۃ وانجیل میں پائی جاتی ہیں(۷۱)معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع صاحب نے توراۃ کے حوالے سے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ آج ہمیں نہیں ملتے اس کی کیا وجہ ہے؟(۷۲)سورۃ الحجرات کا موضوع کیا ہے نیز اس سے ختم نبوت پر استدلال کیسے ہوگا؟(۷۳)آیات کریمہ سے ختم نبوت پر استدلال واضح کریں : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ، یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْآ أَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِ ، اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ أَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ أُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی(۷۴)نبی ﷺ کے ان آداب کو ہم آج کیسے عمل میں لائیں گے(۷۵)اس کو ثابت کریں کہ یہ آداب اب بھی باقی ہیں (۷۶)جھوٹا نبی احادیث رسول اللہ کا ادب رکھے گا یا نہیں اور کیوں؟(۷۷)''نبی کریم ﷺ کی قبر کا قطعی علم ہے دوسرے انبیاء کی قبور کے متعلق پکا علم نہیں کہ وہ کہاں ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟ نیز حضرت ملا علی قاریؒ نے اس بارے میں جو کچھ لکھا اس کا ماحصل کیا ہے؟(۷۸)ملا علی قاریؒ کی اس عبارت سے حضرت نانوتویؒ کے موقف کی تائید کیسے ہوتی ہے نیز ملا علی قاریؒ کی یہ عبارت مرزائیوں کے حق میں ہے یا ان کے خلاف(۷۹)حضرت ملا علی قاریؒ نے نبی کریم ﷺ کے مکہ

مکرمہ میں دفن نہ کئے جانے میں کیا مصلحت بیان کی نیز اس سے توحید خداوندی کے ساتھ شان رسالت کے ادب کا درس ملتا ہے یا یہ کہ صرف توحید ہی توحید ہے؟(۸۰) درج ذیل کلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ''یہ مت سمجھو کہ مسئلہ توحید ہی سب کچھ ہے بلکہ پورے دین پر چلو انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے ثابت شدہ فضائل کو تسلیم نہ کرنا یا ان کو بیان کرنے سے گریز کرنا اللہ جل شانہ کے ساتھ مقابلہ کرنے کے مترادف ہے''(۸۱) اگر کسی کے دل میں جذبہ ہو کہ اللہ کے کسی نبی علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام پیش کرے اس کا یہ جذبہ کہاں پورا ہوگا؟ مدینہ میں یا قادیاں میں یا کشمیر میں؟(۸۲) حضرت عیسی علیہ السلام جب تشریف لائیں گے اور اپنی مدت پوری کر کے دنیا سے جائیں گے تو ان کو کہاں دفن کیا جائے اور اس میں کیا حکمت ہوگی؟(۸۳) حضرت عیسی علیہ السلام کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جب کسی کو یہ شوق ہو کہ اللہ کے کسی نبی کی خدمت میں جا کر اپنا سلام سنائے اس کو کہاں جانا ہوگا؟ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس (۸۴) ''إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ''ترجمہ کر کے عقیدۂ ختم نبوت کو ثابت کریں اور بتائیں کہ قادیانی کی بیوی کا خود کو ام المؤمنین کہلوانا اور مرزائیوں کا اس کو ام المومنین کہنا کفر کیوں ہے؟(۸۵) انبیاء کرام کو بھی اپنی امتوں بھائی بتایا گیا ہے جیسے وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا(ھود:۶۱) تو پھر اس آیت سے استدلال کیسے ہوا؟ جواب: انبیاء کرام قوم کے فرد ہونے کی حیثیت سے بھائی ہوتے ہیں لیکن معنوی طور پر باپ۔ اس آیت میں جھگڑے کے وقت صلح کرانے کا حکم ہے اور انبیاء کرام ہر گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس آیت میں مؤمنون سے امتی ہی مراد ہیں۔ پھر انما حرف حصر لایا گیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ امتی بحیثیت امتی ہونے کے بھائی بھائی ہی ہیں۔ رہا یہ کہ ایک آدمی اپنے مسلمان بیٹوں کا باپ ہے یا اپنے شاگردوں یا مریدوں کا روحانی باپ ہے تو وہ سارے مسلمانوں کا تو باپ نہیں ہو جاتا چند افراد کا ہوتا ہے مگر امتی ہونے کی حیثیث سے وہ اپنے بیٹوں یا شاگردوں یا مریدوں کا بھائی ہی ہوگا۔

باب ہفتم

قرآن پاک کی ساتویں منزل سے دلائل ختم نبوت

﴿سورۃ ق سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ قٓ سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشادفرمایا:

قٓ قف وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ﴿سورۃ قٓ آیت نمبر۱﴾

ترجمہ: قٓ قسم ہے قرآن کی جو بڑی شان والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس استدلال کی وضاحت بارہا گزر چکی ہے۔

﴿سورۃ قٓ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿پہلوں کا ذکر﴾

ارشادفرمایا:

کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ﴿سورۃ ق آیت نمبر۱۲،۱۴﴾

ترجمہ: ان سے پہلے قوم نوح اور کنویں والوں نے اور قوم ثمود نے جھٹلایا۔

دلیل کی وضاحت:

پہلے انبیاء اور ان کی قوموں کا ذکر کیا بعد میں آنے والے کسی نبی کا نہ یہاں ذکر نہ قرآن وحدیث میں کسی اور جگہ۔ معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿سورۃ الذاریات سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الذاریات سے دلیل نمبر۱﴾
﴿مستقبل کے انبیاء کی بابت سوال نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

یَسْأَلُوْنَ أَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿سورۃ الذاریات آیت نمبر۱۲﴾

ترجمہ: پوچھتے ہیں فیصلے کا دن کب ہوگا؟

دلیل کی وضاحت:

اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کا بھی سوال کرتے۔ قیامت ہی کے بارے میں اس لئے پوچھتے ہیں کہ قیامت تک کوئی نیا نبی نہ آئے گا۔

﴿سورۃ الذاریات سے دلیل نمبر۲﴾
﴿انبیاء سابقین کے واقعات سے تسلی﴾

ارشاد فرمایا:

کَذٰلِکَ مَا أَتَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿سورۃ الذاریات آیت نمبر۵۲﴾

ترجمہ: اسی طرح آپ سے پہلوں کے پاس بھی جب کوئی رسول آیا تو انہوں نے یہی کہا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ کہا کہ جو آئندہ نبی آئیں گے ان کو بھی لوگ ایسا ہی کہیں گے بلکہ صرف گذشتہ انبیاء

کا ہی ذکر کیا ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

﴿سورۃ الطور سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الطور سے دلیل نمبر۱﴾
﴿مکذبین کی ہلاکت کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

یَوۡمَ تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًاO وَتَسِیۡرُ الۡجِبَالُ سَیۡرًاO فَوَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿سورۃ الطور آیت نمبر۹ تا۱۱﴾

ترجمہ: جس دن آسمان تھرتھرا کر لرزنے لگے گا اور پہاڑ تیزی سے چلنے لگیں گے پس اُس دن جھٹلانے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو کہا کہ قیامت کے دن مکذبین کی ہلاکت ہے مگر یہ نہ کہا کہ جب اور نبی آئے گا اس وقت بھی یہ ایمان نہ لائیں گے برباد ہوجائیں گے۔ معلوم ہوا کہ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہ آئے گا۔

﴿سورۃ الطور سے دلیل نمبر۲﴾
﴿بعد والوں کو پہلوں سے ملائیں گے﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّیَّتُهُمۡ بِاِیۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّیَّتَهُمۡ وَمَآ اَلَتۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَمَلِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ﴿سورۃ الطور آیت نمبر۲۱﴾

ترجمہ: اور جولوگ ایمان لائے اوران کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی (جنت میں) ملا دیں گے اوران کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ کہا کہ بعد والے نبی کی امت کو بھی ساتھ ملا دیں گے بلکہ وہی ساتھ ملیں گے جو ایمان میں ان کے تابع ہوئے اور ایمان تو ویسا معتبر جیسا صحابہ کا تھا اور صحابہ کرام بالاتفاق نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے تھے۔

﴿سورۃ الطور سے دلیل نمبر۳﴾

﴿یہ دین ختم نہ ہوگا﴾

ارشاد فرمایا:

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیۡبَ الۡمَنُوۡنِ﴿سورۃ الطور آیت نمبر۳۰﴾

ترجمہ: کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ہم اس پر زمانے کی گردش کا انتظار کررہے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

کافر کہتے تھے کہ شعراء کی طرح آپ کا دین ختم ہوجائے گا جیسے پہلے شعراء کے مرنے کے بعد ان کے اشعار کے قدردان نہ رہے نبی کریم ﷺ کے بعد ان کے لائے ہوئے دین اور قرآن کا بھی کوئی پوچھنے والا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس کا تو ذکر کیا کہ آپ پر وفات آئے گی (دیکھئے سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۴۴) مگر یہ نہ فرمایا کہ اگر یہ نہ رہے تو کوئی اور نبی آئے گا مگر دین اسلام کے غالب رہنے کی خبر دی ارشادِ باری ہے: هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ﴿سورۃ الفتح آیت نمبر۲۸﴾ ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔

﴿سورۃ الطور سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن بے مثال ہے﴾

ارشاد فرمایا:

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿سورۃ الطور آیت نمبر ۳۴﴾

ترجمہ: پس کوئی کلام اس جیسا لے آئیں اگر وہ سچے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اگر یہ سچے ہیں تو کوئی اور کتاب لے آئیں مگر یہ نہیں لا سکتے۔ اگر کوئی اور کتاب کو نازل ہونا ہوتا یا کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو ایسا دائمی چیلنج نہ دیا جاتا۔

﴿سورۃ الطور سے دلیل نمبر۵﴾

﴿صبح و شام نماز کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ

﴿سورۃ الطور آیت نمبر ۴۸،۴۹﴾

ترجمہ: اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کریں جب آپ اٹھا کریں اور کچھ حصہ رات میں بھی اس کی تسبیح کریں اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی۔

دلیل کی وضاحت:

رات کے حصہ سے مراد شاید تہجد کا وقت ہو اور ستاروں کے پیٹھ پھیرنے کا وقت صبح کا وقت ہے کیونکہ صبح کا اجالا ہوتے ہی ستارے غائب ہونے شروع ہو جاتے ہیں (تفسیر عثمانی ص ۶۹۸ ف ۲) اس طرح اس آیت میں نماز کا حکم ہے اور مقدمہ میں ثابت ہو چکا کہ نماز ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ النجم سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ النجم سے دلیل نمبر۱﴾
﴿انبیاء سابقین کے ساتھ تشبیہ﴾

ارشاد فرمایا:

هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی ﴿سورۃ النجم آیت نمبر۵۶﴾

ترجمہ: یہ ڈر سنانے والے ہیں پہلے ڈر سنانے والوں میں سے۔

دلیل کی وضاحت:

نبی کریم ﷺ کو پہلے انبیاء کے ساتھ تشبیہ دی، یہ نہ فرمایا کہ آپ بعد میں آنے والے انبیاء کی طرح ہیں کیونکہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

آپ اس کتاب کے ص ۶۶۸ تا ۶۷۰ میں پڑھ چکے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی علیہم السلام کے ساتھ تشبیہ دی اور حضرت عمر فاروق کو حضرت نوح اور حضرت موسی علیہم السلام کے ساتھ دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی لیکن ان صحابہ سے نبی تو کوئی نہ ہوا۔ قادیانی جیسا جو حضرت مسیح علیہ السلام کا بہت بڑا گستاخ تھا اس کو نبوت کیسے مل جائے؟

قرآن پاک میں پہلے انبیاء کا ذکر کرکے نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی بعد والوں کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا۔ مستقبل میں پیش آنے والے جو حالات احادیث میں مذکور ہیں وہ اسی امت کو پیش آنے والے ہیں کسی نئے نبی کو یا کسی نئے نبی کی امت کو نہیں۔ کیونکہ یہ امت آخری امت ہے۔

﴿سورۃ النجم سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قیامت قریب ہے﴾

ارشادفرمایا:

أَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿سورۃ النجم آیت نمبر ۵۷﴾

ترجمہ: آنے والی قریب آ پہنچی۔

دلیل کی وضاحت:

یہ تو کہا کہ قیامت کا زمانہ قریب آ گیا یہ نہ کہا کہ کسی اور نبی کا زمانہ قریب آ گیا۔

﴿سورۃ القمر سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ القمر سے پہلی دلیل نمبر ا﴾

﴿قیامت قریب ہے﴾

ارشادفرمایا:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿سورۃ القمر آیت نمبر ا﴾

ترجمہ: قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کے قریب آنے کا ذکر کیا۔ کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کا بھی ذکر ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہ آئے گا اس آیت کریمہ سے حافظ ابن کثیر اور مفتی محمد شفیعؒ نے ختم نبوت پر استدلال کیا ہے اور کافی روایات بھی پیش کی ہیں (دیکھئے تفسیر ابن کثیر ج۴ ص۴۰۵، ۴۰۶، ھدیۃ المھدیین ص ۵۷) حضرت سہل بن سعد اور حضرت

انس رضی اللہ عنہم سے صحیح روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہادت والی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر اشارہ کر کے فرمایا مجھے قیامت کے ساتھ ایسے بھیجا گیا ہے یعنی جیسے ان دو انگلیوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نیا نبی نہیں آئے گا (دیکھئے بخاری ج۲ص ۹۶۳، مسلم طبع بیروت ج۴ص ۲۲۶۸ص ۲۲۶۹) حضرت انس سے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے اَنْتُمْ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ (مسند احمد ج۳ص ۲۲۳)۔ تم اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہو یعنی تم آخری امت ہو۔

حافظ ابن کثیرؒ نے اس آیت کے تحت نبی کریم ﷺ کے اسماء گرامی سے بھی ختم نبوت پر استدلال کیا ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً، اَنَا مُحَمَّدٌ، اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهُ اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَلَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهُ نَبِیٌّ (مسلم ج۲ص ۲۶۱) میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی (مٹا دینے والا) ہوں اللہ میرے ساتھ کفر کو مٹاتا ہے اور میں عاقب (بعد میں آنے والا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورۃ القمر سے پہلی دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن آسان ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴿سورۃ القمر آیت نمبر۲۲﴾

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا تو ہے کوئی سمجھنے والا۔

دلیل کی وضاحت:

جب یہ قرآن آسان کر دیا گیا اور یہ موجود بھی ہے تو پھر کسی اور کی کوئی ضرورت باقی

نہیں۔آپ قرآن کا موازنہ توارۃ وانجیل سے کریں جو عیسائیوں کے پاس ہیں پتہ چل جائے گا کہ ان کا سمجھنا کتنا دشوار ہے۔چونکہ تحریف کی وجہ سے ان کے بہت سے مضامین قابلِ اعتراض ہوتے ہیں شاید اس لئے عیسائی ان کتابوں کو بہت باریک شائع کرتے ہیں تا کہ ہر شخص ان کو پڑھ نہ سکے۔جبکہ قرآن اللہ کے فضل وکرام سے جبکہ قرآن کریم اللہ کے فضل وکرم سے باریک،متوسط ،موٹی ہر طرح کی لکھائی میں دستیاب ہے۔

﴿سورۃ القمر سے پہلی دلیل نمبر۳﴾

﴿فیصلہ قیامت کو ہوگا﴾

ارشادفرمایا:

بَلِ السَّاعَةُ مَوۡعِدُهُمۡ وَالسَّاعَةُ أَدۡهىٰ وَأَمَرُّ﴿سورۃ القمر آیت نمبر۴۶﴾

ترجمہ: بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت زیادہ دہشتناک اور تلخ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کو ہی موعد بتایا اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کا ذکر زیادہ مناسب تھا۔

﴿سورۃ الرحمن سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الرحمن سے پہلی دلیل نمبر۱﴾

﴿اب قیامت ہی آئے گی﴾

ارشادفرمایا:

سَنَفۡرُغُ لَكُمۡ أَيُّهَا الثَّقَلَانِ﴿سورۃ الرحمن آیت نمبر۳۱﴾

ترجمہ: اے جن وانس ہم تمہارے لئے جلد ہی فارغ ہو جائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

پہلے مختلف چیزوں کا ذکر کیا پھر فرمایا ہم تمہارے لئے فارغ ہو جائیں گے یعنی اس دنیا کو ختم کر کے قیامت برپا کریں گے اس میں تو کہہ دیا کہ قیامت قریب ہے مگر یہ نہ کہا کہ کوئی اور نبی بھی آئے گا یا یہ کہ کسی اور نبی کا آنا بھی قریب ہے۔

﴿سورۃ الواقعۃ سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الواقعہ سے دلیل نمبر۱﴾
﴿یہ امت آخری امت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿سورۃ الواقعۃ آیت نمبر۱۳،۱۴﴾

ترجمہ: (مقربین) پہلوں میں سے بہت سے ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے سے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

آخرین (پچھلوں) سے مراد امت محمد یہ ہے اولین سے مراد پہلی امتیں ہیں اس امت کو آخرین کہنے سے معلوم ہوا کہ اس امت کے بعد کوئی اور امت نہیں ہے علامہ ابن جریر طبریؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں : يَقُوْلُ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ جَمَاعَةٌ مِنَ الْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ وَقَلِيْلٌ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَقِيْلَ لَهُمُ الْاٰخِرُوْنَ لِاَنَّهُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مقربین پہلی امتوں میں سے بہت سے ہوں گے اور اس امت سے تھوڑے ہوں گے اس امت کو آخرین کہا کیونکہ یہ سب امتوں سے آخری امت ہے (بحوالہ ھدیۃ المھدیین ص۵٦)

﴿سورۃ الواقعہ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿اس امت کے افراد آخرین ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ Oوَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ ﴿سورۃ الواقعۃ آیت نمبر ۳۸،۳۹﴾

ترجمہ: (دائیں ہاتھ والے) بہت سے پہلوں میں سے ہوں گے اور اور بہت سے پچھلوں میں سے۔

دلیل کی وضاحت:

اس آیت میں بھی آخرین سے مراد امت محمدیہ ہے اولین سے مراد پہلی امتیں ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس امت کے بعد کوئی اور امت نہیں ہے۔علامہ ابن جریر طبریؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں : ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ جَمَاعَةٌ مِنَ الَّذِيْنَ مَضَوْا قَبْلَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَثُلَّةٌ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ يَقُوْلُ وَجَمَاعَةٌ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ بِهٖ اَهْلُ التَّاْوِيْلِ قَالَ الْحَسَنُ ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ مِنَ الْاُمَمِ وَثُلَّةٌ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَرَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَارْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا الشَّطْرَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَاثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ عِنْدَ ابْنِ جَرِيْرٍ بِاِسْنَادِهٖ وَعَنْ قِتَادَةَ مِثْلَهٗ فَهَاتَانِ الْاٰيَتَانِ نَصَّانِ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ الْمَرْحُوْمَةَ اٰخِرُ الْاُمَمِ كُلِّهِمْ (بحوالہ ھدیۃ المھدیین ص ۵۷)

ترجمہ: ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ کا معنی ہے امت محمدیہ سے پہلے آنے والوں کی بڑی تعداد اور وَثُلَّةٌ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ کا معنی ہے حضرت محمد ﷺ کی امت۔حضرت ابن مسعودؓ سے ایک طویل حدیث کے آخر میں یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے تم اہل جنت کا نصف ہوگے ہم نے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے ان آیات کی تلاوت کی ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ

مِنَ الْاٰخِرِیْنَ اور یہ حدیث ابن جریر کے ہاں اس کے سند کے ساتھ ہے اور قتادہ سے اس طرح منقول ہے تو یہ دونوں آیتیں اس پر نص ہیں کہ یہ امت سب امتوں سے آخری امت ہے۔

﴿سورۃ الواقعہ سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قرآن اتارنے والا رب العالمین ہے﴾

ارشاد فرمایا:

تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ ﴿سورۃ الواقعۃ آیت نمبر۸۰﴾

ترجمہ: پروردگار عالم کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ نے اس مقام پر اپنی صفت رَبُّ الْعَالَمِیْن کو ذکر کیا جس طرح اللہ ساری کائنات کا رب ہے یہ کتاب ساری کائنات کے لئے ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔

﴿سورۃ الحدید سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الحدید سے دلیل نمبر۱﴾

﴿صرف نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

آمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَأَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَکُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْہِ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَأَنْفَقُوْا لَھُمْ أَجْرٌ کَبِیْرٌ (سورۃ الحدید آیت نمبر۷)

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس چیز میں اس نے تمہیں پہلوں کا جانشین بنایا اس میں سے خرچ کرو۔

دلیل کی وضاحت:

آپ پر ایمان لانے کا حکم دیا کسی نئے نبی کا اس میں ذکر نہ کیا۔

﴿سورۃ الحدید سے دلیل نمبر۲﴾

﴿آپ کے بعد کسی نبی پر ایمان لانے کا حکم نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ج وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ الحدید آیت نمبر۷)

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہوا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ اور رسول تمہیں بلا رہے ہیں تا کہ تم اپنے پرودگار پر ایمان لاؤ اور تم سے عہد بھی لے چکا ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ نے نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کا پختہ حکم دیا تھا (دیکھئے سورۃ البقرۃ:۴۱،۴) لیکن ہمیں آپ کے بعد نہ کسی نئے نبی کی خبر دی گئی اور اس پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا بلکہ آپ نے اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔

﴿سورۃ الحدید سے دلیل نمبر۳﴾

﴿تقوی سے نور ملتا ہے﴾

ارشاد فرمایا:

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهِ الْاٰية ﴿سورۃ الحدید آیت نمبر۲۸﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایسا نور عطا کرے گا جس کے ذریعے تم چلو گے اور تمہاری مغفرت کرے گا اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں یہ بتایا کہ جو بندہ تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نور عطا کرتا ہے تقوی اختیار کرنے کی ضرورت ہے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں ہے۔اس نور کی وجہ سے دنیا میں انسان کو شریعت پر عمل آسان ہو جاتا ہے اور قبر میں روشنی ہوگی پلصراط پر چلتے وقت کام آئے گا۔

﴿سورۃ المجادلۃ سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ المجادلۃ سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿قرآن آیات بینات ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَقَدْ أَنْزَلْنَآ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ط وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿سورۃ المجادلۃ آیت نمبر ۵﴾

ترجمہ: اور ہم نے صاف صاف آیات اتاریں ہیں اور کافروں کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کی آیات کو بَیِّـنَـات یعنی صاف صاف آیات فرمایا تو جب ان آیات کا اللہ کی طرف سے ہونا یقینی اور معنی میں دشواری نہیں، واضح اور آسانی سے سمجھ آنے والی ہیں، تو کسی اور کتاب یا کسی اور نبی کی کیا ضرورت؟ قرآن اللہ کی آخری کتاب اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے

آخری نبی ہیں والحمدللہ۔

﴿سورۃ المجادلۃ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿نماز اور زکوۃ کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ الآية ﴿سورۃ المجادلۃ آیت نمبر۱۳﴾

ترجمہ: کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے پھر جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تو نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے

شان نزول:

منافق بے فائدہ باتیں حضرت کے کان میں کرتے کہ لوگوں میں اپنی بڑائی جتائیں اور بعض مسلمان غیر اہم باتوں میں سرگوشی کر کے اتنا وقت لے لیتے تھے کہ دوسروں کو حضور ﷺ سے مستفید ہونے کا موقع نہ ملتا تھا یا کسی وقت آپ خلوت چاہتے تو اس میں بھی تنگی ہوتی تھی لیکن مروت اور اخلاق کے سبب کسی کو منع نہ فرماتے اس وقت یہ حکم ہوا (جو اس سے پچھلی آیت میں مذکور ہے) کہ جو مقدرت والا آدمی حضور ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہے وہ اس سے پہلے کچھ خیرات کر کے آیا کرے اس میں کئی فائدے ہیں غریبوں کی خدمت صدقہ کرنے والوں کا تزکیہ، مخلص و منافق کی تمیز، سرگوشی کرنے والوں کی تقلیل وغیر ذلک ہاں جس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہو اس سے یہ قید معاف ہے جب یہ حکم اترا منافقین نے مارے بخل کے وہ عادت چھوڑی اور مسلمان بھی سمجھ گئے کہ زیادہ سرگوشیاں اللہ کو پسند نہیں اس لئے یہ قید لگائی گئی اس آیت سے یہ حکم منسوخ فرما دیا (از تفسیر عثمانی ص۷۲۱ ف۹)

دلیل کی وضاحت:

صدقہ کا وقتی حکم منسوخ کر کے نماز زکوۃ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا دائمی حکم دیا۔ اور نماز زکوۃ اور آپ کی اطاعت کے احکامات ختم نبوت کے دلائل ہیں جیسا کہ متعدد بار گزرا۔

﴿سورۃ المجادلۃ سے دلیل نمبر ۲﴾

﴿رسول اللہ سے عداوت رکھنے والے ذلیل ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أُوْلَئِكَ فِي الْأَذَلِّيْنَ ﴿سورۃ المجادلۃ آیت نمبر ۲۰﴾

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہی لوگ ذلیلوں میں ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں بھی رسول واحد کا صیغہ لائے جمع کا صیغہ نہ لائے یہ اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

﴿سورۃ الحشر سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الحشر سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿اگلے رسول کیلئے کوئی حکم مذکور نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

مَآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ الأية ﴿سورۃ المجادلۃ آیت نمبر ۷﴾

ترجمہ: جو مال اللہ نے دیہات والوں سے اپنے رسول کو مفت دلایا سو وہ اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کیلئے ہے تا کہ وہ تمہارے دولت مندوں میں نہ پھرتا رہے اور جو تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مال فے حاصل ہو اس کا حکم تو بتا دیا۔ آپ کے بعد کسی رسول کو کوئی مال فے ملے اس کا کیا حکم ہے اس کا کہیں ذکر نہیں کیونکہ آپ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ نیز یہ فرمایا جو دیں لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ (۱) یعنی آپ کی فرماں برداری کرو مال غنیمت کی تقسیم میں بھی اور دیگر امور میں بھی۔ اگر کسی اور نبی کو آپ کے بعد مانا جائے تو اس کی فرمانبرداری کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں خلل آئے گا جبکہ یہ آیۃ محکم ہے اس پر عمل اسی وقت ممکن ہے جب نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانا جائے

---

(۱) مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے دعائیں کرنے لگیں مشکلات میں غائبانہ ان کو پکارنے لگیں اس لئے کہ اللہ نے اپنی ذات سے دعائیں کرنے کا حکم دیا۔ ارشاد فرمایا: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶۰) ترجمہ: ''اور تمہارے رب نے فرمایا مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے''۔ اور انبیاء کرام سے دعائیں کرنے کا نہ قرآن نے حکم دیا اور نہ انبیاء کرام کی یہ تعلیم تھی انبیاء کرام نے بت پرست اقوام سے یہ نہ کہا کہ ان بتوں سے نہ مانگو ہم سے مانگو بلکہ یہی کہتے رہے کہ ان بتوں سے نہ مانگو اللہ ہی سے مانگو۔ سورۃ الحشر کی اس آیت کریمہ میں یہ فرما دیا کہ جو دے دیں قبول کر لو جو نہ دیں تو رک جاؤ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مانگو نہیں۔

﴿سورۃ الحشر سے دلیل نمبر۳﴾

﴿گذشتہ مومنین سے کینہ نہ کرنے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْنَ جَاءُ وْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴿سورۃ الحشر آیت نمبر۱۰﴾

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان داروں کی طرف کینہ نہ قائم ہونے پائے اے ہمارے رب بیشک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

بعد والوں نے پہلوں کیلئے مغفرت کی دعا کی۔ اگر کسی نبی نے آنا ہوتا تو بعد والے کہتے ہمارے دل میں ان کے لئے کینہ نہ ڈال اس کی تعریف کرتے ان کے لئے دعا بھی کرتے۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

﴿سورۃ الحشر سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن عظیم الشان ہے﴾

ارشاد فرمایا:

لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ﴿سورۃ الحشر آیت نمبر۲۱﴾

ترجمہ: اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ اسے دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے جھک کر پھٹ جاتا اور ہم یہ مثالیں لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

دلیل کی وضاحت:

یہ قرآن جو اتنی عظمت وشان والا ہے اس کے ہوتے ہوئے کوئی اور قرآن نہیں آسکتا اور یہ موجود بھی ہے اللہ تعالیٰ نے ان مثالوں کو لوگوں کے لئے بیان کیا تا کہ ان کو قرآن کی عظمت معلوم ہو جائے اور وہ مان جائیں کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب یا کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟

﴿سورۃ الحشر سے دلیل نمبر۵﴾

﴿اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الخ (سورۃ الحشر آیت نمبر۲۲ تا۲۴)

ترجمہ: وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جاننے والا ہے غیب اور ظاہر کا بڑا مہربان رحم والا ہے وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ پاک ذات سلامتی دینے والا امن دینے والا نگہبان زبردست خرابی کو درست کرنے والا بڑی عظمت والا اللہ پاک ہے اس سے جو شریک ٹھہراتے ہیں وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا ٹھیک ٹھیک بنانے والا صورت دینے والا اس کے اچھے اچھے نام ہیں سب چیزیں جو آسمان وزمین میں ہیں اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک اللہ کی حمد وثنا سے بھرا پڑا ہے تو جب اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی حمد وثنا قرآن پاک میں موجود ہے اور اس میں کوئی تحریف بھی نہ کر سکا تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہی؟ سورۃ الحشر کی ان آخری آیات میں جس طرح اللہ کے نام ہیں کیا مسیلمہ کذاب یا مرزا قادیانی ایسا کلام

لا سکا ہے ان جھوٹوں کو تو اپنی تعریف کرنی اور دوسروں اپنی تعریف کرنی ہوتی ہے اس لئے ایسے لوگ اللہ کی تعریف سے دور بھاگتے ہیں۔اس لئے ایسی آیات بھی ختم نبوت کی دلیل بنتی ہیں۔

﴿سورة الممتحنة سے دلیلِ ختم نبوت﴾

﴿اب فیصلہ قیامت ہی کو ہوگا﴾

ارشادفرمایا:

يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ يَفۡصِلُ بَيۡنَكُمۡ ﴿سورة الممتحنة آیت نمبر۳﴾

ترجمہ: اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ کہ کوئی اور نبی آ کر فیصلہ کرے گا بلکہ اللہ ہی قیامت کے دن فیصلہ کرے گا اور اللہ کا فیصلہ تو یہی ہوگا کہ محمد ﷺ سچے ہیں اور ان کی اتباع میں نجات ہے فرق یہ ہے کہ اب ایمان بالغیب ہے اس لئے قبول ہے پھر مشاہدہ ہوگا۔اس وقت کا ایمان قبول نہ ہوگا۔

﴿سورة الصف سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورة الصف سے دلیل نمبر۱﴾

﴿نبی علیہ السلام نے کسی نئے نبی کی بشارت نہ دی﴾

ارشادفرمایا:

وَاِذۡ قَالَ عِيۡسَى بۡنُ مَرۡيَمَ يَابَنِىۡ اِسۡرَائِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ مُصَدِّقًا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَأْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ أَحْمَدُ الخ﴿سورة الصف آیت نمبر۶،۷﴾

ترجمہ: اور جب عیسی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل بیشک میں اللہ کا تمہاری طرف رسول ہوں تصدیق کرنے والا اس توراۃ کی جو مجھ سے پہلے سے ہے اور اس رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ رسول ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تو لوگ کہنے لگے یہ کھلا جادو ہے۔ اور اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پہ جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

دلیل کی وضاحت:

حضرت عیسی علیہ السلام نے پہلے انبیاء کی تصدیق کی اور نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارت دی جبکہ نبی کریم ﷺ نے پہلے انبیاء کی تصدیق تو کی مگر آپ سے کسی نئے نبی کی بشارت منقول نہیں۔ عیسی علیہ السلام کی آمد کا بتایا مگر وہ پہلے انبیاء سے ہیں نئے کسی نبی کی بشارت کسی حدیث میں نہیں ہاں جھوٹا دعوی کرنے والوں کا ذکر موجود ہے۔

فائدہ: امت مسلمہ کے تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اس آیت میں احمد سے مراد حضرت نبی کریم ﷺ ہی ہیں اور صحیح صریح احادیث اس بارے میں موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک نام احمد ہے بلکہ یہ نام حضرات انبیاء کرام میں سے صرف نبی کریم ﷺ کو عطا ہوا۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**اِنَّ لِىْ اَسْمَاءً، اَنَا مُحَمَّدٌ، اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِى الَّذِىْ يَمْحُو اللّٰهُ بِىَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِىْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَىَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِىْ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَلَّذِىْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِىٌّ**

(مسلم ج ۲ ص ۲۶۱ واللفظ لہ، بخاری ج ۲ ص ۷۲۷) میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں مَاحِی (مٹا دینے والا) ہوں اللہ میرے ساتھ کفر کو مٹاتا ہے اور میں عَاقِب (بعد میں آنے والا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **أُعْطِيْتُ اَرْبَعًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِنْ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَسُمِّيْتُ اَحْمَدَ وَجُعِلَ لِيَ التُّرَابُ طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ اُمَّتِيْ خَيْرَ الْاُمَمِ** (مسند احمد ج اص ۱۵۸،ص ۹۸) مجھے چار چیزیں دی گئی ہیں جو اللہ کے انبیاء میں سے کسی کو نہ ملیں مجھے زمین کی چابیاں دی گئیں (یعنی بڑے ملک فتح ہوں گے) اور میرا نام احمد رکھا گیا اور میرے لئے زمین کو پاکی بنا دیا گیا (یعنی تیمّم کی اجازت ملیل) اور میری امت کو سب سے بہتر امت بنایا گیا۔

فائدہ : اس سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء کرام میں سے ''احمد'' صرف اور صرف آنحضرت ﷺ ہی کو عطا ہوا۔

حضرت ابن عباسؓ کی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمانا چاہیں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا : **اَيْنَ اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ نَحْنُ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَاَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ فَتُفَرِّجُ لَنَا الْاُمَمُ عَنْ طَرِيْقِنَا** الحدیث (مسند احمد ج اص ۲۸۲) کہاں ہیں احمد اور ان کی امت تو ہم سب سے اول ہیں سب سے آخر ہیں ہم سب سے آخری امت ہیں اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا دوسری امتیں ہمارے لئے راستے سے ہٹ جائیں گی۔

فائدہ : اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن بھی احمد نام سے نبی کریم ﷺ ہی مراد ہوں گے۔ قادیانیو! دنیا میں غیر اسلامی نظام کے تحت تم نے خود کو احمدی کہلوالیا مگر یاد رکھو قیامت کے دن جب احمد ﷺ کی امت کو بلایا جائے گا تو تمہیں ان کا ساتھ نصیب نہ ہوگا تم تو غلام احمد قادیانی کی امت ہو۔ اگر تمہیں احمد ﷺ کی امت میں رہنے کا فکر ہے تو اس جھوٹے سے اظہار نفرت کردو۔ ورنہ جہاں وہ جائے گا تمہیں بھی ہمیشہ وہیں رہنا ہوگا۔

حافظ ابن کثیرؒ نے اس موضوع پر سورۃ الاعراف کی آیت **اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ** اور سورۃ آل عمران کی آیت : **وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ** سے بھی استشہاد کیا

ہے لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا : مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا اَخَذَ عَلَيْهِ الْعَهْدَ لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ حَيٌّ لَيَتَّبِعَنَّهُ وَاَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يَاْخُذَ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ وَهُمْ اَحْيَاءٌ لَيَتَّبِعُنَّهٗ وَيَنْصُرُنَّهٗ . ترجمہ: ''اللہ نے جس نبی کو بھی بھیجا اس سے عہد لیا کہ اگر اس کی زندگی میں حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوں تو ان کی ضرور پیروی کریں گے اور حکم دیا کہ اپنی امت سے عہد لیں کہ اگر حضرت محمد ﷺ ان کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ لازمی طور پر ان کی اتباع کریں اور ان کی مدد کریں''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اپنے بارے میں بتایئے فرمایا : دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبُشْرٰى عِيْسٰى وَرَأَتْ اُمِّيْ حِيْنَ حَمَلَتْ بِيْ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ بُصْرٰى مِنْ اَرْضِ الشَّامِ وَهٰذَا اِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَرُوِيَ لَهٗ شَوَاهِدُ مِنْ وُجُوْهٍ اُخْرٰى (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص۵۶۲) میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسی علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے حمل کی حالت میں خواب دیکھا گویا کہ ان سے ایک نور نکلا جس کے ساتھ شام کے علاقے بُصریٰ کے محلات روشن ہو گئے۔ یہ سند جید ہے کئی اور وجوہ سے اس کے شواہد موجود ہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا آیت میں حضرت عیسی علیہ السلام کی جس بشارت کا ذکر ہے وہ آنحضرت ﷺ ہی کے بارے میں تھی۔

﴿مرزائیوں کی تحریفات کا بیان﴾

مرزا قادیانی کا نام تو غلام احمد ہی ہے مگر اس کی کتنی کھلم کھلا بد دیانتی ہے کہ اپنے آپ کو احمد کہنے لگا ویسے تو احمد نام لاکھوں مسلمانوں کا ہے لیکن مرزائیوں کے مرزا قادیانی کو مذکورہ بالا آیت کا مصداق ٹھہرایا۔ چنانچہ ایک مرزائی صلاح الدین ملک ایم اے نے مرزے کے مریدوں کے حالات پر کتاب لکھی جس کا نام رکھا ''اصحاب احمد'' اس کتاب کے سرورق کے اوپر لکھا

ہے ''وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ''۔

اسی کتاب اصحاب احمد کے صفحہ ۷۸ میں ہے کہ مرزے کے ایک مرید قاضی عبدالرحیم کے مرنے پر ایک قادیانی نے تعزیت میں جو خط بھیجا اس میں یہ شعر بھی لکھا۔

حضرت احمد مسیح ومہدی کے ایک قدیمی صحابی فوت ہوئے (۱)

اسی قادیانی قاضی عبدالرحیم کی بیوی کہتی ہے کہ جب اس نے مرزے کی بیعت کی تو اس نے کہا تھا: کہو آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتی ہوں جن میں مبتلا تھی۔ یہ فقرہ تین دفعہ دہریا (ص ۷۹) دیکھو قادیانی نے خود کو احمد قرار دیا۔

فائدہ: قادیانیوں نے اپنا نام احمدی رکھا جس سے لوگوں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ وہ احمد یعنی حضرت محمد ﷺ کو ماننے والے ہیں۔ جبکہ وہ دین اسلام کے بہت بڑے دشمن ہیں اس لئے ان کو احمدی ہرگز نہ کہو ان کو مرزائی کہو یا قادیانی کہو۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تین مردوں نے نبوت کا دعوی کیا ایک مسیلمہ کذاب دوسرا اسود عنسی تیسرا طلیحہ۔ اسود کا معنی کالا اور کالے رنگ والا عرب کو پسند نہیں۔ مسیلمہ کا معنی ہے چھوٹا مسلمہ اور طلیحہ کا معنی ہے چھوٹا طلحہ۔ یہ دونوں لفظ تصغیر کے ہیں اور تصغیر میں حقارت اور چھوٹائی کے معنی ہیں کتاب سیبویہ ج ۳ ص ۴۲۳ میں تصغیر کیلئے تحقیر کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ ان کے ناموں میں حقارت اور ناپسندیدگی کا معنی ہے اور دعوی کرتے ہیں نبوت جیسے منصب کا۔ کاش یہ لوگ اپنے ناموں پر ہی غور کر لیتے۔ مرزا قادیانی کا نام ہے غلام کیونکہ احمد تو اس کا مضاف الیہ ہے جس کا نام

---

(۱) اس شعر میں مرزائی نے بڑی گناہوں کا ارتکاب کیا ایک تو اس نے قادیانی جیسے بے ایمان کا ادب کیا کہ اس کیلئے حضرت کا لفظ استعمال کیا، دوسرے قادیانی کو احمد یعنی نبی کریم ﷺ قرار دیا تیسرے اس کو مسیح یعنی عیسی علیہ السلام قرار دیا اور یہ دو باتیں تو قطعی کفر ہیں تیسرے اس کیلئے مہدی کا لفظ استعمال کیا چوتھے اس کے مرید کیلئے صحابی کا لفظ جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کیلئے بولا جاتا ہے وہ استعمال کیا۔

عبداللہ ہو وہ تو عبد ہوتا ہے اللہ تو اس کا معبود ہے۔اگر مرزا قادیانی اپنے نام پر ہی غور کر لیتا تو شاید اتنی بڑی حماقت نہ کرتا۔

﴿مرزائیوں کو قادیانی کی بات کی قدر ہے نبی علیہ السلام کے ارشاد گرامی کی قدر نہیں﴾

مرزائی خود تو قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ میں من مرضی کی تاویلات کرتے ہیں اور اگر ان کی منشا کے خلاف کوئی قادیانی کی عبارت میں تاویل کرے تو چلا اٹھتے ہیں۔مرزا قادیانی نے ایک منارہ شروع کروایا جس کا نام رکھا منارۃ المسیح خدا کی مہربانی ہوئی کہ اس منارہ کے مکمل ہونے سے پہلے ہی مرزا مر گیا۔اس کے بیٹے بشیر الدین محمود نے اس کو مکمل کیا قادیانیوں نے اس کو بھی مسیح اور مثیل مسیح کہنا شروع کیا۔لاہوری مرزائیوں نے مرزا محمود کے ہاتھوں اس منارہ کی تکمیل کی مخالفت کی اور مرزے کے کلام کی تاویل کی اس پر ایک مرزائی صلاح الدین ملک ایم اے لکھتا ہے۔

حسد کے باعث ڈاکٹر بشارت احمد وغیرہ اہل پیغام (یعنی لاہوری مرزائیوں) نے یہ تاویل کر لی کہ حضرت اقدس (مراد مرزا قادیانی) کی توجہ منارہ سے پھر گئی اور تصانیف کی شکل میں روحانی رنگ میں منارہ کی تکمیل ہوئی یہ تاویل گو حضرت اقدس کے منارہ کے متعلق ساری کاروائی کو حرف غلط کی طرح یکسر مٹانا چاہتی ہے اور علی الاعلان تغلیط بلکہ تکذیب کرتی ہے افسوس اہل پیغام (یعنی لاہوری مرزائیوں) کو ایسی تاویل تو مرغوب ہے جس سے حضور (مراد مرزا قادیانی) کی تکذیب ہو لیکن حضرت اقدس کے فرمودہ مقاصد کے تحت منارہ کی حضرت مصلح موعود (مرزا محمود) کے ہاتھوں تکمیل ان کو تسلیم ہونا گویا ان کیلئے زہر ہلاہل کا رنگ رکھتا ہے عجیب بات یہ ہے کہ جس بات میں بھی یہ لوگ حضرت مصلح موعود کی مخالفت کرتے ہیں ان کو لازماً حضرت اقدس کے بہت سے اقوال تحریرات اور وحی سے منحرف ہونا پڑتا ہے (اصحاب احمد ص ۱۷)

اگر مرزائیوں کو نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے بارے میں ایسا درد ہوتا تو شاید ارتداد

سے بچ جاتے۔احادیث صحیحہ میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی سفید مینار پر[صبح کی نماز کے وقت کمافی المستدرک ج۴ص۴۸۲۔وقالا صحیح] نازل ہوں گے اور اس وقت انہوں نے دو زعفرانی رنگ کے کپڑے اوڑھے ہوئے ہوں گے حتی کہ دجال لعین کو باب لد[جو بیت المقدس کے قریب ایک بستی ہے نووی ج۲ص۴۰۱] میں قتل کردیں گے(دیکھئے مسلم ج۲ص۴۰۱ مستدرک ج۴ص۴۹۲ بحوالہ ازالۃ الریب ص۴۱) مرزائی ان احادیث کو پڑھیں پھر دیکھیں کہ جس طرح یہ لوگ ان احادیث کی تاویل کرتے ہیں اس سے حضرت نبی کریم ﷺ کی تکذیب تو لازم نہیں آتی۔

مرزائیوں کی ایک اور جرأت:

لاہوری مرزا محمد علی لکھتا ہے۔

اور یہ خیال جو لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسی نبی اللہ آنحضرت ﷺ کے بعد واپس آئیں گے یہ بھی اس نص صریح کے خلاف ہے حضرت عیسی ایک روشن چراغ تھے جنہوں نے ایک ضرورت کے وقت صرف بنی اسرائیل کے ایک گھرانے کو روشن کیا وَرَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ محمد رسول اللہ صلعم آفتاب عالمتاب ہیں وسراجًا منیرًا ۔آفتاب کے نکل آنے کے بعد چراغ روشن نہیں ہوا کرتے یہ فعل تو انسان بھی نہیں کرتا خدائے حکیم کی طرف کیونکر منسوب ہوسکتا ہے پھر اگر حضرت عیسی آجائیں تو ختم نبوت باطل ہوئی کیونکہ نبی نبوت سے تو معزول نہیں ہوسکتا جب حضرت عیسی آئیں گے تو نبی ہوکر ہی آئیں گے اور یہ کہنا کہ نبی تو ہوں گے مگر کام نبوت کا نہیں کریں گے اور بھی عجیب بات ہے وہ خدا بھی عجیب ہے کہ ایک نبی کو بھیجتا ہے مگر کام نبوت کا کچھ اس سے نہیں لیتا پھر عملاً یہ عہدۂ نبوت سے معزولی ہے۔سوال صاف ہے کہ اگر ختم نبوت ایک فرضی شے ہے تو چاہے ہزاروں نبی آئیں اور اگر یہ ایک حقیقت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کا کام آنحضرت ﷺ کے بعد باقی نہیں رہا تکمیل کو پہنچ گیا تو جیسے نیا نبی نہیں آسکتا،

پرانا بھی نہیں آسکتا۔اور احادیث میں جو عیسی بن مریم کے آنے کا ذکر ہے تو اس سے مراد سوائے اس کے کچھ نہیں ہوسکتی کہ ایک عیسی صفت انسان اس امت میں پیدا ہوگا اورانہی حالات کے ماتحت پیدا ہوگا جن حالات کے ماتحت حضرت عیسی بنی اسرائیل میں آئے تھے(لاہوری مرزائیوں کی کتاب بیان القرآن ج۳ص ۱۵۱۷)

اس کا جواب:

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہارے ہوتے ہوئے حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئیں تو تمہیں ان کی پیروی کرنا ہوگی معراج کی رات سب انبیاء کرام نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی ان کی نبوت اس وقت سلب تو نہ ہوگئی تھی اسی طرح جب عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو نبی رہتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔ساری امت یہی کہتی آتی ہے مگر اس مرزائی نے تفسیر کے نام سے کتاب لکھی اور اس کے اندر ایک تو عیسی علیہ السلام کے نزول کی متواتر احادیث کا انکار کردیا دوسرے اس بات کو مانتے ہوئے کہ احادیث میں عیسی علیہ السلام کی آمد کا ذکر ہے اس کی باطل تاویل کر کے مرزائیت کیلئے راستہ ہموار کرنے کی کوشش کی۔

اس مرزائی نے پر تو اظہارِ تعجب کیا کہ ایک نبی آئے اور اس سے نبوت کا کام نہ لیا جائے اور اس پر تعجب نہیں کرتا کہ ایک شخص کو آنا ہی نہ ہو اور اس کا نام لے کر بار بار خبریں دی جائیں۔اور یہ کسی حدیث میں نہیں اور نہ ہی صدیوں تک کسی کو یہ سمجھ آئی کہ جس کا نام لیا جارہا ہے وہ نہ آئے گا اس جیسا آئے گا۔اور اس جیسا بھی خیر سے وہ کہ اس سے بڑھ کر عیسی علیہ السلام کا گستاخ کائنات میں شاید کوئی ہوا ہی نہیں۔اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے،آمین۔

﴿سورۃ الصف سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن کے نور کو کوئی بجھا نہیں سکتا﴾

ارشاد فرمایا:

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَO هُوَالَّذِىْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴿سورة الصف آیت نمبر ۸،۹﴾

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنا نور پورا کر کے رہے گا اگرچہ کافر برا مانیں وہی تو ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے اور مشرک ناپسند کریں۔

دلیل کی وضاحت:

جب دین اسلام ہی سب دینوں پر غالب ہے پھر کوئی اور اس پر غالب نہیں آ سکتا تو کسی نئے نبی کی کیا ضرورت رہ گئی؟

حکیم نورالدین کی تحریف

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں:

۱۰ دسمبر ۱۹۱۲ء کو سورۃ صف کے درس میں کسی سامع نے حکیم نورالدین سے درخواست کی کہ اس آیت کی تشریح فرما دیجئے وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ يَّأْتِىْ مِنْ م بَعْدِى اسْمُهٗٓ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ میرے بعد ایک رسول مبعوث ہوں گے جن کا اسم گرامی احمد مجتبیٰ ﷺ ہوگا لیکن جب آپ معجزات ظاہرہ کے ساتھ تشریف لے آئے تو کافر کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے)

حکیم نورالدین (علیہ ما علیہ) نے سائل سے کہا کہ تم بڑے نادان ہو سنو جس احمد کی بشارت اس آیت میں دی گئی ہے وہ مثیل مسیح (مرزا غلام احمد) ہے اس کے بعد کہا کہ میں اپنی ذوقی باتیں بہت کم بیان کیا کرتا ہوں تم تو صرف احمد کے متعلق تشریح چاہتے ہو یہاں تو خدا نے

احمد کے بعد نور کی طرف بھی اشارہ کردیا ہے اس کے آگے دین کا لفظ بھی ہے اور اس نور کو نہ ماننے کے متعلق بھی وعید فرمائی ہے وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (القول الفصل ص ۳۳)

مولانا رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں حکیم نور دین کا نور اور دین کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِؤُوْا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ O هُوَ الَّذِیٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَO (مولانا رفیق دلاوریؒ) ان تحریفات سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مرزائی بدنصیبوں نے یہود کی مانند کس طرح کلام الٰہی اور حدیث رسول اور آثار سلف کو اپنی نفسانی خواہشوں کا آلہ کار بنا رکھا ہے۔(ائمہ تلبیس جلد۲ص ۳۵۳)

﴿سورة الصف سے دلیل نمبر۳﴾

﴿رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے سے نجات﴾

ارشاد فرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ O تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿سورة الصف آیت نمبر۱۰،۱۱﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور تم اللہ کے ساتھ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو وہ تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور پاکیزہ مکانوں میں ہمیشہ کے رہنے کے باغات میں یہ بڑی کامیابی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

نجات دینے والی چیزوں میں نبی کریم ﷺ پر ایمان کو ذکر کیا آپ کے بعد کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس پر بھی ایمان کا ذکر کرتے۔ جہاد خود ختم نبوت کی دلیل ہے پھر ان کا بدلہ جنت بتایا جواب بھی ان اعمال پر ملتی ہے۔

﴿سورة الجمعة سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورة الجمعة سے دلیل نمبر ا﴾
﴿نبی ﷺ کا مشن باقی ہے﴾

ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ الخ ﴿سورة الجمعة آیت نمبر۲ تا۴﴾

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں سے ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے اور دوسروں کیلئے بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے اور وہ زبردست حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

مختصر تفسیر: شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں۔

یعنی یہی رسول دوسرے آنے والے لوگوں کے واسطے بھی ہے جن کو مبدأ ومعاد اور شرائع سماویہ کا پورا اور صحیح علم نہ رکھنے کی وجہ سے ان پڑھ ہی کہنا چاہئے مثلا فارس روم چین او رہندوستان وغیرہ کی قومیں جو بعد کو امیین کے دین اور اسلامی برادری میں شامل ہو کر اُن ہی میں سے ہوگئیں حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں: حق تعالیٰ نے اول عرب پیدا کئے اس دین کے تھامنے

والے پیچھے عجم میں ایسے کامل لوگ اٹھے حدیث میں ہے کہ جب آپ سے وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی نسبت سوال کیا گیا تو سلمان فارسی کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر علم یا دین ثریا پر جا پہنچے گا تو اس کی قوم فارس کا مرد وہاں سے بھی لے آئے گا (بخاری ج۲ص۷۲۷) شیخ جلال الدین سیوطی نے تسلیم کیا ہے کہ اس پیشگوئی کے بڑے مصداق حضرت امام اعظم ابوحنیفہ النعمان ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ (عثمانی ص۷۳۳ف۷)

دلیل کی وضاحت:

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات جن لوگوں تک نہیں پہنچیں وہ بھی ان سے فیض یاب ہوں گے اللہ نے نبی کریم ﷺ کے چار کام ذکر کئے تلاوۃ آیات، تعلیم کتاب، تعلیم حکمت، تزکیہ اور وہ چاروں اس امت میں باقی ہیں وللہ الحمد علیٰ ذلک اس لئے کسی اور کی کیا ضرورت پڑی۔ نیز سورۃ بقرۃ آیت ۱۲۹ کی تفسیر میں گزرا ہے کہ یہ صفات اللہ نے جس نبی کو عطا فرمائی ہیں وہ اللہ کا آخری نبی ہے۔ وللہ الحمد علی ذلک۔

﴿مرزائیوں کی ایک خطرناک تحریف﴾

قادیانیوں کے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ دنیا میں معاذ اللہ قادیانی کے روپ میں بھیج دیا ہے اس لئے ان کے نزدیک محمد رسول اللہ کا معنی یہ ہے کہ قادیانی اللہ کا رسول ہے۔ اب جہاں جہاں مسلمان نبی کریم ﷺ کی نبوت کی گواہی دیتے ہیں مثلاً وضو کے بعد اذان واقامت میں نماز میں دنیا سے جاتے وقت قبر میں جواب دیتے وقت حشر میں شفاعت کی درخواست کرتے وقت مرزائی کہیں گے ان مقامات میں ہمارا قادیانی مراد ہے۔ اس کتاب ''آیات ختم نبوت'' کے ص۳۶۳ تا ۳۸۲ میں سورۃ ابراہیم کی دلیل نمبر۴ کے تحت ہم اس پر مفصل کلام کر چکے ہیں۔

ایک مرزائی مبلغ قاضی محمد نذیر نے اپنے اس گندے عقیدے کو ثابت کرنے کی کوشش

کی۔ پہلے ہم اس کی عبارت کو جو اعتراض اور جواب پر مشتمل ہے نقل کر کے اس کا رد کریں گے۔ قاضی محمد نذیر کہتا ہے۔ ایک اعتراض (مرزائیوں پر) یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کے قائل ہیں اور اپنے تئیں رسول کریم ﷺ کی دوسری بعثت کا مصداق قرار دے کر ان کے ہم پلہ ہونے کے دعویدار ہیں (پھر لکھتا ہے) الجواب: اس اعتراض کے جواب میں واضح ہو کہ سورۃ جمعہ میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں ضرور مذکور ہیں آیت **هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ** میں آنحضرت ﷺ کی پہلی بعثت کا ذکر ہے اور اس کے بعد آیت **وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ** میں آپ کی دوسری بعثت کا ذکر کیا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی یہ دو بعثتیں مجدد صدی دوازدہم حضرت شاہ ولی اللہ بھی مانتے ہیں اور ان دو بعثتوں کی وجہ سے ہی آنحضرت ﷺ اپنی شان میں تمام انبیاء سے افضل قرار پاتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں: **وَاَعْظَمُ الْاَنْبِیَاءِ شَاْنًا مَنْ لَهٗ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْبَعْثِ اَیْضًا وَذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ مُرَادُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْهِ سَبَبًا لِخُرُوْجِ النَّاسِ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَاَنْ یَکُوْنَ قَوْمُهٗ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ فَیَکُوْنُ بَعْثُهٗ یَتَنَاوَلُ بَعْثًا اٰخَرَ** ترجمہ: شان میں سب سے بڑا نبی وہ ہے جس کی ایک دوسری قسم کی بعثت بھی ہو اور وہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دوسری بعثت سے یہ ارادہ وہ تمام لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لانے کا سبب ہو اور اس کی قوم خیر امت ہو جو تمام لوگوں کیلئے نکالی گئی ہو لہذا اس نبی کی بعثت ایک دوسری بعثت بھی رکھتی ہے۔ (احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۷، ۱۸)

﴿مرزائیوں کی اس تحریف کا جواب﴾

اس کیلئے آپ مندرجہ ذیل نکات پر غور کریں۔

الف) جیسا دعوی ہو ویسی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے، اتنے بڑے دعوی کیلئے ان لوگوں کو نہ قرآن پاک سے صریح دلیل ملی نہ حدیث پاک سے اور نہ امت کے کسی ذمہ دار مفسر، محدث، متکلم

یا فقیہ سے ۔حضرت شاہ صاحبؒ کی علمی مشکل پھر نامکمل عبارت (۱) کو پیش کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ گیارہ صدیوں تک امت اس نظریہ سے بالکل نا آشنا رہی ۔اور یہ بات بھی آ رہی ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارت کا ہرگز وہ مطلب نہیں جو یہ کہہ رہے ہیں ۔

---

(۱) حضرت شاہ صاحب کی پوری عبارت یوں ہے ۔

﴿باب حقيقة النبوة وخواصها﴾

اعلم ان اعلیٰ طبقات الناس المفهمون وهم ناس اهل اصطلاح ملكيتهم فی غاية العلو يمكن لهم ان ينبعثوا الى اقامة نظام مطلوب بداعية حقانية ويترشح عليهم من الملا الاعلى علوم واحوال الهية .

ومن سيرة المفهم ان يكون معتدل المزاج سوى الخلق والخلق ليس فيه خبابة مفرطة بحسب الأراء الجزئية ولا ذكاء مفرط لايجذبه من الكلى الى الجزئى ومن الروح الى الشبح سبيلا ولا غباوة مفرطة لايتخلص بها من الجزئى الى الكلى ومن الشبح الى الروح ويكون الزم الناس بالسنة الراشدة ذاسمت حسن فی عباداته ذا عدالة فی معاملته مع الناس محبا للتدبير الكلى راغبا فی النفع العام لايؤذى احدا الا بالغرض بان يتوقف النفع العام عليه اويلازمه لايزال مائلا الى عالم الغيب يحس اثر ميله فی كلامه ووجهه وشانه كله يرى انه مويد من الغيب ينفتح له بادنى رياضة مالا ينفتح لغيره من القرب والسكينة .

﴿والمفهمون﴾ على اصناف كثيرة واستعدادات مختلفة فمن كان اكثر حاله ان يتلقى من الحق علوم تهذيب النفس بالعبادات فهو الكامل ومن كان اكثر حاله تلقى الاخلاق الفاضلة وعلوم تدبير المنزل ونحو ذلک فهو الحكيم ومن كان اكثر حاله تلقى السياسات الكلية ثم وفق لاقامة العدل فی الناس وذب الجور عنهم يسمى خليفه ومن الممت به الملأ الاعلى فعلمته (باقی اگلے صفحہ پر)

ب) مرزائیوں نے مرزاغلام احمد قادیانی کی طرح اس کے بیٹے مرزامحمود کو مسیح اور مثیل مسیح کہا(دیکھئے اصحاب احمد ج۶ص۱۷) کیا مرزائیوں نے اس کو مرزے کی دوسرے بعثت قرار دیا؟

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وخاطبته وتراء ت له وظهرت انواع من كراماته يسمى المؤيد بروح القدس ومن جعل منهم فى لسانه وقلبه نور فنفع الناس بصحبته وموعظته وانتقل منه الى حواريين من اصحابه سكينة ونور فبلغوا بواسطته مبالغ الكمال وكان حثيثا على هدايتهم يسمى هاديا مزكيا ومن كان اكثر علمه معرفة قواعد الملة ومصالحها وكان حثيثا على اقامة المندرس منها يسمى اماما ومن نفث فى قلبه ان يخبرهم بالداهية المقدرة عليهم فى الدنيا او تفطن بلعن الحق قوما فاخبرهم بذلك او جرد من نفسه فى بعض اوقاته فعرف ما سيكون فى القبر والحشر فاخبرهم بتلك الاخبار يسمى منذرا.

واذا اقتضت الحكمة الالهية ان يبعث الى الخلق واحدا من المفهمين فيجعلهم سببا لخروج الناس من الظلمات الى النوروفرض اللّٰه على عباده ان يسلموا وجوههم وقلوبهم له وتاكد فى الملا الاعلى الرضا عمن انقاد له وانضم اليه واللعن على من خالفه وناوأه فاخبر الناس بذلك والزمهم طاعته فهو النبىُّ .

واعظم الانبياء شانامن له نوع آخر من البعث ايضا وذلک ان يكون مراد اللّٰه تعالىٰ فيه سببا لخروج الناس من الظلمات الى النور وان يكون قومه خيرامة اخرجت للناس فيكون بعثه يتناول بعثا اٰخر والى الاول وقعت الاشارة فى قوله تعالى (هو الذى بعث فى الاميين رسولا منهم) الأية والى الثانى فى قوله تعالىٰ(كنتم خير امة اخرجت للناس) وقولهﷺ ”فانما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين“ ونبيناﷺ استوعب جميع فنون المفهمين واستوجب اتم البعثين وكان من الانبياء قبله من يدرک فنا او فنين(حجۃ اللہ البالغۃ ج۱ص۸۴)

ج) مرزائی کہتے ہیں کہ سورۃ جمعہ کی اس آیت میں نبی کریمﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے اور خط کشیدہ الفاظ میں قاضی محمد نذیر مرزائی نے حضرت شاہ ولی اللہؒ کی طرف یہ بات نسبت کی ہے کہ وہ انہیں دو بعثتوں کو مانتے ہیں جبکہ حضرت شاہ صاحب کی عبارت سے قطعاً یہ بات نہیں نکلتی انہوں نے دوسری بعثت کیلئے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِم کا ذکر تک نہیں کیا۔ اس آیت کی صحیح تفسیر وہی ہے جو ہم تفسیر عثمانی کے حوالے سے لکھ آئے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ اسی کتاب میں لکھتے ہیں كَانَ مَبْعُوْثًا اِلَی الْخَلْقِ بَعْثًا عَامًّا لِیَغْلِبَ دِیْنُهٗ عَلَی الْاَدْیَانِ کُلِّهَا (حجۃ اللہ البالغۃ ج ا ص ۱۶۳) ''نبی کریمﷺ کی بعثت ساری مخلوق کیلئے عام تھی تا کہ آپ کا دین سب ادیان پر غالب ہو''۔ یہ تو نہ فرمایا کہ معاذ اللہ مستقبل میں آپ کو کسی اور کے روپ میں بھیجا جائیگا۔ شاہ صاحبؒ ہی فرماتے ہیں اَقُوْلُ الْفِرْقَةُ النَّاجِیَةُ هُمُ الْاٰخِذُوْنَ فِی الْعَقِیْدَةِ وَالْعَمَلِ جَمِیْعًا بِمَا ظَهَرَ مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَرٰی عَلَیْهِ جُمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ (حجۃ اللہ البالغۃ ج ا ص ۱۷۰) ''میں کہتا ہوں کہ نجات پانے والا فرقہ وہ ہے جو عقیدہ اور عمل دونوں میں اس کو لینے والا ہو جو کتاب اللہ سے ظاہر ہو اور جس پر جمہور صحابہ اور تابعین چلے ہوں''۔ قادیانی بتائیں کیا ان کا یہ نظریہ کتاب وسنت کے ظاہر سے ثابت ہے کیا کتاب وسنت میں کہیں مرزا قادیانی کے نبی ہونے کی تصریح پائی جاتی ہے۔ جمہور صحابہ وتابعین تو بجائے خود کسی ایک صحابی یا تابعی سے قادیانی کی آمد کا نظریہ نہیں دکھایا جاسکتا۔ اگر بالفرض حضرت شاہ صاحب کے زمانے میں قادیانی جیسا کوئی دعویدار اٹھتا تو وہ کبھی اس کی تکفیر میں سستی نہ کرتے۔

د) مرزائی گورےلے نے شاہ صاحبؒ کی پوری عبارت ذکر نہ کی شاہ صاحب آگے لکھتے ہیں وَاِلَی الْاَوَّلِ وَقَعَتِ الْاِشَارَةُ فِیْ قَوْلِهٖ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ الاٰیة وَاِلَی الثَّانِیْ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَقَوْلِهٖﷺ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ، (حجۃ اللہ البالغۃ ج ا ص ۸۴) ترجمہ: ''اور پہلی کی طرف اشارہ واقع ہوا اللہ کے اس قول میں هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ الاٰیة اور دوسری کی

طرف اللہ تعالیٰ کے اس قول میں **کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَتُ لِلنَّاسِ** اور نبی ﷺ کے اس قول میں **فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ.**

سوال: اس میں دوسری بعثت کا ذکر آ تو گیا؟

جواب: مگر یہ تو نہیں کہا کہ اس کیلئے مرزا قادیانی آئے گا۔ یا کوئی اور آئے گا یا کسی اور زمانہ میں ہوگی۔

سوال : پھر اس عبارت کا مطلب کیا ہوا؟

جواب: مطلب یہ ہے کہ افضل نبی کی امت خیر الامم ہے(۱)۔ نبی ﷺ کے دنیا سے جانے کے بعد اس امت نے پوری ذمہ داری سے اس دین کو ٹھیک ٹھیک اگلی نسلوں تک پہنچایا ہے۔ اس لئے اس امت کے ہوتے ہوئے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں چنانچہ شاہ صاحب نے جو حدیث پیش کی اس میں بعث کی نسبت امت کی طرف ہے ارشاد فرمایا: **فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ**، ترجمہ: (اس لئے کہ تمہیں آسانی کرنے والے بھیجا گیا اور تم کو تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا یوں سمجھو کہ نبی کریم ﷺ دنیا میں موجود ہیں)

اس امت کے فقہاء اور محدثین نے کیسی محنت کی اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ

---

(۱) گویا حضرت نانوتویؒ کے مضمون کہ افضل نبی کو آخر میں آنا لازم ہے شاہ صاحبؒ نے اس مقام پر اپنے دقیق الفاظ میں اس طرح ادا کر دیا ہے۔ شاہ صاحب نے اس بحث میں انسانوں کے اعلیٰ طبقہ کا نام **مفھم** رکھا پھر **مفھمین** کی کئی اقسام ذکر کی ہیں مثلاً کامل، حکیم، خلیفہ، مؤید بروح القدس، ھادی مزکی، امام، منذر۔ آخر میں فرماتے ہیں **ونبینا ﷺ استوعب جمیع فنون المفھمین واستوجب اتم البعثین وکان من الانبیاء قبله من یدرک فنا او فنین** (حجۃ اللہ البالغۃ ج ۱ ص ۸۴) حضرت نانوتویؒ نے فرمایا

جہاں کے سارے کمالات تجھ ایک میں ہیں ـــــ تیرے کمال نہیں کسی میں مگر دو چار

ترمذی شریف کے بارے میں کہا گیا: مَنْ کَانَ فِیْ بَیْتِهٖ هٰذَا الْکِتَابُ فَکَاَنَّمَا فِیْ بَیْتِهٖ نَبِیٌّ یَتَکَلَّمُ (سرورق سنن ترمذی ج ۵ تحقیق ابراہیم عطوہ عوض) حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے رسالہ تذکیرالاخوان میں ہے: اور جو کام یا عقیدہ یا بات حضرت ﷺ نے خود کیا یا کسی کو کرتے دیکھا اور پسند کیا یا اکثر معتبر اصحابوں نے کیا وہ سنت ہے یا تابعین اور تبع تابعین میں رائج اور جاری ہوا اور کسی معتبر نے انکار نہ کیا یا مجتہدوں نے اپنے اجتہاد سے نکالا وہ بھی سنت میں داخل ہوا (تذکیر الاخوان مع تقویۃ الایمان ص۲) مولوی عبدالسمیع صاحب نے انوار ساطعہ میں بھی اس کا حوالہ دیا ہے ص ۱۷۵، ۱۸۵) اس سے معلوم ہوا کہ حنفی طریقہ نماز ہو یا شافعی یا مالکی یا حنبلی سب مسنون ہیں کیونکہ ان فقہاء کے ذکر کردہ مسائل مذکورہ بالا صورتوں سے خارج نہیں۔ کسی شخص نے کہا اگر نبی کریم ﷺ ہوتے تو خوب ان کی فرمانبرداری کرتے سننے والے نے کیا خوب بات کہی کہنے لگا اگر نبی ﷺ بالفرض تشریف لے آئیں تو مسائل تو یہی رہیں گے داڑھی بھی رکھنی ہوگی دین کے اور مسائل پر بھی عمل کرنا ہوگا نبی ﷺ سے محبت ہے تو ابھی ان مسنون اعمال کو اپنا لو۔ حضرت پیر طریقت رہبر شریعت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں پہلے زمانے میں لوگ انبیاء کرام کا مذاق اڑاتے تھے اور اب انبیاء کرام کی سنتوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

﴿سورۃ الجمعۃ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿مخالفین موت مانگیں﴾

ارشاد فرمایا:

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ الخ ﴿سورۃ الجمعۃ آیت نمبر۶، ۷﴾

ترجمہ: کہہ دیجئے اے لوگو! جو یہودی ہوئے اگر تم خیال کرتے ہو کہ تم ہی اللہ کے دوست ہو سوائے دوسرے لوگوں کے تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو اور وہ لوگ اس کی کبھی بھی تمنا نہ کریں

گے بسبب ان (عملوں) کے جوانہوں نے آگے بھیجے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کوخوب جانتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اگرکوئی اور نبی آنے والا ہوتا تو کہا جاسکتا تھا کہ اس کا انتظار کرو لیکن ان سے کہا گیا کہ موت کی تمنا کرو۔ یہودیوں نے بھی نہ کہا کہ اے مسلمانوں تم نبوت کو جاری مانتے ہو آنے والا نبی فیصلہ کردے گا۔ وہ لاجواب تو ہوگئے نہ نئے نبی کی بات کی اور نہ موت کی تمنا کی اس سے پتہ چلتا ہے کہ اور کوئی نبی آنے والا نہیں۔

﴿سورۃ الجمعة سے دلیل نمبر۳﴾

﴿اذان میں آپ کی نبوت کا اعلان ہوتا ہے﴾

ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ﴿سورۃ الجمعة آیت نمبر۹﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کی طرف دوڑو اور خرید وفرخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

جمعہ کی اذان کے وقت کاروبار کو منع کردیا اور جمعہ کی اذان اب تک ہورہی ہے اور ان شاءاللہ قیامت تک جاری رہے گی اس اذان میں دیگر نمازوں کی طرح **أَشْھِدُ أَنَّ مُحِمَّدً ا رَّسُوْلُ اللّٰہ** کا اعلان ہوتا ہے سننے والے اس کے جواب میں اس طرح **أَشْھِدُ أَنَّ مُحِمَّدً ا رَّسُوْلُ اللّٰہ** کہتے ہیں (پھر درود شریف اور دعاء وسیلہ پڑھتے ہیں) جب تک یہ اعلان جاری ہے کسی اور نبی یا رسول کی نہ ضرورت ہے نہ گنجائش۔ جب حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرمائیں گے فجر کی اقامت ہورہی ہوگی اس اقامت میں بھی **أَشْھِدُ أَنَّ مُحِمَّدً ا رَسُوْلُ اللّٰہ** کہا جائے

گا۔مسلمان جواب میں اس طرح أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه کہیں گے پھر نماز کے مسلمان کہیں گے أَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ عیسی علیہ السلام چونکہ شریعت محمدی کے پابند ہوں گے اس لئے ان کے زمانے میں اذان اقامت اور نماز میں اسی طرح نبی کریم ﷺ کی نبوت کا اعلان ہوتا رہے گا اور عیسی علیہ السلام بھی اذان کا اسی طرح جواب دیں گے اور نماز میں اسی طرح کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھیں گے۔

مرزائیوں کو شرم نہیں آتی قادیانی کو نبی کہتے ہیں اور اذان میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہتے ہیں۔اگر ان کو شرم ہوتی تو قادیانی کو نبی نہ کہتے معلوم ہوا کہ قادیانی بننا کسی غیرت مند کا کام نہیں کوئی بے غیرت ہی قادیانی بنتا ہے یا یوں کہو کہ قادیانی بننے کے بعد انسان سے ایمان تو جاتا ہی ہے شرم وحیا بھی رخصت ہو جاتی ہے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ آمِيْن

﴿سورة المنافقون سے دلیلِ ختم نبوت﴾

﴿نبی ﷺ کی اطاعت میں عزت﴾

ارشاد فرمایا:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿سورة المنافقون آیت نمبر ۸﴾

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کیلئے ہی ہے لیکن منافق نہیں جانتے

دلیل کی وضاحت:

اگر کوئی اور نبی آنے والا ہوتا تو اس کا بھی یہاں ذکر ہوتا۔معلوم ہوا کہ عزت کے

حصول کا ذریعہ ہمارے لئے سوائے نبی کریم ﷺ کی اتباع کے اور کوئی نہیں قادیانی یا اس کے پیروکار اگر اس کفر کے بعد چند دن عیش کرلیں یا کسی ملک کا ویزہ حاصل کرلیں تو کیا ہوا؟ ہمیشہ کی ذلت ورسوائی کے مقابل اس عزت کی کیا حیثیت ہے؟

﴿سورۃ التغابن سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ التغابن سے دلیل نمبر۱﴾

﴿اسلام نور ہے﴾

ارشاد فرمایا:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴿سورۃ التغابن آیت نمبر۸﴾

ترجمہ: پس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو خبر دار ہے۔

دلیل کی وضاحت:

ہدایت کے راستے کو نور سے تعبیر کیا۔ نور واحد اور ظلمات جمع ہے اس کا مطلب ہے کہ نور صرف ایک ہی ہے اور وہ نبی ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے

﴿سورۃ التغابن سے دلیل نمبر۲﴾

﴿رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَطِیْعُوا اللّٰهَ وَأَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَإِن تَوَلَّیْتُمْ فَإِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلَاغُ

الْمُبِیْنُ ﴿سورة التغابن آیت نمبر۱۲﴾

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر تم نے منہ موڑ لیا تو ہمارے رسول پر صرف کھول کر پہنچا دینا ہی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا نہ کسی نئے نبی کی اطاعت کا تو یہ دلیل ہوئی ختم نبوت کی۔

﴿سورة الطلاق سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورة الطلاق سے دلیل نمبر۱﴾

﴿تقوی کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ (سورة الطلاق آیت: ۱)

ترجمہ: اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس سورة میں تقوی کا حکم بھی ہے اور اس کی مختلف برکات کا بھی ذکر ہے اور یہ بات گزر چکی ہے اس کتاب کے صفحہ ۱۱۹ سورة بقرة کی دلیل نمبر۴۳ کے تحت گزرا کہ متقی وہی ہوسکتا ہے جو نماز اور زکوة کا پابند ہو اور نماز اور زکوة دونوں عمل ختم نبوت کی دلیلیں ہیں۔

﴿سورة الطلاق سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن نور ہے﴾

ارشاد فرمایا:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ صلی الَّذِیْنَ آمَنُوْا ط قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا الخ ﴿سورۃ الطلاق آیت نمبر ۱۰،۱۱﴾

ترجمہ: پھر اے عقل والو! اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ نے تمہاری طرف نصیحت نازل کی ہے یعنی ایک رسول جو تمہیں اللہ کی واضح آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے جائے۔

دلیل کی وضاحت:

ہدایت کے راستے کو نور سے تعبیر کیا۔ نور واحد اور ظلمات جمع ہے اس کا مطلب ہے کہ نور صرف ایک ہی ہے اور وہ نبی ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے

﴿سورۃ الطلاق سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿نبی کریم ﷺ سب انبیاء کے خاتم ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ ط یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ ﴿سورۃ الطلاق آیت نمبر ۱۲﴾

ترجمہ: اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے اور زمینیں بھی اتنی ہی، ان میں حکم نازل ہوا کرتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر یوں مروی ہے: سَبْعَ اَرَضِیْنَ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ اٰدَمُ کَاٰدَمِکُمْ وَنُوْحٌ کَنُوْحِکُمْ وَاِبْرَاھِیْمُ کَاِبْرَاھِیْمِکُمْ وَعِیْسٰی کَعِیْسٰی وَنَبِیٌّ کَنَبِیِّکُمْ (فتح الباری ج ۶ ص ۲۹۳) ترجمہ: اللہ نے سات زمینیں پیدا کیں ہر زمین میں تمہارے آدم کی طرح آدم، تمہارے نوح کی طرح نوح تمہارے ابراہیم کی طرح

ابراہیم اور عیسی کی طرح عیسی اور تمہارے نبی کی طرح نبی ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ سند کے اعتبار سے یہ حدیث صحیح ہے(۱)۔

اس روایت کے بارے میں حضرت نانوتویؒ سے پوچھا گیا حضرت کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتمیت کی تین قسمیں ہیں رتبی، زمانی اور مکانی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تین طرح کی خاتمیت عطا فرمائی۔ خاتمیت رتبی تو اس طرح کہ آپ کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے نہ کوئی آپ سے اعلیٰ ہے اور نہ کوئی آپ کے برابر۔ خاتمیت زمانی اس طرح کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے بعد ہے آپ کے بعد تو کجا آپ کے زمانے میں بھی کوئی اور نبی نہیں۔ اور مکانی اس طرح کہ آنحضرت ﷺ کو جس زمین پر بھیجا گیا وہ زمین باقی زمینوں سے اعلیٰ ہے۔

---

(۱) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں قال البیھقی اسنادہ صحیح الاانه شاذ بمرۃ (بیہقی نے فرمایا اس کی سند صحیح ہے مگر یہ بالکل شاذ ہے) اس کی ایک روایت مختصر ہے اس کے الفاظ ہیں: فی کل ارض مثل ابراھیم ونحو ما علی الارض من الخلق اس کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں اسنادہ صحیح (فتح الباری ج۶ ص۲۹۳) تفسیر درمنثور ج۸ ص۲۱۰ میں ہے عن ابن عباس فی قوله ومن الارض مثلھن قال لو حدثتکم بتفسیرھا لکفرتم و کفرتم بتکذیبکم بھا......الی ان قال......سبع ارضین فی کل ارض نبی کنبیکم و اٰدم کاٰدمکم ونوح کنوحکم وابراھیم کابراھیمکم وعیسی کعیسی .قال البیھقی اسنادہ صحیح لکنه شاذ

علامہ بدرالدین شبلی حنفی المتوفی ۷۶۹ھ پہلی روایت کے بارے میں فرماتے ہیں

قال شیخنا الذھبی اسنادہ حسن ۔۔۔۔ پھر فرماتے ہیں قلت وله شاھد عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن قال فی کل ارض نحو ابراھیم ﷺ قال شیخنا الذھبی ھذا حدیث علیٰ شرط البخاری ومسلم رجاله ائمة (اٰکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان ص۳۵،۳۶)

مولانا نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے اس اثر کے مطابق دوسری زمینوں میں اگر انبیاء ہوں اور ہر زمین میں ان کا کوئی خاتم ہو تو نہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے مرتبہ کو پاسکیں اور نہ آپ کے ہمعصر یا آپ کے بعد ہوئے۔ انبیاء کرام کے خاتم مطلق ہمارے نبی ﷺ ہی ہیں حضرتؒ کی اس تحقیق کے مطابق یہ آیت کریمہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

رہا ابن عباس کا وہ اثر ’’اٰدَمُ کَاٰدَمِکُمْ‘‘ وغیرہ آیا ہے اس کی شرح کا یہ موقع نہیں روح المعانی میں اس پر بقدر کفایت کلام کیا ہے اور حضرت مولانا محمد قاسمؒ کے بعض رسائل میں اس کے بعض اطراف و جوانب کو بہت خوبی سے صاف کر دیا گیا ہے (تفسیر عثمانی ص ۷۴۲ ف ۳) مزید بحث ان شاء اللہ کتاب ’’نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ﷺ‘‘ میں کی جائے گی۔

﴿سورۃ التحریم سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ التحریم سے دلیل نمبر ۱﴾
﴿آپ کے حامی صالح مومن ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿سورۃ التحریم آیت نمبر ۴﴾

ترجمہ: اور اگر تم دونوں آپ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو بیشک اللہ آپ کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک بخت ایمان والے اور سب فرشتے اس کے بعد آپ کے حامی ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام،فرشتے اور ایمان والے نبی ﷺ کے دوست ہیں۔اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کا بھی ساتھ ذکر ہوتا۔

﴿سورۃ التحریم سے دلیل نمبر۲﴾
﴿دوزخ سے بچانے کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا قُوٓا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ﴿سورۃ التحریم آیت نمبر۶﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔

دلیل کی وضاحت:

خود کو اور اپنے اہل خانہ کو بچانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو متقی بناؤ اور متقی بغیر عقیدۂ ختم نبوت کے ہو نہیں سکتا جیسا کہ سورۃ بقرۃ میں گزر چکا ہے۔

﴿سورۃ الملک سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الملک سے دلیل نمبر۱﴾
﴿قبر میں کلمہ شہادت سے نجات﴾

ارشاد فرمایا:

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيٓ أَصْحَابِ السَّعِيرِ (سورۃ الملک آیت نمبر۱۰)

ترجمہ: اور وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے سنا یا سمجھا ہوتا تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے۔

دلیل کی وضاحت:

اس سورۃ کے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے نجات ملتی ہے وللہ الحمد نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بچانے والی ہے یہ نجات دینے والی ہے بندے کو اللہ کے عذاب سے نجات دلاتی ہے (مشکوۃ ص ۱۸۸) نبی کریم ﷺ سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔ اس سورت کے ساتھ عذاب قبر سے نجات کیوں ہوتی ہے؟ اس کی ایک حکمت یہ سمجھ آتی ہے کہ قبر میں سوالات کے جواب میں کافر یا منافق نَبِيِّیُ مُحَمَّدٌ (میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں) نہ کہے گا بلکہ کہے گا هَا هَا لَا اَدْرِیُ (ہائے ہائے مجھے کچھ پتہ نہیں) تب فرشتے کہیں گے لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ (نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پیروی کی) (۱) اور یہی مضمون سورۃ الملک کی اس آیت میں مذکور ہے کہ کافر کہیں گے : لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيٓ أَصْحَابِ السَّعِيْرِ (اگر ہم نے سنا یا سمجھا ہوتا تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے) سن لینے کی مناسبت تَلَيْتَ سے اور سمجھ لینے کی مناسبت دَرَيْتَ کے ساتھ ہے (۲) اور یہ بات مقدمہ میں پھر سورۃ ابراہیم کے دلائل میں گزر چکی ہے کہ قبر میں نبی کریم ﷺ کا نام لے نبوت کی گواہی دیں گے تو نجات ہوگا وہاں کسی اور کا ذکر نہیں ملتا۔ معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

نیز قبر کی احادیث میں ہے کہ انسان جب اٹھے گا تو یوں محسوس ہوگا جیسے عصر کا وقت

---

(۱) علامہ قسطلانیؒ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں ای لا علمت بنفسک بالاستدلال ولا اتبعت العلماء بالتقلید فیما یقولونؓ (ارشاد الساری ج ۳ ص ۴۳۴)

(۲) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: چوں ادلہ تکلیفات الہیہ ہمیں دو قسم اند سمعی و عقلی، برترک تامل در سمعیات و عقلیات حسرت خواہند کرد و بعضے مفسرین نَسْمَعُ را بر تقلید و نَعْقِلُ را بر تحقیق واجتہاد حمل نمودہ اند کہ ہر دو راہ نجات اند (تفسیر عزیزی ص ۱۸)

ختم ہورہا ہے اس وقت مومن کو نماز کا فکر ہوگا مومن کہے گا چھوڑو میں نماز ادا کروں (مشکوۃ ج ا ج ا ص ۵۰) اور مقدمہ میں ثابت ہو چکا ہے کہ نماز ختم نبوت کی دلیل ہے تو جو شخص ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتا اس وقت وہ گھبرایا ہوگا اس کو نماز کی یاد نہ ہوگی۔ وہ عذاب قبر میں مبتلا ہوگا۔

﴿سورۃ الملک سے دلیل نمبر۲﴾

﴿آپ کو نہ ماننے والے اوندھے چلنے والے ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

أَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ أَهْدٰىٓ أَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿سورۃ الملک آیت نمبر۲۲﴾

ترجمہ: پس آیا وہ شخص جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلتا ہے وہ زیادہ راہِ راست پر ہے یا وہ جو سیدھے راستے پر سیدھا چلا جاتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے پتہ چلا کہ جو صراط مستقیم پر نہیں وہ اوندھے منہ چل رہا ہے اور یہ بات بار بار گزر چکی ہے کہ صراط مستقیم نبی علیہ السلام کی اتباع میں منحصر ہے اس لئے آپ کے بعد نبوت کے مدعی اور اس کے پیروکار کائنات کے گمراہ ترین انسان ہیں۔ اگرچہ وہ خود کو نہایت خوش قسمت یقین کریں۔

﴿سورۃ الملک سے دلیل نمبر۳﴾

﴿قیامت کی بابت سوال﴾

ارشاد فرمایا:

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ﴿سورۃ الملک آیت نمبر۲۵﴾

ترجمہ: اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو۔

دلیل کی وضاحت:

کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کے بارے میں بھی سوال کرتے۔ انہوں نے صرف قیامت کے بارے پوچھا کسی اور نبی کے بارے میں نہ پوچھا یہ دلیل ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿سورة القلم سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورة القلم سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿حروف مقطعات﴾

ارشاد فرمایا:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ﴿سورة القلم آیت نمبر ۱﴾

ترجمہ: قسم ہے قلم کی اور جو لکھتے ہیں

دلیل کی وضاحت:

قرآن پاک کے یہ حروف جن کا کوئی ترجمہ نہیں یہ محفوظ ہیں تو دوسرے معنی دار کلمات کیوں محفوظ نہ ہوں گے تو جب نبی ﷺ کا دین اتنا زیادہ محفوظ ہے تو کسی اور نبی یا کسی اور دین کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟

﴿سورة القلم سے دلیل نمبر ۲﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿سورة القلم آیت نمبر ۴﴾

ترجمہ: اور بیشک آپ بڑے ہی خوش اخلاق ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

آپ بارہا دیکھ چکے ہیں کہ اس کتاب ''آیات ختم نبوت'' کی بہت سی دلیلیں حضرت نانوتویؒ کے کلام سے ماخوذ ہیں اس آیت کے استدلال بھی ماخذ بھی حضرت نانوتویؒ کا کلام ہے۔ اس مقام پر پہلے اسی کتاب کے صفحہ ۵۹۴،۵۹۵ میں دیا ہوا حضرت نانوتویؒ کا مضمون نقل کریں گے (اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ اس آیت سے متعلقہ کچھ اور قیمتی ابحاث لکھی جائیں گی) امام کبیر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں:

آپ ﷺ اخلاق میں سب سے بلند تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نہ کہیں کے بادشاہ تھے نہ بادشاہ زادے، نہ امیر نہ امیر زادے، نہ تجارت کا سامان نہ کھیتی کے بڑے اسباب، نہ میراث میں کوئی چیز ہاتھ آئی، نہ خود کوئی دولت کمائی، ایسے افلاس میں ملک عرب کے گردن کشوں، جفا کشوں برابر کے بھائیوں کو ایسا مسخر کر لیا کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہانے کو تیار ہوں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ ایک دو روز کا ولولہ تھا نکل گیا، ساری عمر اسی کیفیت میں گزار دی یہاں تک کہ گھر بار چھوڑا، زن و فرزند چھوڑے مال و دولت چھوڑی، آپ کی محبت میں سب پر خاک ڈالی۔ اپنوں سے آمادۂ جنگ و پیکار ہوئے کسی کو آپ مارا کسی کے ہاتھوں آپ مارے گئے یہ تسخیرِ اخلاق نہیں تھی تو اور کیا تھی؟ یہ زورِ شمشیر کس تنخواہ میں آپ نے حاصل کیا؟ ایسے اخلاق کوئی بتائے تو سہی کس میں تھے؟ کسی اور کی نبوت میں شک ہو کہ نہ ہو حضرت محمد ﷺ کی نبوت میں کسی اہل عقل و انصاف کو شک کی گنجائش نہیں بہر حال یہ بات واجب التسلیم ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے قافلہ کے سالار، سب رسولوں کے سردار اور سب میں افضل اور سب کے خاتم ہیں۔ (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۱،۳۲)

نیز فرماتے ہیں کسی اور نبی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا۔ کیا تو حضرت محمد ﷺ نے کیا چنانچہ قرآن و حدیث میں بتصریح موجود ہے سو آپ کے اگر آپ سے پہلے دعوی خاتمیت کرتے

تو حضرت عیسی علیہ السلام کرتے مگر دعوی خاتمیت تو در کنار انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے بعد جہان کا سردار آنے والا ہے [دیکھئے یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰] (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۵)

حضرت نانوتویؒ نے اپنی اور کئی تقاریر اور اپنی متعدد تحریرات میں نبی ﷺ کے عقل وفہم اور آپ کے اعلیٰ اخلاق سے آپ کی نبوت اور ختم نبوت کو ثابت کیا ہے۔ مثلاً حجۃ الاسلام، میلہ خدا شناسی، مباحثہ شاہجہانپور، قبلہ نما اور انتصار الاسلام)

﴿اس موضوع سے متعلقہ چند اہم ابحاث﴾

دلیل کی وضاحت کے بعد کچھ اور ابحاث کا لانا ضروری ہے اس لئے کہ مسلمان قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ ہم سے قادیانی کے اخلاق وکردار پر بحث کرو وہ اس طرف نہیں آتے ہم یہ طے کرتے ہیں کہ نبوت کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے؟ اور اس میں کون پورا اترا ہے؟ ہمارے حضرت فرماتے ہیں نبوت کیلئے علم واخلاق کی ضرورت ہے۔ قادیانی کہتا ہے نبوت کا مدار پیشگوئیوں پر ہے۔

﴿بحث نمبر ۱ نبوت کا مدار عقل کامل اور اخلاق حمیدہ ہے﴾

حضرت نانوتویؒ نے یہ ثابت کردیا اور ہندو اور عیسائیوں کے مناظرین بھی اس پر اعتراض نہ کر سکے بلکہ اس کو تسلیم کر گئے کہ نبوت کا مدار عقل کامل اور اخلاق حمیدہ ہیں (۱)۔ میلہ خدا شناسی میں حضرت نانوتویؒ نے فرمایا:

---

(۱) میلہ خدا شناسی میں ایک ہندو پنڈت نے تقریر کے دوران یہ بھی کہا تھا کہ میں سب سے پوچھتا ہوں اور مولوی محمد قاسم کی طرف اشارہ کر کے کہا خاص ان مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ نبوۃ کیلئے کس چیز کی ضرورت ہے یا اس کے قریب کوئی اور مضمون تھا۔

اس پر مولوی محمد قاسم صاحب سے پہلے پادری نولس صاحب نے فرمایا کہہ تو دیا اخلاق چاہئیں یعنی مولوی محمد قاسم صاحب کی تقریر کی طرف اشارہ کر کے کہا (باقی اگلے صفحہ پر)

اب اس کا دیکھنا ضرور ہے کہ کون نبی ہے کون نہیں؟ مگر یہ بات بے تنقیح اصل و مبناءِ نبوت معلوم نہیں ہوسکتی سو بظاہر دو احتمال ہیں مبناءِ نبوت یا تو معجزات ہوں یا اعمال صالحہ۔ معجزات پر تو مبنی نہیں کہہ سکتے بناءِ نبوت معجزات پر ہو تو یہ معنی ہوں کہ اول معجزات ظاہر ہولے جب نبوت عنایت ہو مگر سب جانتے ہیں کہ امتحان معجزات کے بعد نبوت عنایت نہیں ہوتی بلکہ عطاءِ نبوت کے بعد معجزات عنایت ہوتے ہیں علی ھذا القیاس اعمال صالحہ کو مبناءِ نبوت نہیں کہہ سکتے عمل صالح اسی کو کہتے ہیں جو خدا کے موافق مرضی ہو سو خدا کے حکم، احکام معلوم کرنے کے لئے ہی تو نبوت کی ضرورت پڑی ہے اور اعمال صالحہ کا علم اور ان کی تکمیل خود نبوت پر موقوف ہے نبوت ان پر کیونکر موقوف ہو جو ان کو مبناء نبوت کہئے۔

اور سواء اعمال و معجزات اس کام کے لئے اگر نظر پڑتی ہے تو اخلاق حمیدہ پر پڑتی ہے ان کا حصول نبوت پر موقوف نہیں آدمی کی ذات کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اگر کسی کے اخلاق حمیدہ یعنی موافق مرضی خداوندی ہوں گے تو پھر نظر عنایت خداوندی اس کے حال پر کیوں نہ ہوگی .... الی ان قال .... بالجملہ بناءِ نبوت اخلاق حمیدہ کے کمال پر ہے (میلہ خدا شناسی ص۳۶ تا ۳۸) مباحثہ شاہجہانپور میں فرمایا:

اب یہ گذارش ہے کہ مدار کار نبوت عقل کامل اور اخلاق حمیدہ پر ہے۔ رہے معجزات وہ خود نبوت پر موقوف ہیں نبوت ان پر موقوف نہیں۔ یعنی یہ نہیں کہ جس میں معجزات نظر آئیں اس کو نبوت عطا کریں ورنہ خیر بلکہ جس میں نبوت ہوتی ہے اس کو معجزات عنایت کرتے ہیں تا کہ عوام کو

(باقی حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہ انہوں نے بیان تو کر دیا ہے کہ نبوۃ کیلئے اخلاق کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی مولوی محمد قاسم صاحب نے بھی یہی کہا سو وہ ایک دو بات کے بعد چپ ہو رہا۔ (میلہ خدا شناسی ص۵۳ طبع کراچی) اس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضرت نانوتویؒ کی اس بات کو عیسائی پادری بھی مان گئے اور ہندو پنڈت کی۔ گویا اس تحقیق پر سب مذاہب کا اتفاق ہو چکا ہے۔

بھی اس کی نبوت کا یقین ہو جائے اور نبی کے حق میں اس کے معجزے بمنزلہ سند و دستاویز ہو جائیں اس لئے اہل عقل کے نزدیک اول عقل کامل اور اخلاق حمیدہ ہی کا تجسس چاہئے۔ مگر عقل اور اخلاق میں دیکھا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو سب میں افضل و اعلیٰ پایا (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۰)

﴿بحث نمبر۲: قادیانی کے نزدیک نبوت کا مدار﴾

جبکہ قادیانی کے نزدیک نبوت کا مدار انسان کی پیشگوئیاں ہیں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق و کذب جانچنے کیلئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸، روحانی خزائن ج ۵ ص ۲۸۸ بحوالہ ردقادیانیت کے زریں اصول ص ۲۲۴) دوسری جگہ لکھتا ہے: کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے (تریاق القلوب ص ۲۱۷، روحانی خزائن ج ۱۵ ص ۳۸۲ بحوالہ ردقادیانیت کے زریں اصول ص ۲۲۴)

﴿بحث نمبر۳: صحیح معیار کیا ہے؟﴾

حضرت نانوتوی نے بناءِ نبوت عقل کامل اور اخلاق حمیدہ کو قرار دیا اور یہ بات عقل و نقل کی رو سے زیادہ قابل قبول ہیں۔ عقلی دلیل تو حضرت نانوتویؒ کے کلام میں گزر چکی ہے کہ بناء نبوت وہ چیز ہونی چاہئے جو نبوت ملنے سے پہلے ہو اور معجزات تو نبوت ملنے کے بعد عطا ہوتے ہیں اور نقلی دلیل ایک تو یہ کہ بخاری شریف کے شروع میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ سے آکر نزول وحی کا قصہ بیان کیا تو انہوں نے آپ کے اعلیٰ اخلاق حمیدہ کو بیان کی ﴿كَلَّا وَاللّٰهِ مَايُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتُكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلىٰ نَوَائِبِ الْحَقِّ﴾ ترجمہ: اللہ کی قسم، اللہ آپ کو رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں اور ناتوانوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں ناداروں کے لئے

کماتے ہیں مہمان نواز ہیں تکلیفیں برداشت کر کے بھی حق کی مدد کرتے ہیں۔

پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے جاتی ہیں اس نے آپ کی تصدیق کی اور بتایا کہ آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کو مکہ سے ہجرت کرنی پڑی غور کریں جس نے پیشگوئی کی اور اس کی پیشگوئی سچی بھی ہوئی اس نے نہ نبوت کا دعویٰ کی نہ دوسروں نے اس کو نبی مانا مگر جس کے اخلاق سب سے اعلیٰ تھے۔ اس کو اللہ نے نبی بنایا۔

دوسری نقلی دلیل یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دینے کیلئے صفا پہاڑ پر چڑھے اور قریش کو بلایا، جب وہ جمع ہوگئے تو ان سے پوچھا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک دشمن تم پر حملہ کرنے والا ہے تو میری تصدیق کرو گے سب نے کہا ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا (بخاری ج ۲ ص ۷۴۳)

نبی کریم ﷺ نے اعلان نبوت سے پہلے اپنے صدق کی بابت پوچھا۔ اپنے کردار کی بابت سوال کیا۔ اگر آپ نے کسی سے بددیانتی کی ہوتی کس کا حق دبایا ہوتا لوگوں سے وعدہ خلافی کی ہوتی تو اس موقع پر آپ کے خلاف کوئی نہ کوئی آواز تو ضرور اٹھتی۔ آپ نے اس موقع پر اپنی پیشگوئیوں کی بابت نہیں پوچھا۔

ارشاد باری ہے : قُل لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَدْرَاكُم بِهٖ ز فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ط أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (سورۃ یونس:۱۶) (کہہ دیجئے اگر اللہ چاہتا تو میں نہ پڑھتا اس کو تمہارے سامنے اور نہ وہ تم کو خبر کرتا اس کی کیونکہ میں رہ چکا ہوں ایک عمر تم میں اس سے پہلے کیا پھر تم نہیں سوچتے)

اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ میری سابقہ زندگی تمہارے سامنے ہے میری عمر کے چالیس سال تمہاری آنکھوں کے سامنے گزرے اس قدر طویل مدت میں تم کو میرے حالات کے متعلق ہر قسم کا تجربہ ہو چکا ہے میرا صدق وعفاف امانت و دیانت وغیرہ اخلاق حسنہ تم میں ضرب المثل رہے میرا امی ہونا اور کسی ظاہری معلم کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ نہ کرنا ایک مسلم واقعہ ہے

الخ (تفسیر عثمانی ص ۷۷ ۲ف ۶) آپ نے یہ تو نہ کہا کہ میں نے پہلے جو پیشگوئیاں کی ہیں کوئی جھوٹی ہوتو بتاؤ۔ تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ پیش گوئیاں نبوت کا معیار نہیں نبوت کا معیار اخلاق وکردار ہی ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے: اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں (کشتی نوح ص ۵ ، روحانی خزائن ج ۵ ص ۱۹ بحوالہ ردقادیانیت کے زریں اصول ص ۲۲۵) یہ بات تو واجب التسلیم ہے کہ انبیاء کرام کی پیشگوئیاں نہیں ٹلا کرتیں مگر یہ پیشگوئیاں معجزات سے ہیں اس لئے یہ نبوت ملنے کے بعد ہوتی ہیں نبوت کی ضرورت نہیں کہ جو پیشگوئیاں کرے وہ نبی ہو جائے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ انبیاء کی پیشگوئیاں نہیں ٹلا کرتیں مگر قادیانی تو نبی نہیں تھا۔ اس کو کیا حق پہنچتا ہے ایسی عبارتوں کو اپنے لئے استعمال کرے۔

﴿بحث نمبر۴: قادیانی نے پیشگوئیوں کو معیار کیوں بنایا﴾

قادیانی نے جان بوجھ کر پیشگویوں کو معیار بتایا ایک تو اس لئے کہ اخلاق وکردار میں سابقہ زندگی کو پیش کرنا ہوتا ہے سابقہ زندگی اس کی اس قابل نہ تھی ہزاروں لوگ اس کے عیوب سے واقف تھے پھر پیش گوئی کرنے سے شہرت فوراً ہو جاتی ہے کئی آدمی قابو آ جاتے ہیں اس کے پورے نہ ہونے نہ ہونے میں کئی مہینے یا کئی سال کا وقت درکار ہوتا ہے اس دوران کچھ نہ کچھ تو قابو آ چکے ہوں گے۔ قادیانی کی اگر کوئی بات پوری ہو جاتی تو اس کو ہر جگہ بیان کرتا اور اگر اس کی بات غلط ہو جاتی تو ہزاروں تاویلیں کر لیتا۔ علاوہ ازیں کچھ سیاسی قسم کے لوگ اپنے مخالفین کو ناکام کرنے کیلئے ایسے دعویداروں کی تلاش میں ہوتے ہیں ان کو کچھ دے کر دشمنوں کے خلاف پیشگوئی کروا لیتے ہیں۔ پیشگوئی کرنے والا تو یہ مدعی ہوتا ہے مگر کروانے والا وہ کوئی اور ہوتا ہے۔ پیشگوئی غلط نکلے یا درست کرنے والے کا کاروبار تو چل جاتا ہے۔ اچھا کردار بنانے کیلئے تو کچھ دینا پڑے گا دوسروں کی خیرخواہی کرنی ہوگی پیشگوئیوں میں تو لینا ہی ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں ہر بندے کی کوئی نہ کوئی بات پوری ہو جاتی ہے ملک کے حالات دیکھ کر عام لوگ کہہ دیتے ہیں فلاں صدر بن جائے گا فلاں جاتا رہے گا فرق یہ ہے کہ عام آدمی اس کو اہمیت نہیں دیتا، اس کی شہرت نہیں کرتا اس پر دعوی نہیں کرتا، اس کو اپنے صدق کی معیار نہیں بناتا قادیانی نے یہ سب کچھ کیا۔

﴿بحث نمبر۴: نبی کریم ﷺ فہم و اخلاق میں سب سے برتر تھے﴾

حضرت نانوتویؒ نے ثابت کر دیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے فہم و اخلاق کی وجہ سے سب پر فوقیت رکھتے تھے۔ آپ نے میلہ خدا شناسی میں فرمایا:

مگر ہم نے غور سے دیکھا تو اخلاق رسول اللہ ﷺ سے کسی کو بڑھ کر نہ پایا آپ کے اخلاق کی ایک تو یہی بڑی دلیل ہے جو اوروں کے نزدیک موجبِ اعتراض ہے اور لوگ جہاد کو بڑا اعتراض اس مذہب پر سمجھتے ہیں مگر قطع نظر اس سے کہ جہاد اور دینوں میں بھی تھا اور عقل سلیم کے نزدیک بے شک ایک عمدہ سامان تہذیب عالم اور ذریعہ رفع شرک والحاد و فتنہ و فساد ہے بے لشکر جرار ممکن نہ تھا سو یہ لشکر جرار جس نے روم و شام و عراق و ایران و مصر و یمن کو زیروزبر کر دیا آپ کو کیونکہ میسر آیا۔

بظاہر فراہمی لشکر دنیا میں دو دیکھتے ہیں مال و دولت یا حکومت کی جبر و تعدی سو آپ میں دونوں نہ تھے آپ کہیں کے بادشاہ نہ تھے بادشاہ زادے نہ تھے جاگیر دار نہ تھے تعلقہ دار نہ تھے جو یوں کہیے لشکر نوکر رکھا اور یہ کارنمایاں کر دکھایا حاکم نہ تھے جو یوں کہیے ایک ایک دو دو آدمی گھر پیچھے مثلاً جیسے بعض سلطنتوں کے قصے سنتے ہیں منگا بھیجے اور یہ سانحہ برپا کر دیا بجز اخلاق اور کیا چیز تھی جس نے یہ تسخیر کی اور برابر کے بھائیوں کو ایسا مسخر کر دیا کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے وہاں خون گریں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ ایک دو روز کا ولولہ تھا ہو چکا عمر بھر یہی کیفیت رہی آپ ہی کے پیچھے

گھر سے بے گھر ہوئے، زن وفرزند کو چھوڑا گھر بار سب پر خاک ڈالی خویش واقرباء سے لڑے ان کو مارا ، یا ان کے ہاتھوں مارے گئے یہ آپ کے اخلاق اور آپ کی محبت نہ تھی تو اور کیا تھا؟

غرض ملک عرب جیسے بے پیروں خودسروں کو ایسا مٹھی میں لیا کہ کسی نرم مزاج غریب طبیعت کے لوگوں کے کسی گروہ کی نسبت بھی ایسی تسخیر آج تک کسی نے نہ سنی ہوگی ایسے اخلاق کوئی بتلائے تو سہی حضرت آدم علیہ السلام میں تھے یا حضرت نوح علیہ السلام میں تھے یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں تھے یا حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تھے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں تھے یا کسی اور میں تھے انصاف سے کوئی صاحب بتلائیں تو سہی اس قسم کے اخلاق کا کوئی اور شخص ہوا ہے؟

یہی تقریر ہو رہی تھی اور لوگوں پر ایک کیفیت تھی ہر کوئی ہمہ تن گوش ہو کے مولوی صاحب کی جانب تک رہا تھا کسی کی آنکھوں میں سنتے ہیں آنسو کسی کی آنکھوں میں حیرت۔ پادریوں کی یہ حالت کہ ششدر، بے حس وحرکت۔ جو پادری صاحب نے اطلاع دی آپ کا وقت ہو چکا۔ سننے والوں کو ارمان رہ گیا۔۔ مولوی محمد قاسم صاحب نے فرمایا صاحبو! تنگی وقت سے معذور ہوں ورنہ ان شاء اللہ شام کر دیتا جو کچھ کہا دریا میں کا ایک قطرہ سمجھئے۔ (میلہ خدا شناسی ص ۳۸ ، ۳۹)

﴿عبارات از کتاب مباحثہ شاہجہانپور﴾

حضرت محمد ﷺ عقل واخلاق میں سب انبیاء سے افضل واعلیٰ ہیں

مگر عقل اور اخلاق میں دیکھا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو سب میں افضل واعلیٰ پایا۔ عقل وفہم میں اولیت وافضلیت کے لئے تو اِس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی کہ آپ بذات خود امی ان پڑھے، جس (ماحول) میں پیدا ہوئے اور جہاں ہوش سنبھالا بلکہ ساری عمر گذری علوم سے یک لخت خالی، نہ علوم دینی کا پتہ نہ علوم دنیوی کا نشان، نہ کوئی کتاب آسمانی نہ کوئی کتاب زمینی ،بباعث جہل کیا کیا کچھ خرابیاں نہ تھیں؟

اب کوئی صاحب فرمائیں کہ ایسا شخص امی ان پڑھا ایسے ملک میں اول سے آخر تک عمر گزارے جہاں علوم کا نام ونشان نہ ہو پھر اس پر ایسا دین اور ایسا آئین ایسی کتاب لاجواب اور ایسی ہدایات بینات ایک عالَم کو جس پر ملک عرب کے جاہلوں کو علومِ الٰہیات یعنی علوم ذات و صفات خداوندی میں جو تمام علوم سے مشکل ہے اور علم عبادات اور علم اخلاق اور علم سیاسیات اور علم معاملات اور علم معاش ومعاد میں رشکِ ارسطو وافلاطون بنا دیا جس کے باعث تہذیب عرب رشک شائستگی حکماءِ عالم ہو گئے چنانچہ ان کے کمال علمی پر آج اہل اسلام کے کتب مطولہ جو خارج از تعداد ہیں شاہد ہیں ایسے علوم کوئی بتلائے تو سہی کس قوم اور کس فریق میں ہیں جس کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ دونوں کا یہ حال ہے ان کے استاد اول اور معلم اول یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہوگا؟

اور اخلاق کی یہ کیفیت کہ آپ کہیں کے بادشاہ نہ تھے، بادشاہ زادے نہ تھے، امیر زادے نہ تھے، نہ تجارت کا سامان تھا نہ کھیتی کا بڑا اسباب تھا، نہ میراث میں کوئی چیز ہاتھ آئی، نہ بذات خود کوئی دولت کمائی، ایسے افلاس میں ملک عرب کے گردن کشوں جفا کشوں برابر کے بھائیوں کو ایسا مسخر کرلیا کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہانے کو تیار ہوں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ ایک دو روز کا ولولہ تھا آیا نکل گیا ساری عمر اسی کیفیت سے گذار دی یہاں تک کہ گھر چھوڑا، باہر چھوڑا، زن وفرزند چھوڑے، مال و دولت چھوڑا، آپ کی محبت میں سب پر خاک ڈال اپنوں سے آمادہ جنگ و پیکار ہوئے، کسی کو آپ مارا، کسی کے ہاتھ سے آپ مارے گئے یہ تسخیرِ اخلاق نہ تھی تو اور کیا تھی؟ یہ زورِ شمشیر کس تنخواہ سے آپ نے حاصل کیا، ایسے اخلاق کوئی بتلائے تو سہی حضرت آدم علیہ السلام میں تھے، حضرت ابرہیم علیہ السلام میں تھے، یا حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تھے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں تھے۔

حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی دلیل:

جب عقل واخلاق کی یہ کیفیت ہو، اس پر زہد کی یہ حالت جو آیا وہی لٹایا، نہ کھایا نہ پہنا

، نہ مکان بنایا تو پھر کونسا عاقل یہ کہہ دے گا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام وغیرہم تو نبی ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ نبی نہ ہوں۔ ان کی نبوت میں کسی کو تامل ہو کہ نہ ہو، پر محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں اہلِ عقل وانصاف کو تامل کی گنجائش نہیں بلکہ بعد لحاظِ کمالاتِ علمی جو آپ کی ذات میں ہر عام وخاص کو ایسے نظر آتے ہیں جیسے آفتاب میں نور،

آپ تمام انبیاء کے سردار سب میں افضل اور سب کے خاتم ہیں:

.... جب بنی آدم خصوصاً انبیاء میں مختلف قسم کے حالات موجود ہوں اور پھر سب کے سب خدا ہی کا عطا اور فیض ہوں تو بدلالت آثار و کاروبارِ (اعمالِ) انبیاء یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ یہ نبی خدا تعالیٰ کی کونسی صفت سے مستفید ہے اور وہ نبی کونسی خدا کی صفت سے مستفیض ہے یعنی گو ایک کے ساتھ اور سب صفتیں قلیل و کثیر آئیں پر اصل منبعِ فیض کوئی ایک ہی صفت ہوگی مگر بدلالت معجزات انبیاء معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور صفت سے مستفید ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صفت سے مستفید ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں بدلالتِ احیاء موتی و شفاء امراض مضمون جان بخشی کا پتہ لگتا ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بدلالت اعجوبہ کاری عصائے موسوی کہ کبھی عصا تھا کبھی اژدہا تھا معلوم ہوتا ہے کہ صفت تبدیل و تقلیب کا سراغ نکلتا ہے۔ (آپ کے خاتم الانبیاء ہونے کی دلیل) مگر حضرت محمد ﷺ میں بدلالت اعجازِ قرآنی و کمالِ علمی یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صفت علم سے مستفید ہیں اور بارگاہ علمی میں باریاب ہیں۔

مگر سب جانتے ہیں کہ علم وہ صفت ہے کہ تمام صفات اپنی کارگزاری میں اس کے محتاج ہیں پر علم اپنے کام میں کسی کا محتاج نہیں کون نہیں جانتا کہ ارادہ، قدرت وغیرہ صفات بے علم وادراک کسی کام کے نہیں۔ .... اس لئے وہ نبی جو صفت العلم سے مستفید ہو اور بارگاہ علمی تک باریاب ہو تمام انبیاء سے مراتب میں زیادہ اور رتبہ میں اول اور سب کا سردار اور سب کا مخدوم مکرم ہوگا۔ اور سب اس کے تابع اور محتاج ہوں گے اس پر مراتبِ کمالات ختم ہو جائیں گے اس لئے وہ نبی خاتم الانبیاء بھی ضرور ہوگا۔

<u>خاتمیت محمدی ﷺ پر اور استدلال</u>

وجہ اس کی یہ ہے کہ انبیاء بوجہ احکام رسانی مثل گورنر وغیرہ نُوَّابِ خداوندی ہوتے ہیں اس لئے ان کا حاکم ہونا ضرور ہے چنانچہ ظاہر ہے اس لئے جیسے عہدہ ہائے ماتحت ہیں سب میں اوپر عہدۂ گورنری یا وزارت ہے اور سوا اس کے اور سب عہدے اس کے ماتحت ہیں اوروں کے احکام کو وہ توڑ سکتا ہے اس کے احکام کو اور کوئی نہیں توڑ سکتا وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ اس پر مراتب عہدہ جات ختم ہو جاتے ہیں۔

ایسے ہی خاتم مراتب نبوت کے اوپر اور کوئی عہدہ یا مرتبہ ہوتا ہی نہیں جو ہوتا ہے اس کے ماتحت ہوتا ہے اس لئے اس کے احکام اوروں کے احکام کے ناسخ ہوں گے اوروں کے احکام اس کے احکام کے ناسخ نہ ہوں گے۔ اور اس لئے یہ ضرور ہے کہ وہ خاتمِ زمانی بھی ہو کیونکہ اوپر کے حاکم تک نوبت سب حکامِ ماتحت کے بعد آتی ہے اور اس لئے اس کا حکم اخیر حکم ہوتا ہے چنانچہ ظاہر ہے پارلیمنٹ تک مرافعہ کی نوبت سب ہی کے بعد میں آتی ہے یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کسی اور نبی نے دعوی خاتمیت نہ کیا۔ کیا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا چنانچہ قرآن وحدیث میں یہ مضمون بتصریح موجود ہے سوا آپ کے اور آپ سے پہلے اگر دعویٰ خاتمیت کرتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے مگر انہوں نے دعویٰ کرنا تو درکنار انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے بعد جہان کا سردار آنے والا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی خاتمیت کا انکار کیا بلکہ خاتم کے آنے کی بشارت دی کیونکہ سب کا سردار خاتم الحکام ہوا کرتا ہے اور درصورت مخالفت رائے اس کے احکام آخری احکام ہوا کرتے ہیں چنانچہ مرافعہ کرنے والوں کو خود ہی معلوم ہے۔

<u>اس زمانے میں اتباعِ دینِ محمدی کے سوا نجات متصور نہیں:</u>

الحاصل ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ اور ادیان اور مذاہب اصل سے غلط ہیں دین آسمانی نہیں بلکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اِس زمانے میں سوائے اتباع محمدی ﷺ اور کسی طرح نجات متصور نہیں

۔اس زمانے میں یہ دین سب کے حق میں واجب الاتباع ہے۔......

دین موسوی اور دین عیسوی اپنے اپنے زمانہ میں مناسب تھے اور اِس زمانہ میں یہی مناسب ہے کہ اتباع دین محمدی کیا جائے کیونکہ اور دینوں کی میعادیں ختم ہوگئیں اب اسی دین محمدی کا وقت ہے۔عذابِ آخرت اور غضبِ خداوندی سے نجات اس وقت رسول اللہ ﷺ ہی کے اتباع میں منحصر ہے۔

جیسے اِس زمانہ میں گورنر زمانہ سابق لارڈ ناتھ بروک کے احکام کی تعمیل کافی نہیں بلکہ گورنر زمانہ حال لارڈلٹن کے احکام کی تعمیل کی ضرورت ہے ایسے ہی اِس زمانہ میں اتباع ادیان سابقہ کافی نہیں بلکہ دین محمدی کا اتباع ضروری ہے۔سزائے سرکاری سے نجات اور رُستگاری جبھی متصور ہے جب کہ زمانہ حال کے گورنر کا اتباع کیا جائے۔اگر کوئی نادان یوں کہے کہ گورنر سابق بھی تو ملکہ ہی کا نائب تھا تو اس عذر کو کوئی نہیں سنتا۔ایسے ہی یہ عذر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تو رسول خدا تھے اِس وقت قابل استماع نہیں بلکہ جیسےِ اس وقت اگر گورنر سابق بھی موجود ہوتو لارڈلٹن ہی کا اتباع کرے جو گورنر زمانہ حال ہے ایسے ہی اِس زمانہ میں اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام بھی موجود ہوتے تو ان کو چارنا ار رسول عربی ﷺ کا اتباع کرنا پڑتا۔(مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۹ تا ۴۴)

<u>اب نجات کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی ضروری ہے</u>

مگر جیسے ہر ہر زمانے میں ایک جدا حاکم ہوتا ہے پہلے زمانے میں اگر لارڈ نارتھ بروک گورنر تھے تو آج لارڈلٹن ہیں پہلے اور کلکٹر تھا اب اور کلکٹر ہے ایسے ہی ہر زمانے میں مناسب وقت ایک جدا ہی نبی ہوگا جیسے آج کل لارڈلٹن کے احکام کی تعمیل ضرور ہے۔

......حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی علیہما السلام کی بزرگی اور نبوت مسلم ان کا منکر ہمارے نزدیک ایسا ہی کافر ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا ہمارے نزدیک کافر ہے علی ھذا القیاس سری رامچندر اور سری کرشن کو بھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے پر آج کل نجات کا سامان بجز اتباع نبی آخر الزمان محمد رسول

اللہﷺ اور کچھ نہیں۔

جیسے اس زمانہ میں باوجود تقرر گورنر حال لارڈ لٹن گورنر سابق لارڈ نارتھ بروک کے احکام کی تعمیل پر اگر کوئی شخص اصرار کرے اور لارڈ لٹن کے احکام کی تعمیل سے انکار کرے تو باوجود اس کے کہ لارڈ نارتھ بروک بھی سرکار ہی کی طرف سے گورنر تھا اس وقت میں اصرار بے شک منجملہ بغاوت ومقابلہ سرکاری سمجھا جائے گا۔

ایسے ہی اگر کوئی شخص اس زمانہ میں رسول اللہﷺ کو چھوڑ کر اوروں کی اتباع کرے تو بے شک اس کا یہ اصرار اور یہ انکار از قسم بغاوت خداوندی ہوگا جس کا حاصل کفر والحاد ہے الغرض اس وقت اتباع عیسی وغیرہم ہر گز باعث نجات نہیں ہوسکتا۔

<u>محمد عربیﷺ کی ختم نبوت پر شہادت</u>

ہاں حضرت عیسی وغیرہم اگر خاتم الانبیاء ہوتے تو پھر بے شک نجات انہیں کے اتباع میں منحصر ہو جاتی لیکن ایسا ہوتا تو بالضرور حضرت عیسی علیہ السلام سد باب ضلالت کیلئے دعوی خاتمیت کرتے تا کہ آئندہ کو لوگ اوروں کے اتباع سے گمراہ نہ ہو جائیں اانبیاء کا یہ کام نہیں کہ ایسے موقع پر چپکے بیٹھے رہیں اور آدمیوں کو گمراہ ہونے دیں۔

مگر سب جانتے ہیں کہ سوائے حضرت رسول عربی محمدﷺ اور کسی نے دعویٰ خاتمیت نہیں کیا اگر کرتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے انہوں نے بجائے دعویٰ خاتمیت کے الٹا یہ فرمایا کہ میرے بعد دو جہاں کا سردار آنے والا ہے جس سے بروئے انصاف آشکارا ہے کہ وہ آنے والا خاتم الانبیاء ہوگا۔ کیونکہ تمام انبیاء اپنے اپنے رتبوں کے موافق امتیوں کے سردار اور ان کے حاکم ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں ان کی اطاعت امتیوں کے ذمے ضرور اس لئے جو سب کا سردار ہوگا وہ سب کا خاتم ہوگا کیونکہ وقت مرافعہ (مقدمات میں) بادشاہ کا حکم سب میں آخر رہتا ہے اس کی خاتمیت حکومت خاص اسی وجہ سے ہے کہ وہ سب کا سردار ہوتا ہے۔

<u>تمام عالم کے لئے اتباع محمدی کے لازم ہونے کی دلیل:</u>

الغرض اتباع محمدی اب تمام عالم کے ذمہ لازم ہے انہوں نے دعویٰ نبوت کے ساتھ دعویٰ خاتمیت بھی کیا اور وہ معجزے دکھلائے کہ اوروں کے معجزے ان کے سامنے کچھ نسبت نہیں رکھتے چنانچہ بطور مشتے نمونہ از خروارے کل بعض معجزات کی تفصیل اور انبیاء دیگر کے معجزات پر ان کی فوقیت اور افضلیت ہم بیان کر چکے ہیں پھر اب ان کے اتباع میں کیا تامل ہے؟ خاص کر قرآن شریف ایک ایسا عمدہ معجزہ ہے کہ کوئی اس کے برابر نہیں ہوسکتا (مباحثہ شاہجہانپور ص۹۶ تا ۹۸)

﴿بحث نمبر ۵ : نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے چند نمونے﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَأَحْسَنَهٗ وَأَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضَعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ مِنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَ یَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَ یَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ (بخاری ج۱ص۵۰۱ مسلم واللفظ لہ ج۲ص۲۴۸)

ترجمہ: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک آدمی کی طرح ہے جس نے کوئی عمارت بنائی پھر اس کو اچھا اور خوبصورت بنایا سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے جو اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ہے تو لوگ اس کا چکر لگانے لگے اور اس پر تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کیوں نہ رکھ دی گئی یہ اینٹ تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَکْمَلَهَا اِلَّا مَوْضَعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَ یَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتِمْتُ الْأَنْبِیَاءَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ﴾ (بخاری ج۱ص۵۰۱ مسلم واللفظ لہ ج۲ص۲۴۸)

ترجمہ: میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گھر بنایا پھر اس

کو کامل اور مکمل کر دیا سوائے ایک اینٹ کے تو لوگ اس میں داخل ہونے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کیوں نہیں اس اینٹ کی جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو میں اس اینٹ کی جگہ ہوں میں آیا تو میں نے انبیاء کو ختم کر دیا۔

ملاحظہ فرمایا کہ دوسرے انبیاء کرام کو ذکر کرتے وقت حضرت نبی کریم ﷺ میں کس قدر تواضع تھی کہ آپ نے خود کو قصر کی ایک اینٹ سے تشبیہ دی۔ دیگر انبیاء کرام کے فضائل کی احادیث صحاح ستہ میں بھی موجود ہیں نہایت ادب سے انبیاء کرام کا ذکر کرتے تھے ایک مرتبہ فرمایا

لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرىٰ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَن بُعَثَ اَوْ فِيْ اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْبُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا اَقُوْلُ اَنَا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى (مسلم ج۲ص۲۶۷)

ترجمہ: مجھے اللہ کے انبیاء کے فضیلت نہ دو کیونکہ جس وقت صور پھونکا جائے تو تمام آسمانوں اور زمین والوں کے ہوش آڑ جائیں سوائے اس کے کہ جسے اللہ چاہے پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا یا فرمایا کہ اٹھنے والوں میں سب سے پہلے میں ہوں گا تو موسیٰ کو میں دیکھوں گا کہ عرش کا پکڑے ہوئے ہیں کہ طور کی ان کی بیہوشی میں ان کا حساب لیا گیا یا وہ مجھ وے پہلے اٹھائے گئے‘‘۔ ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

لَاتُخَيِّرُوْنِيْ عَلىٰ مُوْسىٰ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَن يُفِيْقُ فَاِذَا مُوْسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ (مسلم ج۲ص۲۶۷)

ترجمہ: مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ روزِ قیامت لوگوں کے ہوش اڑ جائیں گے اور سب سے میں ہوں گا جسے ہوش آئے گا تو موسیٰ کو عرش کا ایک پایہ پکڑے ہوئے دیکھوں گا اور میں

نہیں جانتا کہ موسیٰ کے ہوش اڑ گئے تھے اور وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے تھے اور وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ ان میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

﴿بحث نمبر ۶: قادیانی کے اخلاق کے چند نمونے﴾

قادیانی اپنے کردار و اخلاق میں نہایت بدنام تھا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر اس کے اخلاق اچھے ہوتے تو نبی ہوتا نبوت کا دروازہ تو ویسے ہی بند ہے۔ مقصد یہ ہے کہ وہ کوئی شریف آدمی بھی نہ تھا ذیل میں چند مختلف انداز سے اس کی بدکرداریاں دکھائی جاتی ہیں۔

۱) آپ نے دیکھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ سب انبیاء کے سردار ہونے کے باوجود ان کا ذکر ادب سے کرتے تھے اور اسی کی تلقین کرتے تھے جبکہ قادیانی خود کو سب سے اونچا بتاتا تھا ایک طرف کہتا تھا کہ میں نبی ﷺ کی ظل ہوں اصل نبی وہ ہیں میں ان کا امتی ہوں دوسری طرف نبی کریم ﷺ کو ہلال اور خود کو بدر سے تشبیہ دیتا تھا۔ نبی ﷺ نے انبیا کا احترام کیا کیونکہ آپ سچے تھے قادیانی نے احترام نہ کیا اس لئے کہ اس کے پاس نبوت تو تھی نہیں صرف لفاظی ہی کر سکتا تھا اس لئے جو خیال میں آیا کہہ گیا۔ چنانچہ

قادیانی کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد ﷺ تشریف لائے تھے اس وقت اسلام ہلال (پہلی رات کے چاند) کی مانند تھا اور قادیانی کے آنے سے اسلام بدرِ کامل کی طرح روشن اور منور ہو گیا۔ مطلب یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے نزدیک پہلی رات کے چاند کی طرح ہیں اور پہلی رات کا چاند اکثر تلاش کرنے سے بھی جلدی نظر نہیں آتا وہ دوسرے کو کیا روشنی دے گا؟ جبکہ مرزا قادیانی ان بے ایمانوں کے نزدیک چودھویں کے چاند کی طرح ہے۔ مرزا کہتا ہے:

”اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے خدا تعالیٰ کے علم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کے مشابہ ہو“ (یعنی چودھویں صدی)

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴ روحانی خزائن ص ۲۷۵ ج ۱۶)

۲) سب مسلمان حرمین شریفین کا نام عظمت و عقیدت سے لیتے ہیں مرزا قادیانی نے بجائے حرمین شریفین کے اپنے قادیان کی عظمت دلوں میں بٹھانے کی کوشش کی۔

حضرت علامہ خالد محمود صاحب لکھتے ہیں: مرزا قادیانی نے کہا۔

زمینِ قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے (درثمین اردو ص ۵۲)

مرزا بشیر الدین محمود نے اور کھل کر بات کہہ دی۔

''مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے'' (حقیقۃ الرویا ص ۴۶)

(دیکھئے ردِ قادیانیت کے زریں اصول کا مقدمہ ص ۷۳)

یہی وجہ تھی کہ قادیانی کے ماننے والوں کو مکہ مدینہ کی تڑپ نہ تھی وہ تو قادیان کیلئے تڑپتے تھے

(دیکھئے اصحاب احمد ص ۶۸-۸۸)

۳) حضرت عیسی علیہ السلام کی قادیانی نے اتنی توہین کہ باوجود اس کے کہ نقل کفر کفر نہ باشد اس کو نقل کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے ایک جگہ لکھتا ہے۔

☆ یورپ کے لوگوں کو جسقدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ ہے (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص ۳۵ مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ)

☆ ایک جگہ لکھتا ہے کہ

مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے...... بعض وقت سو سو دفعہ دن میں پیشاب آتا ...... ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا دوسرا افیونی (نسیم دعوت ص ۶۹ روحانی خزائن ص ۴۳۴، ۴۳۵ ج ۱۹ بحوالہ قادیانیوں کی طرف

سے کلمہ طیبہ کی توہین ص ۱۷)

ایک جگہ لکھتا ہے

☆ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ بحوالہ قادیانی اور ان کے عقائد ص ۳۶)

قرآن وحدیث کی رو سے حضرت عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے ان کیلئے دادیوں کا ماننا بجائے خود کفر ہے پھر ان کی نانیوں پر ایسا الزام اول تو وہ لگائے گا جو خود ان گناہوں میں ملوث ہو اور اگر وہ پہلے پاکدامن ہو بھی تو ایسی الزام تراشیوں کے بعد وہ پاکدامن نہ رہ سکے گا

۴) قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کیلئے اخلاق سے گرے ہوئے بہت گھٹیا قسم کے الفاظ استعمال کئے چنانچہ وہ وفات مسیح پر اپنی تالیفات کا ذکر کرنے کے بعد کہتا ہے

☆ تِلْکَ كُتُبٌ يَنْظُرُ اِلَيْهَا كُلُّ مُسْلِمٍ بِعَيْنِ الْمَحَبَّةِ وَالْمَوَدَّةِ وَيَنْتَفِعُ مِنْ مَعَارِفِهَا وَيُقْبَلُنِيْ وَيُصَدِّقُ دَعْوَتِيْ اِلَّا ذُرِّيَّةُ الْبَغَايَا الَّذِيْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ " یہ ایسی کتابیں ہیں جنہیں ہر مسلمان پیار ومحبت کی نظر سے دیکھتا اور ان کے معارف سے مستفیض ہوتا، مجھے قبول کرتا اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی وہ قبول نہیں کرتے'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸ بحوالہ قادیانی اور ان کے عقائد ص ۵۹) مطلب واضح ہے کہ مرزا کے نزدیک اس کو نہ ماننے والے سب کنجریوں کی اولاد ہیں۔ ایک جگہ اپنے بارے میں لکھتا ہے۔

☆ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے (تذکرہ ص ۳۴۲، ۳۴۳ بحوالہ قادیانی اور ان کے عقائد ص ۵۳) مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے۔

☆ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے

حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں (آئینہ صداقت از مرزا محمود ص ۳۵ بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص ۵۳) ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

☆ جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں ......ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں (ڈائری میاں محمود احمد مندرجہ الفضل قادیان ۲۳ مئی ۱۹۲۱ بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص ۵۴) ایک قادیانی لکھتا ہے۔

☆ میرا وہی مذہب ہے جو میں ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں کہ کسی غیر مبایع شخص کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کرتے ہوں نماز نہ پڑھو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہتا ہے اگر کوئی شخص متردد یا متذبذب ہے تو وہ بھی مکذب ہی ہے خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس طرح احمدی اور غیر احمدی میں تخصیص و تمیز کر دے (الفضل ۲۸۔ اگست ۱۹۱۷ بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص ۵۵) مرزا محمود لکھتا ہے۔

☆ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں جائز نہیں جائز نہیں (انوار خلافت میاں محمود احمد ص ۸۹ بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص ۵۶) مرزے لڑکا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔

غیر احمدی سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی کیا رہ گیا جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں............ اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے (کلمۃ الفصل بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص ۵۸)

اشکال: ہمیں کوئی قادیانی ملے وہ بڑے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں بد اخلاق کیسے؟

جواب: مسلمان جیسے بھی ہوں ان کو پتہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ سچے تھے ہمارا قرآن سچا ہے

ہماری کمی کوتاہی سے ہمارا دین متاثر نہیں ہوتا ہمیں اسلام کا تعارف دکھانا ہے قرآن دکھائیں نبی کریم ﷺ کی سیرت دکھائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے کردار کو پیش کریں گے مگر قادیانیوں کو پتہ ہے کہ مرزا جھوٹا تھا بے ایمان بدکردار تھا وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ دکھانا ہی ہم نے خود ہی دکھانا ہے اس لئے مرزائی اپنی تقریروں میں نبی کریم ﷺ کی احادیث سناتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے واقعات بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو قطعاً اس کا حق نہیں ہے۔

مرزائیوں کے اخلاق سے متاثر نہ ہوں:

مسلمانو! آپ نے دیکھ لیا کہ قادیانیوں کے ہمارے نبی ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر مسلمانوں کے بارے میں کیا نظریات ہیں؟ اگر یہ لوگ کافر نہ ہوں تو دنیا میں پھر کافر کوئی بھی نہیں۔ اس لئے ان سے دلی نفرت رکھو اگر ان سے محبت ہوگئی تو اپنے ایمان کی خیر نہیں۔ اس لئے ان کے سامنے کھل کر عقیدۂ ختم نبوت کا اعلان کرو۔

﴿بحث نمبر ۷: قادیانی کی پیشگوئیاں الہامی نہ تھیں﴾

قادیانی کی پیشگوئیاں الہامی نہ تھیں بلکہ بناوٹی ہوتی تھیں چنانچہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کی کتاب الہامات مرزا کے جواب میں ایک قادیانی یعقوب علی نے ایک کتاب لکھی آئینہ حق نما اس میں ایک جگہ عنوان باندھتا ہے ﴿یہ پیشگوئی کیوں ہوئی؟﴾

اس کے تحت لکھتا ہے: اس پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ لینے کے بعد جو امور قابل غور ٹھہرتے ہیں ان میں سب سے اول یہ ہے کہ یہ پیشگوئی کیوں کی گئی؟ (آئینہ حق نما ص ۴۸)

اگلے صفحہ میں لکھتا ہے۔ اس زمانہ میں قرآن مجید کے کتاب مبارک ہونے کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا اور جیسا کہ اس پیشگوئی کے شروع میں بیان کیا ہے یہ محض قرآن مجید کے اعجاز کے اظہار کیلئے تھی (ایضاص ۴۹)

قرآن پاک کے مبارک ہونے کیلئے قادیانی جیسے بے ایمانوں کی کوئی ضرورت نہیں۔

ایک حافظ قرآن ہی قرآن کو معجزہ ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ بہرحال یہ بات طے شدہ ہے کہ قادیانی کی پیشگوئیاں بناوٹی تھیں الہامی نہ تھیں۔ اگر وہ الہامی ہوتیں تو ایسے سوالات ان پر وارد نہ ہوتے۔

﴿بحث نمبر ۸: قادیانی کا پیشگوئیوں میں عیسائی ہونے کا وعدہ﴾

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام اپنی تبلیغ میں معصوم اور حق تعالیٰ کی طرف سے مخبر و مبشر ہوتے تھے اور اپنی الہامی بشارتوں، اطلاعوں اور پیشینگوئیوں یں ہمیشہ سچے نکلتے تھے اور پیشینگوئی کے پورا ہونے پر لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت اور وقار بڑھ جاتا تھا اس برگزیدہ جماعت میں سے جس کسی نے کبھی وحی الٰہی سے مؤید ہوکر کوئی پیشینگوئی کی اس میں اسے خدانخواستہ ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑا لیکن کسی مسلمان کا خواہ وہ کتنا ہی بڑا عارف و مبشر کیوں نہ ہو یہ حق و منصب نہیں کہ وہ اپنی پیشینگوئی کے وقوع وظہور کو اسلام کی صداقت کا معیار قرار دے اور فریق مقابل سے کہنے لگے کہ اگر ایسا نہ ہوا تو میں اسلام سے منحرف ہوکر کفر اور دشمن کا مسلک باطل اختیار کرلوں گا یا اپنی جائیداد فریق مخالف کے کیش کفر و شرک کی اشاعت کیلئے دے دوں گا اگر کوئی مسلمان کہلا کر ایسا کرے تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ مسلمان نہیں بلکہ اسلام کا دشمن اور کفر کا وکیل ہے جو بادی النظر میں اسلام کی حمایت میں کھڑا ہے لیکن فی الحقیقت اپنے نشان معجزہ کے عدم ظہور سے اسلام کو عاجز و مغلوب ثابت کرنا چاہتا ہے اور در پردہ اس کی یہ خواہش ہے کہ کفر اسلام کو زخمی کرے اور باطل (معاذ اللہ) حق پر غالب ہو۔

قادیان کے الہامی صاحب نے بھی عبداللہ آتھم کے مقابلہ میں یہی ذلیل حرکت کی اور اپنے رسالہ حجۃ الاسلام کے صفحہ ۷ میں لکھا کہ ’’اگر میرا نشان سچا نہ نکلا تو میں دین اسلام چھوڑ دوں گا یا دین مسیحی کی اشاعت کیلئے اپنی جائیداد کا نصف حصہ دے دوں گا‘‘ لیکن ظاہر ہے کہ

قادیانی صاحب پادری آتھم کے مقابلہ میں کوئی نشان نہ دکھلا سکے ایسی حالت میں پادریوں کو حق پہنچتا تھا کہ وہ قادیانی مسیح سے علانیہ نصرانیت قبول کرنے یا تبلیغ مسیحیت کیلئے نصف جائیداد دینے کا مطالبہ کرتے اور باقاعدہ نالش کر کے اس کی نصف جائیداد پر قابض ودخیل ہو جاتے۔ لیکن آتھم کے متعلق قادیانی صاحب کی پیشین گوئی جھوٹی نکلنے پر وہ لوگ اس قدر آپے سے باہر ہوئے کہ قادیانی صاحب کی اس شرط اور پیشکش کو بالکل بھول گئے اور مسیح قادیان اور مرزائیوں کا مذاق اڑانے کے سوا ان کو کوئی اور چیز سوجھائی نہ دی حالانکہ مرزائیت کے حق میں مضحکہ اڑانے سے کہیں زیادہ یہ چیز پیام ہلاکت تھی کہ مسیح موعود صاحب سے عیسائی ہو جانے یا نصف جائیداد حوالے کرنے کا پرزور مطالبہ کیا جاتا۔

یہاں یہ جتلا دینا بھی ضرور ہے کہ علم فقہ اور عقائد کی رو سے جو شخص زمانہ مستقبل میں کفر کا ارادہ کرے وہ فی الفور کافر ہو جاتا ہے چنانچہ شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ **وَكَذَا لَوْ نَوىٰ اَنْ يَكْفُرَ فِي الْاِسْتِقْبَالِ كَفَرَ فِي الْحَالِ** (شرح فقہ اکبر مطبوعہ دہلی ص ۱۴۷) اور جو شخص مستقبل میں کافر ہونے کا ارادہ کرے وہ فی الفور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

پس اگر مرزا پہلے ہی سے فاقد الایمان نہ ہوتا تو کم از کم اس وقت قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہو گیا تھا جب اس نے رسالہ حجۃ الاسلام صفحہ ۷ کے الفاظ مذکور سپرد قلم کئے تھے (رئیس قادیان ج ۲ ص ۱۵۴، ۱۵۵)

﴿بحث نمبر ۹: پیشگوئیوں میں بھی نبی ﷺ کے برابر کوئی نہیں﴾

یہ بات تو ثابت ہو چکی کہ نبوت کا مدار عقل واخلاق پر ہے نہ کہ پیشین گوئیوں پر لیکن اگر پیشین گوئیوں کو ہی لیا جائے تو بھی نبی کریم ﷺ سے زیادہ پیشین گوئیاں کسی اور کی نہیں ہیں اس موضوع پر حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے مضمون پر اکتفا کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں اور انبیاء سے بڑھ کر ہیں:

اُدھر دیکھئے علم وقائع میں بھی باہم فرق ہے دنیا کے وقائع کی اگر کوئی شخص خبر دے تو پھر ورے ہی کی خبر دیتا ہے پر جو شخص وقائع آخرت کی خبر دیتا ہے وہ دُور تک کی خبر دیتا ہے اور چونکہ خبر مستقبل کا اعجاز بہ نسبت ماضی کے زیادہ ظاہر ہے کیونکہ یہاں تو کسی قسم کی اطلاع کا احتمال بھی ہے پر مستقبل میں یہ احتمال بھی نہیں ہوتا اس لئے جو شخص کثرت سے امور مستقبلہ کی خبر دے اور امور مستقبلہ بھی بہت دور دور کے بیان کرے تو اس کا اعجاز علم وقائع بہ نسبت دوسروں کے زیادہ ہوگا۔ اب دیکھئے کس کی پیشینگوئیاں زیادہ ہیں اور پھر وہ بھی کہاں کہاں تک اور کس کس قدر دور و دراز زمانہ کی باتیں ہیں۔

رہا یہ احتمال کہ آخرت تک پیشگوئیوں کا صدق اور کذب کس کو معلوم ہے؟ اس کا یہ جواب ہے کہ کوئی پیشینگوئی کیوں نہ ہو قبل وقوع سب کا یہی حال ہوتا ہے۔ اگر دو چار گھڑی پیشتر کی ہے تب تو اکثر حاضرین کو معلوم ہوگا ورنہ بیان کسی کے سامنے کی جاتی ہے اور ظہور کسی کے سامنے ہوتا ہے۔ تورات کی پیشینگوئیوں کو دیکھ لیجئے بعض بعض تو اب تک ظہور میں نہیں آئیں بہر حال پیشینگوئیاں اگلے ہی زمانے میں جا کر معجزہ ہو جاتی ہیں یعنی ان کا معجزہ ہونا اگلے زمانے میں معلوم ہوتا ہے مگر ایک دو کا صدق بھی اوروں کی تصدیق کے لئے کافی ہوتا ہے اُدھر قرائن صادقہ اور معجزات دیگر اس کی تصدیق کرتے ہیں اور اس لئے قبل ظہور موجب یقین ہو جاتے ہیں ہاں زمانہ ماضی کی باتیں بشرطیکہ وجود اطلاع خارجی مفقود ہو بے شک اسی وقت معجزہ سمجھے جائیں گے۔

بالجملہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی پیشینگوئیاں بھی اس قدر ہیں کہ کسی اور نبی کی نہیں کسی صاحب کو دعوی ہو تو مقابلہ کر کے دیکھیں جن میں سے کثرت سے صادق بھی ہو چکی ہیں مثلاً خلافت کا ہونا، حضرت عثمانؓ اور حضرت حسینؓ کا شہید ہونا اور حضرت حسنؓ کے ہاتھ پر دو گروہ اعظم کا صلح ہو جانا، ملک کسری اور ملک روم کا فتح ہونا، بیت المقدس کا فتح ہو جانا، مروانیوں اور عباسیوں کا بادشاہ ہونا، نارِ حجاز کا ظاہر ہونا، ترکوں کے ہاتھ اہل اسلام پر صدمات کا نازل ہونا

جیسا چنگیز خان کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔ اور سوا ان کے اور بہت سی باتیں ظہور میں آچکی ہیں اُدھر وقائع ماضیہ کا یہ حال کہ باوجود امی ہونے اور کسی عالم نصرانی یا یہودی کی صحبت کے نہ ہونے کے وقائع انبیاء سابق کے احوال کا بیان فرمانا ایسا روشن ہے کہ بجز متعصب ناانصاف اور کوئی انکار نہیں کرسکتا (حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ ص ۳۹، ۴۰)

نکتہ: اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے جو مراحل ذکر کئے مثلاً آدم علیہ السلام کو پیدا کرنا، فرشتوں سے سجدہ کرانا، عہد الست، پھر رحم میں اس کے احوال دنیا میں بچپن جوانی بڑھاپا، پھر موت کی کیفیات، قبر برزخ حشر اعمال نامہ میزان پل صراط حوض شفاعت جنت دوزخ ایک دوسرے سے سوالات ذبح موت اعضا سے پوچھ۔ مرزا قادیانی سمیت سارے جھوٹے نبی مل کر یہ مضامین بھی بیان نہ کرسکے۔

نکتہ: قادیانی کی سوانح سیرۃ المہدی، مجدد اعظم وغیرہ سے فہرست موضوعات پھر حدیث شریف کی کسی کتاب مثلاً مشکوۃ المصابیح یا صحاح ستہ سے کسی کتاب سے فہرست موضوعات لے کر دونوں میں موازنہ کریں واضح پتہ چل جائے گا کہ کتنے ایسے موضوعات ہیں جن کے بارے میں قادیانی کچھ نہ کہہ سکا۔ سچی بات تو یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اعمال کے جو فضائل بیان کئے جو جھوٹا نبی اس کی نقل بھی نہ لگا سکا۔

﴿سورۃ القلم سے دلیل نمبر۳﴾

﴿آخرت میں عقیدۂ ختم نبوت کی قدر﴾

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الخ (سورۃ القلم آیت نمبر۴۲، ۴۳)

ترجمہ: جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور وہ سجدہ کرنے کو بلائے جائیں گے تو کر نہ سکیں گے ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھائی ہوگی اور وہ پہلے سجدے کیلئے بلائے جاتے تھے

حالانکہ وہ صحیح سالم ہوتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

جولوگ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں وہ اس وقت سجدہ کرسکیں گے دوسرے محروم رہیں گے اور نماز ختم نبوت کی دلیل ہے تو اس وقت بھی وہی لوگ اللہ کو سجدہ کرسکیں گے جو ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مرزائی اس وقت سجدہ کی نعمت سے محروم ہوں گے۔

﴿سورۃ القلم سے دلیل نمبر۴﴾

﴿قرآن سب کے لئے نصیحت ہے﴾

ارشادفرمایا:

وَمَا هُوَ اِلَّاذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ﴿سورۃ القلم آیت نمبر۵۲﴾

ترجمہ: اور وہ سب جہان والوں کیلئے نصیحت ہی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

سب جہانوں کیلئے قرآن کو نصیحت کہا تو پھر کسی اور کتاب کی ضرورت نہ رہی۔

﴿سورۃ الحاقۃ سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الحاقۃ سے دلیل﴾

﴿قرآن سب کے لئے ہے﴾

ارشادفرمایا:

تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ ﴿سورۃ الحاقۃ آیت نمبر۴۳﴾

ترجمہ: وہ پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہ کتاب اسی ہستی کی طرف سے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔لہذا اللہ کے ہوئے کسی اور رب کی ضرورت نہیں رَبُّ الۡعَالَمِیۡن کی کتاب کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں۔

﴿سورۃ المعارج سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ المعارج سے دلیل نمبر۱﴾
﴿قیامت کی بابت ہی سوال کیوں﴾

ارشاد فرمایا:

سَأَلَ سَآئِلٌ م بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿سورۃ المعارج آیت نمبر۱﴾

ترجمہ: ایک سوال کرنے والے نے کسی عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت میں ہونے والے عذاب کے بارے میں پوچھا آنے والے نبی کے بارے میں نہ پوچھا اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کا بھی پوچھ لیتے۔

﴿سورۃ المعارج سے دلیل نمبر۲﴾
﴿نماز اور زکوۃ کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ الۡإِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا O إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا O وَإِذَا مَسَّهُ الۡخَيۡرُ

مَنُوْعًا O إِلَّا الْمُصَلِّيْنَ O الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ O وَالَّذِيْنَ فِيْ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ O لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (سورۃ المعارج آیت نمبر۱۹ تا ۲۵)

ترجمہ: بیشک انسان کم ہمت پیدا کیا گیا ہے جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو چلا اٹھتا ہے اور جب اسے مال مل جاتا ہے تو بڑا بخیل ہے مگر وہ نمازی جو اپنی نمازوں پر ہمیشہ قائم ہیں اور وہ لوگ جن کے مالوں میں حصہ متعین ہے سائل اور غیر سائل کیلئے۔

دلیل کی وضاحت:

حق معلوم سے مراد زکوۃ اور پہلے نماز کا ذکر ہے اور نماز اور زکوۃ دلیل ختم نبوت کی ہے۔

﴿سورۃ المعارج سے دلیل نمبر۳﴾

﴿نماز کی پابندی کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ O أُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ (سورۃ المعارج آیت نمبر۳۴،۳۵)

ترجمہ: اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے سو بیشک انہیں کوئی ملامت نہیں۔

دلیل کی وضاحت:

نماز کی پابندی کرنے پر آخرت کی عزتوں کا وعدہ ہے اور مقدمہ میں اس کو مبرہن کیا جاچکا ہے کہ نماز ختم نبوت کی دلیل ہے۔ تو جو شخص اس عقیدے سے محروم ہوگا وہ آخرت کی عزت نہ پاسکے گا۔

﴿سورۃ نوح سے دلیل ختم نبوت﴾

پوری سورت حضرت نوح اور ان کی قوم کے بارے میں ہے جدید نبی کیلئے سورت تو کیا

نہ کوئی آیت ہے نہ کوئی حدیث۔ نہ صحیح نہ حسن نہ ضعیف۔

﴿سورۃ الجن سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الجن سے دلیل نمبر۱﴾

﴿مساجد اللہ کے لئے ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا (سورۃ الجن آیت نمبر۱۸)

ترجمہ: اور بیشک مسجدیں اللہ کیلئے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

دلیل کی وضاحت:

مساجد اللہ کیلئے ہیں ان میں خالی سجدہ تو نہیں کیا جاتا نماز ادا کی جاتی ہے اور نماز ختم نبوت کی دلیل ہے۔ پھر ان تمام مساجد کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہے اور یہ قبلہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ الجن سے دلیل نمبر۲﴾

﴿رسول اللہ کا نافرمان دوزخ میں﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا (سورۃ الجن آیت نمبر۲۳)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ سدا رہے گا۔

دلیل کی وضاحت:

آپ کے بعد کسی نئے نبی کو ماننے سے آپ کا کامل اطاعت نہ ہو سکے گی کچھ نہ کچھ نافرمانی میں پڑ جائے گا جبکہ آپ کی نافرمانی قطعاً جائز نہیں۔اس طرح یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ الجن سے دلیل نمبر۳﴾
﴿مستقبل کے نبی کا ذکر نہیں﴾

ارشادفرمایا:

عَـالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ أَحَدًا O اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ الخ
﴿سورۃ الجن آیت نمبر۲۶ تا۲۸﴾

ترجمہ: وہ غیب جاننے والا ہے پس اپنے غیب کی باتوں پر کسی کو واقف نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسول کو پھر اس کے آگے اور پیچھے محافظ مقرر کر دیتا ہے تا کہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور اللہ نے تمام کاموں کو اپنے قبضہ میں لے رکھا ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

أَبْـلَـغُوْا رِسَالَات کہا کہ پہنچا دیا۔یہ نہ کہا کہ پہنچا دیں گے۔جس سے سمجھ آتا ہے کہ آئندہ کوئی رسول نہ آئے گا جو آنے تھے آ چکے۔(۱)

---

(۱) قادیانی نے ایک جگہ لکھا ہے۔

جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے کہ میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نبی نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں میں کہ میں نے (باقی اگلے صفحہ پر)

﴿سورۃ المزمل سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ المزمل سے دلیل نمبر۱﴾
﴿نبی ﷺ کی گذشتہ نبی سے تشبیہ﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا الخ ﴿سورۃ المزمل آیت نمبر۱۵تا۱۸﴾

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر، اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں (ایک غلطی کا ازالہ ص۴،۵ بحوالہ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص۱۵،۱۶)

قادیانی کا یہ کہنا کہ میں نے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے یہ بھی ایسے ہی جھوٹ ہے جیسے اس کا دعوی نبوت جھوٹ ہے فرق یہ ہے کہ نبوت تو اللہ نے انبیاء کرام کو عطا فرمائی لیکن علم غیب تو اللہ نے کسی کو نہ دیا۔ اور نہ بندوں کیلئے ممکن ہے کیونکہ وہ خاصہ خداوندی ہے۔

فائدہ: اس آیت کریمہ سے اس بات پر استدلال کرنا قطعاً باطل ہے کہ انبیاء کرام کو علم غیب حاصل ہے اس لئے کہ علم غیب میں دو لفظ ہیں علم اور غیب اور قرآن وحدیث میں جہاں بھی یہ دو لفظ اکٹھے آئے علم مصدر یا اس کا فعل یا مشتق اور غیب یا غیوب وہ صرف اللہ ہی کے لئے آیا ہے غیر اللہ سے اس کی نفی ہی نفی ہے اس آیت کریمہ میں عالم الغیب تو اللہ ہی کو فرمایا گیا ہے رسولوں کیلئے **اظہار علی الغیب** کا ذکر ہے۔ ہمیں کیا مجبوری ہے کہ ہم غیر اللہ کے لئے ان الفاظ کو ہی استعمال کریں جن کی اللہ نے ان سے نفی کردی ہے مومن کا کام ہے کہ جس بات کی اللہ نے نفی کردی اس کی نفی کرے اور جس کا اثبات کردیا اس کو مان لے واللہ الموفق۔

ترجمہ: ہم نے تم پر ایک رسول بھیجا تم پر گواہی دینے والا جیسا ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا پھر فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی سو ہم نے اسے سخت پکڑ سے پکڑ لیا پھر تم کس طرح بچو گے اگر تم نے انکار کیا اس دن سے جو لڑکوں کو بوڑھا کر دے گا اس دن آسمان پھٹ جائے گا اور اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

دلیل کی وضاحت:

اس کتاب کے صفحہ ۵۹۶ میں سورۃ الاحزاب کی دلیل نمبر ۸ کے تحت شاھد کا معنی اور اس سے ختم نبوت پر استدلال بھی گزر چکا ہے۔ایک اور دلیل یوں بنتی ہے کہ اس آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کو موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی کہ جیسے اُن کو بھیجا اِن کو بھیجا یہ نہ فرمایا کہ ہم اوروں کو بھی بھیجیں گے بلکہ قیامت کی آمد کا ذکر کیا کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کا بھی ذکر کرتے قادیانی اگر نبی ہوتا تو قیامت کے حالات بھی ذکر کرتا مگر یہ کاروباری نبی تھی نجومیوں کی طرح بس دنیا سے متعلقہ پیشین گوئیاں کرتا تھا۔

﴿سورۃ المزمل سے دلیل نمبر۲﴾

﴿مستقبل کے حالات میں کسی نبی کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صلی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ لا وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَأَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴿سورۃ المزمل آیت نمبر۲۰﴾

ترجمہ: اسے علم ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے اور کچھ اور لوگ بھی جو اللہ کا فضل تلاش کرتے ہوئے زمین پر سفر کریں گے اور کچھ اور لوگ ہوں گے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے پس پڑھو جو اس (قرآن) سے آسان ہو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ کو اچھی طرح یعنی

اخلاص کے ساتھ قرض دو اور جو نیکی تم اپنے واسطے آگے بھیجو گے تو اس کو اللہ کے ہاں بہتر اور بڑے اجر کی چیز پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

دلائل کی وضاحت:

آئندہ ہونے والے حالات ذکر کئے مگر یہ نہ کہا کہ آئندہ کوئی نبی یا رسول بھی آئیگا۔ یہ تو فرمایا کہ سفر کرو گے جہاد کرو گے۔ یہ نہ کہا کہ تم کو کسی اور رسول کی صحبت بھی ملے گی۔ یہ فرمایا کہ نماز قائم کرو زکوۃ دو یہ نہ فرمایا کہ کسی رسول کا بھی انتظار کرو۔ اور یہ بات گزر چکی ہے کہ نماز، زکوۃ، جہاد اور قرآن کی حفاظت ختم نبوت کے دلائل ہیں۔

﴿ سورۃ المدثر سے دلائل ختم نبوت ﴾

﴿ سورۃ المدثر سے دو دلیلیں ﴾

﴿ بے نماز اور مانع زکوۃ دوزخ میں ﴾

ارشاد فرمایا:

كُلُّ نَفْسٍ م بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌO إِلَّآ أَصْحَابَ الْيَمِيْنِ O فِيْ جَنَّاتٍ يَّتَسَآءَ لُوْنَ Oعَنِ الْمُجْرِمِيْنَ O مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ O قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ O وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ (سورۃ المدثر آیت ۳۸ تا ۴۴)

ترجمہ: ہر شخص اپنے اعمال کے سبب گروی ہے مگر دائیں جانب والے باغات میں ہوں گے پوچھیں گے مجرموں کی نسبت، کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا وہ کہیں گے ہم نمازی نہ تھے اور ہم مسکینوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔

دلیل کی وضاحت:

مجرم وہاں اقرار کریں گے کہ ہم دنیا میں نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور کھانا دینے کی ایک صورت زکوۃ کی ادائیگی ہے مطلب یہ کہ دوزخ میں جانے کا ایک سبب نماز اور زکوۃ کی عدم ادائیگی ہے اور یہ بات مبرہن ہو چکی کہ نماز اور زکوۃ دونوں عمل ختم نبوت کی دلیلیں ہیں۔ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہونے کی وجہ سے مرزائیوں کی نماز اور زکوۃ کے عنوان سے پیسہ نکالنا آخرت میں بالکل بے فائدہ ہوگا۔

﴿سورۃ القیامۃ سے ختم نبوت کے دلائل﴾

﴿سورۃ القیامۃ سے دلیل نمبر ۱﴾

﴿قرآن کی حفاظت اللہ کا ذمہ میں﴾

ارشاد فرمایا:

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ○ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْآنَهٗ ○ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿سورۃ القیامۃ آیت نمبر ۱۶ تا ۱۹﴾

ترجمہ: آپ اپنی زبان کو اس (وحی) کے ساتھ نہ ہلائیں کہ آپ اس کو جلد لے لیں۔بے شک ہمارے ذمہ ہے اس کو جمع کرنا اور اس کو پڑھا دینا پھر جب ہم اس کی قراءت کر چکیں تو اس کی قراءت کی اتباع کریں پھر بیشک اس کا کھول کر بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

جب اللہ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لے لیا۔اور قرآن میں اس کا اعلان کر دیا اس کے بعد نبی علیہ السلام نے، پھر صحابہ کرام نے بھی اس کی تفسیر کر دی اور وہ تفسیر ہمارے پاس موجود بھی ہے تو پھر کسی اور نبی کا اور کتاب کی کیا ضرورت رہ گئی؟

﴿سورۃ القیامۃ سے دلیل نمبر۲﴾

﴿نماز نہ پڑھنے پر مواخذہ﴾

ارشاد فرمایا:

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی O وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿سورۃ القیامۃ آیت نمبر۳۱ تا ۳۲﴾

ترجمہ: پھر نہ تو اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں دو کاموں کے نہ کرنے پر عتاب کا ذکر ہے ایک تصدیق نہ کرنا دوسرے نماز نہ پڑھنا۔اور تصدیق اور نماز دونوں ختم نبوت کے دلائل ہیں۔تصدیق سے کلمہ طیبہ کی تصدیق مراد ہے اور کلمہ طیبہ اور نماز کے بارے میں مقدمہ میں گزر چکا ہے کہ یہ دونوں ختم نبوت کے دلائل ہیں

﴿سورۃ الدھر سے دلیل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الدھر سے دلیل نمبر۱﴾

﴿کسی نبی کے آنے کا امکان نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ﴿سورۃ الدھر آیت نمبر۲۸﴾

ترجمہ: اور جب ہم چاہیں ان جیسے ان کے بدلے اور لا سکتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

یہ نہ کہا کہ اگر ہم چاہیں تو کسی اور نبی کو لے آئیں گے کیونکہ اور کوئی نبی تو آئے گا نہیں

۔ہاں اگر یہ لوگ نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ اوروں کو لے آئے گا۔

﴿سورۃ المرسلات سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ المرسلات سے دلیل نمبرا﴾
﴿کسی اور نبی کی آمد کا وعدہ نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ﴿سورۃ المرسلات آیت نمبر ۷﴾

ترجمہ: جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے۔

دلیل کی وضاحت:

وعدہ قیامت ہی کا تھا کسی اور نبی کے آنے کا نہ تھا شاید اسی لئے اس سورت میں بار بار قیامت کا ہی ذکر کیا بار بار فرمایا وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ (ہلاکت ہے اس دن تکذیب کرنے والوں کیلئے)

﴿سورۃ المرسلات سے دلیل نمبر۲﴾
﴿یہ امت سب امتوں کے بعد ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اَلَمۡ نُهۡلِکِ الۡاَوَّلِیۡنَ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿سورۃ المرسلات آیت نمبر ۱۶،۱۷﴾

ترجمہ: کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا پھر ہم ان کے پیچھے بعد والوں کو چلائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

امام رازیؒ نے فرمایا کہ اولین سے یہاں حضرت محمد ﷺ سے پہلے ہونے والے سب کفار مراد ہیں۔اور آخرین سے مراد اس امت کے کفار ہوئے (ھدیۃ المھدیین ص ۵۹)

﴿سورۃ المرسلات سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿امم سابقہ کو اولین سے تعبیر کیا﴾

ارشاد فرمایا:

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ج جَمَعْنَاكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿سورۃ المرسلات آیت نمبر ۳۸﴾

ترجمہ: یہ فیصلے کا دن ہے ہم تمہیں اور پہلوں کو جمع کریں گے۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ اس امت کو اولین کے مقابل بنایا فرمایا ہم تمہیں بھی جمع کریں گے اور پہلوں کو بھی۔اس تقابل سے معلوم ہوا کہ یہ امت آخری امت ہے۔ (هدية المهديين ص ٥٩)

﴿سورۃ المرسلات سے دلیل نمبر ۴﴾

﴿کافر نماز نہیں پڑھتے﴾

ارشاد فرمایا:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿سورۃ المرسلات آیت نمبر ۴۸﴾

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہ کرتے۔

دلیل کی وضاحت:

کافر نہ رکوع کرتے ہیں نہ نماز ادا کرتے ہیں اور نماز دلیل ہے ختم نبوت کی۔اس کا مطلب پھر یہ ہوا کہ کافر دوزخ میں اس لئے بھی جائیں گے کہ وہ نماز کے صورت میں ختم نبوت کی گواہی نہ دیتے تھے۔مرزائی جو نماز پڑھتے ہیں وہ عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر ہے بلکہ کلمہ شہادت

سے اپنے قادیانی کی نبوت کی گواہی مراد لیتے ہیں اس لئے ان کی نماز ان کیلئے وبالِ جان ہوگی نجات دلانے والی نہ ہوگی۔

﴿سورۃ المرسلات سے دلیل نمبر۵﴾

﴿قرآن کے بعد کوئی وحی نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿سورۃ المرسلات آیت نمبر۵۰﴾

ترجمہ: پس اس کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟

دلیل کی وضاحت:

اس کے بعد کس پر ایمان لائیں گے کوئی ہے ہی نہیں تو پھر ایمان کس پر لائیں گے کوئی اور ہوتا تو اس کا بھی ذکر ہوتا کہ اس پر ایمان لاؤ۔

﴿سورۃ النبأ سے دلیل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ النبأ سے دلیل﴾

﴿قیامت کے وقوع کا سوال﴾

ارشاد فرمایا:

عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ ﴿سورۃ النبأ آیت نمبر۱﴾

ترجمہ: کس چیز کی بابت وہ آپس میں سوال کرتے ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

بڑی خبر قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اگر کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو اس

کے بارے میں بھی سوال کرتے۔

﴿سورۃ النازعات سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ النازعات سے دلیل نمبر۱﴾

﴿قیامت ہی کا سوال کیوں؟﴾

ارشاد فرمایا:

یَسْأَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ أَیَّانَ مُرْسَاھَا﴿سورۃ النازعات آیت نمبر۴۲﴾

ترجمہ: آپ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں کہ اس کا قیام کب ہوگا؟

دلیل کی وضاحت:

یہاں بھی قیامت کے بارے میں سوال کیا اگر کسی اور نبی نے بھی آنا ہوتا تو اس کے بارے میں بھی پوچھتے۔ مسلمان تو اپنے نبی ﷺ کو آخری مانتے ہیں اور مسلمانوں کے نبی ﷺ نے خود خاتم النبیین ہونے کا دعوی فرمایا حیرت تو اس پر ہے کہ قادیانی جو ختم نبوت کا منکر تھا اس نے کبھی نہ بتایا کہ اس سے پہلے کون نبی تھا اور اس کے بعد اب کب نیا نبی ہوگا؟ اور اس کی ذریت جو مسلمانوں سے ختم نبوت کے عقیدہ پر الجھتی ہے اس نے کبھی قادیانی سے نہ پوچھا کہ نیا نبی کب آئے گا۔ قادیانی کو مرے ۱۰۰ سال ہو گئے اب تک انہوں نے بحیثیت جماعت کسی نئے نبی کو نہ مانا اگر کسی نے دعوی کیا اور قادیانیوں نے بحیثیت جماعت اس کو قبول کیا ہوتا تو مرزا کی نبوت پر اصرار نہ کرتے بلکہ اس کو اس کی کتابوں کو اس کے نام کو اس کے نام نہاد تبرکات کو اس کے بنائے ہوئے منارے کو اس کے پھر اس کی ذریت کے بنائے ہوئے بہشتی مقبرے کو ترک کر دیتے نئے نبی کے آنے پر اپنی جماعت توڑ دیتے۔ یہ سب کچھ اس لئے نہ ہوا کہ وہ قادیانی کو آخری نبی مانتے

ہیں۔ پھر اس پر الجھتے ہیں کہ نبوت جاری ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

﴿سورۃ النازعات سے دلیل نمبر۲﴾

﴿نبی کریم ﷺ قیامت تک کیلئے نبی ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشَاهَا ﴿سورۃ النازعات آیت نمبر۴۵﴾

ترجمہ: بیشک آپ تو صرف اس کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

مَـــــنْ عام ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو جو شخص قیامت سے ڈرتا ہے اس کیلئے نبی کریم ﷺ مُنْذِر ہیں لہذا قیامت تک کوئی اور نبی نہ آئے گا۔

﴿سورۃ عبس سے دلائلِ ختم نبوت﴾

﴿سورۃ عبس سے دلیل نمبر۱﴾

﴿اللہ کی طرف سے عتاب﴾

ارشاد فرمایا:

عَبَسَ وَتَوَلّٰیO اَنْ جَاءَ ہُ الْاَعْمیٰ (سورۃ عبس آیت نمبر)

ترجمہ: پیغمبر چیں بجبیں ہوئے اور منہ موڑ لیا کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا۔

شان نزول: حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ خلاصہ تفسیر میں لکھتے ہیں: ان آیات کے نزول کا قصہ یہ ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بعض رؤسائے مشرکین کو سمجھا رہے تھے بعض روایات میں ان میں سے بعض کے نام بھی آئے ہیں ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، ابی بن

خلف امیہ بن خلف، شیبہ کہ اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابی حاضر ہوئے اور کچھ پوچھا یہ قطع کلام آپ کو ناگوار ہوا اور آپ نے ان کی طرف التفات نہ کیا اور ناگواری کی وجہ سے آپ چیں بجبیں ہوئے جب اس مجلس سے اٹھ کر گھر جانے لگے تو آثار وحی کے نمودار ہوئے اور یہ آیتیں عَبَسَ وَتَوَلّٰی الخ نازل ہوئیں اس کے بعد جب وہ آپ کے پاس آتے تو آپ بڑی خاطر کرتے تھے هذه الروایات کلها فی الدر المنثور (معارف القرآن ج۸ص۶۷۰)

دلیل کی وضاحت:

یہ نبی کریم ﷺ کی سچائی کی دلیل ہے کہ آپ کو اللہ کی طرف سے جو کچھ کہا جاتا تھا آپ پہنچاتے تھے مکی زندگی میں جب کہ ہر طرف دشمن تھے اس ماحول میں بھی آپ نے ان آیات کو کسی سے چھپایا نہیں بلکہ ان کو امت تک پہنچا دیا (اگر آپ کے بعد کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو آپ ہرگز ختم نبوت کا اعلان نہ کرتے بلکہ اس کی امت کو اطلاع دیتے)۔جبکہ قادیانی کہتا کہ خدا نے مجھے کہا تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام فوت ہو گئے مگر میں نہ سمجھا اور وہی غلط عقیدہ چھاپ دیا (براہین احمدیہ ج۵ص۱۱۱) پھر دوسری جگہ حیات مسیح کے عقیدہ کو شرک لکھا اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کے بتانے کے باوجود مرزا قادیانی خود بھی سالہا سال مشرک رہا اور لوگوں کو بھی اس نے سالہا سال شرک میں ڈالے رکھا۔یہ بھی یاد رہے کہ اسلامی عقیدہ کی رو کوئی نبی کبھی شرک کا مرتکب نہیں ہوتا نہ نبوت کے بعد نہ نبوت سے پہلے (تفصیل کیلئے دیکھئے رئیس قادیان ج۲ص۱۹تا۲۴) بہرحال اتنے بڑے جرم کے باوجود قادیانی نے نہ بتایا کہ اللہ کی طرف سے اس پر کوئی عتاب بھی نازل ہوا۔وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ سراسر جھوٹا انسان تھا اگر اس کے پاس کوئی آتا تھا تو وہ شیطان تھا۔خدا تعالیٰ کا فرشتہ ہرگز نہ تھا

﴿سورۃ عبس سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قیامت کے حالات کا بیان﴾

ارشادفرمایا:

فَاِذَا جَآءَ تِ الصَّآخَّةُ ﴿سورۃ عبس آیت نمبر۳۳ تا۳۷﴾

ترجمہ: پھر جس وقت کانوں کو بہرا کرنے والا شور برپا ہوگا۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کے حالات کو اتنا کھول کھول کر بیان کیا بے شک اس کی ضرورت ہے اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کا بھی ذکر ہوتا لیکن اس کا ذکر کہیں بھی نہ کیا اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ کسی اور نبی نے آنا ہی نہیں۔

﴿سورۃ التکویر سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ التکویر سے دلیل نمبر۱﴾
﴿نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر جانے کی اجازت نہیں﴾

ارشادفرمایا:

اِنَّـهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍO ذِىْ قُـوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍO مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِيْنٍO وَمَـا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍO وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ O وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ O وَمَـا هُـوَ بِـقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيْمٍ O فَـأَيْـنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿سورۃ التکویر آیت نمبر۱۹تا۲۶﴾

ترجمہ: بیشک یہ قرآن ایک معزز رسول کا لایا ہوا ہے جو بڑا طاقتور ہے عرش کے مالک کے نزدیک بڑے رتبے والا ہے وہاں کا سردار امانتدار ہے اور تمہارا ساتھی کوئی دیوانہ نہیں ہے اور اس نے اس کو کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے اور وہ غیب کی باتوں پر بخیل نہیں ہے اور وہ کسی شیطان

مردود کا قول نہیں ہے پس تم کہاں چلے جا رہے ہو؟

دلیل کی وضاحت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد اور کہیں جانے کی ضرورت نہیں جس کو ہدایت لینی ہو قرآن سے حاصل کرے مرزائیوں سے ہم یہی کہتے ہیں فَأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ؟ تم کہاں جا رہے ہو؟

فائدہ: فرمایا کہ اللہ کے نبی محمد ﷺ غیب پر بخیل نہیں یعنی اللہ کی طرف سے آپ کو جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کو پہنچا دیتے ہیں۔ اگر آپ کو آنے والے کسی نئے نبی کا پتہ ہوتا تو آپ امت کو ضرور اطلاع دیتے۔ آپ کا اطلاع نہ دینا اس کی دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

فائدہ: اس آیت سے نبی کریم ﷺ کیلئے علم غیب کا ثبوت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں صرف غیب کا لفظ ہے علم کا نہیں۔

﴿سورۃ التکویر سے دلیل نمبر۲﴾

﴿قرآن سب کیلئے نصیحت ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ ٥ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿سورۃ التکویر آیت نمبر۲۷﴾

ترجمہ: یہ تو جہاں بھر کیلئے نصیحت ہی نصیحت ہے اُس کیلئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن ساری انسانیت کے لئے ہی نہیں عالمین کے لئے نصیحت ہے لیکن فائدہ وہی حاصل کرے گا جو استقامت کے ساتھ دین اسلام پر قائم رہے۔ بس استقامت کی ضرورت ہے کسی اور نبی کی حاجت نہیں ہے۔

﴿سورۃ الانفطار سے دلیل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الانفطار سے دلیل نمبر۱﴾

﴿قیامت ہی کے حالات کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ﴿سورۃ الانفطار آیت نمبر۱﴾

ترجمہ: جب آسمان پھٹ جائے۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کے حالات بتادیئے کسی اور نبی کے حالات نہ بتائے کیونکہ اور کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ المطففین سے دلیل ختم نبوت﴾

اس سورت میں بھی قیامت کے حالات بتادیئے کسی اور نبی کے حالات نہ بتائے کیونکہ اور کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ الانشقاق سے دلیل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الانشقاق سے دلیل نمبر۱﴾

﴿حالات بدلیں گے نبی نہ آئے گا﴾

ارشاد فرمایا:

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ O وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ O وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ O لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ O فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ O وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿سورۃ الانشقاق آیت نمبر۱۶ تا ۲۰﴾

ترجمہ: پس شام کی سرخی کی قسم ہے اور رات کی اور جو کچھ اس نے سمیٹا اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے کہ تمہیں ایک منزل سے دوسری منزل پر چڑھنا ہوگا پھر انہیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن پڑھا جائے تو سجدہ نہیں کرتے۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے معلوم ہوا کہ حالات میں تبدیلی ہوتی رہے گی لیکن حکم اسی دین پر رہنے کا ہے کوئی اور دین نہ آئے گا۔

﴿سورۃ البروج سے دلیل ختم نبوت﴾

﴿نبوت کا جھوٹا دعوی دار فتنے باز ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ (سورۃ البروج آیت نمبر ۱۰)

ترجمہ: بیشک جنہوں نے ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کو ستایا پھر توبہ نہ کی تو ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کیلئے جلانے والا عذاب ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن وحدیث میں نبی کریم ﷺ بعد کسی نئے نبی کا ذکرنہیں۔ بلکہ ختم نبوت کا اعلان ہے اس صورت میں کوئی نبوت کا دعوی کرتا تو امت میں فتنہ پیدا کرتا ہے کچھ لوگ پریشان ہوتے ہیں اور کچھ اپنا ایمان کھو بیٹھیں گے۔ ایسے فتنے باز اپنی شیطانی وحی کو برحق نہ سمجھ لیں بلکہ ایسے فتنے بازوں کیلئے قرآن کی رو سے دوزخ میں جلنے کا عذاب طے شدہ ہے۔

قادیانی کے اس کام میں دو اہم کارندے تھے ایک حکیم نوردین دوسرا مولوی احمد حسن امروہی مرزائیوں میں یہ دونوں ذی علم اور صاحب استعداد ہستیاں مانی جاتی تھیں اور یہی وہ دو شیر تھے جن کے سہارے الہامی صاحب اتنا زمانہ فضائے تعلٰی میں پرواز کرتے رہے (رئیس قادیان ج۲ص ۱۳۷) اصحاب احمد ج۶ ص۱۹ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دونوں تقریریں بھی کرتے تھے اور مرزائیوں کی ذہن سازی کرتے ان کے سوالات کو جواب دیا کرتے تھے۔ حاصل یہ کہ ان دونوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور ان کو فتنے میں ڈالنے میں بڑا کردار ادا کیا اس آیت کریمہ کی رو سے ان کیلئے بھی بڑا خطرناک عذاب ہے۔

جب مرزائی پاکستان آئے تو انہون نے اپنے شہر کا نام رکھنے کیلئے میٹنگ بلائی ان میں ایک ان کا مولوی تھا جلال الدین شمس اس نے کہا میں نام بتلاتا ہوں اس کا نام رکھو ربوہ۔ ربوہ کا معنی ہے اونچا ٹیلہ انہوں نے یہ نام اس لئے رکھا کہ اس میں دجل تھا فریب تھا اٹھارویں پارے میں ہے وَاٰوَيۡنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبۡوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيۡنٍ (المؤمنون:۵۰) حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت مریم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہجرت کی تو ہم نے ماں اور بیٹے دونوں کو اونچی جگہ پناہ دی۔ اب قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں جو ربوہ مذکور ہے وہ یہ شہر ہے افریقہ میں لوگوں کو سمجھانا مشکل ہے وہ کہتے ہیں یہ وہی مقدس شہر ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے (از دفاع ختم نبوت ص۸۴تا۸۶ بیانات سفیر ختم نبوت) اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے استاذ محترم سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ کو جنہوں نے سالہا سال محنت کر کے سرکاری طور پر اس کا نام چناب نگر رکھوایا۔ ایک شخص نے خطرناک مشورہ دے کر مسلمانوں

کو کتنے بڑے فتنے میں ڈال دیا۔ایسے لوگ اپنی ذہانت پر خوش نہ ہوں بلکہ مسلمانوں میں فتنہ ڈالنے کی وجہ سے خطرناک عذاب ترین عذاب کیلئے تیار رہیں۔

﴿سورۃ الطارق سے ختم نبوت کے دلائل﴾

﴿سورۃ الطارق سے دلیل نمبر۱﴾

﴿قرآن فیصلہ کن کلام ہے﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴿سورۃ الطارق آیت نمبر۱۳﴾

ترجمہ: بیشک قرآن قطعی بات ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن فیصلہ کن کتاب ہےاور موجود ہے اسلئے کسی اور کی ضرورت نہ ہوگی۔

﴿سورۃ الطارق سے دلیل نمبر۲﴾

﴿اللہ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًاO وَّأَكِيْدُ كَيْدًا﴿سورۃ الطارق آیت نمبر۱۵،۱۶﴾

ترجمہ: بیشک وہ تدبیر کر رہے ہیں اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں۔

دلیل کی وضاحت:

قرآن کے خلاف ان کی تدبیریں بالآخر ناکام ہیں قرآن ہمیشہ باقی رہے گا تو پھر کسی اور کتاب یا کسی نئے نبی کی کیا ضرورت رہی؟

﴿سورۃ الاعلی سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الاعلی سے دلیل نمبر۱﴾
﴿قرآن کو کوئی مٹا نہیں سکتا﴾

ارشاد فرمایا:

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰیO اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ﴿سورۃ الاعلیٰ آیت نمبر۶،۷﴾

ترجمہ: البتہ ہم آپ کو پڑھائیں گے پھر آپ نہ بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے۔

دلیل کی وضاحت:

جب یہ دین قائم رہے گا کوئی اس کو مٹا نہیں سکے گا پھر کیا وجہ ہے کہ اسکو آخری دین نہ مانا جائے۔

﴿سورۃ الاعلی سے دلیل نمبر۲﴾
﴿قرآن میں مستقبل کی وحی کا ذکر نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿سورۃ الاعلیٰ آیت نمبر۱۸﴾

ترجمہ: بیشک یہی پہلے صحیفوں میں ہے۔

دلیل کی وضاحت:

یہاں پہلوں کے صحف کا ذکر کیا بعد میں کسی پر وحی آنی ہوتی تو اس کا بھی ذکر کیا جاتا یہ فرمایا کہ یہ مضامین پہلی کتابوں میں ہیں۔ مگر یہ تو کہا کہ آئندہ کتابوں میں بھی ہوں گے۔

سوال: قادیانی نے اس آیت سے اپنے نبی بلکہ تشریعی نبی ہونے پر استدلال کیا ہے وہ کہتا ہے۔ قادیانی کہتا ہے: اس کے بعد یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ

سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قُل لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكَى لَهُمْ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی (۱) اور اس پر تیئیس (۲۳) برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُوْلٰى صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ (اربعین نمبر ۴ درروحانی خزائن ص ۴۳۵، ۴۳۶ ج ۱۷ بحوالہ رد قادنیت کے زریں اصول ص ۱۸۲)

الجواب: قرآن پاک کے کچھ مضامین پہلی کتابوں میں تھے مگر ان کے الفاظ بالکل مختلف تھے۔ جس نے موجودہ تورات کو پڑھا ہو وہ جانتا ہے کہ قرآن کریم نے بہت سے واقعات بیان کئے جو تورات میں نہیں ہیں مثلاً قوم عاد قوم ثمود کے واقعات اور جو واقعات قرآن میں بھی ہیں اور تورات میں بھی ان میں بہت فرق پایا جاتا ہے یوسف علیہ السلام کے جیل میں جانے کو ذکر تو ہے مگر آپ نے قیدیوں کو جو توحید کی دعوت دی اس کا کوئی ذکر نہیں۔

قادیانی جس طرح نبی بنتا ہے اس طرح تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ فلاں سورت مجھ پر نازل ہوئی۔ رہا قادیانی کا کہنا کہ اگر میں جھوٹا ہوتا تو اتنا عرصہ مجھ پر عذاب کیوں نہ آیا تو اس سے پہلے بھی بہت سے ایسے شیطان گزرے ہیں اکبر بادشاہ کو دیکھو کتنا عرصہ حکومت کر گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اعلان ختم نبوت کے بعد کوئی شخص دعوی نبوت کے بعد جتنے مرضی نشانات دکھاتا پھرے وہ کذاب ہی ہے۔ اس کو جو مہلت ملے وہ صدق کی نشانی نہیں وہ استدراج ہے۔ اس آیت کریمہ کی رو سے اس کا استدلال اس لئے بھی باطل ہے کہ قرآن نے یہ کہا کہ یہ مضامین پہلی کتابوں میں یہ تو نہیں کہا کہ آئندہ براہین احمدیہ میں بھی ہوں گے۔

﴿سورة الغاشية سے دلیل ختم نبوت﴾

﴿قیامت کے حالات کا ذکر﴾

ارشادفرمایا:

هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴿سورة الغاشية آیت نمبر ۱﴾

ترجمہ: کیا آپ کے پاس سب پر چھا جانے والی (قیامت) کا حال نہیں پہنچا؟

دلیل کی وضاحت:

قیامت کے حالات بتا دیئے مستقبل کے کسی نبی کے حالات نہ بتائے، یہ تو کہہ دیا کہ کیا تمہارے پاس قیامت کی خبر آئی یہ نہ کہا کیا تمہارے پاس نئے نبی کی خبر آئی؟ کیونکہ مستقبل میں کوئی نبی ہوگا ہی نہیں۔ ہاں ماضی میں انبیاء ہوئے اوران کی خبریں جا بجا ذکر کی ہیں۔

﴿سورة الفجر سے دلیل ختم نبوت﴾

﴿قیامت کے تفصیلی حالات کا ذکر﴾

ارشادفرمایا:

كَلَّا اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿سورة الفجر آیت نمبر ۲۱﴾

ترجمہ: خبردار جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کردی جائیگی۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کے حالات بتا دیئے آنے والے نبی کے حالات نہ بتائے کیونکہ مستقبل میں

کوئی نیا نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ البلد سے دلیل ختم نبوت﴾

ارشاد فرمایا:

لَآ أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ O وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ (سورۃ البلد آیت نمبر۱،۲)

ترجمہ: اس شہر کی قسم ہے اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

نبی کریم ﷺ کے شہر مکہ مکرمہ کی قسم کھائی اور اس شہر کی عظمت اس زمانے میں خانہ کعبہ کی وجہ سے پورے عرب میں مسلم تھی اور ہم ثابت کر چکے ہیں کہ خانہ کعبہ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے۔

﴿سورۃ الشمس سے دلیل ختم نبوت﴾

اس سورۃ میں قیامت کے حالات بتا دیئے آنے والے نبی کے حالات نہ بتائے کیونکہ مستقبل میں کوئی نیا نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ اللیل سے دلیل ختم نبوت﴾

﴿کسی نئے نبی کی خبر نہ دی﴾

ارشادفرمایا:

فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿سورۃ اللیل آیت نمبر۱۴﴾

ترجمہ: پس میں نے تمہیں بڑھکتی ہوئی آگ سے ڈرادیا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

قیامت کے حالات بتادیئے آنے والے نبی کے حالات نہ بتائے کیونکہ مستقبل میں کوئی نیا نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ الضحی سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الضحی سے دلیل نمبر۱﴾

﴿آنے والے حالات آپ کے لئے بہتر ہیں﴾

ارشادفرمایا:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿سورۃ الضحی آیت نمبر۴﴾

ترجمہ: اورالبتہ آخرت آپ کیلئے دنیا سے بہتر ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اس سے معلوم ہوا کہ آئندہ آنے والے حالات آپ کے لئے ترقی والے ہیں اگر آپ کے بعد کوئی نیا نبی ماناجائے تو آپ کی ترقی کا اختتام ماننا پڑے گا۔معلوم ہوا آپ آخری نبی ہیں۔

﴿سورۃ الضحی سے دلیل نمبر۲﴾

﴿اللہ آپ کو خوش رکھے گا﴾

ارشادفرمایا:

وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی﴿سورۃ الضحی آیت نمبر۵﴾

ترجمہ: اور آپ کا رب آپ کو (اتنا) دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

دلیل کی وضاحت:

اگر بعد میں کسی اور کو نبوت ملنا ہوتی تو تشویش ہوتی جبکہ اللہ کا وعدہ آپ کو خوش کرنے کا ہے اس سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ کے بعد میں کسی اور نبی نے نہیں آنا۔

﴿سورۃ الضحی سے دلیل نمبر۲﴾

﴿اللہ کی نعمت کو بیان کر دیں﴾

ارشاد فرمایا:

وَأَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ﴿سورۃ الضحی آیت نمبر۱۱﴾

ترجمہ: اور ہر حال میں اپنے رب کے احسان کا ذکر کیا کرو۔

دلیل کی وضاحت:

آپ نے اللہ کی نعمتوں کو بیان کیا فرمایا میں بنی آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔
آپ نے ختم نبوت کو بھی اللہ کی نعمتوں میں ذکر کیا آپ نے فرمایا: " **فُضِّلۡتُ عَلَی الۡاَنۡبِیَاءِ بِسِتٍّ أُعۡطِیۡتُ جَوَامِعَ الۡکَلِمِ وَنُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ وَأُحِلَّتۡ لِیَ الۡغَنَائِمُ وَجُعِلَتۡ لِیَ الۡاَرۡضُ مَسۡجِدًا وَطَهُوۡرًا وَأُرۡسِلۡتُ اِلَی الۡخَلۡقِ کَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوۡنَ** "۔

ترجمہ: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی مجھے جامع کلمات دیئے گئے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی میرے لئے غنیمت کے مال کو حلال کیا گیا میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دیا گیا مجھے ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور میرے ساتھ انبیاء کو ختم کر دیا گیا۔
(مسلم طبع ہند ج۱ ص۱۹۹ مسلم تحقیق محمد فؤاد عبد الباقی ج۱ ص۳۷۱ حدیث ۵۲۳، مشکوۃ ج۳ ص۱۶۰۰، ۱۶۰۱)

﴿سورۃ الم نشرح سے دلائل ختم نبوت﴾

﴿سورۃ الم نشرح سے دلیل نمبر۱﴾
﴿اللہ نے آپ کو شرح صدر عطا کر دیا﴾

ارشاد فرمایا:

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴿سورۃ الم نشرح آیت نمبر۱﴾

ترجمہ: کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا۔

دلیل کی وضاحت:

آنے والے حالات جیسے بھی ہوں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو شرح صدر عطا فرمایا ہے اس لئے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔ آپ نے آنے والے تمام فتنوں سے بچنے کی تعلیمات عطا فرمادیں اور بڑے بڑے فتنوں کی نشاندہی فرمادی۔ اس لئے کسی اور کی ضرورت نہیں۔ دیکھئے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لئے شرح صدر کی، اور اپنے بھائی کے لئے نبوت کی دعا کی جبکہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرمایا أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کہ آپ سے ختم نبوت کا اعلان کروایا۔

﴿سورۃ الم نشرح سے دلیل نمبر۲﴾
﴿اللہ نے بار نبوت کو آسان کر دیا﴾

ارشاد فرمایا:

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ﴿سورۃ الم نشرح آیت نمبر۲﴾

ترجمہ: اور کیا آپ سے آپ کا بوجھ نہیں اتا دیا۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ نے آپ سے بوجھ اتار دیا ہے بار نبوت کے لئے آپ کو آسانی کر دی آپ ایک ایسی امت تیار کر گئے جو قیامت تک اس مشن کو چلاتی رہے گی اس لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

﴿سورۃ الم نشرح سے دلیل نمبر ۳﴾

﴿آپ کے ذکر کو بلند کر دیا﴾

ارشاد فرمایا:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ﴿سورۃ الم نشرح آیت نمبر ۴﴾

دلیل کی وضاحت: اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو اس کا ذکر بلند ہوتا اذان میں اس کا نام آتا جبکہ وعدہ تو آپ کے ذکر کو بلند کرنے کا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ اذان میں تو آپ ہی کا نام رہے گا تو پھر آپ کے بعد کسی اور کو نبی بنانے سے کیا حاصل؟۔ تشھد میں بھی آپ ہی کا نام ہے مرزا قادیانی کے لئے مرزائی شاید ایک بھی درود نہ بنا سکے جبکہ نبی کریم ﷺ کے درود پاک کے اتنے انداز ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے ویسے بھی اذان میں مسیلمہ کذاب یا اسود عنسی یا مرزا غلام احمد قادیانی کا نام تو ایسا بے ڈھنگا جملہ بنے گا جس کے روکھا ہونے کی وجہ سے اس کو نہ کوئی زبان پر لائے اور نہ کوئی اس کو فصیح جملہ قرار دے گا تاریخ طبری ج ۳ ص ۲۸۳ میں ہے کہ مسیلمہ کذاب بھی یہی اذان دلواتا تھا اور اس کے مؤذن کا نام عبداللہ بن نواحہ تھا۔

نقل کفر کفر نہ باشد اذان کی مثل ان لوگوں کے نام کیساتھ جملے یوں بنتے ہیں أَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ أَشْهَدُ أَنَّ أَسْوَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ غُلَامَ أَحْمَدَ الْقَادِيَانِيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ شاید ان جملوں کے ثقیل اور متنافر ہونے کی وجہ سے خود مرزائیوں نے جان بوجھ کر ان کو اختیار نہیں کیا۔

مرزائیو! جب تم اپنی اذان و اقامت نہ لا سکے نماز اور درود نہ لا سکے تو نبی کریم ﷺ کے بعد اس ظالم کو نبی اور رسول مانتے ہوئے تم کو شرم نہ آئی۔ پھر مسلمان اذان کے جواب میں کہتے ہیں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اور اذان کے بعد درود شریف پڑھتے ہیں دعاء وسیلہ پڑھتے ہیں اقامت اور اس کے جواب میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہتے ہیں قادیانیو! تم ان موقعوں پر کیا کہتے ہو اسلام کے سامنے کوئی نمونہ نہ تھا اذان اقامت اور ان کے جواب اور دعائیں سب اسلام کی اپنی چیزیں ہیں تمہارے سامنے سارا نمونہ تھا تم پھر اس کی نقل بھی نہ اتار سکے اور ان شاء اللہ اتار بھی نہ سکو گے اللہ کا وعدہ سچا ہے جو اس کے نبی کا ذکر بلند رہے گا اور مخالفین کا ذکر دب جائے گا۔

فائدہ: علماء کے اقوال کا موجود رہنا باوجود آپس کے اختلاف کے اس رفع ذکر کے آثار میں ہے۔ اختلاف تو ہر طبقے میں ہوتا ہے مگر کرنے والوں کی طرح ان کے اقوال بھی مٹ جاتے ہیں سکولوں کی کتابیں دیکھیں چند سال کے بعد کوئی نسخہ نظر نہیں آتا جبکہ علماء ربانیین کی کتابیں آگے سے آگے چلتی ہی رہتی ہیں۔ تو جیسے اللہ نے آنحضرت ﷺ کے ذکر کو بلند کیا ان سے محبت کرنے والوں کے ذکر کو بھی بلند کر دیا۔

فائدہ: امت میں سلف صالحین کے زمانہ میں جو اختلاف ہوا اس کی وجہ سے بہت سے مسائل کی تحقیق ہوگئی نیز اس کی وجہ سے روایات کی حفاظت ہوگئی۔ وہ اس لئے کہ صحابہ کرام کے دور میں دینی تعلیم آج کی طرح بطور نصاب کے نہ تھی کہ امتحان سے قبل اتنی احادیث ضرور ہوں بلکہ یا کسی اختلاف کی وجہ سے یا کسی سوال کے جواب میں یا کسی اور ضرورت کے تحت یہ احادیث بیان ہوئی ہیں جیسے مانعین زکوۃ کے بارے میں اختلاف ہوا تو حضرت عمرؓ نے حدیث بیان کی پھر حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کو سمجھایا (مسلم ج ۱ ص ۵۱، ۵۲ طبع بیروت) حضرت خضر کے واقعہ میں موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف ہوا تو حضرت ابن عباسؓ نے حدیث بیان کر دی (بخاری ج ۲ ص ۶۸۷) تقدیر کا انکار ہوا تو ابن عمرؓ نے حدیث بیان کی (مشکوۃ ص ۲۳ عن نافع عن ابن

عمر) ایک اور موقعہ پر کسی نے تقدیر کی بابت سوال کیا تو حضرت ابن عمر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی حدیث جبریل روایت کردی (مسلم ج۱ص۳۶،۳۷طبع بیروت) کبھی صحابی سے درخواست کی گئی کہ حدیث سناؤ تو حدیث بیان کردی (مشکوۃ ص۲۳عن ابن الدیلمی) کسی صحابی کے کام پر حیرانگی کی گئی یا اعتراض کیا گیا تو حدیث بیان کردی (مشکوۃ عن کبشۃ بنت کعب ص۵۱) حضرت انس کو زکوۃ کی وصولی کیلئے بھیجا تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوۃ کے نصاب کی احادیث لکھوا کردیں (مشکوۃ ص۱۵۸) بہر حال اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ایسے حالات تکوینی طور پر پیدا کردیئے جن کی وجہ سے یہ دین محفوظ ہوگیا ان میں ایک اہم سبب کسی مسئلہ یا عقیدہ میں اچھا یا برا اختلاف بھی تھا۔

﴿سورۃ الم نشرح سے دلیل نمبر۴﴾
﴿حالات بدلیں گے دین ختم نہ ہوگا﴾

ارشاد فرمایا:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاO اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿سورۃ الم نشرح آیت نمبر۸،۹﴾

ترجمہ: پس بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے

دلیل کی وضاحت:

یہ تو بتا دیا کہ حالات بدلتے رہیں گے پریشانیاں آئیں گی مگر ان کے بعد اللہ آسانی کردے گا تمہارا کام دین پر قائم رہنا ہے کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو امت کو اس کی اطلاع کردی جاتی

﴿سورۃ التین سے دلیل ختم نبوت﴾

﴿ آنے والے نبی کے شہر کا کہیں ذکر نہیں ﴾

ارشادفرمایا:

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ O وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ O وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ (سورۃ التین آیت نمبر ۱ تا ۳)

ترجمہ: انجیر اور زیتون کی قسم ہے اور طور سینا کی اور اس شہر مکہ کی جو امن والا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

مقصد انجیر اور زیتون کی قسم نہیں بلکہ عیسی علیہ السلام کی جائے پیدائش بیت المقدس کی قسم مراد ہے جس کے قریب یہ درخت بکثرت ہوتے تھے طور سینا وہ پہاڑ ہے جہاں حضرت موسی علیہ السلام کو اللہ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا تھا اور بلد امین سے مکہ مراد ہے تو اس طرح یہاں تین مشہور شریعتوں کے انبیاء کے شہروں کا ذکر ہے موسی علیہ السلام عیسی علیہ السلام اور محمد رسول اللہ ﷺ۔ (ماخوذ از تفسیر عثمانی ص ۷۹۶) کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کے شہر کا بھی ذکر یا تعارف چاہئے تھا۔ کسی نئے نبی کے شہر کے ذکر کا نہ ہونا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ قادیانی کا صریح جھوٹ ہے کہ قرآن پاک میں قادیان کا نام ہے۔ (ازالۃ الاوہام ص ۳۴ برحاشیہ در روحانی خزائن ص ۱۴۰ ج ۳ برحاشیہ بحوالہ ردقادیانیت کے زریں اصول ص ۲۱۹)

﴿ سورۃ العلق سے دلیل ختم نبوت ﴾

﴿ نبی جدید غیر مذکور ﴾

ارشادفرمایا:

فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗO سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿سورۃ العلق آیت نمبر ۱۷، ۱۸﴾

ترجمہ: پس وہ اپنے مجلس والوں کو بلالے ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلالیں گے۔

شان نزول: ابوجہل نے نبی کریم ﷺ کو خانہ کعبہ کے پاس نماز ادا کرنے سے روکا آپ نے اس کو جھڑکا تو ابوجہل نے آپ دھمکی دی کہ اگر آپ آئندہ نماز پڑھیں گے سجدہ کریں گے تو معاذ اللہ آپ کی گردن کو پاؤں سے کچل دے گا اس کے جواب میں کچھ آیات اتریں جن میں یہ آیات بھی ہیں۔(از معارف القرآن ج۸ ص۷۸۹)

دلیل کی وضاحت:

یہ تو کہہ دیا کہ ہم دوزخ کے فرشتوں کو ابوجہل کے مقابلہ میں بلائیں گے یہ نہ کہا کہ کسی اور نبی کو اپنے اس نبی کی مدد کیلئے بھیجیں گے۔

﴿سورۃ القدر سے ختم نبوت﴾

﴿قرآن کا نزول لیلۃ القدر کو ہوا﴾

ارشاد فرمایا:

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ﴿سورۃ القدر آیت نمبر۱﴾

ترجمہ: بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اگر قرآن کے بعد کوئی اور کتاب آتی تو قرآن کی عزت وقدر میں کمی آجاتی الغرض اس آیت سے بھی آپ کا خاتم النبیین ہونا ثابت ہوا۔

﴿سورۃ البینۃ سے ختم نبوت﴾

﴿نبی ﷺ نے اللہ کے حکموں کو کھول کر بیان کر دیا﴾

ارشاد فرمایا:

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُO رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً﴿سورۃ البینۃ آیت نمبر ۱،۲﴾

ترجمہ: اہل کتاب میں سے کافر اور مشرک لوگ باز آنے والے نہیں تھے یہاں تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل آئے یعنی اللہ کی طرف سے ایک رسول آئے جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائیں۔

دلیل کی وضاحت:

بینۃ کا مطلب ہے کھول دینے والا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو بینۃ کہا جب آپ نے ہر بات کو کھول دیا تو پھر کسی اور کی ضرورت نہ رہی معلوم ہوا کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

﴿سورۃ البینۃ سے دلیل نمبر ۲﴾

﴿صراط مستقیم دین اسلام ہے﴾

ارشاد فرمایا:

وَمَآ أُمِرُوْآ اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴿سورۃ البینۃ آیت نمبر ۵﴾

ترجمہ: اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت کریں ایک رخ ہو کر خالص اسی کی اطاعت کی نیت سے اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی محکم دین ہے۔

دلیل کی وضاحت:

جب یہ دین صراط مستقیم والا دین ہے تو پھر کسی اور دین کی کیا ضرورت ہے؟

☆ ان آیات میں نماز اور زکوۃ کا حکم بھی ہے اور یہ دونوں دلائل ختم نبوت ہیں۔

﴿سورۃ الزلزال اور ختم نبوت﴾

﴿قیامت ہی کے حالات کا ذکر کیوں﴾

ارشاد فرمایا:

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا﴿سورۃ الزلزال آیت نمبر۱﴾

ترجمہ: جب زمین بڑے زور سے ہلا دی جائے گی۔

دلیل کی وضاحت:

آخرت کے حالات بتا دیئے گذشتہ انبیاء کے حالات تو بتائے مگر آنے والے کسی ن بی کے حالات نہ یہاں بتائے نہ قرآن وحدیث میں کسی اور جگہ بتائے۔

﴿سورۃ العادیات اور ختم نبوت﴾

﴿قیامت کے حالات بتائے نئے نبی کے نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

أَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ﴿سورۃ العادیات آیت نمبر۹﴾

ترجمہ: پس کیا وہ نہیں جانتا جب اکھاڑا جائے گا جو کچھ قبروں میں ہے۔

دلیل کی وضاحت:

آخرت کے حالات بتا دیئے آنے والے نئے نبی کے حالات نہ بتائے کیونکہ مستقبل میں نیا کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ القارعۃ اور ختم نبوت﴾

﴿قیامت کے حالات بتا دیئے نئے نبی کے نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ O وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿سورۃ القارعۃ آیت نمبر۴،۵﴾

ترجمہ: جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ رنگی ہوئی دھنی ہوئی اون کی طرح ہوں گے۔

دلیل کی وضاحت:

آخرت کے حالات بتادیئے نئے نبی کے حالات نہ بتائے کیونکہ نیا کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ التکاثر اور ختم نبوت﴾

﴿قیامت کے حالات بتائے نئے نبی کے نہیں﴾

ارشاد فرمایا:

ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿سورۃ التکاثر آیت نمبر۸﴾

ترجمہ: پھر اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

دلیل کی وضاحت:

آخرت کے حالات بتادیئے نبی جدید کے حالات نہ بتائے کیونکہ نیا کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورۃ العصر اور ختم نبوت﴾

﴿خسارے سے بچنے کے لئے عقیدہ ختم نبوت ضروری﴾

ارشادفرمایا:

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ ﴿سورۃ العصر آیت نمبر۲،۳﴾

ترجمہ: زمانے کی قسم بیشک انسان گھاٹے میں ہے مگر جولوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور حق پر قائم رہنے کی اور صبر کرنے کی آپس میں وصیت کرتے رہے۔

دلیل کی وضاحت:

خسارے سے بچنے کیلئے سب سے پہلے ایمان کی شرط لگائی دوسری جگہ صحابہ جیسے ایمان کوضروری بتایا فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا (البقرۃ:۱۳۷)اورصحابہ کرامؓ نے نبی ﷺ کے بعد خود کو ذمہ دار جان کر دین کیلئے تن من کی بازی لگا دی کسی اور نبی کا انتظار نہ کیا یہاں ایمان سے ویسا ایمان ہی مراد ہے اس لئے یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃُ الھُمَزَۃِ اور ختم نبوت﴾

﴿قیامت کے حالات کا ذکر﴾

ارشادفرمایا:

وَمَآ أَدْرَاکَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿سورۃ الھمزۃ آیت نمبر۵،۶﴾

ترجمہ: اور آپ کو کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔

دلیل کی وضاحت:

آخرت کے حالات بتادیئے مستقبل کے نبی کے حالات نہ بتائے کیونکہ مستقبل میں کوئی نبی ہے ہی نہیں۔

﴿سورة الفیل اور ختم نبوت﴾

﴿نبی آخرالزمان کے پسندیدہ قبلہ کی حفاظت کا ذکر﴾

ارشادفرمایا:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ﴿سورۃ الفیل آیت نمبر۱﴾

ترجمہ: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا برتاؤ کیا۔

دلیل کی وضاحت:

گذشتہ زمانے کا واقعہ بتایا مگر آئندہ آنے والے نبی کا واقعہ نہ بتایا اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کا ذکر بھی ہوتا۔ آنے والے کسی نبی کے حالات کو بیان نہ کرنا اور سابقہ واقعہ کا بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ نیز موجود نبی کے قبلہ کی حفاظت کا ذکر کیا آئندہ آنے والے کسی نبی کے قبلہ کا یا اس کی حفاظت کا ذکر نہ کیا یہ اس کی دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔

﴿سورة قریش اور ختم نبوت﴾

﴿جس کا کھایئے اس کا گایئے﴾

ارشادفرمایا:

لِاِیْلَافِ قُرَیْشٍ الخ﴿سورۃ قریش آیت نمبر۱تا۴﴾

ترجمہ: اس لئے کہ قریش کو مانوس کردیا اور ان کو سردی اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے باعث ان کو اس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیئے جس نے ان کو بھوک میں کھلایا اور ان کو خوف

سے امن دیا۔

دلیل کی وضاحت:

قریش کو پہلے بھی اللہ ہی رزق دیتا تھا اب بھی وہی دیتا ہے اس لئے اب بھی ان کو اللہ کی عبادت کرنی ہوگی پھر عبادت اسی طرح کرنی ہوگی جس طرح نبی کریم ﷺ نے بتائی ارشاد نبوی ہے اَلنَّاسُ تُبَعٌ لِقُرَيْشٌ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ (الجامع الصغیر ج۲ ص۶۷۹) کہ لوگ خیر اور شر میں قریش کے تابع ہیں اس لئے مسلمانانِ قریش کی طرح سب انسانوں کو نبی ﷺ پر ایمان لانا اور آپ کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ اس کی بنیاد عقیدہ ختم نبوت ہے۔ علاوہ ازیں اس میں بیت اللہ کا ذکر ہے اور خانہ کعبہ خاتم النبیین کا پسندیدہ قبلہ ہے۔

نکتہ: ارشاد فرمایا فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ اس میں دیانند سرسوتی کا رد ہے جو کہتا تھا کہ مسلمان معاذ اللہ خانہ کعبہ کی عبادت کرتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ رخ بیت اللہ کی طرف ہوتا ہے اور عبادت رب البیت کی ہوتی ہے۔

﴿سورۃ الماعون اور ختم نبوت﴾

﴿نماز میں سستی کرنے والے برباد ہیں﴾

ارشاد فرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿سورۃ الماعون آیت نمبر ۴،۵﴾

ترجمہ: پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔

دلیل کی وضاحت:

جو شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے وہ مسلمانوں کی مسجدوں سے یا تو خود ہی دور رہتا ہے اور یا اس کو مسلمان اپنی مسجدوں میں نہیں آنے دیتے۔ اس طرح نماز باجماعت سے محروم ہونے کی وجہ سے اس سے نمازوں میں غفلت ہوگی اور وہ اس دھمکی کا حقدار بنے گا اس لئے جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ اس آیت کریمہ میں دی گئی دھمکی سے بچا رہے وہ مرزائیوں سے کلی اجتناب کرے تاکہ مسلمانوں کو اس کے بارے میں کوئی شک واقع نہ ہو کیونکہ اگر اس کے بارے میں شک ہو گیا تو مسلمان اس کے برے عمل کی وجہ سے اس کو اپنی مسجدوں سے روک دیں گے۔

﴿سورۃ الکوثر اور ختم نبوت﴾

﴿آپ کو خیرِ کثیر دی گئی﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿سورۃ الکوثر آیت نمبر ۱﴾

ترجمہ: بیشک ہم نے آپ کو کوثر دی

دلیل کی وضاحت:

جس طرح کوثر نبی کریم ﷺ کے حوض کا نام ہے ایسے ہی کوثر کے معنی خیر کثیر کے بھی ہیں (الخازن مع البغوی ج ۷ ص ۳۰۱) اس سورت میں بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمادی جب اللہ نے آپ کو خیر کثیر یعنی نہ ختم ہونے والی خیر عطا فرما دی تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہ گئی بلاشک آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

پھر اس کتاب کے صفحہ ۵۴۱ میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کے حوالے سے گزرا کہ حوض دوسرے انبیاء کو بھی ملیں گے مگر نبی ﷺ کا حوض ام الحیاض ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی

ﷺ نبی الانبیاء ہیں سب سے افضل ہیں اور جو نبی سب سے افضل وہ سب سے آخر۔

﴿سورۃ الکوثر سے دلیل نمبر۲﴾

﴿آپ کو نماز کا حکم﴾

ارشاد فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴿سورۃ الکوثر آیت نمبر۲﴾

ترجمہ: پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں نماز کا حکم دیا گیا اور مقدمہ میں ثابت کیا جا چکا ہے کہ نماز ختم نبوت کی دلیل ہے

﴿سورۃ الکوثر سے دلیل نمبر۳﴾

﴿آپ کا دشمن بے نام ونشان ہے﴾

ارشاد فرمایا:

إِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴿سورۃ الکوثر آیت نمبر۳﴾

ترجمہ: آپ کا دشمن بے نام ونشان ہے۔

دلیل کی وضاحت:

اللہ نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمادی آپ کے دین کو ہمیشہ کیلئے قائم رکھا اب جو کوئی نبوت کا دعویدار کھڑا ہوگا وہ آپ کے زندہ دین کیلئے رکاوٹ بنے گا جس کی وجہ سے وہ آپ کا دشمن ہوگا اور اللہ نے بتادیا کہ آپ کا دشمن بے نام ونشان ہے۔اس لئے ایسے مدعی نبوت کو اللہ تعالیٰ عزت نہ دے گا۔اور نہ ہی وہ آخرت میں کامیاب ہوگا

﴿سورۃ الکافرون اور ختم نبوت﴾

﴿آپ کے دین کے علاوہ کافروں کا دین ہے﴾

ارشاد فرمایا:

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ﴿سورۃ الکافرون آیت نمبر ٦﴾

ترجمہ: تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین

دلیل کی وضاحت:

قیامت تک کیلئے دو راستے بتا دیئے ایک نبی علیہ السلام کا راستہ دوسرا کافروں کا راستہ اور دونوں راستے موجود ہیں۔ اب اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آئے تو اگر وہ آپ ﷺ کا ہی راستہ اختیار کرے تو دعوی نبوت کی کیا ضرورت ہے۔ معلوم ہوا کہ دعویٰ نبوت کے بعد اپنی طرف دعوت دینے والا شخص آپ ﷺ کا راستہ اختیار نہ کر سکے گا۔ یقیناً وہ دوسرا راستہ اختیار کرے گا اور اس سورت کی رو سے کافر بنے گا۔ جب ایسا مدعی نبوت کافر ہوگا تو اس کے پیروکار بھی کافر ہی ہوں گے کیونکہ انہوں نے بھی نبی ﷺ کے راستہ کو چھوڑ دیا ہے۔

﴿سورۃ النصر اور ختم نبوت﴾

﴿کعبہ مشرفہ کے شہر کا ذکر﴾

ارشاد فرمایا:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ (سورۃ النصر آیت نمبر ١)

ترجمہ: جب اللہ کی مدد اور فتح آ چکی۔

دلیل کی وضاحت:

اس میں فتح مکہ کا ذکر ہے اور مکہ میں کعبہ مشرفہ ہے جو خاتم النبیین کا پسندیدہ قبلہ ہے اور یہ بات مقدمہ میں پھر سورۃ البقرۃ میں مفصل گزر چکی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا خود ختم نبوت کی دلیل ہے۔

﴿سورۃ اللھب اور ختم نبوت﴾

ارشادفرمایا:

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (سورۃ اللھب آیت نمبر۱)

ترجمہ: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔

دلیل کی وضاحت:

آپ کے دشمن کی بربادی کا ذکر ہے آنے والے نبی کے دشمن کی بربادی کا کہیں ذکر نہیں کیونکہ مستقبل میں کسی کو نبوت ملے گی ہی نہیں۔

﴿سورۃ الاخلاص اور ختم نبوت﴾

﴿نبی ﷺ کی دعوت محفوظ ہے﴾

ارشادفرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أُحَدٌ O اللّٰهُ الصَّمَدُ O لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ O وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ﴿سورۃ الاخلاص آیت نمبر۱،۲﴾

ترجمہ: کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کے برابر کا کوئی نہیں ہے۔

انبیاء کا مقصد اللہ کی بندگی کی طرف دعوت دینا ہے انبیاء کرام کہا کرتے تھے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِیْعُوْنِ (الشعراء :۱۴۰)''اللہ سے ڈرو اور میری طاعت کرو''۔ایک جگہ فرمایا وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْهِمْ أَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنَا فَاعْبُدُوْنِ(الانبیاء:۲۵)

”اور ہم نے آپ سے پہلے ایسا کوئی رسول نہیں بھیجا جس کی طرف یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو“۔

اس کا اعلان نبی ﷺ سے اس سورت میں بھی کروایا گیا۔ اور وہ اعلان موجود ہے بلکہ جن الفاظ سے اس کا حکم دیا گیا وہ الفاظ تک محفوظ ہیں تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت رہی؟ کیا توراۃ انجیل یا کسی اور کتاب میں اس سے بہتر انداز میں توحید کا بیان ہوا؟ کیا کوئی شخص اس سے بہتر انداز میں توحید کو بیان کر سکے گا؟۔

شرک کی اصل حقیقت:

یاد رہے کہ مشرکین دراصل اللہ تعالیٰ کی صفت صمدیت میں غیروں کو شریک کرتے ہیں ارشاد باری ہے ”اَللّٰهُ الصَّمَدُ“ ”اللہ بے نیاز ہے“ اور یہ سورت اخلاص کی مرکزی آیت ہے اللہ نے انسان کو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا اللہ تعالیٰ خود بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں وہ بس چاہتا ہے کہ انسان اس کے سامنے عاجزی کرے اس کو منانے کیلئے گڑگڑائے اللہ کے سوا سب محتاج ہیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر کے سفر میں جو صحابہ کرامؓ سواری میں شریک تھے انہوں نے درخواست کی کہ ہم آپ کی باری پہ چل لیتے ہیں آپ نے فرمایا تھا مَا أَنْتُمَا بِأَقْوىٰ مِنِّيْ وَمَا أَنَا بِأَغْنىٰ عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا (مشکوۃ ص ۳۳۹) ترجمہ: ”تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے مستغنی نہیں ہوں“ جیسے تمہیں ثواب کی ضرورت ہے میں بھی محتاج ہوں۔

اب سنئے کہ مشرکین غیر اللہ کو اللہ کا محتاج اس طرح نہیں مانتے کہ اللہ نے کسی کو علم غیب نہیں دیا، اللہ نے کسی کو کائنات کے اختیارات نہیں دیئے مگر مشرکین ان صفات کو غیر اللہ کیلئے مانتے ہیں تو اس طرح جن کیلئے انہوں نے ان صفات کو مانا اُن کو اِن صفات میں اللہ کا محتاج نہ مانا اگرچہ وہ کہیں کہ ہم عطائی علم غیب مانتے ہیں مگر اس عطا کی کوئی دلیل تو ان کے پاس نہیں ہے اس

لئے عطائی کہہ کر بھی ذاتی ماننالازم آتا ہے اور محتاج کہہ کر بھی غیر محتاج ماننا پڑتا ہے۔

پھر ہمارا عقیدہ ہے کہ مخلوق کی خیر خواہی کرنے سے مسلمان کو ثواب ملتا ہے اس لئے اللہ والے اپنی ضرورت کے باوجود دوسرے مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہیں اسی کو ایثار کہتے ہیں جناب احمد رضا خان صاحب کو یا کسی زندہ انسان کو خدا کا ولی مان کر اس کیلئے نذر ماننے والے بتائیں کیا وہ جناب احمد رضا خان صاحب یا اُس زندہ شخص کو ثواب کا محتاج مانتے ہیں یا نہیں؟ اگر اُن کو اجر و ثواب کی ضرورت ہے تو بتائیں کہ وہ خود ہی اِن کی مشکل دور کیوں نہیں کر دیتے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ یا تو اُن کو اجر و ثواب کا اہل نہیں جانتے اور یا اُن کو اجر و ثواب کا محتاج نہیں سمجھتے اگر اِن لوگوں کے نزدیک وہ ثواب کے اہل نہیں تو اِس کا مطلب ہے کہ اِن کے نزدیک وہ کافر ہیں اور اگر وہ کافر نہیں مگر اِن کے نزدیک اُن کو ثواب کی ضرورت نہیں اس لئے وہ خود اِن کی مشکل دور نہیں کرتے بلکہ اِن سے عاجزی وانکساری دیکھنا چاہتے ہیں اِن کے جانوروں کا بہتا ہوا خون دیکھنا چاہتے ہیں تو یہی تو شرک ہے کہ اللہ کی طرح بے نیاز مان لیا اور جیسے خدا کو اُس کے بندے بندگی دکھاتے ہیں یہ بھی اُن کو بندگی دکھاتے ہیں اب بتائیں اِن کے اس عمل کو شرک نہ کہیں تو کیا کہیں؟ اگر غیر اللہ کو بندگی دکھانا شرک نہیں تو پھر دنیا میں مشرک کوئی بھی نہیں ہے۔ اور اگر غیر اللہ کو خدا کی عطا سے مستغنی ماننا شرک نہیں تو بتائیں کہ شرک کہتے کس کو ہیں؟ دیکھا آپ نے کہ قرآن کریم نے کس قدر مختصر جملے سے شرک کی اصل حقیقیت کو بیان کر کے مشرکین کی تمام حجتوں کو ختم کر کے رکھ دیا۔ وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

کہتے ہیں کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ کا ترجمہ دیکھا اَللّٰہُ الصَّمَدُ کا ترجمہ تھا ''اللہ نرادھار ہے''۔ شاہ صاحب کو سمجھ نہ آیا کہ اس کا معنی کیا ہے؟ سوچا شاید یہ ہندی زبان کا لفظ ہو ایک ہندو پنڈت کے پاس گئے اس سے اس کا معنی پوچھا اس نے کہا آپ کو اس کی کیا ضرورت شاہ صاحب نے وجہ بتائی وہ کہنے لگا کہ ہماری زبان میں نرادھار اُس کو کہتے ہیں جو کسی کا محتاج نہ ہو اور سب اُس کے محتاج ہوں سید عطاء اللہ شاہ صاحب یہ سن کر وجد میں

آ گئے اوراس پر بڑے حیران ہوئے کہ شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ تعالیٰ کواردو میں اَلصَّمَدُ کا صحیح ہم معنی لفظ نہ ملاتو ہندی سے لفظ لیا فَاللّٰهُ يَجْزِيهِمْ خَيْرًا۔

﴿سورۃ الفلق ، سورۃ الناس اور ختم نبوت﴾

﴿ان سورتوں میں ہر قسم کے شر سے پناہ طلب کی گئی﴾

ارشادفرمایا:

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ O وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ O وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ O وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (سورۃ الفلق آیت نمبر ۱تا۵)

ترجمہ: کہہ دو صبح کے پیدا کرنے والے کی پناہ مانگتا ہوں، اس کی مخلوقات کے شر سے، اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ O مَلِكِ النَّاسِ O إِلٰـهِ النَّاسِ O مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ O الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ O مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ (سورۃ الناس آیت ۱تا۶)

ترجمہ : کہہ دو میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آیا لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی اس شیطان کے شر سے جو وسوسہ ڈال کر چھپ جاتا ہے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے جنوں اور انسانوں میں سے۔

ان سورتوں کی مختصر تفسیر:

ان سورتوں سے ختم نبوت پر استدلال حضرت نانوتویؒ کی تفسیر (۱) کو سمجھنے پر موقوف ہے اس لئے حضرت کے کلام کا خلاصہ پیش کرنا ضروری ہوا حضرت پہلے بطور تمہید کے فرماتے ہیں کہ باغ میں جب کوئی نیا پودا زمین کو پھاڑ کر نکلتا ہے تو جب تک وہ حد کمال کو نہ پہنچ جائے باغبان کو اس کی حفاظت کیلئے درج ذیل طریقوں پر محنت کرنی پڑتی ہے [۱] ایسے جانوروں سے بچانا جن کی فطرت وطبیعت سبزہ کھانا ہے [۲] پانی ہوا اور حرارت آفتاب وغیرہ جو زندگی یا ترقی کے اسباب ہیں ان کے پہنچنے کا پورا انتظام ہو [۳] برف اور اولے وغیرہ اوپر گرنے نہ پائیں یہ چیزیں پودے کی نشو ونما اور ترقی کو روکنے والی ہیں [۴] کوئی حاسد یا دشمن اس پودے کو کاٹ نہ دے یا جڑ سے نہ اکھیڑ دے [۵] ان چار کے علاوہ ایک اور چیز پودے کے وجود کے لئے ضروری ہے کہ بیچ کو اندر ہی سے گھن نہ لگ جائے، خشک نہ ہو جائے۔

اس تمہید کے بعد فرماتے ہیں کہ ان سورتوں میں ہمیں اپنے شجر وجود وایمان کی حفاظت کیلئے اس قسم کی پانچوں مصیبتوں سے پناہ مانگنی سکھائی گئی ہے [۱] مخلوق کے شر سے پناہ مانگی گئی اور مخلوق کی جبلت وطبیعت میں شر رکھا ہوا ہے یہ ایسے جانوروں کے مشابہ ہے جن کی فطرت سبزہ خوری ہے [۲] غَاسِق سے پناہ مانگی گئی اور غَاسِق رات ہے جس کی وجہ سے روشنی نہیں ملتی۔ تو غَاسِق ایسے ہے جیسے پانی ہوا اور حرارت آفتاب کے پہنچنے کا پورا انتظام نہ ہو [۳] نَفَّاثَات فِي الْعُقَد سے پناہ مانگی گئی اور نَفَّاثَات فِي الْعُقَد سے ساحرانہ اعمال مراد ہیں سحر سے اصلی آثار مغلوب ہو کر دب جاتے ہیں یہ برف اور اولے وغیرہ کے اوپر گرنے کی طرح ہیں [۴] حاسد سے پناہ مانگی گئی فرمایا مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ حاسد اس دشمن کی طرح جو پودے کو

---

(۱) یہ تفسیر فارسی زبان میں حضرت نانوتویؒ کے رسالہ اسرار قرآنی صفحہ ۱۴ تا صفحہ ۱۷ میں موجود ہے حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے تفسیر عثمانی ص ۸۰۸ میں اس کو اردو میں پیش کیا ہے حضرت عثمانیؒ کے الفاظ میں ہی مولانا کاندھلویؒ نے معارف القرآن جلد ۸ صفحہ ۵۸۲ میں اس کو نقل کیا ہے۔ جزاھم اللہ خیرا

کاٹ دے یا جڑ سے اکھیڑ دے [۵] مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاس کے ساتھ وسوسہ ڈالنے والے سے تعوذ کیا گیا جو ظاہر ہو کر نہیں اندرونی طور پر رخنہ ڈالتا ہے یہ اس آفت کی طرح کہ اندر ہی سے بیج کو گھن لگ جائے خشک ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سورتوں میں ہر قسم کے ظاہری و باطنی شرور سے پناہ مانگنے کی دعا سکھائی ہے تو جیسے سورت فاتحہ صراط مستقیم کی دعا ہے یہ سورتیں دنیا آخرت کی نعمتوں کو محفوظ کرانے کی دعا ہیں۔

ان سورتوں سے ختم نبوت کے استدلال کی وضاحت:

ان سورتوں میں ہر قسم کی مصائب وشرور سے پناہ حاصل کرنا سکھایا گیا اور صیغہ بھی واحد متکلم کا دیا گیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے پڑھنے کے بعد نبی کریم ﷺ کو ہر قسم کے شرور سے پناہ حاصل ہوگئی اور آپ ﷺ کی سلامتی سے دین کی سلامتی ہے کیونکہ ایمان کی بنیاد تو نبی کریم ﷺ کی ذات ہے ایمان کہتے ہی اس کو ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جو کچھ اللہ کی طرف سے پہنچایا اس کی تصدیق کی جائے (شرح عقائد ص ۱۱۹) الغرض جب دین سلامت تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت؟ اس طرح یہ سورتیں بھی ختم نبوت کی دلیل بن گئیں۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ

نکتہ : تفسیر عزیزی پارہ عم ص ۳۹۵ میں ہے کہ قرآن کا پہلا حرف با اور آخری حرف سین ہے اشارہ ہے کہ ہمیں دین کی راہ میں قرآن کافی ہے اور بس۔ آخر میں لکھتے ہیں۔

اول و آخر قرآن زچہ با آمد وسین — یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس

﴿نکتہ بدیعہ﴾ اس کتاب ''آیات ختم نبوت'' کے مقدمہ میں ختم نبوت کی پہلی دلیل حضرت نانوتویؒ کے کلام سے دی گئی (دیکھئے صفحہ ۲۲) اور اختتام میں بھی معوذتین سے ختم نبوت پر استدلال کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے کلام سے استفادہ کرنیکی توفیق عطا فرمائی، اس کے علاوہ جا بجا حضرت کے کلام کو پیش کرنے کی سعادت نصیب فرمائی وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ

فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ آمین

﴿سوالات﴾

(۱)سورۃ قٓ،سورۃ الطّور اور سورۃ النجم سے کچھ دلائل پیش کریں (۲) ارشادفرمایا ’’اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ‘‘ ترجمہ کریں، کچھ روایات پیش کریں نیز آنحضرتﷺ کے اسماء گرامی سے ختم نبوت ثابت کریں (۳) سورۃ القمر کی ان آیات سے ختم نبوت کو ثابت کریں: وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ، بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ (۴) سورۃ الرحمٰن اور سورۃ الواقعۃ سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں (۵) سورۃ الحدید اور سورۃ المجادلۃ سے ختم نبوت کے دو تین دلائل پیش کریں (۶) سورۃ الحشر سے کم از کم دو دلیلیں ذکر کریں (۷) ارشادفرمایا:’’ مَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا‘‘ ترجمہ کریں، ختم نبوت کی دلیل دیں اور بتائیں کہ جو لوگ ان آیات سے نبیﷺ سے غائبانہ فریاد کرنے پر استدلال کرتے ہیں ان کا یہ استدلال کیسا ہے؟ (۸) سورۃ الحشر کی آخری آیات سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۹) سورۃ الممتحنۃ سے کوئی دلیل ذکر کریں (۱۰) ارشادفرمایا:’’وَاِذْ قَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَّأْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗٓ أَحْمَدُ‘‘ اس سے ختم نبوت کی دلیل واضح کریں (۱۱) اس آیت کے بارے میں مرزائیوں کی کچھ تحریفات بیان کریں اور بتائیں کہ قادیانیوں کو احمدی کہنے میں کیا خرابیاں ہیں؟ (۱۲) نبی کریمﷺ کے زمانے میں جن لوگوں نے نبوت کا دعوی کیا ان کے ناموں پر تبصرہ کریں (۱۳) اس کو ثابت کریں کہ مرزائیوں کو قادیانی کی بات کی قدر ہے نبیﷺ کے ارشاد گرامی کی قدر نہیں (۱۴) حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد کے عقیدہ پر لاہوری مرزائی نے کیا اشکال کئے اور ان کا جواب کیا ہے؟ (۱۵) سورۃ الجمعۃ کی آیت ’’وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ‘‘ کا قادیانی نے کیا معنی کیا اور صحیح تفسیر کیا ہے؟ قادیانی اس باطل تحریف پر شاہ ولی اللہؒ کی عبارت بھی پیش کرتے ہیں اس کا جواب دیں (۱۶) خالی جگہ پر کریں: مرزائیوں کو شرم نہیں آتی قادیانی کو...... کہتے ہیں اور...... میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے ہیں۔ اگر ان کو شرم ہوتی تو......کو نبی نہ کہتے معلوم ہوا کہ...... بننا کسی غیرت مند کا کام نہیں کوئی بے......ہی قادیانی بنتا ہے یا یوں کہو کہ قادیانی بننے کے بعد انسان سے......تو جاتا ہی ہے شرم وحیا بھی رخصت ہوجاتی ہے (۱۷)

سورۃ المنافقون، سورۃ التغابن سے دلائل مہیا کریں (۱۸) سورۃ الطلاق سے دوتین دلائل ختم نبوت کے ذکر کریں (۱۹) ارشادفرمایا: ''اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ط يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ ترجمہ کریں اوراس سے ختم نبوت کے استدلال کوواضح کریں (۲۰) سورۃ الطلاق کی اس آیت کی تفسیر حضرت ابن عباس سے کس طرح مروی ہے؟ اس اثر کی تخریج کریں علم حدیث کی رو سے اس کا درجہ بتائیں نیز یہ بتائیں کہ حضرت نانوتویؒ نے تحذیرالناس میں اس کی کس طرح وضاحت کی؟ (۲۱) سورۃ التحریم سے ختم نبوت پر استدلال واضح کریں (۲۲) سورۃ الملک سے کچھ دلائل ختم نبوت پر ذکرکریں (۲۳) فرشتے لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ کب کہتے ہیں؟ نیز اس کا معنی کیا ہےاورسورۃ الملک میں یہ مضمون کیسے پایا جاتا ہے؟ یہ بتائیں کہ اس آیت اور اس حدیث کی شرح میں علماء نے کیا لکھا ہے؟ (۲۴) سورۃ القلم سے دلائل ختم نبوت تحریر کریں (۲۵) ارشادفرمایا ''اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ'' ترجمہ کریں اور ختم نبوت پر استدلال کریں (۲۶) حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے اخلاق عالیہ سے آپ کی نبوت اور ختم نبوت پر کیسے استدلال کیا؟ (۲۶) قادیانی مرتد نے اپنی جھوٹی نبوت کوثابت کرنے کیلئے کیا معیار ٹھہرایااور کیوں؟ اور حضرت نانوتویؒ نے میں نبی کریم ﷺ کی نبوت کوثابت کرنے کے لئے کیا معیار ذکر کیا؟ دونوں کا موازنہ کریں اور حضرت نانوتویؒ کے ذکرکردہ معیار کو عقلی نقلی دلائل سے مبرہن کریں (۲۷) حضرت خدیجہ نے نبی کریم ﷺ کے کونسے اخلاق حمیدہ کا ذکر کیا تھا؟ (۲۸) قادیانی کی اس بات پر ناقدانہ تبصرہ کریں: ''اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشینگوئیاں ٹل جائیں'' (۲۹) میلہ خداشناسی اور مباحثہ شاہجہانپور میں حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے اخلاق حمیدہ کو کیسے بیان کیا؟ (۳۰) مخالفین کہتے ہیں کہ اسلام جہاد سے پھیلا حضرت نانوتویؒ نے اس کا کیا جواب دیا؟ (۳۱) اخلاق نبوی کے بارے میں حضرت کی تقریر کالوگوں پر کیا اثر تھا؟ (۳۲) حضرتؒ کے تحقیق کے مطابق نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی کس صفت سے مستفید ہیں؟ نیز اس تحقیق سے ختم نبوت کوثابت کریں (۳۳) خالی جگہ پرکریں: ''کسی اور نبی نے دعوی...... نہ کیا۔ کیا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا چنانچہ قرآن و حدیث میں یہ مضمون بتصریح موجود ہے سوا آپ کے اور آپ سے پہلے اگر......خاتمیت کرتے تو حضرت......علیہ السلام کرتے مگرانہوں نے دعویٰ کرنا تو درکنار انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے...... جہان کا

سردار آنے والا ہے"۔

"ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ اور......اور مذاہب اصل سے...... ہیں دین آسمانی نہیں بلکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ......زمانے میں سوائے اتباع محمدی ﷺ اور کسی طرح......متصور نہیں۔اس زمانے میں یہ دین سب کے حق میں......الاتباع ہے"۔

"مگر سب جانتے ہیں کہ سوائے حضرت رسول عربی محمد ﷺ اور کسی نے دعویٰ......نہیں کیا اگر کرتے تو حضرت......علیہ السلام کرتے انہوں نے بجائے......خاتمیت کے الٹا یہ فرمایا کہ میرے بعد دو جہاں کا......آنے والا ہے جس سے بروئے انصاف...... ہے کہ وہ آنے والا خاتم الانبیاء ہوگا۔کیونکہ تمام انبیاء اپنے اپنے رتبوں کے موافق امتیوں کے......اوران کے حاکم ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں ان کی اطاعت ...... کے ذمے ضرور اس لئے جو سب کا سردار ہوگا وہ سب کا ...... ہوگا کیونکہ وقت مرافعہ (مقدمات میں) بادشاہ کا حکم سب میں آخر رہتا ہے اس کی خاتمیت حکومت خاص اسی وجہ سے ہے کہ وہ سب کا......ہوتا ہے"۔ (۳۴) نبی کریم ﷺ کے عمدہ اخلاق کے چند نمونے ذکر کریں (۳۵) اس کو ثابت کریں کہ نبی کریم ﷺ دیگر انبیاء علیہم السلام کا ذکر نہایت ادب سے کرتے تھے اور آپ نے امت کو بھی انبیاء کرام کے ادب واحترام کا حکم دیا ہے (۳۶) مرزا قادیانی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کیسے کرتا تھا اور کیوں؟ (۳۷) حرمین شریفین کی عظمت دلوں سے نکالنے کیلئے مرزے نے کیا کیا؟ (۳۸) قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کن لفظوں سے یاد کیا؟ (۳۹) اہل اسلام کے پیچھے نماز، ان کے ساتھ نکاح اور ان کے جنازے کے بارے میں مرزا محمود کے کیا نظریات تھے؟ (۴۰) مرزائی مسلمانوں کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیوں کرتے ہیں؟ (۴۱) اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے مرزائیوں کے سامنے ہمیں کیا کرنا ہوگا؟ (۴۲) ثابت کریں کہ قادیانی کی پیشگوئیاں الہامی نہیں بلکہ بناوٹی ہوا کرتی تھیں (۴۳) ثابت کریں کہ پیشگوئیوں میں بھی نبی کریم ﷺ سب پر فائق تھے (۴۴) سورۃ القلم سے ثابت کریں کہ قیامت کے دن وہی لوگ اللہ کو سجدہ کرسکیں گے جو ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں (۴۵) سورۃ الحاقۃ اور سورۃ المعارج اور سورۃ نوح سے ختم نبوت پر کچھ دلائل ذکر کریں (۴۶) سورۃ الجن کی ان آیات سے ختم نبوت کو ثابت کریں: "وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا"،

مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا"، " عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" (۴۷) سورۃ المزمل کی اس آیت کی غلط اور صحیح تفسیر ذکر کریں دلیل کے ساتھ غلط تفسیر پر رد بھی کریں: " اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا " (۴۸) سورۃ المدثر سے ختم نبوت کو پیش کرنے کے ساتھ اس کو ثابت کریں کہ مرزائیوں کی نماز اور زکوۃ آخرت میں بالکل بے فائدہ ہے (۴۹) سورۃ القیامۃ اور سورۃ الدھر اور سورۃ المرسلات سے ختم نبوت پر استدلال کیسے ہوگا؟ (۵۰) سورۃ النبا، سورۃ النازعات سے ختم نبوت پر استدلال کریں (۵۱) یہ آیت کریمہ کس سورۃ میں ہے؟ نیز اس سے ختم نبوت کو ثابت کریں: "اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشَاهَا" (۵۲) سورۃ عبس کی ابتدائی آیات کا ترجمہ اور شان نزول لکھ کر نبی کریم ﷺ کے صدق اور عقیدۂ ختم نبوت پر استدلال کریں۔ نیز ان آیات کی روشنی میں قادیانی کا کذاب ہونا ثابت کریں (۵۳) قادیانی کی تحریروں کی روشنی میں ثابت کریں کہ قادیانی اپنے کہنے کے مطابق ایسا نبی تھا جو خدا کی بات کو سمجھتا ہی نہ تھا اور خود بھی شرک کرتا تھا اور دوسروں کو بھی شرک کی تعلیم دیتا تھا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (۵۴) سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار، سورۃ المطففین، سورۃ الانشقاق اور سورۃ البروج سے ختم نبوت پر استدلال کیسے ہوتا ہے؟ (۵۵) اگر کسی کو الہام ہو کہ وہ خدا کا سچا نبی ہے تو سورۃ البروج کی کسی آیت کی روشنی میں وہ اپنے اس الہام کو شیطانی سمجھے (۵۶) قادیانیت کی ترقی میں حکیم نور دین، مولوی احمد حسن امروہی اور مولوی جلال الدین شمس کا کردار ذکر کریں (۵۷) مندرجہ آیات ختم نبوت کی دلیل کس طرح بنتی ہیں؟ "اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ " ، "اِنَّهُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا ○ وَّاَکِیْدُ کَیْدًا" ، "سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰٓی○ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ "(۵۸) مرزا قادیانی نے اپنی جعلی نبوت کے تشریعی ہونے پر اس آیت "اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی" سے کیسے استدلال کیا؟ اور اس کا رد کس طرح ہے؟ (۵۹) سورۃ الغاشیۃ، سورۃ الفجر، سورۃ البلد، سورۃ الشمس، سورۃ اللیل سے ختم نبوت کا عقیدہ کیسے سمجھ آتا ہے؟ (۶۰) سورۃ الضحی کی ان آیات سے عقیدۂ ختم نبوت کیسے سمجھ آیا؟ "وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰیؕ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (۶۱) سورۃ الم نشرح سے ختم نبوت پر چار دلائل ذکر کریں (۶۲) ارشاد فرمایا: "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" آیت کریمہ کا

ترجمہ کریں اور بتائیں کہ دنیا میں کس کی رسالت کا اعلان ہورہا ہے؟ (۶۳) مرزائی اپنے جھوٹے نبی کے نام کے ساتھ اذان کیوں نہیں دیتے؟ (۶۴) مسیلمہ کذاب کونسی اذان دلواتا تھا اور اس کے موذن کا کیا نام تھا؟ (۶۵) اختلاف کے باوجود علماء کے اقوال کیوں محفوظ ہیں؟ نیز اختلاف کے کچھ فوائد تحریر کریں (۶۶) ترجمہ کریں اور استدلال پیش کریں "فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا O اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا" (۶۷) سورۃ التین سے ختم نبوت پر استدلال کریں اور قادیان کے نام کے بارے میں مرزے کا جھوٹ واضح کریں (۶۸) سورۃ العلق کی آخری آیات کا شان نزول لکھیں پھر اس سے دلائل ختم نبوت ذکر کریں (۶۹) سورۃ القدر اور سورۃ البینۃ سے دلائل ختم نبوت ذکر کریں (۷۰) ارشادِ باری ہے "وَمَآ اُمِرُوْآ اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکوٰۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ " ترجمہ کریں اور ختم نبوت کو ثابت کریں (۷۱) سورۃ الزلزال، سورۃ العادیات، سورۃ القارعۃ اور سورۃ التکاثر سے ختم نبوت کے کچھ دلائل مرحمت فرمائیں (۷۲) سورۃ العصر کا ترجمہ کریں اور ختم نبوت کو ثابت کریں (۷۳) سورۃ الہمزۃ اور سورۃ الفیل سے دلائل ختم نبوت کیسے بنتے ہیں نیز سورۃ قریش سے دیانند سرسوتی کا رد کریں (۷۴) ترجمہ کریں اور ختم نبوت پر استدلال کریں: فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ ، فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ O الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ (۷۵) سورۃ الکوثر سے ختم نبوت کے دو تین دلائل ذکر کریں (۷۶) سورۃ الکافرون سے ختم نبوت کا عقیدہ کیسے معلوم ہوتا ہے؟ (۷۷) سورۃ النصر اور سورۃ اللھب سے ختم نبوت پر ایک ایک دلیل ذکر کریں (۷۸) سورۃ الاخلاص کا ترجمہ اور شان نزول ذکر کرنے کے بعد بتائیں کہ اس میں توحید خداوندی کا ذکر ہے اس سے ختم نبوت کا عقیدہ کیسے سمجھا گیا؟ (۷۹) سورۃ الاخلاص کی مرکزی آیت کونسی ہے اس سے مشرکین پر رد کیسے ہوتا ہے بالتفصیل ذکر کریں (۸۰) معوذتین کونسی سورتیں ہیں ان سے عقیدۂ ختم نبوت کیسے سمجھ آتا ہے؟ (۸۱) معوذتین سے ختم نبوت پر استدلال کرنے کیلئے کس مفسر کی تفسیر لینی پڑی۔ اور وہ تفسیر کس کتاب میں مذکور ہے؟ (۸۲) قرآن پاک کا پہلا حرف با اور آخری حرف سین ہے اس پر علمی نکتہ لکھیں۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

کلمۃ الاختتام

ختم نبوت پر کام کرنے والے عام طور پر مرزا قادیانی کے کردار کو پیش کر کے عوام کو اس فتنے سے متنفر کرتے ہیں اس کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ مرزے کا کردار اتنا خراب ہے کہ ہم عورتوں بچوں میں اس کو بیان نہیں کر سکتے جبکہ طالبات کی ذہن سازی بھی اس فتنے کے خلاف بہت ضروری ہے دوسرا یہ کہ مرزائی کہتے ہیں کہ مسلمان ذاتیات پر آ جاتے ہیں اصل مسئلہ یعنی عقیدۂ ختم نبوت بیان نہیں کرتے۔

اللہ کا بڑا کرم ہوا کہ اس نے رسالہ ''عقیدۂ ختم نبوت سیرۃ النبی کی روشنی میں'' کے اندر ایک نئے انداز سے اس فتنے کے خلاف کام کرنے کی توفیق دی کہ نبی کریم ﷺ کی پیاری سیرت، کلمہ طیبہ، اسلامی اعمال اور قرآن وحدیث کی محکم نصوص سے اس عقیدہ کی عظمت دل میں بٹھائی جائے تا کہ دل نبی کریم ﷺ کی محبت سے لبریز ہو، اسلام کے بارے میں کامل شرح صدر حاصل ہو اور قادیانی سمیت ماضی حال مستقبل کے سب جھوٹے نبیوں سے دل متنفر ہو جائے۔

زیرِ نظر کتاب میں قرآن پاک کی سب سورتوں سے ختم نبوت کو ثابت کیا گیا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی مناسبت سے جا بجا نہایت نادر اور قیمتی ابحاث بھی دی گئی ہیں۔ چونکہ بہت سی آیات کا استدلال بعد میں ذہن میں آیا اس لئے وہ اس کتاب سے رہ گئی ہیں۔ کتابت کی تصحیح کی بہت کوشش کی ہے پھر بھی کچھ اغلاط رہ گئی ہوں گی ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی۔ کتاب کے آخر میں ''عقیدۂ ختم نبوت سیرۃ النبی کی روشنی میں'' بزبانِ عربی وانگریزی دیا جا رہا ہے تمام اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس نیک کام میں معاون بننے کی کوشش کریں۔ اگلی کتب بالخصوص کتاب ''نبی الانبیا ﷺ'' کیلئے خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا اٰمِيْن وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۔ فقط

بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم عفی عنہ

جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات گوجرانوالہ

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بروز منگل

۱۶ ستمبر ۲۰۰۸ء رات گیارہ بج کر ۳۵ منٹ

نام کتاب : آیات ختم نبوت
جمع وترتیب: بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم عفی عنہ
طبع ثانی: رمضان ۱۴۲۹ھ مطابق ستمبر ۲۰۰۸ء
تعداد: ۵۰۰
ناشر: جامعة الطيبات للبنات الصالحات
گلی نمبر ۴ محلّہ کنور گڑھ کالج روڈ گوجرانوالہ

لاہوری مرزائی یہ تاثر دیتے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مجدد مانتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ لاہوری مرزائی بھی قادیانی کو نبی مانتے ہیں وہ اس طرح کہ احادیث میں عیسی علیہ السلام کی آمد کا جو ذکر ہے لاہوری مرزائی بھی کہتے ہیں کہ ان احادیث میں عیسی سے مراد قادیانی ہے اس طرح ان لوگوں نے قادیانی کو حضرت عیسی علیہ السلام کہہ کر اس کو نبی مان لیا۔

قادیانی مرزائی کہتے ہیں کہ ہم دیگر انبیاء کے ساتھ قادیانی کو بھی نبی مانتے ہیں اگر چہ یہ نظریہ بھی ان کے کافر ہونے کیلئے کافی تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سوائے جھوٹے قادیانی کے کسی کو اللہ کا نبی نہیں مانتے وہ اس لئے کہ جن نصوص سے انبیاء کرام کی نبوت کا ذکر ہے قادیانی ان سب کو اپنے لئے کہہ رہا ہے تو جب یہ ساری نصوص قادیانی کیلئے ہوں تو کسی اور ہستی کو نبی ماننے کی کونسی دلیل رہ گئی

مرزا قادیانی کہتا ہے دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا...... میں آدمؑ ہوں میں نوحؑ ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں میں یعقوب ہوں میں اسماعیل ہوں میں موسی ہوں میں داود ہوں میں عیسی بن مریم ہوں میں محمد ﷺ ہوں (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۲۱ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)